



امام حسینؑ کے پوتے حضرت زین العابدینؑ کے صاحبزادے امام باقرؑ کے بھائی امام جعفر صادقؑ اور امام ابو حنیفہؒ کے استاد
امام زکریاؑ کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

جہانگیر

مُسَدِّد

الامام زکریاؑ

الإمام زکریا بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ



ترجمہ
ابوالاعلیٰ محمد الدین جہانگیر
آلاء اللہ علی امتیاز و کربانامہ ولیالہ

امام حسینؑ کے پوتے حضرت زین العابدینؑ کے صاحبزادے
امام باقرؑ کے بھائی امام جعفر صادقؑ اور امام ابوحنیفہؑ کے استاد

امام زید رضی اللہ عنہ

کی نقل کردہ روایات اور بیان کردہ فقہی آراء کا مجموعہ

مُسْنَد

جہانگیری

الْإِمَامُ زَيْدٌ
رضی اللہ عنہ

الإمام زید بن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ترجمہ

ابو العلاء محمد الدین جہانگیر
آدام اللہ تعالیٰ مکانہ وبارک آیامہ ولیالیہ



شیر برادرز
زبیہ سنٹر، اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

الإمام محمد بن عبد الله

هو القادر



جميع حقوق الطبع محفوظة للناسخ

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

مُسْتَدَلَام زَيْد

مستزحم

ابو العلاء محمد بن الحسين

پروف ریڈنگ

ملک محمد یونس

کمپوزنگ

ورڈ زمیگر

باہتمام

ملک شبیر حسین

سن اشاعت

مئی 2009ء

سرورق

یا هو کرافلس

طباعت

اشتیاق اے مشتاق پر نثر لاہور

پہلے

800/- روپے

شہیر برادرز

زبیہ سنٹر ۴۰۔ ادو بازار لاہور

فون: 042-7246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی یا نسیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

برادر
ایوب بازار لاهور

شرف انتساب

”مجنوب“ کے نام

کچھ حسن و عشق میں فرق نہیں، اور ہے، تو فقط رسوائی کا
تم ہو کہ گوارا کر نہ سکے، ہم ہیں کہ گوارا کرتے ہیں

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

مِنْهُ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

علمِ حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

ذخائرِ نبوی

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هدى الله لنا
فإننا لكانم
ضالين

نظر الله امره

فَتَلْعَاكُمَا سَعِينَا

ترتیب

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|---|------|---|------|
| شرف انتساب | ۳ | طہارت کا بیان | |
| عرض ناشر | ۱۱ | باب ۱: وضوء کا تذکرہ | ۵۱ |
| حدیثِ دل | ۱۳ | باب ۲: واجب اور سنت غسل کا بیان | ۵۷ |
| حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم | ۱۷ | باب ۳: تکبیر، سو جانے اور پچھنے لگوانے کا بیان | ۶۱ |
| قبول اسلام | ۱۷ | باب ۴: (پانی کی) اس مقدار کا بیان جس کے ذریعے | |
| فضائل و مناقب | ۱۷ | نماز کے لیے وضوء کیا جاسکتا ہے اور جتنا (پانی) غسل کیلئے | |
| حضرت علی <small>رضی اللہ عنہ</small> کا علم و فضل | ۲۰ | کافی ہوتا ہے | ۶۲ |
| حضرت علی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی خلافت | ۲۱ | باب ۵: مسواک اور وضوء کی فضیلت | ۶۳ |
| حضرت علی <small>رضی اللہ عنہ</small> کی شہادت | ۲۱ | باب ۶: وضوء کے مسائل کا بیان | ۶۶ |
| حضرت امام حسین <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۲۳ | باب ۷: موزوں اور پٹی پر مسح کرنے کا بیان | ۶۸ |
| امام حسین <small>رضی اللہ عنہ</small> کے فضائل و مناقب | ۲۳ | باب ۸: کون سی چیز پانی کو خراب کر دیتی ہے | ۷۰ |
| حضرت حسین <small>رضی اللہ عنہ</small> کی شہادت | ۲۴ | باب ۹: تیمم کا بیان | ۷۱ |
| امام زین العابدین <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۲۵ | باب ۱۰: حیض، استحاضہ اور نفاس کا بیان | ۷۳ |
| قصیدہ مدحہ در شان امام زین العابدین <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۲۹ | نماز کا بیان | |
| حضرت امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> | ۳۳ | باب ۱۱: اذان کا بیان | ۷۹ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کے اساتذہ | ۳۳ | باب ۱۲: نماز کے اوقات کا بیان | ۸۴ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کو خراج تحسین | ۳۳ | باب ۱۳: نماز میں تکبیر کہنا | ۸۸ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کے اعتقادی نظریات | ۳۳ | باب ۱۴: نماز کا آغاز کرنا | ۸۹ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کے تلامذہ | ۳۴ | باب ۱۵: نماز میں قرأت کرنا | ۹۱ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> کی شہادت | ۳۴ | باب ۱۶: رکوع اور سجدے کا بیان اور ان میں کیا پڑھا جائے گا | ۹۳ |
| امام زید <small>رضی اللہ عنہ</small> سے روایت کرنے والے محدثین | ۳۵ | باب ۱۷: تشہد کا بیان | ۹۵ |
| مسند امام زید (ایک اجمالی تعارف) | ۳۵ | باب ۱۸: قنوت کا بیان | ۹۷ |

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|--|------|---|------|
| باب 19: باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان | ۹۹ | شخص کی نماز کا حکم | ۱۳۳ |
| باب 20: لوگوں کی امامت کون کرے اور کون اس کا زیادہ | | باب 40: جمعہ کی نماز کا بیان | ۱۳۵ |
| حقدار ہے | ۱۰۴ | باب 41: عیدین کی نماز کا بیان | ۱۳۷ |
| باب 21: صفیں قائم کرنا | ۱۰۶ | باب 42: ایام تشریق میں تکبیر کہنا | ۱۳۹ |
| باب 22: نماز کے دوران کن چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے | ۱۰۸ | باب 43: سفر کے دوران نماز ادا کرنا | ۱۴۰ |
| باب 23: نماز کے دوران وضوء ٹوٹ جانا | ۱۰۹ | باب 44: کشتی میں نماز ادا کرنا | ۱۴۲ |
| باب 24: نماز میں کوئی سہو ہو جانا | ۱۱۴ | باب 45: قرآن میں موجود سجدہ ہائے (تلاوت) | ۱۴۳ |
| باب 25: خاتون کا دیگر خواتین کی امامت کرنا | ۱۱۷ | باب 46: نماز کسوف اور نماز استسقاء | ۱۴۴ |
| باب 26: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے | | باب 47: نماز خوف کا بیان | ۱۴۵ |
| موجود شخص کی بھی فاسد ہو جائے گی | ۱۱۸ | باب 48: مسجد کی فضیلت | ۱۴۶ |
| باب 27: جو شخص امام کے ہمراہ نماز کا کچھ حصہ پالیتا ہے | ۱۲۰ | باب 49: نبی اکرم ﷺ اور آپ کی پاک آل پر درود بھیجنے کی | |
| باب 28: وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے | ۱۲۱ | فضیلت | ۱۵۰ |
| باب 29: جب امام سلام پھیر لے تو اسے نوافل کہاں ادا | | باب 50: تسبیح اور دعا کا بیان | ۱۵۳ |
| کرنے چاہئیں | ۱۲۲ | باب 51: رمضان المبارک میں قیام کی فضیلت | ۱۵۵ |
| باب 30: نفل نماز کا بیان | ۱۲۴ | باب 52: ہر نماز کے بعد دعا کرنا اور صبح صادق کے وقت | |
| باب 31: چاشت کی نماز | ۱۲۴ | دعا کرنا | ۱۵۶ |
| باب 32: رات کے نوافل کا بیان | ۱۲۶ | باب 53: فجر کی دو رکعات کے بعد کی جانے والی دعا | ۱۵۷ |
| باب 33: پچاس رکعات | ۱۲۷ | باب 54: فجر کی نماز کے بعد کی جانے والی دعا | ۱۵۷ |
| باب 34: وتر کی نماز کا بیان | ۱۲۸ | جنائز کا بیان | |
| باب 35: وتر کی دعا | ۱۳۰ | باب 55: میت کو غسل دینا | ۱۶۰ |
| باب 36: رات کے نوافل کتنے ہوتے ہیں | ۱۳۱ | باب 56: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟ آدمی اپنی | |
| باب 37: جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا نماز پڑھنا بھول | | بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟ | ۱۶۱ |
| جائے | ۱۳۱ | باب 57: شہید کا بیان وہ شخص جو آگ کے ذریعے جل | |
| باب 38: کوئی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور وہ مقامات جن میں نماز | | جائے یا ڈوب کر مر جائے | ۱۶۳ |
| ادا کی جاسکتی ہے اور کن کپڑوں میں نماز ادا کرنا جائز ہے | ۱۳۲ | باب 58: جنازے کی چارپائی اور میت کو کیسے اٹھایا جائے گا | ۱۶۶ |
| باب 39: بیمار شخص اور جس پر بے ہوشی طاری ہو اور برہنہ | | باب 59: میت پر نماز جنازہ ادا کرنا اس میں کیا پڑھا جائے | ۱۶۷ |

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|--|------|---|------|
| باب 60: بچے اور کس بچے کی نماز جنازہ ادا کرنا | ۱۶۸ | باب 79: صدقہ فطر کا بیان | ۲۰۰ |
| باب 61: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار | | باب 80: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینے کی فضیلت | ۲۰۱ |
| کون ہے؟ | ۱۶۹ | باب 81: خفیہ صدقے کا بیان | ۲۰۱ |
| باب 62: کس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے اور | | باب 82: قرض (دینے) کی فضیلت | ۲۰۳ |
| کس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے | ۱۷۰ | باب 83: کسی شخص کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے اور | |
| باب 63: میت کو قبر میں کیسے رکھا جائے | ۱۷۱ | کس شخص کے لئے جائز نہیں ہے | ۲۰۴ |
| باب 64: جنازے کو لے کر چلنا اس کے لیے کھڑے ہونا | | باب 84: زکوٰۃ کا انکار کرنے والا | ۲۰۶ |
| جس شخص کے سامنے جنازہ آجائے وہ کیا کرے | ۱۷۳ | | |
| باب 65: حج و پکار کرنا اور نوحہ کرنا | ۱۷۴ | باب 85: روزہ رکھنے کی فضیلت | ۲۰۸ |
| باب 66: میت کا رخ قبلہ کی طرف کرنا | ۱۷۴ | باب 86: سحری کرنا اور اس کی فضیلت کا بیان | ۲۰۹ |
| باب 67: حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اس کا | | باب 87: افطار کا بیان | ۲۱۱ |
| کیا حکم ہوگا؟ | ۱۷۵ | باب 88: کون سی چیز روزے کو توڑتی ہے اور کون سی اسے | |
| باب 68: نبی اکرم ﷺ کو دیا جانے والا غسل اور کفن | ۱۷۵ | نہیں توڑتی | ۲۱۱ |
| باب 69: حنوط میں مشک ملا دینا | ۱۷۹ | باب 89: رمضان کے مہینے میں افطار (روزہ نہ رکھنے) کی | |
| باب 70: جو یہودی عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ | | رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے | ۲۱۵ |
| میں مسلمان کا بچہ ہو یا کوئی عورت فوت ہو اور اس کے پیٹ | | باب 90: رمضان کے مہینے کی قضاء کا بیان | ۲۱۶ |
| میں زندہ بچہ ہو | ۱۸۰ | باب 91: صوم وصال کا بیان اور ہمیشہ روزہ رکھنے کا بیان | ۲۱۷ |
| باب 71: بیمار کی عیادت کرنا | ۱۸۰ | باب 92: نفلی روزے کا بیان | ۲۱۷ |
| باب 72: نماز کے مسائل کا بیان | ۱۸۴ | باب 93: اس شخص کے کفارے کا بیان جو رمضان کے مہینے | |
| | | میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیتا ہے | ۲۱۸ |
| | | باب 94: چاند دیکھنے کے بارے میں گواہی دینا | ۲۱۹ |
| باب 73: سائمہ اونٹوں کی زکوٰۃ | ۱۸۹ | باب 95: اعتکاف کا بیان | ۲۲۰ |
| باب 74: گائے کی زکوٰۃ | ۱۹۱ | باب 96: قسم کے کفارے کا بیان | ۲۲۱ |
| باب 75: بکریوں کی زکوٰۃ | ۱۹۲ | | |
| باب 76: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ | ۱۹۴ | | |
| باب 77: ”عشر“ والی زمین | ۱۹۸ | باب 97: حج کی فضیلت اور اس کا ثواب | ۲۲۹ |
| باب 78: خراج کا بیان | ۱۹۹ | باب 98: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ | ۲۳۱ |

روزے کا بیان

حج کا بیان

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|--|------|--|------|
| باب 99: موافقت کا بیان | ۲۳۳ | باب 122: قربانی کا جانور، قربانی اور تشریق کے ایام | ۲۵۳ |
| باب 100: احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا | ۲۳۵ | باب 123: کون سی قربانی جائز ہے | ۲۵۳ |
| باب 101: بیت اللہ کا طواف کرنا | ۲۳۵ | باب 124: قربانی کے جانوروں کی کھال | ۲۵۳ |
| باب 102: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا | ۲۳۶ | باب 125: قربانی کے جانور کا گوشت کھانا | ۲۵۵ |
| باب 103: عرفات میں وقوف کرنا | ۲۳۷ | باب 126: ذبائح کا بیان | ۲۵۷ |
| باب 104: مزدلفہ اور وہاں رات بسر کرنا | ۲۳۸ | باب 127: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کا بیان | ۲۵۸ |
| باب 105: رمی جمار کا بیان | ۲۳۹ | باب 128: جب کوئی گائے یا اونٹ سرکش ہو جائے | ۲۵۸ |
| باب 106: طواف زیارۃ کا بیان | ۲۴۰ | باب 129: وہ ذبیحہ جس کا سر الگ ہو جائے | ۲۵۹ |
| باب 107: طواف صدر کا بیان | ۲۴۰ | باب 130: شکار کا بیان | ۲۶۰ |
| باب 108: حالت احرام والے شخص کا لباس | ۲۴۱ | باب 131: وہ شخص جو امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے | |
| باب 109: شکار کی جزا کا بیان | ۲۴۲ | قربانی کر لے | ۲۶۱ |
| باب 110: حج قارن اور حج تمتع کرنے والے وہ افراد | | باب 132: کتے اور حملہ آور جانوروں کے ذریعے شکار کرنا | ۲۶۲ |
| جنہیں قربانی کا جانور نہ ملے | ۲۴۲ | | |
| باب 111: سرمنڈوانا اور بال چھوٹے کروانا | ۲۴۳ | باب 133: خرید و فروخت اور حلال کمانے کی فضیلت | ۲۶۵ |
| باب 112: حالت احرام والا وہ شخص جو صحبت کرے یا بوسہ لے | ۲۴۵ | باب 134: تجارت سے پہلے سمجھ بوجھ حاصل کرنا | ۲۶۶ |
| باب 113: حالت احرام والے شخص کے لئے تیل لگانا، | | باب 135: وہ حکمران جو اپنی رعایا کے ساتھ سودا کرے | ۲۶۶ |
| خوشبو استعمال کرنا اور بچھے لگوانا | ۲۴۶ | باب 136: ہاتھ کے ذریعے کمانا یعنی صنعت گری کرنے والا | ۲۶۷ |
| باب 114: حالت احرام والا شخص کس طرح کے جانوروں | | باب 137: سود کھانے والا اس کے گناہ کا عظیم ہونا اور | |
| کو مار سکتا ہے؟ | ۲۴۶ | سودے پر قسم اٹھانا | ۲۶۸ |
| باب 115: حائضہ عورت کون سے مناسک ادا کرے گی؟ | ۲۴۷ | باب 138: ماپی جانے والی اور وزن کی جانے والی چیزوں | |
| باب 116: حج کے بارے میں نذر ماننا | ۲۴۷ | میں بیع ”صرف“ کرنا | ۲۷۰ |
| باب 117: جو شخص محصور ہو جائے | ۲۴۸ | باب 139: سب سے زیادہ فضیلت والی تجارت | ۲۷۱ |
| باب 118: بچے، دیہاتی اور غلام کے حج کا حکم | ۲۴۸ | باب 140: بیع مرابحہ کا بیان | ۲۷۲ |
| باب 119: ایک شخص کا دوسرے کی طرف سے حج کرنا | ۲۴۹ | باب 141: کس طرح کے سودے ممنوع ہیں | ۲۷۲ |
| باب 120: قربانی کا جانور اور اونٹ | ۲۵۰ | باب 142: سودے میں اختیار ہونا | ۲۷۵ |
| باب 121: حج کے قریب دعا کرنا | ۲۵۲ | باب 143: مخصوص مدت تک سودا کرنا | ۲۷۹ |

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|---|------|--|------|
| باب 144: سودے میں خیانت کرنا | ۲۸۰ | باب 168: حوالہ، کفالت، ضمانت | ۳۱۴ |
| باب 145: عیب کا بیان | ۲۸۱ | باب 169: وکالت کا بیان | ۳۱۵ |
| باب 146: پھلوں کی خرید و فروخت | ۲۸۳ | گواہی کا بیان | |
| باب 147: دھوکے کا سودا | ۲۸۷ | باب 170: قسم اور ثبوت | ۳۱۷ |
| باب 148: اناج فروخت کرنا | ۲۸۸ | باب 171: فیصلہ کرنا | ۳۱۷ |
| باب 149: چھوڑے کے عوض میں کھجور کا سودا کرنا | ۲۹۰ | نکاح کا بیان | |
| باب 150: غلاموں میں سے ذوی الارحام کے درمیان | | باب 172: نکاح کی فضیلت اور اس بارے میں جو کچھ | |
| علیحدگی کروانا | ۲۹۱ | منقول ہے | ۳۲۵ |
| باب 151: کنیز کا استبراء | ۲۹۲ | باب 173: مہر کا بیان | ۳۲۶ |
| باب 152: دھوکا، ذخیرہ اندوزی، تاجروں سے ملنا | ۲۹۳ | باب 174: نکاح میں سرپرست اور گواہوں کا بیان | ۳۲۹ |
| باب 153: جب کوئی شخص کسی محرم کا مالک بن جائے | ۲۹۶ | باب 175: شوہر اور بیوی کے جن قریبی رشتے داروں کے | |
| باب 154: مدبر یا امہات اولاد کو فروخت کرنا | ۲۹۷ | ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے | ۳۳۱ |
| باب 155: وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو | ۲۹۸ | باب 176: کنیزوں اور غلاموں کا نکاح | ۳۳۳ |
| باب 156: بیع سلم یہ سلف ہے | ۳۰۰ | باب 177: کفو کا بیان | ۳۳۵ |
| باب 157: اقالہ اور تولیہ | ۳۰۱ | باب 178: اہل کفر کے ساتھ نکاح کرنا | ۳۳۷ |
| باب 158: شفعہ کا بیان | ۳۰۲ | باب 179: بیویوں کے درمیان عدل سے کام لینا | ۳۳۸ |
| باب 159: مضاربت کا بیان | ۳۰۴ | باب 180: بیوی پر خرچ کرنا | ۳۳۹ |
| باب 160: مزارعہ اور معاملہ | ۳۰۵ | باب 181: احسان کا بیان | ۳۴۰ |
| شرکت کا بیان | | باب 182: جب کوئی آدمی اپنی بیوی میں عیب پائے | ۳۴۰ |
| باب 161: مزدوری کا بیان | ۳۰۹ | باب 183: نکاح کے مسائل | ۳۴۱ |
| باب 162: رہن کا بیان | ۳۱۰ | باب 184: رضاعت کا بیان | ۳۴۳ |
| باب 163: عاریت اور ودیعت کا بیان | ۳۱۱ | طلاق کا بیان | |
| باب 164: ہبہ اور صدقہ | ۳۱۲ | باب 185: سنت طلاق کا بیان | ۳۴۶ |
| باب 165: گری ہوئی چیز اور گرے ہوئے بچے کا حکم | ۳۱۳ | باب 186: عدت کا بیان | ۳۴۷ |
| باب 166: مفروز غلام کو لانے کا انعام | ۳۱۳ | باب 187: طلاق بائنہ | ۳۵۰ |
| باب 167: غصب اور ضمان کا بیان | ۳۱۴ | باب 188: خلع کا بیان | ۳۵۴ |

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
|---|------|--|------|
| باب 189: نامرد یا مفقود (شوہر) کا حکم | ۳۵۴ | ساتھ جنگ کرنا | ۳۸۴ |
| باب 190: جب کوئی مرد کسی کثیر کے ساتھ اس شرط پر | | باب 212: اہل عدل پر باغی گروہ کے ساتھ جنگ کرنا | |
| شادی کرے کہ وہ آزاد ہوگی | ۳۵۵ | کب واجب ہوتا ہے | ۳۸۵ |
| باب 191: اختیار کا بیان | ۳۵۶ | باب 213: امام کی پیروی کرنا | ۳۸۶ |
| باب 192: ظہار کا بیان | ۳۵۶ | باب 214: ڈاکہ ڈالنا | ۳۸۶ |
| باب 193: ایلاء کا بیان | ۳۵۷ | فرائض کا بیان | |
| باب 194: لعان کا بیان | ۳۵۸ | باب 215: فرائض اور موارثت | ۳۸۸ |
| حدود کا بیان | | باب 216: تانیوں دادیوں کا بیان | ۳۹۰ |
| باب 195: زانی کی حد | ۳۵۹ | باب 217: واداکا بیان | ۳۹۱ |
| باب 196: زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کی حد | ۳۶۳ | باب 218: رد (کے احکام) اور ذوی الارحام | ۳۹۲ |
| باب 197: قوم لوط کا ساعل کرنے کی حد | ۳۶۴ | باب 219: ولاء کا بیان | ۳۹۳ |
| باب 198: شراب پینے کی حد | ۳۶۴ | باب 220: اہل کتاب اور مجوسیوں کی وراثت | ۳۹۳ |
| باب 199: چور کی حد | ۳۶۵ | باب 221: ذوب جانے والے اور بلے کے نیچے آنے والے | ۳۹۴ |
| باب 200: جادوگر اور زندیق کی حد | ۳۶۷ | باب 222: یمجڑے کا بیان | ۳۹۵ |
| باب 201: دیت کا بیان | ۳۶۷ | باب 223: عتاقہ کا بیان | ۳۹۶ |
| سیر کا بیان | | باب 224: وہ مکاتب جس کا بعض حصہ آزاد ہوا ہو وہ | |
| باب 202: غزوہ اور سیر کا بیان | ۳۷۵ | کیسے وارث بنے گا؟ | ۳۹۷ |
| باب 203: جہاد کی فضیلت | ۳۷۶ | باب 225: وارث کے لئے اقرار کرنا یا قرض کا اقرار کرنا | ۳۹۷ |
| باب 204: شہادت کی فضیلت | ۳۷۷ | باب 226: وراثت کی تقسیم | ۳۹۸ |
| باب 205: مال غنیمت تقسیم کرنا | ۳۷۹ | باب 227: وصیت کا بیان | ۳۹۸ |
| باب 206: عہد اور ذمہ | ۳۸۰ | باب 228: وہ صدقہ جسے وقف کیا گیا ہو | ۳۹۹ |
| باب 207: بڑے اور چھوٹے جہنم کے | ۳۸۱ | تکملة الكتاب | |
| باب 208: نفس اور انفال | ۳۸۲ | باب 229: علماء کی فضیلت | ۴۰۴ |
| باب 209: مرتد کا بیان | ۳۸۳ | باب 230: اخلاص کا بیان | ۴۰۵ |
| باب 210: مال غنیمت میں خیانت | ۳۸۳ | باب 231: | ۴۰۷ |
| باب 211: اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے باغیوں کے | | باب 232: | ۴۱۰ |

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں یہ سعادت عطا کی کہ ہم اس کے پیارے نبی کے اُمتی ہیں اور اس نے ہمیں مزید یہ سعادت عطا کی کہ ہم اس کے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمات سرانجام دیں۔

حضرت محمد ﷺ ان کے اصحاب ان کی پاک آل اور تمام امت پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

——***

آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں آپ کے ادارے نے علم حدیث سے متعلق کتب کی نشر و اشاعت کے حوالے سے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں جن کا عوام و خواص نے برملا اعتراف کیا اور انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ علم حدیث کی خدمت کے سلسلے کی ایک اور کڑی ”مسند امام زیدؓ“ کے ترجمے کی شکل میں اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی کہ ”مسند امام زیدؓ“ کم و بیش اٹھارہ برس پہلے لبنان سے شائع ہوئی تھی اور پھر اسی نسخے کی فوٹو کاپی چند برس قبل ”دارالباز“ مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی۔ اور ان دونوں نسخوں میں احادیث و آثار کے متن پر اعراب لگانے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ آپ کے ادارے نے اپنی دیرینہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کتاب کی اصل عربی عبارت پر اعراب لگوانے کا اہتمام کیا۔ کتاب کی روحانی اور باطنی عظمت کے پیش نظر ہم اسے بھرپور ظاہری نشان و شوکت کے اظہار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کے ترجمے کی خدمت ہمارے محترم دوست ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر نے انجام دی ہے۔ حضرت علام نے بھی اپنی دیرینہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ”مسند زید“ کی احادیث کی تخریج کی ہے اس کے علاوہ احادیث آثار اور امام زیدؓ کی فقہی آراء کو ذیلی سرخیوں کے ذریعے نمایاں اور ممتاز کیا ہے۔

——***

حضرت علام ”مسند امام زید“ پر عربی میں ”تحقیقی شرح“ بھی لکھ رہے ہیں لیکن یہ کام چونکہ طویل اور تفصیل طلب ہے جس کی تکمیل کے لیے کچھ وقت درکار ہے اس لیے آپ کا ادارہ سر دست ”مسند امام زید“ کا ترجمہ شائع کر رہا ہے

جو یقیناً علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ کتاب کی باطنی عظمتِ شان کے پیش نظر آپ کے ادارے نے اس کی ظاہری شان و شوکت کے اظہار کا خاص اہتمام کیا ہے۔ جو اُمید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

——***

آخر میں اپنے قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے صاحبِ کتاب اور مترجم کے ہمراہ ادارے کی انتظامیہ و کارکنان کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو قبول کرے اور ہمیں دینی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کا مخلص
ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کیا۔ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ قرار دیا اور ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث کیا۔ حضرت محمد ﷺ پر بے حد رود و سلام نازل ہو۔ جن کے ذریعے انبیاء کی تشریف آوری کے سلسلے کو ختم کیا گیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اہل بیت آپ کی امت کے علماء و صلحاء بلکہ عام افراد پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری رکھے۔

...—...—...

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ہم اس وقت ”مسند امام زید“ کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد ہیں۔

”مسند امام زید“ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجود احادیث و آثار کو امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایت کیا ہے جو بلاشبہ اہل اسلام کے مقتداء و پیشوا ہیں اس حوالے سے اس ”سند“ کو ”سلسلۃ الذہب“ کہا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں مثنیٰ اکرم ﷺ کی احادیث کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آثار نقل کیے گئے ہیں۔ چند ایک آثار امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہیں جبکہ چند روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے۔ ایک روایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے اور ان کے ہمراہ امام زید رضی اللہ عنہ کی اپنی فقہی آراء بھی شامل ہیں۔

ہم نے ان سب کو ذیلی سرخیاں قائم کر کے نمایاں اور ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنی حیثیت اور کم علمی کے مطابق ”مسند امام زید“ میں منقول احادیث کی تخریج کی ہے اگرچہ امام زید رضی اللہ عنہ کی شخصیت اس سے بلند ہے کہ ان کی نقل کردہ روایات کو ثانوی حوالوں سے تقویت پہنچائی جائے لیکن ہمارے ہاں ایک ایسا طبقہ پایا جاتا ہے جو خود کو احادیث کا متبع کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ اندیشہ تھا کہ وہ اپنی نادانی کی وجہ سے ان روایات کا انکار نہ کر دیں۔ اگرچہ ان کے انکار سے

”مجان اہل بیت“ کی محبت اور عقیدت میں کوئی کمی نہ آتی لیکن ان کے مزید ”اطمینانِ قلب“ کے لیے ہم نے دیگر حوالوں کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔

——***

بیسویں صدی عیسوی کے آخری برسوں کی بات ہے ہمارے دیرینہ کرم فرما ملک حق نواز اعوان نے ہمیں بتایا: ان کے دوست ”ہدایت شاہ“ صاحب‘ آج کل ایک مجذوب سے بہت قریب ہیں‘ ملک صاحب نے اس مجذوب کی چند کرامات بھی بیان کر دیں‘ ہماری ملاقات ہدایت شاہ صاحب سے ہوئی تو ہم نے بھی اس مجذوب کی خدمت میں حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ تو ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ ”بابا جی“ کی یہ ہدایت ہے کہ کسی کو ملوانے کے لیے لانے سے پہلے مجھ سے اجازت لے لیا کرو‘ ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ وہ مجذوب بھی ”سید“ ہے اور نبی اکرم ﷺ کی آل پاک سے تعلق رکھتا ہے‘ اگلی ملاقات میں ہدایت شاہ صاحب نے بتایا کہ مجذوب نے آپ کو ساتھ لانے کی اجازت دے دی ہے۔ مقررہ دن ہم ملک صاحب اور شاہ صاحب کے ہمراہ اس مجذوب سے ملنے گئے‘ رات کا وقت تھا‘ وہ مجذوب ایک ویران گلی میں‘ ایک بڑی سی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا‘ دور سے آتی ہوئی بلب کی مدھم سی روشنی پر اسراریت پیدا کر رہی تھی‘ گلی میں کوئی دوسرا ذی روح نہیں تھا‘ کوئی آواز نہیں تھی‘ ویسے بھی یہ رہائشی علاقہ نہیں تھا۔ ہم اس ماحول سے متاثر ہوئے‘ ہدایت شاہ نے آگے بڑھ کر مجذوب کو سیلوٹ کیا۔ مجذوب نے ہاتھ آگے بڑھا کر شاہ صاحب سے‘ پھر ملک صاحب سے اور پھر ہمارے ساتھ ہاتھ ملایا‘ پھر شاہ صاحب کو ہدایت کی کہ وہ ہمیں پچھلی گلی میں لے جا کر چائے پلوائیں۔ شاہ صاحب درمیان کی ایک چھوٹی گلی سے گزار کر پیچھے والی بڑی گلی میں ایک چائے خانے میں ہمیں لے آئے۔ ہمارے سامنے چائے کی پیالیاں رکھوا کر وہ ایک کپ پکڑ کر مجذوب کو دینے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس تشریف لائے تو بطورِ خاص ہمیں مخاطب کرتے ہوئے بولے: بابا جی فرما رہے ہیں۔ آپ تیسرا کلمہ پڑھتے ہوئے آئیں اور ایک خواہش ذہن میں رکھ کر آئیں‘ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔ صاحبو! ہم بھی انسان ہیں عام انسانوں کی طرح ہماری بھی وہی حالت تھی جو کسی شاعر نے کہا ہے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

ایک لمحے کے لیے کئی خواہشات ذہن میں آئیں ہر ایک کے بارے میں دل نے کہا کہ یہ ضرور پوری ہونی چاہیے مگر؟ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بے نیاز ہے۔ اس کا فضل بے شمار ہے۔ فارسی کی کہاوت ہے۔

رحمت حق ”بہانہ“ می جوید ”بہا“ نمی جوید

ہمارے اعمال تو ایسے نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے تحت ہمیں توفیق عطا کی‘ رحمت حق نے دیکھیری کی اور انہی لمحات میں ہمیں خیال آیا کہ محبوب سبحانی‘ قطب ربانی‘ غوثِ صدانی‘ شہبازِ لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ طالب علمی میں‘ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے گئے تھے تو آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں اس بزرگ سے صرف اس کا فیض لینے جا رہا ہوں۔

”چہ نسبت مور بہ سلیمان“ کے باوجود ہم نے سوچا کہ ہمارے لیے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل ہی بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں اپنے متعلق نہ کوئی غلط فہمی تھی اور نہ ہی اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی خوش فہمی، ہم نے تو صرف یہ سوچا تھا کہ ہم ایک ”مذہبی صورتحال“ سے دوچار ہوئے ہیں۔ اس لیے ہمیں وہی طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے جو مذہبی اخلاقیات سے مطابقت رکھتا ہو اس لیے ہم نے یہی سوچا کہ ہمارا مقصد صرف خدا کے ایک نیک بندے یعنی اس مجذوب سے ”فیض“ حاصل کرنا ہے۔ یہی بات ذہن میں رکھ کر ہم تیسرے کلمے کا ورد کرتے ہوئے درمیانی چھوٹی گلی عبور کر کے ویران بڑی گلی میں آئے مجذوب کے پاس پہنچ کر ہاتھ ماتھے تک لے جا کر اسے سلام کیا، اس نے نظر اٹھا کے ہماری طرف دیکھا اور پھر بولا: چلے جاؤ! اس کے بعد چند مرتبہ ہم اکیلے اور چند مرتبہ کچھ دوسرے دوستوں کے ہمراہ ہم اس مجذوب کے پاس گئے مگر پھر کبھی اس نے ہمیں بظاہر لائق تو جہ نہیں سمجھا آخر کار اس مجذوب کے مقرب خاص ہدایت شاہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ وہ مجذوب اب لاہور چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا ہے اور جانے سے پہلے اس نے مجھے (ہدایت شاہ صاحب کو) یہ کہا تھا کہ انشاء اللہ دوبارہ ضرور ملاقات ہوگی۔

...—...—...

ہو سکتا ہے کسی پڑھنے والے کے لیے یہ محض ایک داستان ہو بقول شخصے

میرے سخن کا قرینہ ڈبو گیا مجھ کو

کہ جس کو حال سنایا، اسے فسانہ لگا

مگر ہم پوری ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری زندگی کا اہم ترین واقعہ ہے اس واقعے کے بعد یوں لگا جیسے دریچہ کھل گیا، حجاب ہٹ گیا، ہمیں پتہ ہے کہ زمانہ طالب علمی میں ہم کبھی بھی اچھے طالب علم نہیں رہے بلکہ درسِ نظامی کے آغاز میں ہمارے ایک استاد نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ”بیٹا! تم کبھی نہیں پڑھ سکو گے“ اور پھر وہ وقت بھی آیا جب لاہور میں رہنے والے ایک کہنہ مشق مفتی اور درسِ نظامی کے ماہر و تجربہ کار استاد نے ”جمال السنہ“ کی ورق گردانی کرتے ہوئے ہم ہی سے دریافت کیا، یہ بزرگ (یعنی ”جمال السنہ“ کا مصنف) حیات ہیں یا پردہ کر چکے ہیں؟ ہم نے ازراہِ تفنن انہیں جواب دیا: یہ بزرگ ”پردہ وردہ“ نہیں کرتے۔

ہم نے یہ واقعہ تفصیل سے اس لیے بیان کیا کہ اب تک ہم نے اپنی تمام کتب کا انتساب مشہور و معروف شخصیات کے نام کیا ہے ”مسند زید“ کا انتساب کرنے کے لیے ہمیں یہ خیال آیا کہ اس کا انتساب کسی ”سید“ کے نام کیا جائے پھر یہ ذہن میں آیا کہ کیوں نہ اسی ”سید“ کے نام کیا جائے جس کے نام کا بھی ہمیں پتہ نہیں ہے۔

...—...—...

مسند امام زید کا ترجمہ کرتے ہوئے ہمیں یہ خیال آیا کہ زمانی اعتبار سے، بلکہ فضیلت اور مرتبے کے اعتبار سے بھی امام زید رضی اللہ عنہ، علمِ حدیث سے متعلق کتب کے مولفین میں سب سے قدیم اور زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں اس لیے مستقل شرح

کی شکل میں اس کتاب کی خدمت ہونی چاہیے ہم نے اس حوالے سے کچھ کام کیا ہے اور کوشش یہ کی ہے کہ اسے عربی میں کیا جائے تاکہ استفادہ کرنے والوں کا حلقہ وسیع ہو۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی تکمیل کے لیے دعائے خیر کریں۔

——***

آخر میں ہم اپنے ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کام کی تکمیل کے دوران کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھا۔ ان میں سر فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کی تکمیل کے لیے سب سے زیادہ اصرار اور ترغیب انہی کی طرف سے تھی ان کے علاوہ ملک محمد یونس جنہوں نے عربی متن پڑھنے، ترجمے کا مسودہ لکھنے اور پروف ریڈنگ کرنے میں تعاون کیا، محترم رانا فاروق جن کے تعاون کی بدولت ہم نے ”مسند زید“ میں منقول روایات کے دیگر مآخذ کی نشاندہی کی۔ فیصل رشید، فرخ احمد اور علی مصطفیٰ جنہوں نے تیزی سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا، احمد رضا جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور صاحب جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا، برادرِ عرفان حسین اور خلیفہ مجید صاحب جنہوں نے کتاب کی خوبصورت جلد تیار کی اور آخر میں برادرِ محترم ملک شبیر حسین جنہوں نے ذاتی توجہ اور محنت سے اس کام کو تیز رفتاری کے ساتھ آپ تک پہنچانے کا بندوبست کیا۔

شکریہ کے احساس و جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے استاذہ و مشائخ کا ہے جن کی تربیت کے نتیجے میں ہم اس خدمت کو انجام دینے کے لائق ہو سکے اور ان کے ہمراہ ہمارے والدین اور بہن بھائی بھی شامل ہیں جن کی دعاؤں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ جن میں بطور خاص برادرِ اصغر حافظ محمد بلال حسن، جنہوں نے اس کام کے دوران ہمیں گھریلو ذمہ داریوں سے لاتعلق رکھا۔

سب سے آخر میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے

إِنْ كَانَ رَفَضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ

فَلْيَشْهَدْ الثَّقَلَانُ أَنِّي رَافِضٌ

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

نبی اکرم ﷺ کے داماد نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی ہیں۔ جن کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں یہ ان خوش نصیب افراد میں شامل ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد جناب ابوطالب نبی اکرم ﷺ کے چچا تھے اور مکہ کے سردار تھے یہ وہی ابوطالب ہیں جنہوں نے جناب عبدالمطلب کے انتقال کے بعد نبی اکرم ﷺ کی پرورش کی تھی جبکہ نبی اکرم ﷺ نے جناب ابوطالب کی اولاد میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ رکھا اور ان کی تربیت اور پرورش کی۔

قبول اسلام

ابن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کے بعد) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے اسلام قبول کر لیا اس سے اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے گھر آئے تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انہوں نے دریافت کیا اے حضرت محمد! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے اور جس کے ہمراہ اس نے اپنے رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اس کی عبادت کرنے اور لات وعزئی کا انکار کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

ابن اسحاق نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے اگلے دن اسلام قبول کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔ (یعنی اسلام قبول کیا)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر 8 برس تھی (یعنی انہوں نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا) اور خواتین میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

فضائل و مناقب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں مستقل ابواب کے تحت وہ روایات نقل کی

ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں منقول ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں۔

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا کر دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ رات بھر اسی حسرت میں رہے ان میں سے کس کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ اگلے دن صبح سب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک کی یہی آرزو تھی کہ جھنڈا انہیں دیا جائے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو آنکھیں ٹھیک ہو گئیں گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری مانند نہ ہو جائیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے کام لینا جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کون سا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! تمہاری وجہ سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے تو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔



اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے

زید بیان کرتے ہیں: میں، حصین اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ کی زبانی احادیث سنی ہیں۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں بوڑھا ہو چکا ہوں کافی وقت گزر چکا ہے۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث یاد تھیں۔ ان میں سے بعض احادیث بھول چکا ہوں اس لیے جو حدیث میں تمہارے سامنے بیان کروں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو میں بیان نہ کر سکوں۔ ان کے بارے میں مجھے

حدیث 204:

اخرجه مسلم في "صحيحه" رقم الحديث: 2406

اخرجه البخاري في "صحيحه" رقم الحديث: 2783

اخرجه ابن حبان في "صحيحه" رقم الحديث: 6932

اخرجه الامام احمد في "مسنده" رقم الحديث: 22872

اخرجه النسائي في "سننه الكبرى" رقم الحديث: 8149

اخرجه الحاكم في "المستدرک" رقم الحديث: 5844

اخرجه ابويعلیٰ في "مسنده" رقم الحديث: 354

اخرجه البيهقي في "سننه الكبرى" رقم الحديث: 18009

اخرجه اسحاق بن رابويه في "مسنده" رقم الحديث: 219

اخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير" رقم الحديث: 5818

اخرجه عبدالرزاق في "مصنفه" رقم الحديث: 9637

اخرجه ابن ابی شیبہ في "مصنفه" رقم الحديث: 32096

مکلف نہ کرنا۔ پھر حضرت زیدؒ نے بتایا مکہ اور مدینہ کے درمیان ”خیم“ نامی کنوئیں کے پاس نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں ایک انسان ہوں عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ (موت کا فرشتہ) میرے پاس آ جائے گا اور میں (موت کا پیغام) قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور موجود ہے۔ تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور پھر فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیعت ہیں۔ میں اپنے اہل بیعت کے بارے میں تمہیں اللہ (کا حکم) یاد دلاتا ہوں (راوی کہتے ہیں) حصین نے حضرت زیدؒ سے دریافت کیا: اے زید! اہل بیعت سے مراد کون ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زیدؒ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل ہیں لیکن (یہاں) اہل بیعت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے۔ حصین نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت زیدؒ نے جواب دیا: حضرت علیؒ کی آل، حضرت عقیلؒ کی آل، حضرت جعفرؒ کی آل اور حضرت عباسؒ کی آل، حصین نے دریافت کیا: کیا ان سب کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے؟ تو حضرت زیدؒ نے جواب دیا: ہاں!



امام ترمذی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاصؒ بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ بن ابوسفیانؒ نے حضرت سعدؒ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ جناب ابوترابؒ پر تنقید نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی تین باتیں یاد ہیں جن کی وجہ سے میں حضرت علیؒ پر تنقید نہیں کر سکتا۔ اور وہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے بارے میں ہوتی تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں (کا مالک ہونے) سے زیادہ محبوب ہوتی۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت علیؒ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اس وقت کی بات ہے جب ایک جنگ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ انہیں پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے تو حضرت علیؒ نے آپ کی خدمت میں عرض کی تھی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنے پیچھے خواتین اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ تاہم (بنیادی فرق یہ ہے) کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوگی۔

(حضرت سعدؒ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت رکھتے

ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم سب کی یہ خواہش ہوئی (کہ وہ جھنڈا ہمیں مل جائے) لیکن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ (تو وہ ٹھیک ہو گئے) نبی اکرم ﷺ نے وہ جھنڈا انہیں عطا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیر کے اس قلعے کی) فتح نصیب کی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ہم (دونوں فریق) اپنے اور تمہارے بیٹوں اپنی اور تمہاری خواتین کو بلا لیتے ہیں۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ (رضوان اللہ علیہم)

کو بلایا اور پھر یہ دعا کی:

”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم و فضل:

نبی اکرم ﷺ نے اپنی مسند میں اپنے آباء و اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس وقت کبھی بھی میری آنکھ میں نیند داخل نہیں ہوئی کبھی بھی میرا سر ڈھکا نہیں جب تک مجھے یہ علم حاصل نہیں ہو گیا کہ اس دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حلال یا سنت یا کتاب یا حکم یا ممانعت میں سے کیا لے کر نازل ہوئے تھے اور کس چیز کے بارے میں وہ نازل ہوا۔



حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں جن میں سے چند ایک کے اسماء یہ ہیں:

حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ، حضرت عمرؑ، حضرت عبداللہ بن مسعودؑ، حضرت عبداللہ بن عمرؑ، حضرت ابن عباسؑ، حضرت عبداللہ بن جعفرؑ، حضرت عبداللہ بن الزبیرؑ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ، حضرت ابوسعید خدریؑ، حضرت ابورافعؑ، حضرت صہیبؑ، حضرت زید بن ارقمؑ، حضرت جابر بن عبداللہؑ، حضرت ابوامامہؑ، حضرت ابوسریحہؑ، حضرت ابو ہریرہؑ، حضرت سفینہؑ، حضرت ابو صفیہؑ، حضرت جابر بن سمرہؑ، حضرت عمرو بن حریثؑ، حضرت ابولیلیٰؑ، حضرت براء بن عازبؑ، حضرت عمارہ بن رویہؑ، حضرت بشر بن حکیمؑ، حضرت ابو طفیلؑ، حضرت عبداللہ بن ثعلبہؑ، حضرت جریر بن عبداللہؑ، حضرت عبدالرحمن بن اشیمؑ (رضی اللہ عنہم) کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور تابعین کی ایک بڑی جماعت بھی شامل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجنے کا فیصلہ کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے یمن بھیجنے لگے ہیں لوگ وہاں مجھ سے (عدالتی) فیصلے لیں گے اور مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ میں آپ سے قریب ہوا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیرا اور دعا کی:

”اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت اور دل کو ہدایت پر (پختہ) رکھ۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو اُگایا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد مجھے کبھی بھی کسی مسئلے کے بارے میں شک نہیں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ میں قضاء کے سب سے بڑے عالم حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔
سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر ایسے کسی مسئلے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے جس کو حل کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ ہوں۔ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کے ثبوت کے لیے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کافی ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں دانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے (۲)
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کا اندازہ عربی کے اس محاورے سے ہوتا ہے کہ جب لوگوں کو کسی مشکل کا حل سمجھ نہ آ رہا ہو تو وہ یہ کہتے ہیں۔

قضیۃ ولا ابا حسن لها

”مشکل درپیش ہے مگر اسے حل کرنے کے لیے ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ذوالحج کے مہینے میں 35 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور انہیں مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ راشد منتخب کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت مسند خلافت کو رونق بخشی اس وقت اسلامی ریاست میں داخلی انتشار پھیل چکا تھا جس کے نتیجے میں تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دار الخلافہ میں شہید کیا گیا اور اسی داخلی انتشار کا سامنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کرنا پڑا جس کے نتیجے میں انہوں نے دار الخلافہ کو مدینہ منورہ سے عراق منتقل کر دیا تاکہ نبی اکرم ﷺ کے مقدس شہر کی بے حرمتی نہ ہو لیکن اسلام دشمن عناصر نے انہیں یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور ایسی صورتحال پیدا کر دی کہ بعض اکابر صحابہ کرام بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں لشکر لے کر آ گئے اور اسلامی ریاست باہمی خانہ جنگی کا شکار ہونے لگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت:

اسلامی ریاست کے داخلی انتشار کے نتیجے میں اس کے اندر ایک ایسا گردہ پیدا ہوا جو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا

(۱) جزئی محمد بن محمد بن الاثیر ”اسد الغابہ“

(۲) ترمذی ابو یوسف محمد بن عیسیٰ الجامع، رقم الحدیث: 1657

لیکن پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہو گیا۔ یہ لوگ خود کو ”صحیح دین دار مسلمان“ سمجھتے تھے اور انہی کے گروہ کے فرد نے ”کارِ ثواب“ سمجھ کر، کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے۔ تین دن تک زخمی رہنے کے بعد 19 رمضان المبارک 40 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک عراق کے شہر ”نجف اشرف“ میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس مختصر سوانحی خاکے کو ہم اردو ادب کے مشہور شاعر میرزا اسد اللہ خان غالب کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں۔

غالب! ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں، بندگی بو تراب میں!

نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو امام محمد بن محمد بن الاثیر الجزری کی شہرہ آفاق تصنیف ”اسد الغابہ“ کی مدد سے، تلخیص کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔ البتہ کچھ امور دیگر حوالوں سے نقل کیے گئے ہیں۔
جہانگیر عفی عنہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:
حسین بن علی بن ابوطالب بن عبد المطلب۔

والد کی طرف سے جناب عبد المطلب پر امام حسین کا سلسلہ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں، جو تمام خواتین کی سردار ہیں۔
امام حسین رضی اللہ عنہ شعبان کے مہینے میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب:

محدثین نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں بہت سی روایات نقل کی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں؟

امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبید اللہ بن زید کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اسے طشت میں رکھا گیا تھا اس نے اس کی بے حرمتی شروع کی اور ان کی ظاہری شکل کے بارے میں کچھ کہا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں) اس وقت انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا۔

امام مسلم علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سیاہ اون سے بنی ہوئی نقش و نگار والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ حسن بن علی آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چادر میں لے لیا۔ پھر حسین آئے اور ان کے ساتھ چادر میں ہو گئے۔ پھر فاطمہ آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں کر لیا۔ پھر علی آئے تو انہیں بھی (چادر میں) کر لیا اور پھر یہ آیت پڑھی۔
”اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے۔“

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت:

جس وقت نبی اکرم ﷺ نے اس دنیا سے پردہ کیا اس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر کم و بیش چھ سال تھی اس کے بعد خلفائے راشدین کا دور آتا ہے۔ اس عہد کے دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح کے بارے میں زیادہ روایات نقل نہیں کی گئی ہیں۔ اور جو روایات نقل کی گئی ہیں ان میں سے زیادہ تر کا تعلق امام حسین رضی اللہ عنہ کے زہد و تقویٰ کے ساتھ ہے۔

جس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد ماجد اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ شام کے گورنر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک بڑے لشکر کے ہمراہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے بھی جنگ کرنے کے لیے آئے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جنگ کر چکے تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کے وسیع تر مفاد میں خلافت سے دستبرداری اختیار کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کیا۔ اس موقع پر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کا بھرپور ساتھ دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کر لیا۔

اس واقعے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کم و بیش 19 برس تک مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر اہل شام نے یزید بن معاویہ کو نیا خلیفہ منتخب کیا۔ اور اسی یزید کے دور حکومت میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کے دو صاحبزادوں سمیت، خاندان کے 19 افراد سمیت آپ کے 72 جانثاروں کے ہمراہ کربلا کے میدان میں ظلماً شہید کر دیا گیا۔ شہادت کے بعد آپ کے سر مبارک کو جسم سے الگ کر کے نیزے کی نوک پر بلند کیا گیا اور آپ کے جسم مبارک کی بے حرمتی کی گئی۔ اس کی تفصیل بڑی دلسوز اور جانگداز ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس مختصر سوانحی خاکے کو ہم شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں

بڑی ہی سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی ”حسین“ ابتداء ہے ”اسماعیل“

امام زین العابدین علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام کو جب کربلا میں شہید کیا گیا تو آپ کے خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ آپ کے دو صاحبزادوں نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ ان دونوں صاحبزادوں کا نام ”علی“ تھے۔ ان میں سے ایک جوان سال تھے۔ جو ”علی الاکبر“ کہلاتے تھے اور ایک شیر خوار تھے جو ”علی الاصغر“ کہلاتے تھے۔ امام حسین علیہ السلام کے مرد رفقائے کار میں سے صرف ایک صاحبزادے زندہ بچے تھے۔ جنہوں نے بیمار ہونے کے باوجود امام حسین علیہ السلام سے دشمن کے دم مقابل جانے کی اجازت مانگی تھی، مگر امام حسین علیہ السلام نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

بعد میں انہی صاحبزادے سے امام حسین علیہ السلام کی اولادِ امجاد کا سلسلہ چلا، امام باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام محمد الجواد علیہم السلام، امام علی الہادی علیہ السلام، امام حسن عسکری، جنہیں عرف عام ”بارہ امام“ یا ”ائمہ اہل بیت اطہار“ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کہا جاتا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کے بقول یہ وہ پاک نفوس ہیں جو ”غوٹیت کبریٰ“ کے منصب پر فائز ہوئے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد حضور غوثِ اعظم علیہ السلام اس مرتبے پر فائز ہوئے اور اب قیامت سے پہلے صرف امام مہدی علیہ السلام اس پر فائز ہوں گے۔

۱ عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: غوث کے مراتب سے حالات مشکف ہوتے ہیں۔

ارشاد: نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبد اللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبد الب اور وزیر دست چپ عبد الملک اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی و مولیٰ علی رضی اللہ عنہما کو وزیر ہوئے پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

امام باقر علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آنے والے تمام ائمہ اہل بیت اطہار امام حسین علیہ السلام کے انہی صاحبزادے کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جن کا نام بھی ”علی“ تھا، جنہیں عرف عام میں ”بیارِ کربلا“ کہا جاتا ہے اور جو تاریخ میں ”امام زین العابدین علیہ السلام“ کے نام سے مشہور ہوئے۔

مشہور صوفی بزرگ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”کشف المحجوب“ میں ان کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں:

”ائمہ اہل بیت اطہار میں سے، وارث نبوت، چراغ امت، سید مظلوم، زین العباد، شمع اوداد، سیدنا ابوالحسن علی المعروف بہ زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے زاہد و عبادت گزراں اور کشف و حقائق و نطق و دقائق میں مشہور ہیں“

کسی نے آپ سے دریافت کیا دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ نیک و سعید کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا:

”مَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يَحْمَلْهُ رِضَاهُ عَلَى الْبَاطِلِ وَإِذَا سَخِطَ لَمْ يَخْرُجْهُ سَخَطُهُ مِنَ الْحَقِّ“
وہ شخص جب راضی ہو تو اس کی رضا اسے باطل پر آمادہ نہ کرے اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ بھٹکنے دے۔

یہ وصف راست گولوگوں کے اوصاف کمال میں سے ہے اس لئے کہ مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو باطل میں مبتلا کرے۔

آپ کے بارے میں منقول ہے: میدان کربلا میں جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہل و عیال اور رفقاء سمیت شہید کر دیا گیا اور حضرت زین العابدین علیہ السلام کے سوا مستورات حرم کا محافظ و نگہبان کوئی نہ بچا آپ اس وقت بیمار و علیل تھے چنانچہ اہل بیت اطہار کو اونٹوں کی تنگی پشت پر سوار کر کے دمشق لے جایا گیا، یزید بن امیر معاویہ (عَلَيْهِ مَا يَسْتَحِقُّهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ دُونَ أَبِيهِ) کے دربار میں کسی نے آپ سے پوچھا:

”كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا عَلِيُّ وَيَا أَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ“

اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اے رحمت کے گھر والو! کس حال میں ہو؟

”قَالَ أَصْبَحْنَا مِنْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَةِ قَوْمِ مُوسَى مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، يَذْبَحُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَهُمْ فَلَا نَذَرِي صَبَاحًا مِنْ مَسَاءٍ نَأْمِنُ حَقِيقَةً بَلَاءَنَا“

آپ نے فرمایا: ہماری حالت اپنی قوم کے ہاتھوں ایسی ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم کی حالت فرعونوں کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ہوئے سب ان کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث، حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید افراد بھی حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔ (بریلوی، مصطفیٰ رضا، ”المفردات“، صفحہ مطبوعہ، شیر برادرز، لاہور)

ہاتھوں میں ہوئی تھی کہ وہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتے اور ان کی عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ لہذا ہم نہیں جانتے کہ اس امتحان گاہ میں ہماری صبح، ہماری شام کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھے گی۔ ہم خدا کی نعمتوں پر شکر بجا لاتے ہیں اور اس کی ڈالی ہوئی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔“

مشہور مؤرخ حافظ ابو نعیم اصفہانی، مدینہ منورہ کے رہنے والے، عبادت و ریاضت کے حوالے سے مشہور تابعین کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

”زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) علی بن حسین اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، وہ عبادت گزاروں کی زینت تھے، حقیقی عبادت گزار اور نہایت سخی تھے۔“

اصفہانی ان کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

”امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو وضو اور نماز کے دوران ان پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی، ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں کس (عظیم پروردگار) کی بارگاہ میں کھڑا ہونے اور مناجات کرنے لگا ہوں؟“

امام ابن شہاب زہری کے بارے میں منقول ہے: وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے روپڑتے تھے اور یہ فرماتے تھے: وہ ”عبادت گزاروں کی زینت“ ہیں۔

ابوحزہ ثمالی بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات کے وقت روٹیوں کی بوری اپنی پشت پر لاد کے صدقہ کرنے لے جاتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

”خفیہ طور پر دیا جانے والا صدقہ پروردگار کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے۔“

شیبہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ پتہ چلا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو گھرانوں کو (صدقہ کے طور پر) خوراک فراہم کرتے تھے۔

جریر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور انہیں غسل دیا جانے لگا تو لوگوں کو ان کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشان نظر آئے انہوں نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آٹے کی ان بوریوں کو اٹھانے کی وجہ سے ہیں جنہیں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی پشت پر لاد کر مدینہ منورہ کے غریبوں تک پہنچاتے تھے

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئے انہوں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں کچھ کلام کیا۔ جب وہ لوگ اپنی بات کر کے فارغ ہو گئے تو میں نے دریافت کیا:

’کیا‘ آپ مجھے بتائیں گے؟ کیا آپ ہی وہ لوگ ہیں (جن کے بارے میں آیت ہے؟)
 ”پہلے ہجرت کرنے والے وہ لوگ جنہیں ان کے علاقے اور اموال (زمینوں) سے نکال دیا گیا۔ وہ لوگ اللہ
 تعالیٰ کا فضل اور رضا (حاصل کرنا) چاہتے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کی، یہی لوگ سچے
 ہیں۔“

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! (اس سے مراد ہم لوگ نہیں ہیں)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد تم لوگ ہوں (جن کا ذکر اس آیت میں ہے؟)
 ”جنہوں نے“ ان سے پہلے اس جگہ (مدینہ منورہ) اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنالیا۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں
 جو ہجرت کر کے ان کی طرف آتے ہیں، اور یہ اپنے سینوں میں اس کی حاجت نہیں پاتے، جو انہیں دیا گیا۔ اور یہ
 دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں خود اس چیز کی ضرورت ہو، اور جسے نفس کے بخل سے بچالیا گیا،
 وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! اس سے مراد ہم نہیں ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ تمہارا ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے
 ساتھ بھی تعلق نہیں ہے اور اب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ ان افراد میں بھی شامل نہیں ہو جن کے بارے میں
 اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان
 بھائیوں کی بھی، جو ہم سے پہلے اسلام لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا جو
 ایمان لا چکے ہیں، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“

(پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اب تم یہاں سے نکل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں (برباد) کرے۔

خلف بن حوشب بیان کرتے ہیں، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے اہل کوفہ کے گروہ! ہمارے ساتھ وہ محبت رکھو جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور ہمیں ہمارے حق سے
 بلند نہ کرو۔“

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کی بکثرت گریہ و زاری کا سبب دریافت کیا گیا، تو
 انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو صرف ایک صاحبزادے لاپتہ ہوئے تھے۔ اور
 وہ اتنا روتے رہے کہ ان کی بینائی رخصت ہو گئی حالانکہ انہیں یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ صاحبزادے فوت ہو چکے ہیں (یا نہیں؟)
 جبکہ میں نے اپنے خاندان کے چودہ افراد کو ایک ہی موقع پر شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ان کا دکھ
 میرے دل سے ختم ہو جائے گا؟

حضرت داتا گنج بخش تحریر کرتے ہیں:

ایک سال ہشام بن عبد الملک بن مروان حج کے لئے آیا طواف کعبہ کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حجر اسود کو بوسہ دے لیکن اژدحام میں وہاں تک پہنچنے کی راہ نہ ملتی تھی۔ جب وہ منبر پر خطبہ دینے کھڑا ہوا تو حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں اس جاہ و جلال سے داخل ہوئے کہ آپ کا چہرہ درخشاں رخسار مبارک تاباں اور لباس مبارک معطر تھا۔ جب آپ طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہنچے تو آپ کے احترام و تعظیم میں حجر اسود کے گرد سے تمام لوگ ہٹ کر کھڑے ہو گئے تاکہ آپ حجر اسود کو بوسہ دے سکیں۔ شامیوں نے جب آپ کی یہ شان و شوکت دیکھی تو وہ ہشام سے کہنے لگے اے امیر المؤمنین! لوگوں نے تمہیں حجر اسود کو بوسہ دینے کی راہ نہیں دی باوجودیکہ تم امیر المؤمنین تھے لیکن یہ خوب رو نو جوان کے آتے ہی سب لوگ حجر اسود کے پاس سے ہٹ گئے اور انہیں راستہ دے دیا۔ ہشام نے ازراہ تجاہل عارفانہ کہا میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس انکار کا مقصد یہ تھا کہ شامی لوگ انہیں پہچان نہ سکیں اور کہیں ان کی پیروی اختیار نہ کر لیں جس سے اس کی امارت خطرے میں پڑ جائے۔ فرزدق شاعر اس وقت وہیں کھڑا تھا اس اہانت سے اس کی غیرت ایمانی جوش میں آئی اور ببالغ دہل کہنے لگا، میں انہیں خوب جانتا ہوں شامیوں نے پوچھا اے ابو فراش! بتاؤ یہ کون ہے؟ اس سے بڑھ کر پروقار اور دبدبہ والا نو جوان ہم نے نہیں دیکھا۔ فرزدق شاعر نے کہا: کہ کان کھول کر سن لو میں ان کے اوصاف بتاتا ہوں اور ان کے نسب کو بیان کرتا ہوں اس کے بعد فی البدیہہ قصیدہ موزون کر کے پڑھا۔

قصیدہ مدحیہ در شان امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبُطْحَاءَ وَطَائِفَهُ
وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلَّ وَالْحَرَمَ
یہ وہ شخص ہے جس کے نشان قدم کو اہل حرم پہچانتے ہیں خانہ کعبہ اور حل و حرم سب اسے جانتے ہیں
هَذَا اِنْسُنٌ خَيْرِ الْعِبَادِ كُلِّهِمْ
هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ
یہ خدا کے بندوں میں سے بہترین بندے کا فرزند ہے سب سے زیادہ متقی پاک و صاف اور بے داغ نشان والا ہے

هَذَا اِنْسُنٌ فَاطِمَةٌ الزَّهْرَانِ كُنْتُ جَاهِلُهُ
بِحَدِّهِ اَنْبِيَاءُ اللّٰهُ قَدْ خَتَمَ
اگر تو نہیں جانتا تو سن! یہ فاطمہ زہرا کے جگر گوشہ ہیں ان کے نانا پر اللہ نے نبیوں کا سلسلہ ختم فرمایا ہے
يَسْنُ نُورَ الدُّجَى عَنْ نُورِ طَلْعَتِهِ
كَالْشَّمْسِ يَنْجَابُ عَنْ اَشْرَاقِهَا الظُّلَمُ
ان کی منور پیشانی سے نور ہدایت اس طرح جلوہ فگن ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں
يُغَضِّى حَيَاءً وَيُغَضِّى مَهَابَةً
فَمَا يُكَلِّمُ اِلَّا حِينَ يَتَسَمَّ
یہ اپنی آنکھیں حیاء سے چھپی رکھیں اور لوگ ہیبت سے ان کی طرف آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اور جب بات کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔۔۔۔۔

إِذَا رَأَيْتَهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا إِلَى مَكَارِمِ هَذَا يَنْتَهَى الْكَرَمُ

جب کوئی قریش انہیں دیکھتا ہے تو وہ بول اٹھتا ہے کہ ان پر تمام خوبیاں تمام ہو چکی ہیں -----

يَنْمِي إِلَى ذُرْوَةِ الْعِزِّ الَّتِي قَصُرَتْ عَنْ نَيْلِهَا عَرَبُ الْإِسْلَامِ وَالْعَجَمُ

یہ عزت و منزلت کی ایسی بلندی پر فائز ہیں کہ عرب و عجم کا کوئی مسلمان ان سے ہمسری نہیں کر سکتا

مَنْ جَدُّهُ دَانَ فَضْلُ الْأَنْبِيَاءِ لَهُ وَفَضْلُ أُمَّتِهِ وَأَنْتَ لَهُ الْأَمَمُ

ان کے نانا تمام نبیوں سے افضل اور ان کی امت تمام امتوں سے افضل ہے اور تو بھی ان کی امت کا ایک فرد ہے

يَكَادُ يُمْسِكُهُ عِرْقَانِ رَاحَتِهِ رُكْنُ الْحَطِيمِ إِذَا مَا جَاءَ يَسْتَلِمُ

جب حجر اسود کو بوسہ دینے قریب ہوں تو ممکن ہے وہ اُن کی انگلیوں کی راحت پہچان کر انہیں تھام لے -----

فِي كَفِّهِ خَيْرُ رَانَ رِيحُهُ عَيْقُ مِنْ كَفِّهِ أَرْوَعُ فِي عُرْنِيهِ شَمَمُ

ان کے دست مبارک میں چھڑی ہے جس کی خوشبو دلواز ہے، ان کی تھیلی کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے

سَهْلُ الْخَلِيقَةِ لَا يَخْفَى بَوَادِرُهُ يَزِينُهُ اثْنَانِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالشِّيمُ

یہ نرم خو ہیں خفگی و غصہ کا ان سے کوئی اندیشہ نہیں، یہ اپنی دو فوجیوں سے یعنی حسن اخلاق اور پاکیزہ خصلت سے

آراستہ ہیں

مُشْتَقَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ بِنَعْتِهِ طَابَتْ عَنَاصِرُهُ وَالْخَيْمُ وَالشِّيمُ

ان کے اوصاف حمیدہ اللہ کے رسول سے ماخوذ ہیں ان کے عناصر اور ان کی خوبیاں پاکیزہ ہے -----

فَلَيْسَ قَوْلُكَ مِنْ هَذَا بِضَائِرِهِ الْعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ أَنْكَرَتْ وَالْعَجَمُ

اے ہشام! تیرا انکار کرنا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، انہیں تو عرب و عجم سب پہچانتے ہیں -----

كَلَّمَا يَدْنِيهِ غِيَاثٌ عَمَّ نَفْعُهُمَا تَسْتَوِي كِفَانٌ وَلَا يَعْرِوهُمَا الْعَدَمُ

ان کے دونوں ہاتھ ایسے ہیں جن کا فیض بارش کی مانند عام ہے ان کی بخشش ہر وقت جاری ہے حتیٰ کہ تنگدستی میں

بھی ختم نہیں ہوتی

عَمَّ الْبَرِيَّةَ بِالْإِحْسَانِ فَانْقَشَعَتْ عَنْهَا الْغِيَابَةُ وَالْإِمْلَاقُ وَالظُّلَمُ

خدا کی تمام مخلوق پر ان کا احسان عام ہے جس سے گمراہی، تنگدستی اور ظلم و زیادتی پر اگندہ ہو کر رہ گئے ہیں

لَا يَسْتَطِيعُ جَوَادُ بَعْدَ غَايَتِهِمْ وَلَا يَدَانِيهِمْ قَوْمٌ وَإِنْ كَرُمُ

کسی سخی کی سخاوت ان کی بخشش کی حد تک نہیں پہنچ سکتی اور کوئی قوم ان کے برابر نہیں پہنچ سکتی اگرچہ شمار میں کتنی ہی

زیادہ کیوں نہ ہو

هُمْ الْغُيُوثُ إِذَا مَا أَرَمَتْ وَالْأَسْدُ أَسْدُ الشَّرَى وَالنَّاسُ مُحْتَدِمُ

یہ حضرات قحط سالی کے زمانہ میں بارش کی مانند سیراب کرتے ہیں یہ شیر ببر ہیں جب کہ لوگ جنگ کی بھٹی میں جل رہے ہیں

مِنْ مَعَشَرَ حُبُّهُمْ دِينَ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَقُرْبُهُمْ مَنَاجَا وَمُعْتَصِمٌ

یہ اس گروہ سے ہیں جن سے محبت کرنا دین اور ان سے بغض رکھنا کفر اور ان سے وابستہ رہنا نجات اور پناہ دینے والا ہے

إِنْ عُدَّ أَهْلُ التَّقَى كَانُوا أَنْتَهُمْ وَقِيلَ مِنْ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ قِيلَ لَهُمْ

اگر تم اہل تقویٰ کو جمع کیا جائے تو یہ ان سب کے امام ہوں گے اگر اہل زمین سے اچھے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے تو سب کہیں گے کہ ”یہی ہیں“

سَيِّانَ ذَلِكَ إِنْ أَثَرُوا وَإِنْ عَدَمُوا لَا يَنْقُضُ الْعُسْرُ بَسْطًا مِنْ أَكْفِهِمْ

ان کے لئے تو نگرہ و مفلسی دونوں برابر ہیں، تنگدستی ان کے ہاتھوں کی فراخی کو کم نہیں کرتی اللہ فضلہ کرمًا و شرفہ جری بذلک لہ فی اللوح والقلم اللہ نے انہیں فضیلت دی اور ان کو شرافت و بزرگی سے نوازا اور لوح و قلم میں ان کے لئے یہی حکم نافذ ہو چکا ہے

مُقَدَّمٌ مَّ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ ذِكْرُهُمْ فِي كُلِّ بَدْوٍ مَخْتُومٌ بِهِ الْكَلِمُ

ان کا ذکر خدا کے بعد مقدم ہے ہر میدان میں ان کے کلمات ثبت ہیں

أَيُّ الْقَبَائِلِ لَيْسَتْ فِي رِقَابِهِمْ أَمَّا لِأَبَائِهِ هَذَا أَوْلَاهُ نَعَمْ

وہ کون سا قبیلہ ہے جن کی گردنوں پر ان کا اور ان کے آباء و اجداد کے احسان کا بوجھ نہیں ہے

مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ يَعْرِفُ أَوْلِيَّتَهُ وَالَّذِينَ مِنْ بَيْتِ هَذَا نَالَهُ الْأُمَمُ

جسے خدا کی معرفت ہے وہ ان کی برتری کو پہچانتا ہے چونکہ ان کے گھر سے دین ساری امت کو پہنچا ہے

...—...—...

فرزدق شاعر نے حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت میں اشعار کہنے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل بیت اطہار کی تعریف و توصیف میں اور بھی اشعار کہے جس پر ہشام بہت برا فروختہ ہوا اور فرزدق کو گرفتار کر کے عسغان کے جیل خانہ میں قید کر دیا جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔

حضرت امام کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو فرزدق کی جرأت و ایمان کی تحسین فرمائی اور الجبجعی کے لئے بارہ ہزار درہم و دینار اس پیغام کے ساتھ بھجوائے کہ ہمیں معذور سمجھنا اگر اس سے زیادہ ہمارے پاس ہوتے تو اس میں بھی دریغ نہ کرتے۔ فرزدق نے وہ مال واپس کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے فرزند رسول! میں نے بادشاہوں اور امیروں کی شان میں بکثرت قصیدے کہے ہیں اگر ان کے کفارہ میں کچھ اشعار فرزند ان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں عرض کر دیئے تو کیا کمال

کیا ہے؟ میں نے اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیا ہے، کسی مال و منال کی طمع میں نہیں کیا ہے اس کا اجر خدا سے ہی چاہتا ہوں اور خدا کے رسول کی اہل بیت سے محبت و دوستی کا طلبگار ہوں۔ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ پیغام پہنچا تو آپ نے وہ رقم واپس کر کے کہلوایا کہ اے ابو الفراش! اگر تم ہم سے محبت رکھتے ہو تو جو ہم نے بھیجا ہے اس کو قبول کر لو کیونکہ ہم نے رضائے الہی کے لئے اپنی ملک سے نکال کر تمہاری ملک میں دے دیا ہے۔ اس وقت فرزدق شاعر نے وہ عطیہ لے لیا اور احسان مندی کا اظہار کیا۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف و توصیف اس سے کہیں زیادہ ہے، جتنی کی جائے کم ہے۔

امام جلال الدین سیوطی تحریر کرتے ہیں:

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ 33 ہجری میں پیدا ہوئے تھے لیکن آپ کے وصال کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔
92 ہجری، 93 ہجری، 94 ہجری، 95 ہجری، 99 ہجری، 100 ہجری۔

(سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر، ”طبقات الحفاظ“، (باب) الطبقة الثالثة الوسطی من التابعین)

1

نوٹ: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو مشہور مورخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصہبانی کی مشہور تالیف ”حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء“ مطبوعہ: دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الرابعة 1405ھ کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا۔ درمیان میں دو مقامات پر حضرت داتا صاحب کے حوالے سے شذرے نقل کیے گئے اور آخر میں امام سیوطی کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سن وفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (جہا تکیر عفی عنہ)

حضرت امام زید علیہ السلام

امام ابو الحسن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب اپنے زمانے میں اہل بیت نبوت کے سردار اور پیشوا تھے۔ آپ امام علی بن حسین (زین العابدین) رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے اور امام محمد باقر علیہ السلام کے بھائی ہیں۔

امام زید علیہ السلام کے اساتذہ

آپ نے نبی اکرم کے صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری علیہ السلام اور (اپنے والد) امام زین العابدین علیہ السلام سے علم دین کی تحصیل کی۔

امام زید علیہ السلام کو خراج تحسین

امام باقر علیہ السلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

”زید علیہ السلام کو علم میں فراخی عطا کی گئی ہے۔“

امام جعفر صادق سے ان کے چچا امام زید علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

”اللہ کی قسم! وہ ہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھنے والے اس کے دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے اور

سب سے زیادہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والے تھے۔ انہوں نے دنیا و آخرت (یعنی دین و دنیا کے

معاملات میں رہنمائی کے لیے) ہمارے درمیان اپنے جیسا کوئی (صاحب علم و باکمال) شخص نہیں چھوڑا۔“

امام شعیب علیہ السلام بیان کرتے ہیں:

”(ہمارے زمانے کی) عورتوں نے امام زید علیہ السلام سے افضل زیادہ صاحب علم زیادہ بہادر اور زیادہ نیک کسی بچے کو جنم

نہیں دیا۔“

امام ابو حنیفہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں نے امام زید علیہ السلام جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان سے بڑا فقیہ ہو ان سے بڑا عالم ہو۔“

امام زید علیہ السلام کے اعتقادی نظریات

ابو خطاب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ امام زید علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ان کے نظریات کے بارے

میں دریافت کیا تو امام زید علیہ السلام نے جواب دیا:

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برأت ظاہر کرتا ہوں۔
 ”مشبہ“ سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا۔
 ”مجبرہ“ سے جنوں نے اپنے گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے ذمے کر دیا۔
 ”مرجہ“ سے جنہوں نے گناہگاروں کو اللہ تعالیٰ کی معافی کا لالچ دیا۔
 ”مارقہ“ سے جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا انکار کیا۔
 ”رافضہ“ سے جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار کیا۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے تلامذہ

امام زید رضی اللہ عنہ سے اخذ و استفادہ کرنے والوں میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:
 امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (امام زید رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے) محمد، حسین، یحییٰ۔
 ان کے علاوہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، منصور بن معتمر رضی اللہ عنہ، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ، قیس بن ربیع رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ، عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ، ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے حضرات شامل ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ کی شہادت

امام زید رضی اللہ عنہ کو ہشام بن عبدالملک کے زمانہ حکومت میں عراق کے گورنر یوسف بن محمد بن یوسف بن عمر ثقفی نے شہید کروادیا۔

آپ کو شہید کرنے کے بعد آپ کے سر مبارک کو جسم سے الگ کر کے دارالحکومت ”شام“ بھجوا دیا گیا وہاں سے اسے مدینہ منورہ لایا گیا۔ اور وہاں دفن کیا گیا۔

آپ کے (سر کے بغیر) جسم مبارک کو برہنہ کر کے مصلوب کیا گیا اسی دن ایک مکاری نے آپ کی شرمگاہ پر جالابن دیا۔
 آپ کے جسم مبارک کو چند دن مصلوب رکھنے کے بعد صلیب سے نیچے اتار کر جلا دیا گیا اور آپ کے جسم مبارک کی راکھ دریائے فرات میں بہا دی گئی۔

یہ حادثہ فاجعہ 25 محرم 122 ہجری میں پیش آیا۔ شہادت کے وقت امام زید رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 64 برس تھی۔

——***

امام زید رضی اللہ عنہ کا یہ سوانحی خاکہ ”مسند زید“ کے آغاز میں موجود امام زید رضی اللہ عنہ کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔
 امام زید رضی اللہ عنہ کے اس سوانحی خاکے کو ہم پنجابی کے مشہور صوفی شاعر بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر ختم کرتے ہیں۔

بلھے شاہ ! اسماں مرنا ناہیں
 گور پیا کوئی ہو !

امام زید علیہ السلام سے روایت کرنے والے محدثین

امام زید بن علی علیہ السلام کے حالات میں ہم اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ آپ کا تعلق پہلی صدی ہجری کے آخر اور دوسری صدی ہجری کے ابتدائی نصف حصے سے ہے۔ اور یہ وہ دور ہے جس میں بنو امیہ اور بنو عباس سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں اور ان کے حاشیہ برداروں نے اپنے مخصوص سیاسی سماجی اور معاشرتی مفادات کے حصول کے لیے اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف مختلف اعتبار سے سیاسی سماجی اور معاشرتی سطح پر لوگوں کو گمراہ اور ان کے خلاف کرنے کی کوشش کی۔ اس سے بڑی بد نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ مسلم معاشرے کے افراد سرکاری مشینری سے خوفزدہ ہو کر کوفہ کی جامع مسجد میں مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو تنہا چھوڑ گئے۔ اور ان بد نصیبوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو کربلا کی سرزمین پر دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود تھے۔ آگے آنے والا وقت بد سے بدتر ہوتا چلا گیا۔

خلفاء کھلانے والے یہ ملوک اسلام ہمیشہ اہل بیت سے خوفزدہ رہے اور ان کی بھرپور کوشش یہی تھی کہ ائمہ اہل بیت اطہار کو عام مسلمان معاشرے سے الگ رکھا جائے۔ جو لوگ ان کے قریب ہونے کی کوشش کرتے، انہیں زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا۔ سابقہ سطور میں ہم نے یہ بات نقل کی ہے کہ کس طرح ایک شامی امیر کے سامنے مشہور شاعر فرزدق نے امام زین العابدین کی شان میں مدحیہ قصیدہ کہا تو اس نے اس بے بدل شاعر کو نذر زنداں کر دیا۔ حالانکہ یہ کوئی بڑا قصور نہیں ہے اور فرزدق بنیادی طور پر اُس شامی امیر کا درباری اور حاشیہ بردار تھا۔

صرف اس ایک واقعے سے آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے ائمہ اہل بیت کے قریب ہونے کی کوشش کی ہوگی ان کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا جاتا ہوگا۔ اور آگے آنے والے وقت میں جب حکومت کی خاطر عربوں کے دو بڑے خاندان بنو امیہ اور بنو عباس ایک دوسرے کے مد مقابل آئے اس وقت اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے انہوں نے کیسا طرز عمل اختیار کیا۔

یہ تمہید بیان کرنے کے بعد ہم یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو کتابیں ”علم حدیث کی کتابوں“ کے طور پر رائج ہیں ان میں سے زیادہ تر تیسری صدی ہجری کے آغاز میں لکھی گئی ہیں۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جب امام زید علیہ السلام کو دنیا سے رخصت ہوئے کم و بیش ساٹھ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔

”مسند زید“ میں یہ روایت منقول ہے کہ امام زید رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو وہ ایک صاحب کے ہاں روپوش تھے جہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے چند اہل علم کے ہمراہ اُن سے ملنے کے لیے آئے تھے۔ عبارت کا طرز بیان یہ بتاتا ہے کہ یہ ایک خفیہ ملاقات تھی جو سرکاری اہلکاروں سے چھپ کر کی گئی تھی۔ بعد میں جب امام زید رضی اللہ عنہ نے حاکم وقت کے خلاف علم بلند کیا تو اس کے نتیجے میں انہیں کس دردناک طریقے سے شہید کیا گیا۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ان کے جسدِ خاکی کی بے حرمتی بھی کی گئی۔

ایسی خوفناک فضا میں کون ہوتا جو امام زید رضی اللہ عنہ کے قریب آنے کی کوشش کرتا، ان کے عہوم و معارف کو اُمت کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا۔ یہ امام زید رضی اللہ عنہ کے رفیق خاص ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی روایات کو مرتب کیا اور اُمت تک منتقل کیا۔

اگر کوئی صاحب یہ عذر پیش کریں کہ ابو خالد نے یہ تمام روایات امام زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مرتب کی ہیں تو ہم اُس کے جواب میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ کتب حدیث کے اکثر مؤلفین نے اپنے اساتذہ کے انتقال کے بعد ہی اُن اساتذہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ربیع بن سلیمان مرادی نے اپنے استاد سے سنی ہوئی احادیث اپنے شاگردوں کے سامنے بیان کیں۔ اور مرادی سے سن کر اُن کے شاگرد ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نے ان روایات کو ”مسند“ کی شکل میں مرتب کیا۔ اور یہی کتاب آج ”مسند شافعی“ کے نام سے علم حدیث کی اُمہات کتب میں سے ایک ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ کے علم و فضل پر اُمت کا اتفاق ہے اس بارے میں دورائے نہیں ہو سکتیں۔ تاہم اسماء الرجال کے بعض ماہرین نے ”ابو خالد واسطی“ پر جرح کی ہے۔ جس کے جواب میں ”مسند زید“ کے شائع کنندہ نے اپنے مقدمہ میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ علم اسماء الرجال کے ماہرین نے بعض اوقات بعض راویوں کے بارے میں جرح و تعدیل سے کام لیتے ہوئے احتیاط کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور ان مظلوم افراد میں سے ایک ابو خالد واسطی ہیں۔

اس کے بعد شیخ واسعی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اسماء الرجال کے بعض انتہا پسند اور متشدد ماہرین نے جلیل القدر ائمہ کو بھی علم حدیث میں ضعیف قرار دینے سے گریز نہیں کیا۔ اس لئے ابو خالد کے بارے میں ان حضرات کی جرح قابل قبول نہیں ہوگی۔

شیخ واسعی نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ محدثین بعض اوقات خود ایک شخص کو ضعیف قرار دے دیتے ہیں اور بعد میں خود ہی اس سے روایت بھی نقل کر دیتے ہیں۔ جیسے امام بخاری اور ان کے استاد امام ذہلی کے درمیان نظریاتی اختلاف تھا لیکن امام بخاری نے ذہلی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ واسعی نے جس واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے: محمد بن یحییٰ ذہلی نام کے ایک محدث، امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔ یہ اگرچہ عمر کے اعتبار سے امام بخاری سے زیادہ بڑے نہیں ہیں لیکن بہر حال امام بخاری نے ان

سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ وسط ایشیاء کے شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے جو امام مسلم کا وطن مالوف ہے۔ امام بخاری بغداد سے آ کے نیشاپور میں قیام پذیر ہوئے۔ اس وقت نیشاپور میں علم حدیث کے سب سے جید عالم یہی ذہلی تھے۔ اس عہد میں علم کلام کا ایک نیم فلسفیانہ مسئلہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان زیر بحث تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟

اس زمانے کے بعض جدت پسند اس بات کے قائل تھے کہ قرآن مخلوق ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو فلسفہ یونان سے غیر معمولی طور پر مرعوب تھے اور شرعی احکام کو یونانی فلسفے کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ تاریخ نے اس مکتب فکر کو ”معتزلہ“ کے نام سے یاد رکھا ہے۔ معتزلہ کو عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانے سے مرکز خلافت میں خاصا اثر و رسوخ حاصل تھا اور اسی اثر و رسوخ کی وجہ سے انہوں نے محدثین کے پیشوا اور امام بخاری کے استاد احمد بن حنبل کو شدید ظلم کا نشانہ بنایا تھا جس طرح آج لوگ یہ پوچھتے نظر آتے ہیں کہ ”یا رسول اللہ“ کہنا شرک ہے یا نہیں؟ اسی طرح اس وقت سب سے زیادہ یہی مسئلہ زیر بحث رہتا تھا کہ قرآن مخلوق یا نہیں؟

ایک مرتبہ برسر محفل کسی نے امام بخاری سے یہی سوال پوچھ لیا کہ آپ کی نظر میں قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟ امام بخاری نے پہلے سائل کو ٹالنے کی کوشش کی لیکن اس کے پرزور اصرار پر ارشاد فرمایا ”قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے“ سائل نے کہا ”آپ یہ بتائیں کہ قرآن کے الفاظ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟“ امام بخاری نے فرمایا ”ہمارے تمام افعال مخلوق ہیں اور جملہ الفاظ ہم ادا کرتے ہیں (خواہ تلاوت کی شکل میں ہوں یا عام گفتگو کی شکل میں ہوں) وہ ہمارے افعال کا حصہ ہیں۔“

اس جواب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ امام بخاری کے نزدیک تلاوت کے دوران قرآن کے جو الفاظ ہم پڑھتے ہیں وہ مخلوق نہیں ہیں یہ نکتہ نظر شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی کے نظریے کے خلاف تھا کیونکہ وہ ان الفاظ کو بھی قدیم اور غیر مخلوق مانتے تھے جب انہیں امام بخاری کے نکتہ نظر کا پتہ چلا تو انہوں نے اعلان کیا ”کوئی شخص بخاری کے درس میں شریک نہ ہو (کیونکہ ذہلی کی تحقیق کے مطابق ان کا عقیدہ درست نہیں ہے)“

امام مسلم جو شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی اور امام بخاری دونوں کے شاگرد ہیں انہوں نے دونوں حضرات میں کسی ایک سے بھی کوئی ”صحیح مسلم“ میں نقل نہیں کی۔ اگرچہ امام بخاری نے شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی ”صحیح بخاری“ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

جیسا کہ ہم سابقہ سطور میں یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ امام زید بن ثابتؓ علم و فضل کے کس عظیم مرتبے پر فائز تھے علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ معلومات دلچسپی سے خالی نہیں ہوں گی کہ اہل سنت کے ہاں متداول ”علم حدیث“ کی کتابوں میں سے کون سے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں امام زید بن ثابتؓ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہم ذیل کی سطور میں ان کی نشاندہی کر رہے ہیں تاہم یہ نقطہ پیش نظر رہے کہ یہ تمام تر معلومات مختصر تلاش و تتبع کا نتیجہ ہیں۔ تحقیق میں یہ حرف آخر نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ

امام ابو عبد اللہ محمد بن ادريس شافعی اہل سنت کے علم فقہ میں تیسرے بڑے امام ہیں۔ آپ امام مالک کے شاگرد ہیں۔ اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی سے بھی امام شافعی نے استفادہ کیا ہے۔ علم حدیث میں امام شافعی نے بہت سے مشائخ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے احادیث روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ آپ کی عظمت کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو ”ناصر السنۃ النبویہ“ کا خطاب دیا گیا۔

ابو العباس محمد بن یعقوب الاصبہانی (امام شافعی کے شاگرد رشید) ربیع بن سلیمان مرادی سے سن کر امام شافعی کی نقل کردہ بعض روایات کو مرتب کیا جو ”مسند شافعی“ کے نام سے مشہور ہے۔ ”مسند شافعی“ میں دو روایات امام زید کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں۔

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في ”مسند الشافعي“ من كتاب المناسك رقم الحديث 489

اخرجه أبو عمرو النيسابوري في ”مسند الشافعي“ من كتاب الرضاع رقم الحديث 1466

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ

امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں سے ”مصنف عبدالرزاق“ کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب گیارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور تابعین کے اقوال، مکمل سند کے ہمراہ نقل کیے گئے ہیں۔

امام عبدالرزاق نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابن جریج، ثور بن یزید، عمر اوزاعی، ثوری اور خلق کثیر سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ امام عبدالرزاق سے احادیث روایت کرنے والوں کی صف میں امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن معین (امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد) ذہلی اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

ابن مسعود بیان کرتے ہیں 15 شوال المکرم 211 ہجری میں 85 برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

امام عبدالرزاق نے اپنی ”مصنف“ میں امام زید علیہ السلام کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

كتاب الطهارة، باب المسح على العصائب والجروح، رقم الحديث: 623

۱۔ حلیۃ الاولیاء: ۶۷/۹ و تاریخ بغداد: ۵۷/۲ و سیر اعلام النبلاء: ۵/۱۰ و توالی التامیس: ۲۷

۲۔ ترمذیہ الکمال: ۸۲۹/۲ ترمذیہ الترمذیہ: ۳۱۰/۶ تقریب الترمذیہ: ۵۰۵/۱ خلاصۃ ترمذیہ الکمال: ۱۶۱/۲ الکشاف: ۱۹۴/۲ التاریخ الکبیر: ۱۳۰/۶ الجرح والتعمیل: ۲۰۴/۶ لسان المیزان: ۲۸۷/۱۰ سیر اعلام النبلاء: ۵۶۲/۹ البدایہ والنہایہ: ۳۶۵/۱۰ النقات: ۴۱۳/۸ میزان

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبہ جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں۔ آپ کی مرتبہ کردہ ”مصنف“ اور ”مسند“ کو علم حدیث کا بنیادی مآخذ قرار دیا گیا ہے۔

آپ نے قاضی شریک، ابوالاحوص، عبد اللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقے کے دیگر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔

جبکہ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

امام ابن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال محرم کے مہینے میں 235 ہجری میں ہوا۔
امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”المصنف“ میں، امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے 5 روایات نقل کی ہیں جن کا حوالہ یہ ہے۔

کتاب الحج، باب: فی الرجل یحلق قبل ان یدبح، رقم الحدیث: 14965

کتاب الحج، باب: ما قالوا این تنحر البدن، رقم الحدیث: 15539

کتاب الحدیث بالکرایس، باب: فی الکوکب یتبعہ الرجل بصرہ، رقم الحدیث: 26634

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل اہل سنت کے نزدیک، علم فقہ کے چار مسلمہ پیشواؤں میں سے ایک ہیں نسلی اعتبار سے آپ عرب ہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ”نزار“ پہ جا کر امام احمد کا سلسلہ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام احمد 20 ربیع الاول 164 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابو یوسف، امام شافعی، سفیان بن عیینہ، معتمر بن سلیمان، عبد الرحمن بن مہدی اور امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔
جبکہ آپ کے شاگردوں کی صف میں بالواسطہ اور بلا واسطہ طور پر صحاح ستہ کے تمام مؤلفین شامل ہیں۔

بلکہ آپ کے اساتذہ میں سے امام شافعی اور امام عبد الرزاق نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں آپ کی مرتب کردہ ”المسند“ علم حدیث کا بنیادی مآخذ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف بھی ہیں۔

امام احمد نے اپنی ”المسند“ میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه احمد، فی ”مسندہ“ فی مسند العشرة البشیرین بالجنة، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

رقم الحدیث: 525

اخرجه احمد ' فی "مسندہ" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 562

اخرجه احمد ' فی "مسندہ" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 564

اخرجه احمد ' فی "مسندہ" فی مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 590

امام طحاویؒ

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ 239 ہجری میں مصر میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 321 ہجری میں ہوا۔ علم حدیث وفقہ میں جو جامعیت آپ کو نصیب ہوئی وہ بعد میں آنے والے ائمہ میں سے کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی آپ نے اپنی تصنیف "شرح معانی الآثار" میں دو روایات امام زید بن علیؑ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔

کتاب مناسک الحج ' باب من قدم من حجه نسکا قبل نسک' رقم الحديث: 3768

کتاب مناسک الحج ' باب من قدم من حجه نسکا قبل نسک' رقم الحديث: 3774

امام ابوداؤدؒ

امام ابوداؤدؒ سلیمان بن اشعث اکابر محدثین میں سے ایک ہیں ان کی مرتب کردہ "سنن ابوداؤد" کو "صحاح ستہ" میں شامل کیا گیا ہے یہ کتاب عربی شروح اور اردو ترجمے کے ساتھ عام دستیاب ہوتی ہے۔

امام ابوداؤدؒ 202 ہجری میں افغانستان میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کا انتقال 16 شوال 275 ہجری میں ہوا۔

امام ابوداؤدؒ نے اپنی "سنن" میں امام زید بن علیؑ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه ابوداؤد فی "سننہ"، کتاب المناسک / باب الدفعة من عرفة' رقم الحديث: 1922

اخرجه ابوداؤد فی "سننہ"، کتاب المناسک' باب الصلاة بجمع - رقم الحديث: 1935

امام ترمذیؒ

امام ترمذیؒ کا نام محمد بن عیسیٰؒ ہے آپ تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے حلیل القدر محدثین کی صف میں شامل ہیں۔ آپ 209 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 13 رجب 279 ہجری میں ہوا۔

آپ کی مرتب کردہ "المجامع" جو ترمذی شریف کے نام سے مشہور ہے، کو علم حدیث میں بلند مرتبے کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی ”جامع“ میں امام زید بن علیؑ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

اخرجه الترمذی فی ”جامعہ“ ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ’باب ما جاء أن

عرفة كلها موقف رقم الحديث: 885

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ

امام ابن ماجہ کا اصل نام محمد بن یزید ہے۔ آپ آذر بایجان کے شہر ”قزوین“ کے رہنے والے تھے آپ 209 ہجری میں پیدا ہوئے یعنی آپ کو بھی تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے اکابر محدثین کی صف میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے آپ کی مرتب کردہ ”سنن“ کو ”صحاح ستہ“ میں آخری درجے پر رکھا گیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے امام زید بن علیؑ کے حوالے سے ایک روایت اپنی ”سنن“ میں نقل کی ہے۔

اخرجه ابن ماجہ فی ”سننہ“، کتاب المناسک، باب الموقف بعرفات، رقم الحديث: 3010

امام دارقطنی رحمہ اللہ

امام ابوالحسن، علی بن عمر دارقطنی 306 ہجری میں پیدا ہوئے اور 385 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا اپنے وقت کے جلیل القدر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ نے کئی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ مؤرخین کے بیان کے مطابق آپ کی تصانیف 80 سے متجاوز ہیں۔ آپ علم فقہ، حدیث، اختلاف، مغازی اور تاریخ کے بڑے عالم تھے۔

حافظ عبد الغنی از دی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے متعلق سب سے اچھی گفتگو تین آدمیوں نے کی ہے۔

”ابن المدینی نے اپنے وقت میں، موسیٰ بن ہارون نے اپنے وقت میں، اور دارقطنی نے اپنے عہد میں“

آپ کا انتقال 385 ہجری میں بغداد میں ہوا اور آپ کو مشہور صوفی بزرگ شیخ معروف کرخی کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔

امام دارقطنی نے اپنی ”سنن“ میں امام زید بن علیؑ کے حوالے سے 4 روایات نقل کی ہیں۔

کتاب الطہارۃ باب: فی الوضوء من الخارج من البدن، رقم الحديث (من الباب): 20

کتاب اطہارۃ، باب: فی المسح الحقیق من غیر توقیت، رقم الحديث (من الباب): 5

کتاب الحيض، باب: جواز المسح علی الجائز، رقم الحديث (من الباب): 3

کتاب الطلاق والخلع والایلاء، رقم الحديث (من الباب): 52

امام طبرانی رحمہ اللہ

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی 260 ہجری میں فلسطین میں پیدا ہوئے۔ 13 برس کی عمر میں انہوں نے

احادیث کا سماع شروع کیا۔ علم حدیث کی طلب میں انہوں نے بغداد، کوفہ، بصرہ، شام، مصر، حجاز، یمن، اصفہان اور دیگر کئی علاقوں

کا سفر کیا۔ آپ نے 70 سے زیادہ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں ”المعجم“ کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، اس نام سے آپ کے مرتب کردہ تین مجموعے ہیں۔

معجم صغیر، معجم کبیر، معجم اوسط

امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه الطبرانی فی ”المعجم الاوسط“ فی جزء 5 من اسبه محمد، رقم الحديث: 5433

اخرجه الطبرانی فی ”المعجم الاوسط“ فی جزء 6 من اسبه محمد، رقم الحديث: 6440

امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔

اخرجه الطبرانی فی ”المعجم الکبیر“ فی باب العین، احادیث عبد اللہ بن عباس

اخرجه الطبرانی فی ”المعجم الکبیر“ فی باب العین، عتبہ بن غزوان سلبی

امام بیہقی رحمہ اللہ

امام حافظ علامہ شیخ خراسان، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ خسر و جردی بیہقی، جو کئی کتب کے مصنف ہیں، شعبان کے مہینے میں 384 ہجری میں پیدا ہوئے۔

ابوالحسین محمد بن حسین علوی، ابو عبد اللہ حاکم، ابوطاہر بن حمش، ابوبکر بن فورک، ابوعلی رودبازی، عبد اللہ بن یوسف ابوعبد الرحمن سلمیٰ جیسے اکابر مشائخ کے علاوہ ایک خلق کثیر سے استفادہ کیا۔

ان کی تصانیف میں ”الاسماء والصفات“ دو جلدوں میں ہے، ”السنن الکبریٰ“ 10 جلدوں میں ہے۔ ”السنن والآثار“ چار جلدوں میں ہے، ”شعب الایمان“ دو جلدوں میں ہے، ”دلائل النبوة“ تین جلدوں میں ہے، ”السنن الصغیر“ ایک جلد میں ہے۔

امام بیہقی نے اپنی تصنیف ”شعب الایمان“ میں امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں جن کا حوالہ درج ذیل ہے۔

۱- الخامس عشر من شعب الایمان وهو باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ فصل فی معنی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والبارکۃ والرحمۃ رقم الحديث: 1588

۲- باب الحادی والعشرون من شعب الایمان، وهو باب فی الصلوات، فضل الجمعة، رقم الحديث: 2977

۳- باب الحادی والعشرون من شعب الایمان، وهو باب فی الصلوات، فضل الجمعة، رقم الحديث: 2978

۴- الخامس والسبعون من شعب الایمان وهو باب فی رحم الصغیر و توقیر الکبیر رقم الحدیث :

11023

امام بیہقی نے اپنی تصنیف ”السنن الکبریٰ“ میں امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نو روایات نقل کی ہیں۔ جن کا حوالہ درج ذیل ہے۔

۱- کتاب الطہارۃ باب المسم علی العصائب والجبائر

۲- کتاب الحج باب المضو فی بدنہ لا یثبت علی مرکب رقم الحدیث : 8414

۳- کتاب الحج باب : حیث ما وقع من المزدلفة اجزأہ رقم الحدیث : 9287

۴- کتاب الحج باب : الايضاع فی وادی محسر رقم الحدیث : 9308

۵- کتاب الوقف باب : الصدقات المحرمات رقم الحدیث : 11678

۶- کتاب الهبات باب : اباحۃ صدقة التطوع لمن لا تحل له صدقة الفرض رقم الحدیث : 11818

۷- کتاب الهبات باب : اعطاء الفئی علی الديوان رقم الحدیث : 12855

۸- کتاب النکاح باب : تحریم النظر الی الاجنبیات من غیر سبب مبیح رقم الحدیث : 13290

۹- کتاب السیر باب : ترک قتل من لا قتال فیہ من الرهبان والکبیر رقم الحدیث : 17934

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ

امام ابن خزیمہ نے اپنی ”صحیح“ میں ایک روایت امام زید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

کتاب البناسک باب : وقت الدفعة عن عرفة خلاف سنة اهل الکفر رقم الحدیث 2837

امام حاکم رحمہ اللہ

امام حاکم نے امام زید کے حوالے سے ایک روایت ”متدرک“ میں نقل کی ہے۔

کتاب التفسیر (باب) من سورة البقرة رقم الحدیث : 3067

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ

امام حافظ شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد بن علی بن شنی الموصلی 3 شوال المکرم 210 ہجری میں پیدا ہوئے۔

آپ نے علم حدیث کی طلب میں مصر ہمدان عبدان مکہ مکرمہ مدینہ منورہ بغداد کوفہ بصرہ رے ہرات واسط حلب مدائن مختلف علاقوں کے اسفار کیے۔

آپ کے اساتذہ میں ابوبکر بن ابی شیبہ عثمان بن ابی شیبہ یحییٰ بن معین علی بن مدینی محمد بن بشار اور محدثین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے۔

آپ کے تلامذہ میں امام نسائی، امام ابن حبان، امام طبرانی جیسے اکابرین شامل ہیں۔
 امام ذہبی فرماتے ہیں: ”ابویعلیٰ، علم حدیث کے ماہرین میں ”حافظ“ ہیں۔ ثقہ اور مشہور ہیں۔“
 امام ابویعلیٰ نے چند تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ مقبولیت ”مسند ابی یعلیٰ“ کو حاصل ہوئی۔
 آپ کا انتقال 14 جمادی الاول 307 ہجری میں ہوا۔

امام ابویعلیٰ نے امام زید کے حوالے سے تین روایات اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہیں۔
 مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، رقم الحدیث: 312
 مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، رقم الحدیث: 544
 مسند الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: 6775

امام بزار رحمہ اللہ

امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالحق البصری، 210 ہجری میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم حدیث کی طلب میں بغداد میں مکہ مکرمہ، رملہ جیسے مختلف علاقوں کا سفر کیا۔

آپ کا انتقال ”رملہ“ میں ہوا۔

آپ کی تصانیف میں ”مسند البزار“ اور ”شرح مؤطا امام مالک“ مشہور ہیں۔
 امام بزار نے امام زید کے حوالے سے درج ذیل چار روایات نقل کی ہیں۔

- ۱- مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ابورافع عن علی، رقم الحدیث: 479
- ۲- مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، حسین بن علی عن علی، رقم الحدیث: 507
- ۳- مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، عبید اللہ بن ابی رافع عن علی، رقم الحدیث: 531
- ۴- مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، عبید اللہ بن ابی رافع عن علی، رقم الحدیث: 532

مسند امام زید

(ایک اجمالی تعارف)

”مسند امام زید“ کا جو نسخہ ترجمہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے ہے، یہ ”دارالکتب العلمیہ“ بیروت سے شائع ہوا۔ اس پر سن طباعت درج نہیں ہے۔ ”مسند امام زید“ کا دوسرا نسخہ دارالباز، مکہ مکرمہ سے شائع ہوا ہے۔ یہ دراصل ”میریوی“ نسخے کا عکس ہے، اس نسخے پر اس کا اپنا سن طباعت تو درج نہیں ہے۔ تاہم یہ درج ہے کہ ”مسند امام زید“ 1981ء میں پہلی مرتبہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان سے شائع ہوئی تھی۔

”مسند امام زید“ مطبوعہ بیروت، 400 صفحات پر مشتمل ہے۔

اندرونی سرورق پر اس کے ”جامع“ کا نام ”عبدالعزیز بن اسحاق بغدادی“ تحریر ہے۔ مقدمے کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی نامی ایک یمنی عالم دین کی کوششوں سے یہ کتاب منصہ شہود پر آئی۔ شیخ عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی نے اس کتاب کی یہ سند بیان کی ہے۔

- 1 امام زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ
- 2 ابو خالد عمرو بن خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ
- 3 ابراہیم بن زبرقان تیمی رحمۃ اللہ علیہ
- 4 نصر بن مزاحم مقری رحمۃ اللہ علیہ
- 5 سلیمان بن ابراہیم محارب رحمۃ اللہ علیہ
- 6 علی بن محمد نخعی رحمۃ اللہ علیہ
- 7 عبدالعزیز بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (کتاب کے مرتب)
- 8 ابو الفضل محمد بن عبداللہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
- 9 ابوسعید عبدالرحمن نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ
- 10 حاکم ابو الفضل وہب اللہ بن حاکم القاسم حاکم رحمۃ اللہ علیہ
- 11 زید بن حسن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

- 12 احمد بن ابوالحسن الکفی رحمۃ اللہ علیہ
- 13 قاضی جعفر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ
- 14 محی الدین و عمران ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ
- 15 عبداللہ بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ
- 16 احمد حمید رحمۃ اللہ علیہ
- 17 قاسم بن احمد حمید رحمۃ اللہ علیہ
- 18 محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
- 19 احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
- 20 مطہر بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
- 21 سید صارم الدین رحمۃ اللہ علیہ
- 22 امام شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ
- 23 سید احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
- 24 سید امیر الدین بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
- 25 قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
- 26 محمد بن قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
- 27 قاضی احمد بن سعد الدین مسوری رحمۃ اللہ علیہ
- 28 احمد بن صالح ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
- 29 حسین بن احمد زبارة رحمۃ اللہ علیہ
- 30 یوسف زبارہ رحمۃ اللہ علیہ (حسین بن احمد کے صاحبزادے)
- 31 حسین زبارہ رحمۃ اللہ علیہ (حسین بن احمد کے پوتے)
- 32 احمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ (حسین زبارہ کے بھائی)
- 33 قاضی عبداللہ غالبی رحمۃ اللہ علیہ
- 34 علامہ حسین بن عبدالرحمن الاکوع رحمۃ اللہ علیہ
- 35 قاسم بن حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ
- 36 قاضی حسین بن علی عمری رحمۃ اللہ علیہ
- 37 شیخ عبدالواسع بن یحییٰ لواسعی جنہوں نے ”مسند امام زید“ کو شائع کروایا۔

شیخ واسعی نے اپنے استاد قاضی حسین بن علی عمری (رئیس مجلس الاستئناف) سے ذیقعدہ 1315ھ میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

...—...—...

شیخ واسعی نے یہ بات تحریر کی ہے علامہ حسین بن یحییٰ دلیلی نے سب سے پہلے 1201ھ میں اس کی ابواب بندی کی اس سے پہلے یہ کتاب ابواب کے بغیر تھی کتاب کے اصل ”جامع“ نے اسے 6 اجزاء میں تقسیم کیا تھا لیکن میں نے (شیخ واسعی) نے شائع کرتے ہوئے اس ”جزو بندی“ کو ترک کر دیا۔

...—...—...

شیخ واسعی نے یہ دلچسپ بات تحریر کی ہے جب میں نے اس کتاب ”مسند امام زید“ کو طبع کروایا تو مجھے ”مسند امام زید“ کے مطبوعہ نسخے کا پتہ چلا جو ”اٹلی“ سے شائع ہوا تھا۔ اور ”لاٹینی“ زبان میں ترجمے کے ہمراہ تھا۔

...—...—...

شیخ واسعی نے اپنے مقدمے میں (اس وقت کے) مصر کے ”مفتی اعظم“ شیخ محمد نجیح مطیعی حنفی کی تحریر بھی نقل کی ہے۔ جس کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

”میں نے اس (مسند امام زید) کو ایک ایسا مجموعہ پایا جس میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ذریعے مدلل فقہی مسائل اور شرعی احکام موجود ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق ہیں۔“

شیخ واسعی نے ”شام“ کے جلیل القدر عالم عبدالقادر بن احمد بدران کی تحریر بھی نقل کی ہے۔ جس کے یہ الفاظ لائق توجہ ہیں۔

”امام زید رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب کتاب و سنت پر مبنی ہے جیسا کہ اس ”مسند“ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔“

شیخ واسعی نے ”جامع الازہر“ مصر کے مدرس اور خطیب شیخ عبدالمعطی القاشافی کی تحریر بھی نقل کی ہے جس کا ایک شذرہ درج ذیل ہے:

”فخر علماء یمن مولانا شیخ عبدالواسع بن یحییٰ الواسعی امام شہید زید بن امام علی زین العابدین بن امام حسین جو نواسہ رسول ہیں کی ”مسند“ ہمارے سامنے لائے جس سے دل خوش ہو گیا اور آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔“

اس کے بعد شیخ واسعی نے امام زید اور ان کی متشبین ”زیدیہ“ کے بارے میں ایک استفتاء اور اس کا جواب نقل کیا ہے۔ فاضل مجیب نے اپنے جواب میں امام زید کا مختصر تعارف ان کی شان میں ائمہ کے توصیفی کلمات نقل کیے ہیں۔ اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ امام زید اور ان کے متشبین کے نظریات اہل سنت کے عقائد کے مطابق ہیں اور اس گروہ سے مختلف ہیں جنہیں عرف عام میں ”شیعہ“ کہا جاتا ہے۔

اس استفتاء کے مجیب شیخ بکر بن محمد عاشور صدیقی حنفی ہیں جو (اپنے زمانے میں) ”مفتی اعظم مصر“ تھے۔

یہ فتویٰ 23 شوال 1328ھ کو تحریر کیا گیا۔

اس فتویٰ پر ”شیخ الازہر“ شیخ سلیم البشری کی تائید و تحفظ و مہر کے ہمراہ موجود ہے۔

ہم اس سے پہلے شیخ واسعی کے حوالے سے یہ بات تحریر کر چکے ہیں ”مسند امام زید“ کی ابواب بندی علامہ حسین بن دہلی نے تیرہویں صدی ہجری کے آغاز میں کی یہی وجہ ہے کہ کتاب کے ابواب روایتی فقہی کتابوں کی طرز پر ترتیب دیے گئے ہیں۔

ان ابواب میں احادیث و آثار اور امام زید کی فقہی آراء کلی و جزوی طور پر نقل کیے گئے ہیں یعنی کہیں احادیث کے ہر آثار و آراء بھی ہیں، کسی باب میں صرف احادیث و آثار ہیں، کسی میں آثار و آراء ہیں، کسی میں صرف فقہی آراء ہیں۔ وغیرہ ”مسند امام زید“ میں منقول بیشتر احادیث اہل سنت کے ہاں رائج ”کتب احادیث“ میں موجود ہیں۔ ہم نے اپنی ناقص کوشش کے ذریعے ان احادیث کے دیگر مآخذ کے تفصیلی حوالے کی نشاندہی کر دی ہے۔

تاہم یہاں اس امر کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی۔ ”کتب احادیث“ کے مولفین نے اپنی کتابوں میں ”احادیث“ کے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔ جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنے تھے، بعض مولفین نے اس بات کا اہتمام کیا۔ کہ وہ مختلف راویوں کے حوالے سے منقول ہونے والے اختلاف الفاظ یا اضافہ و اختصار کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں۔ بیشتر حضرات نے ایسا نہیں کیا۔

☆ بعض اوقات ایک حدیث ایک ہی واقعے سے متعلق ہوتی ہے اور ایک ہی صحابی سے منقول ہوتی ہے لیکن بعد میں آنے والے راوی اسے مکمل یا جزوی طور پر نقل کر دیتے ہیں۔

اس کی مثال کے لیے ”مسند احمد“ کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ جس میں امام احمد بن حنبل نے صحابہ کرام کی ترتیب کے حوالے سے، مضمون کی ترتیب کا خیال رکھے بغیر احادیث مرتب کی ہیں۔ لیکن بعض روایات ایسی ہیں کہ ایک ہی روایت ایک ہی صحابی کے حوالے سے تفصیلی روایت کے طور پر منقول ہے اور مختصر روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

☆ بعض اوقات کتب احادیث کے مولفین ذاتی طور پر روایت کو مکمل طور پر یا مختصر طور پر نقل کرتے ہیں جیسا کہ بخاری اپنے قائم کردہ تراجم ابواب کی تائید کے لیے، بعض اوقات ایک ہی روایت کو الفاظ کی تقدیم و تاخیر یا تکمیل و اختصار کے ہمراہ نقل کر دیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات ”حدیث“ کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے اور اس ایک مسئلے کے دو یا اس سے زیادہ مرتبہ مختلف حضرات نے نبی اکرم سے دریافت کیا ہوتا ہے اور محدثین ان دونوں روایات کو الگ سے نقل کرتے ہیں۔

☆ بعض اوقات حدیث کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے اور دو الگ روایات میں نبی اکرم کا طرز عمل دو مختلف صورتوں میں منقول ہوتا ہے۔

- ☆ بعض اوقات حدیث کسی مسئلے سے متعلق ہوتی ہے اور اس مسئلے سے متعلق دو الگ روایات (بظاہر) ایک دوسرے سے متضاد ہوتی ہیں۔ تاہم عام طور پر ایسا اس وقت ہوتا ہے جب دونوں میں سے ایک ”عمل“ منسوخ ہو۔
- ☆ بعض اوقات بظاہر ایک ہی سوال کے جواب میں دو الگ احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دو الگ صورتوں میں ہوتا ہے ایسا عموماً اس وقت ہوتا ہے جب ہر سوال یا واقعے کا پس منظر دوسرے سے مختلف ہو۔
- ☆ بعض اوقات دو روایات میں سے ایک ”مطلق“ اور دوسری ”مقید“ مفہوم کی حامل ہوتی ہے۔
- ☆ بعض اوقات ایک روایت ایک کتاب میں ”حدیث مرفوع“ کے طور پر منقول ہوتی ہے اور دوسری کتاب میں ”موقوف“ کے طور پر منقول ہوتی ہے۔

...—...—...

”مسند امام زید“ کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے ہم نے اس بات کا خیال رکھنے کی پوری کوشش کی ہے کہ مضمون اور پس منظر کی مطابقت کے حساب سے دیگر مآخذ کی نشاندہی کی جائے تاہم الفاظ میں اختلاف ہو سکتا ہے یا حدیث مکمل یا جزوی طور پر منقول ہو سکتی ہے۔

تاہم ”مسند امام زید“ میں بعض روایات ”حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے قول کے طور پر یعنی ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہیں۔ جبکہ دیگر محدثین نے انہیں ”حدیث مرفوع“ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے۔ ہم نے اس کی نشاندہی کر دی ہے۔

دیگر مآخذ کی نشاندہی کرتے ہوئے ہم نے ہر ”کتاب“ کی کتاب اور باب (یعنی باب اور ذیلی باب) کی اصل عربی الفاظ میں نشاندہی کی ہے۔ تاکہ محققین اصل مآخذ کی طرف آسانی سے رجوع کر سکیں۔

...—...—...

یہ ہماری کوتاہی و کاہلی ہے کہ ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آثار کے دیگر مآخذ کی تحقیق نہیں کی۔ ہم اس کے لیے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ تاہم اس بارے میں پر عزم ہیں ”مسند امام زید“ کے حوالے سے عربی میں کی جانے والی تحقیق میں اس قرض کو چکانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

...—...—...

”مسند امام زید“ کی خدمت کے حوالے سے ہماری دوسری بڑی کوتاہی یہ ہے کہ جن مسائل و معاملات سے متعلق امام زید کی فقہی آراء اس کتاب میں منقول ہیں۔ ان مسائل کے بارے میں دیگر ائمہ فقہ کی آراء ہم نے نقل نہیں کی ہیں۔ بطور خاص امام اعظم ابو حنیفہ کی آراء ضرور نقل کی جانی چاہیے تھیں۔ کیونکہ امام اعظم نے امام زید سے براہ راست اخذ و استفادہ کیا ہے۔

اس قرض کو بھی ہم عربی شرح میں چکانے کی کوشش کریں گے۔

...—...—...—...

”مسند امام زید“ میں بعض روایات ایسی ہیں جو ہمیں دوسری کتاب میں نہیں مل سکی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ہماری کم علمی اور تلاش و تحقیق کے کام میں نااہلی بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں امام زید منفرد ہوں۔ اس لیے ہم اس اصول کی وضاحت کر دینا چاہتے ہیں کہ علم حدیث کی تقریباً سبھی کتابوں کے مؤلفین چند ایک بلکہ کئی ایک روایات نقل کرنے میں ”منفرد“ ہوتے ہیں۔

اسی طرح حدیث کے بعض ”رواۃ“ جن کے حوالے سے کتب احادیث کے مؤلفین نے روایات نقل کی ہیں، بھی بعض روایات نقل کرنے میں ”منفرد“ ہوتے ہیں۔

اس لیے ”مسند امام زید“ میں منقول بعض روایات کی ”انفرادیت“، اس کی ثقاہت کو مجروح نہیں کرتی۔ اگر کسی کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو کہ یہ کتاب اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد شائع ہوئی ہے اس لیے اس بات کا امکان موجود ہو کہ کسی شخص نے اس میں تحریف کر دی ہو۔

ہم اس امکان کو تسلیم کرتے ہیں بالفرض اگر کسی نے تحریف کی بھی ہو تو وہ تحریف شدہ روایت ”موضوع“ کہلائے گی۔ لیکن محض اس بنیاد پر ”مسند امام زید“ کو غیر مستند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ موضوع روایات تو حدیث تفسیر اور سیرت کی بیشتر کتابوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ مشہور محقق حافظ عبدالرحمن ابن جوزی نے تو ”صحیح بخاری“ کی بعض روایات کو ”موضوع“ قرار دیا ہے۔

جہاں تک دیر سے شائع ہونے کا تعلق ہے تو محققین اس بات سے واقف ہیں کہ صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ”ہمام بن منبہ“ کے ”صحیفہ“ کو ڈاکٹر حمید اللہ نے چند دہائیاں قبل دریافت کر کے پہلی مرتبہ شائع کروایا ہے۔ لیکن محققین اس ”صحیفہ ہمام بن منبہ“ کو اسی لیے مستند تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں موجود تمام روایات دیگر کتب احادیث میں منقول ہیں اور اردو بان میں ”صحیفہ ہمام بن منبہ“ کے چند تراجم ہو کے شائع بھی ہو چکے ہیں۔

تو پھر اس حوالے سے ”مسند امام زید“ پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ ہم نے اس کی اکثر احادیث کے دیگر مآخذ کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس کتاب کی ثقافت کے بارے میں ”مصر“ کے ”مفتی اعظم“ کے منصب پر فائز رہنے والے بزرگ کے ہمراہ عالم اسلام کی مشہور درس گاہ ”جامعۃ الازہر“ کے ایک مدرس اور ان کے علاوہ ”شیخ الازہر“ کی آراء کی نشاندہی بھی کی ہے۔

یہ وہ سطور تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ایک عاجز اور گناہگار بندے نے برادران اسلام کی سہولت اور استفادے کے لیے تحریر کیا۔ تمام جہانوں کا پروردگار! اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے!

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طهارت کا بیان



بَابُ: فِي ذِكْرِ الْوُضُوءِ
باب 1: وضوء کا تذکرہ

...—...—...

1- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مَرْجَمٍ الْمُنْقَرِيُّ الْعَطَارُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزَّبْرَقَانِ التِّيمِيُّ قَالَ: أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

حديث 1:

- الوضوء ثلاث مرات ثبت باحاديث كثيرة اخرج اصحاب الحديث مع اختلاف الالفاظ والزيادة والاختصار كما اخرجہ الامام مالك في "الموطأ"، عن عبد الله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب العمل في الوضوء' رقم الحديث: 32
- اخرجه الشيباني في "الموطأ" براهوية محمد بن حسن شيباني 'عن عبد الله بن زيد' في ابواب الصلوة باب: ابتداء الوضوء' رقم الحديث: 5
- اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الوضوء' باب: الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحديث: 158
- اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الوضوء' باب: المضمضة في الوضوء' رقم الحديث: 162
- اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن عبد الله بن زيد 'كتاب الوضوء' باب: مسح الرأس كله' رقم الحديث: 183
- اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن عثمان 'كتاب الصوم' باب السواك الرطب واليابس للسانه' رقم الحديث: 1832
- اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن عبد الله بن زيد 'كتاب الايمان' باب: في وضوء النبي' رقم الحديث: 236
- اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبي' رقم الحديث: 106
- اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن علي بن ابي طالب 'كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبي' رقم الحديث: 111
- اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن عبد الله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبي' رقم الحديث: 118
- اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده 'كتاب الطهارة' باب: الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحديث: 135
- اخرجه النسائي في "سننه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الطهارة' باب: المضمضة والاستنشاق' رقم الحديث: 84
- اخرجه النسائي في "سننه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الطهارة' باب: باي اليدين تمضمض' رقم الحديث: 85
- اخرجه النسائي في "سننه"، عن علي بن ابي طالب 'كتاب الطهارة' باب: غسل الوجه' رقم الحديث: 92
- اخرجه النسائي في "سننه"، عن علي 'كتاب الطهارة' باب: غسل اليدين' رقم الحديث: 94

حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ

(بقية تخريج حديث 1) أخرجه النسائي في "سننه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: حد الغسل' رقم الحديث: 97

أخرجه النسائي في "سننه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: صفة مسح الرأس' رقم الحديث: 98

أخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' و سننها' باب: ما جاء في مسح الرأس' رقم الحديث: 434

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عثمان بن عفان 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' (باب) مسند عثمان بن عفان' رقم الحديث: 415

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عثمان بن عفان 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' (باب) مسند عثمان بن عفان' رقم الحديث: 421

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عثمان بن عفان 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' (باب) مسند عثمان بن عفان' رقم الحديث: 487

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن علي بن ابي طالب في: مسند العشرة المبشرين بالجنة (باب) مسند علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 1027

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن علي بن ابي طالب في: مسند العشرة المبشرين بالجنة (باب) مسند علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 1197

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن علي بن ابي طالب في: مسند العشرة المبشرين بالجنة (باب) مسند علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 1323

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن علي بن ابي طالب في: مسند العشرة المبشرين بالجنة (باب) مسند علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 1351

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عبدالله بن زيد 'مسند المدينيين' حديث عبدالله بن زيد' رقم الحديث: 16478

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عبدالله بن زيد 'مسند المدينيين' حديث عبدالله بن زيد' رقم الحديث: 16506

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عبدالله بن زيد 'مسند المدينيين' حديث عبدالله بن زيد' رقم الحديث: 16514

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن مقدمار بن معديكرب 'مسند الشاميين' حديث مقدمار بن معديكرب' رقم الحديث: 17227

أخرجه الدارمي في "سننه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: كان رسول الله ياخذ الرأس ماء اجديدا' رقم الحديث: 709

أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الوضوء' باب: استحباب تجديد حمل الماء' رقم الحديث: 154

أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الوضوء' باب: اباحت غل بعض أعضاء الوضوء شفعاً وبعضه وتراً' رقم الحديث: 173

أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: فرض الوضوء' رقم الحديث: 1084

أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' باب: فرض الوضوء' رقم الحديث: 1085

أخرجه الشافعي في "مسنده"، عن عبدالله بن زيد 'باب: ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: 47

أخرجه الشافعي في "مسنده" (مسند الشافعي بترتيب السندی) عن عبدالله بن زيد 'كتاب الطهارة' الباب الخامس: في صفة الوضوء' رقم الحديث: 73

أخرجه دار قطنی في "سننه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الطهارة' باب: ماروي في الحث على المضبضة' رقم الحديث: 9

أخرجه دار قطنی في "سننه"، عن عثمان بن عفان 'كتاب الطهارة' باب: ماروي في الحث على المضبضة' رقم الحديث: 10

أخرجه الطائسي في "مسنده"، عن عبدالله بن زيد (مسند) عبدالله بن زيد' رقم الحديث: 1102

أخرجه عبدالرزاق في "مصنفه"، عن مقدمار بن معديكرب 'باب الميم' مقدمار بن معديكرب' رقم الحديث: 654

أخرجه ابويعلی في "مسنده"، عن علي بن ابي طالب 'مسند علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 365

أخرجه عبدالرزاق في "مصنفه"، عن ربيع بنت عفرأ 'كتاب الطهارة' باب: كم الوضوء من غسلة' رقم الحديث: 119

أخرجه عبدالرزاق في "مصنفه"، عن علي بنت عفرأ 'كتاب الطهارة' باب: كم الوضوء من غسلة' رقم الحديث: 122

أخرجه عبدالرزاق في "مصنفه"، عن الامام محمد الباقر عن ابيه الامام زين العابدين عن ابيه سيدنا الامام حسين عن الامام علي بن

طالب في: كتاب الطهارة' باب: كم الوضوء من غسلة' رقم الحديث: 123

حدیث نبوی ﷺ

ابو خالد واسطیؑ بیان کرتے ہیں، امام زید بن علی بن حسینؑ نے اپنے جد امجد امام حسینؑ کے حوالے سے حضرت امیر المومنین علی بن ابوطالبؑ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے وضوء کیا۔ آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، یہ عمل آپ نے تین، تین مرتبہ کئے پھر آپ نے اپنے سر اور دونوں کانوں پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا۔

2- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسِي مَسْحَ رَأْسِهِ حَتَّى يَجْفَ وَضُوئُهُ؟ قَالَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: يُعِيدُ مَسْحَ رَأْسِهِ، وَيُجْزِيهِ، وَلَا يُعِيدُ وَضُوئَهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْأَسْتِجَاءُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَلَا يَجُوزُ تَرْكُهَا إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ الْمَاءَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِشْقَاقُ سُنَّةٌ، وَلَيْسَ مِثْلُ الْأَسْتِجَاءِ (وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ تَرْكُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِشْقَاقِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِسُورِ الْحَانِظِ وَالْجُبِّ، لَيْسَ الْحَيْضُ وَالْجَنَابَةُ فِي الْيَدِ إِنَّمَا هِيَ حَيْثُ جَعَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (قَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِمَاءٍ قَدْ وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ وَلَا سَبْعٌ (وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا بَأْسَ بِسُورِ السَّنُورِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَالْفَرَسِ، وَأَمَّا الْبِغَالُ وَالْحِمَارُ فَإِنْ كَانَ لَهْمَا لَعَابٌ لَمْ يَتَوَضَّأَ بِسُورِهِمَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهْمَا لَعَابٌ أَجْزَأُ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ، وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي لَهُ لَعَابٌ أَمْ لَا؟ فَتَرْكُهُ أَصْلَحُ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ غَيْرَهُ

آراء امام زید بن علیؑ

ابو خالدؑ بیان کرتے ہیں، میں نے زید بن علی بن حسینؑ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اعضاء وضوء خشک ہو جاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص اپنے سر پر مسح کر لے گا اور یہی اس کے

(فقہہ تحریر حدیث 1) اخرجہ عبدالرزاق فی "مصنف"، عن عثمان بن عفان، کتاب الطہارۃ، باب: ما یکفر الوضوء والصلوة، رقم الحدیث: 139

اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی "مصنف"، عن علی، فی: کتاب الطہارات، باب: فی الوضوء کم ہو مرۃ، رقم الحدیث: 54

اخرجہ النسائی فی "سننہ الکبریٰ"، عن علی، کتاب: الطہارۃ، باب: الوضوء فی الاناء، والوضوء فی الطست، رقم الحدیث: 77

اخرجہ البیہقی فی "سننہ الکبریٰ"، عن عبد اللہ بن زید، کتاب الطہارۃ، باب: الجمع بین المضضة والاستنشاق، رقم الحدیث: 230

اخرجہ الہیثمی فی "مجمع الزوائد"، عن عثمان بن عفان، کتاب الطہارۃ، باب: فضل الوضوء، رقم الحدیث: 1133

اخرجہ الہیثمی فی "مجمع الزوائد"، عن عثمان بن عفان، کتاب الطہارۃ، باب: ما جاء فی الوضوء، رقم الحدیث: 1163

اخرجہ المتقی الہندی فی "کنز العمال"، عن عثمان، کتاب الطہارۃ من قسم الأفعال، باب: فرائض الوضوء، رقم الحدیث: 26870

لیے کافی ہوگا اسے دوبارہ وضوء نہیں کرنا پڑے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی شخص کو پانی نہ ملے (تو وہ اسے ترک کر سکتا ہے)۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے اس کا حکم استنجاء کی مانند نہیں ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کو غسل جنابت میں ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

آپ فرماتے ہیں: حائضہ عورت اور جنبی شخص کے جوٹھے کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حیض اور جنابت ہاتھ میں نہیں ہے۔ ان کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے پانی کے ساتھ وضوء کرنا جائز نہیں ہے جس میں کتے نے یا کسی درندے نے مر ڈالا ہو۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلی، بکری، اونٹ یا گھوڑے کے جوٹھے کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک نخر اور گدھے کا تعلق ہے تو اگر ان کا لعاب موجود ہے تو وہ شخص ان کے جوٹھے کے ساتھ وضوء نہیں کر سکتا اور

اگر ان کا لعاب نہ ہو تو اس کے ساتھ وضوء کرنا جائز ہے۔

اگر تمہیں یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس کا لعاب ہے یا نہیں ہے؟ تو اسے ترک کرنا زیادہ بہتر ہے البتہ اگر تمہیں اس کے

علاوہ اور کوئی پانی نہ ملے (تو تم اس کے ساتھ وضوء کر سکتے ہو)۔

3- (وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِاللِّبْنِ وَلَا بِالْبَيْدِ كَانَ حُلْوًا، أَوْ شَدِيدًا وَلَا

يَجُوزُ الْوُضُوءُ إِلَّا بِالْمَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿مَاءٌ طَهُورًا﴾

(حَدَّثَنِي) أَبُو خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَقَالَ: الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ

وَالرِّيحُ وَالرِّعَافُ وَالْقَى وَالْمُدَّةُ وَالصَّدِيدُ وَالنَّوْمُ مُضْطَجِعًا

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا بَأْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْحَمَامِ

(وَقَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا وَطَّئْتَ شَيْئًا مِنْ رَجِيعِ الدَّوَابِّ وَهُوَ رَطْبٌ فَاغْسِلْهُ، وَإِنْ كَانَ

يَابِسًا فَلَا بَأْسَ بِهِ

قَالَ: وَالْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِيرُ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ،

وَكَانَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَخِّصُ فِي لَحْمِ الْخَيْلِ، وَيَكْرَهُ رَجِيعَهَا وَأَبْوَالَهَا

(قَالَ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ

الثَّوْبَ .

(قال) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى الْخِمَارِ وَإِنْ مَسَحَتْ مَقْدَمَ رَأْسِهَا أَجْزَأُهَا.

(قال) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدَّمِ يُصِيبُ الثَّوبَ، فَإِنْ كَانَ دُونَ الدِّرْهِمِ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ تَغَسَّلَهُ كَانَ أَحْسَنَ فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ فَأَغْسِلْهُ.

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں دودھ یا نبیذ جو میٹھی ہو یا گاڑھی ہو چکی ہو اس کے ساتھ وضوء کرنا جائز نہیں ہے۔
امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: صرف پانی کے ساتھ وضوء کرنا جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”پاک پانی۔“
ابو خالدؒ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علیؑ سے ان چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جو وضوء کو توڑ دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا، ہوا خارج ہونا، ہکیر پھوٹنا، تے کرنا، پیپ نکلنا اور لیٹ کر سو جانا۔
امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: حمام کے پانی سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: جب تم کسی چوپائے کی لید کے اوپر پاؤں رکھ دو اور وہ تر ہو تو اسے دھولو اور اگر وہ خشک ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: گھوڑے، خچر اور گدھے کا حکم اس بارے میں برابر ہے۔

امام زید بن علیؑ نے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں رخصت دی ہے۔ انہوں نے اس کی ہڈی اور اس کے پیشاب کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: بکریوں، اونٹوں، گائے اور ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے اگر ان کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح کرے اگر وہ سر کے آگے والے حصے پر مسح کر لے تو یہ جائز ہے۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: جو خون کپڑوں پر لگ جائے اگر وہ ایک درہم سے کم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر تم اسے دھولو تو زیادہ بہتر ہے اگر وہ ایک درہم سے زیادہ ہے تو تم اسے دھولو۔

4- (حَدَّثَنِي) أَبُو خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَى بَعْرَ بَعِيرٍ رَطَبٍ فَمَسَحَهُ بِالْأَرْضِ، وَصَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وَضُوءًا، وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمًا.

حدیث نبوی ﷺ

ابو خالدؒ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علیؑ نے اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کا یہ بیان نقل

کیا ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ نے ایک اونٹ کی بیگنی پر پاؤں دیا جو ”تر“ تھی تو آپ نے زمین کے ذریعے اسے پونچھ لیا پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضوء نہیں کیا اور نہ ہی پاؤں کو دھویا۔

آثار امام زید علیہ السلام

5- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: إِذَا ظَهَرَ الْبَوْلُ عَلَى الْحَشْفَةِ فَأَغْسِلْهُ

قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُلْسِ؟ فَقَالَ: الْوُضُوءُ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ .

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے والد امام زین العابدین علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے: جب پیشاب حشفہ کے اوپر آ جائے تو اسے دھولو۔

ابو خالد فرماتے ہیں: میں نے امام زید علیہ السلام سے ”قلس“ (تے) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو وضوء کرنا لازم ہے۔

6- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقُلْسُ يُفْسِدُ الْوُضُوءَ

قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَسَأَلْتُ زَيْدًا عَنِ الْقُبْلَةِ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ؟

فَقَالَ: لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِلَّا الْحَدَثُ وَلَيْسَ هَذَا بِحَدَثٍ .

قَالَ وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ لَحْمَ الْإِبِلِ أَوْ لَحْمَ الْغَنَمِ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ

وُضُوءَهُ؟ فَقَالَ: لَا وَقَالَ: إِنَّمَا الْوُضُوءُ مِنْ ذَلِكَ آدَبٌ،

حدیث نبوی ﷺ

امام زید علیہ السلام اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں،

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قلس (یعنی منہ بھر کر تے) وضوء کو توڑ دیتی ہے۔

ابو خالد علیہ السلام بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید علیہ السلام سے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ وضوء کو توڑ دے؟

حدیث 6:

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن عائشة رضي الله عنها، معناً ومطولاً، في كتاب الطهارة: باب: ماجاء في البناء على الصلوة

واخرجه الدارقطني في "سننه" بسنداً عن الامام زيد بن علي عن آتانه في كتاب الطهارة: باب: وضوء من الخارج من البدن

واخرجه السيوطي في "جمع الجوامع" في "حرف القاف" (القلس) معناً وعزاه الى الدارقطني، وقال السيوطي 'القلس' القتي القليل

واخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في "كتاب الصلوة" الباب الثاني في احكام الصلوة وفسداتها 'الفصل الثالث: في مفسدات الصلوة

مطولاً ومعناً

ہے۔ انہوں نے فرمایا: وضوء کو صرف وہی چیز توڑتی ہے جو ”حدت“ ہو اور یہ ”حدت“ نہیں ہے۔
 میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اونٹ یا بکری کا گوشت کھا لیتا ہے تو کیا اس کا وضوء
 ٹوٹ جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اس کے بعد وضوء کرنا ادب (سنت) ہے۔
 7- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:
 لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
 جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اس پر وضوء کرنا لازم نہیں ہے۔



بَابُ: الْغُسْلُ الْوَاجِبُ وَالسُّنَّةُ

باب 2: واجب اور سنت غسل کا بیان

...—...—...

8- حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مَرْجَمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَرِّقَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ
 الْوَاسِطِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:
 الْغُسْلُ مِنَ الْحَنَابَةِ وَاجِبٌ، وَمَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ سُنَّةٌ وَإِنْ تَطَهَّرَتْ أَجْزَاكَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْحَجَامَةِ وَإِنْ
 تَطَهَّرَتْ أَجْزَاكَ، وَغَسَلَ الْيَدَيْنِ وَمَا أَحْبَبَ أَنْ أَدْعَاهَا وَغَسَلَ الْجُمُعَةَ وَمَا أَحْبَبَ أَنْ أَدْعَاهَا،
 لَا تَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ“

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابو خالد عمرو بن خالد واسطی امام زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے
 حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابت کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔
 جو شخص کسی میت کو غسل دے تو اس کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور اگر تم صرف وضوء کر لو تو یہ بھی جائز ہے۔
 حجامت کے بعد غسل کرنا (سنت ہے) اور اگر تم وضوء کر لو تو یہ بھی جائز ہے۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا (سنت ہے) اور مجھے
 یہ پسند نہیں ہے کہ میں انہیں چھوڑ دوں۔

جمعہ کے دن غسل کرنا (سنت ہے) اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اسے ترک کروں۔

حدیث نبوی ﷺ

کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن آئے اسے غسل کرنا چاہئے۔“

9- حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟

فَقَالَ: تَغْسِلُ يَدَيْكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَسْتَنْجِي، وَتَوَضُّأُ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَغْسِلُ قَدَمَيْكَ
قَالَ: حَدَّثَنِي بِهَذَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حدیث نبوی ﷺ

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے جنابت کے غسل کے بارے میں دریافت کیا (کہ اس طریقہ کیا ہے) انہوں نے فرمایا: تم پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھو لو، پھر استنجاء کرو پھر نماز کے وضوء کا سا وضوء کرو۔ اپنے سر کو تین مرتبہ دھو پھر پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہاؤ پھر تم اپنے دونوں پاؤں دھو لو۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔

10- وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَعَسَلْتُ رَأْسِي، ثُمَّ جَلَسْتُ حَتَّى جَاءَ رَأْسِي أَفَاعِيذُ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِي؟ فَقَالَ: لَا بَلْ يُجْزِيكَ غُسْلُ رَأْسِكَ عَنِ الْإِعَادَةِ

حدیث نبوی

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی۔ میں نے اپنا سر دھویا پھر میں بیٹھ گیا پھر میرا سر خشک ہو گیا میں (غسل کرتے ہوئے) اپنے سر پر دوبارہ پانی بہاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تمہارے لیے دوبارہ دھونا بجائے پہلی مرتبہ کا اپنے سر کو دھولینا کافی ہے۔

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

11- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا

الْخَتَانِ وَتَوَارَتْ الْحَشْفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلَ

امام زید رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب ختنے مل جائیں اور حشفہ گم ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

12- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ يَجِبُ الْحَدُّ وَلَا يَجِبُ الْغُسْلُ؟

قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ الْإِحْتِلَامَ فَتَنْزِلُ؟ قَالَ: تَغْتَسِلُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَرَى الرُّوْيَا قَالَ: إِنْ كَانَ مَاءً دَافِقًا اغْتَسَلَ .

قَالَ: سَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ قَالَ: يُغْسَلُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ،

قَالَ: وَالْبَوْلُ وَالْغَائِطُ يُغْسَلُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حد واجب ہو جائے جبکہ غسل واجب نہ ہو۔

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں احتلام دیکھتی ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو تری کو پائے لیکن اس نے خواب نہ دیکھا ہو تو امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ پانی اچھل کر باہر آیا ہو تو تم غسل کر لو۔

میں نے ان سے منی کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اسے دھویا جائے گا۔

وہ فرماتے ہیں: پیشاب اور پاخانے کا یہی حکم ہے کہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ اسے دھویا جائے گا۔

13- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ رَجُلًا مَدًّا فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي،

فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: "يَا مُقَدَّادُ! هِيَ أُمُورٌ ثَلَاثَةٌ

الْوَدِيُّ شَيْءٌ يَتَّبِعُ الْبَوْلَ كَهَيْئَةِ الْمَنِيِّ، فَذَلِكَ مِنْهُ الطَّهْوَرُ وَلَا غُسْلَ مِنْهُ

وَالْمَدِيُّ أَنْ تَرَى شَيْئًا أَوْ تَذْكُرَهُ فَيَنْتَشِرُ فَذَلِكَ مِنْهُ الطَّهْوَرُ، وَلَا غُسْلَ مِنْهُ

وَالْمَنِيُّ الْمَاءُ الدَّافِقُ إِذَا وَقَعَ مَعَ الشَّهْوَةِ وَجَبَ الْغُسْلُ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ندی بکثرت خارج ہوتی تھی مجھے نبی

اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے شرم آتی تھی کیونکہ ان کی صاحبزادی کا میرے ساتھ جو تعلق تھا تو میرے نے مقداد بن الاسود سے کہا کہ وہ آپ سے اس بارے میں دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے مقداد! یہ تین چیزیں ہوتی ہیں:

ایک مذی ہے جو منی کی طرح کی ہوتی ہے جو پیشاب کے بعد آتی ہے اس سے وضوء کرنا لازم ہوتا ہے، غسل کرنا لازم نہیں ہوتا۔

ایک مذی ہے یہ وہ چیز ہے جب تم (کسی عورت کو) دیکھو یا تمہیں کسی چیز کا خیال آئے اور منتشر ہونے کی صورت ہو (یہ خارج ہو جائے) تو اس سے بھی وضوء لازم ہوتا ہے۔ غسل لازم نہیں ہوتا۔

منی وہ پانی ہے جو اچھل کر باہر آئے اس وقت جب یہ شہوت کے ساتھ واقع ہو تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

14- قَالَ الْإِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحَبُّ لِلْجُنْبِ أَنْ يَبُولَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَجْزَأُ

الْغُسْلُ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جنبی شخص غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا غسل درست ہوگا۔

15- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنْبِ يَعْرِقَانِ فِي الثُّوبِ؟

قَالَ: الْحَيْضُ وَالْجَنَابَةُ حَيْثُ جَعَلَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى فَلَا يَغْسِلَانِ بَابَهُمَا،

حدیث نبوی ﷺ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حائضہ

جنبی کے بارے میں جنہیں اپنے کپڑے میں پسینہ آ جائے یہ فرمایا ہے: حیض اور جنابت کی وہی حیثیت ہے جو اللہ تعالیٰ

ان کے لیے مقرر کی ہے ان کے کپڑوں کو دھویا نہیں جائے گا۔

16- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَحَ حَدِيقَةَ بَنِ الْيَمَانِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جُنْبٌ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمُسْلِمَ كَيْسَ بَنَجَسٍ".

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

اکرم ﷺ نے حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں جنابت

حالت میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ: فِي الرِّعَافِ وَالنُّومِ وَالْحَجَامَةِ

باب 3: نکسیر، سو جانے اور کچھنے لگوانے کا بیان

...—...—...—...

17- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْحَجَامَةِ أَنَّهَا تَنْقُضُ الْوُضُوءَ، وَتُغَسِّلُ مَوَاضِعَهَا، وَإِنْ تَغَسَّلَ فَهِيَ أَفْضَلُ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام کچھنے لگوانے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور جس جگہ یہ لگوائے گئے ہوں اسے دھونا چاہئے اور اگر تم غسل کر لو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

18- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ تَطَهَّرَ لِلصَّلَاةِ فَأَمَسَ ابْهَامَهُ أَنْفَهُ فَإِذَا دَمٌ فَأَعَادَهَا مَرَّةً فَلَمْ يَرَشِيئًا فَأَهْوَى بِهَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا وَمَضَى إِلَى الصَّلَاةِ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز کے لیے وضوء کیا پھر آپ نے اپنے انگوٹھے کو ناک پر رکھا تو وہاں خون لگا ہوا تھا پھر آپ نے دوبارہ اسے وہاں رکھا تو آپ کو خون نظر نہیں آیا تو آپ نے اسے زمین کی طرف بڑھایا اور اسے پونچھ لیا آپ نے دوبارہ وضوء نہیں کیا اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

19- قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الَّذِي لَا يَرْفَأُ رِعَافَهُ؟ قَالَ: يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَإِنْ سَالَ وَيَكُونُ ذَلِكَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ .

قَالَ وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ فِي الصَّلَاةِ، وَهُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ، أَوْ جَالِسٌ، فَقَالَ: لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد علیہ السلام بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی نکسیر مسلسل چلتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ ہر نماز کے لیے وضوء کرے گا اور اگرچہ مسلسل خون بہتا رہے تاہم وہ آخری وقت میں ایسا کرے گا۔

ابو خالد علیہ السلام بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی علیہ السلام سے دریافت کیا وہ شخص جو نماز کے دوران سو جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) وہ رکوع، سجدے یا بیٹھنے کے دوران سوتا ہے؟ تو حضرت امام زید علیہ السلام نے فرمایا: اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا۔

بَابُ: مِقْدَارُ مَا يُتَوَضَّأُ بِهِ لِلصَّلَاةِ وَمَا يَكْفِي الْغُسْلَ
 باب 4: (پانی کی) اس مقدار کا بیان جس کے ذریعے نماز کے لیے
 وضوء کیا جاسکتا ہے اور جتنا (پانی) غسل کے لیے کافی ہوتا ہے

...—...—...—...

20- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ فِي الْغُسْلِ
 لِلْجَنَابَةِ لِلرَّجُلِ بِصَاعٍ، وَلِلْمَرْأَةِ بِصَاعٍ وَنِصْفٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہمیں مردوں کو غسل
 جنابت کے لیے ایک صاع (پانی) اور خواتین کو ڈیڑھ صاع (پانی) استعمال کرنے کا حکم دیا گیا۔
 21- قَالَ زَيْدُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: كُنَّا نُوقَّتُ الْوُضُوءَ لِلصَّلَاةِ مُدًّا وَالْمُدَّ رِطْلَانِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نماز کے لیے وضوء کے لیے ایک ”مد“ پانی مقرر کرتے تھے اور ایک ”مد“ دو ”رطل“ ہوتا ہے۔

22- قَالَ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ هَلْ يَطْمِئُ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى يَغْتَسِلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کیا اجنبی شخص غسل کرنے سے پہلے کچھ کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ
 غسل نہیں کر لیتا یا نماز کے وضوء کی طرح وضوء نہیں کر لیتا (اس وقت تک کچھ نہیں کھا سکتا۔)

23- قَالَ أَبُو خَالِدٍ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُجَامِعَ ثُمَّ يَعَاوِدَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ
 وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَاءِ الْمَطَرِ اخْوَصُهُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ الْأَرْضُ يَطْهَرُ بَعْضُهُ
 بَعْضًا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص صحبت کرے اس

کے بعد وضوء کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کر لے۔

میں نے امام زید علیہ السلام سے دریافت کیا اگر میں بارش کے پانی (جو تالاب میں جمع ہو) میں ڈبکی لگاؤں۔ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پاک کو دیتا ہے۔

24- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَسْتَنْجِي الْمَرْأَةُ بِشَيْءٍ سِوَى الْمَاءِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ الْمَاءَ"۔

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پانی کے علاوہ اور کسی چیز سے استنجاء نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر اسے پانی نہ ملے (تو وہ کسی اور چیز کے ذریعے کر سکتی ہے)۔

25- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْ ثَلَاثٍ مِنَ الْبُؤْسِ وَالَّذِينَ وَالنَّمِيمَةِ۔

آثار حضرت علی علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، قبر کا عذاب تین چیزوں سے ہوتا ہے۔ پیشاب، قرض اور چغل خوری۔



بَابُ: الْسَّوَاكُ وَفَضْلُ الْوُضُوءِ

باب 5: مسواک اور وضوء کی فضیلت

...—...—...

26- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ مَعَ الطَّهْوَرِ فَلَا تَدْعُهُ بَا عَلِيٍّ وَمَنْ أَطَاقَ السَّوَاكَ مَعَ الْوُضُوءِ فَلَا يَدْعُهُ"۔

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں ان پر ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنا لازم قرار دیتا۔ اے علی! تم اسے نہ چھوڑنا جو شخص ہر وضوء کے ساتھ مسواک کر سکتا ہو وہ اسے نہ چھوڑے۔

27- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ إِلَى سِوَاكِهِ فَاسْتَنَّ بِهِ ثُمَّ تَطَهَّرَ لِلصَّلَاةِ وَاسْتَبَحَّ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنَاهُ مَلَكٌ فَوَضَعَ قَاهُ عَلَى فِيهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فِي جَوْفِ الْمَلِكِ حَتَّى يَجِيَّ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيدًا شَفِيعًا".

امام زید بن علیؑ اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان رات کے وقت اٹھ کر مسواک کرے اور پھر نماز کے لیے وضوء کرے اور اچھی طرح وضوء کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں جائے (اور وہاں نماز ادا کرے) تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے۔ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو اس کے منہ میں سے جو بھی چیز نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فرشتہ گواہ اور شفاعت کرنے والے کے طور پر قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا۔

28- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِزَكَاةٍ، وَلَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهُورٍ وَلَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ إِلَّا غُلُولٌ.

امام زید بن علیؑ اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور قرآن پاک کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور وضوء کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال میں سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

29- (وَحَدَّثَنِي) أَبُو خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أُعْطِيتُ ثَلَاثًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾

وَأُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلِي

قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ آيَةٌ

وَنَصَرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى مَسِيرَةِ شَهْرٍ

وَفَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِثَلَاثٍ:

تَأْتِي أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَرًا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ مَعْرُوفِينَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ

وَيَأْتِي الْمُؤَدِّنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلَ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَنَادُونَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ

وَالثَّالِثَةُ لَيْسَ مِنْ نَبِيِّ إِلَّا وَهُوَ يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِذَنْبٍ غَيْرِي لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ .

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے تین چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ میرے لیے زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔“ اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ بات جان لو کہ تمہیں غنیمت میں سے جو کچھ بھی ملتا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ہوگا۔“

اور ایک ماہ کے فاصلے سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور مجھے قیامت کے دن تمام انبیاء پر تین چیزوں کے ذریعے فضیلت دی گئی ہے۔

قیامت کے دن میری امت کے لوگ آئیں گے۔ وضوء کے آثار کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور وہ دوسری امتوں کے درمیان پہچانے جائیں گے۔

پھر قیامت کے دن مؤذن آئیں گے جن کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔ وہ بلند آواز میں اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور تیسرا یہ کہ جو بھی نبی ہے اس سے قیامت کے دن کسی نہ کسی ”ذنب“ کا حساب لیا جائے گا۔ صرف میرے ساتھ ایسا نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اس لیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے۔“

30- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ قَالَ:

”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ .

فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَخْرَجِ قَالَ:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَاطَ عَنِّي الْأَذَى“ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب وہ بیت

الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے اے اللہ تعالیٰ! میں ناپاکی اور نجس اور خبیث اور خبیث کر دینے والے اور مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

جب وہ بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا کی ہے۔ ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھ سے گندگی کو دور کیا ہے۔“

31- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ عِنْدَ فَرَغِهِ مِنْ وُضُوئِهِ:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

إِلَّا كُتِبَتْ فِي رِقِّي، ثُمَّ خُتِمَ عَلَيْهَا ثُمَّ وُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ حَتَّى تُدْفَعَ إِلَيْهِ بِخَاتَمِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان وضوء کرتا ہے اور پھر وضوء سے فارغ ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کر دے اور میری مغفرت کر دے۔ بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

تو یہ دعا صحیفے میں لکھ لی جاتی ہے پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے پھر اسے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے پھر قیامت کے روز اسے اس مہر سمیت اس شخص کے حوالے کر دیا جائے گا۔



بَابُ: مَسَائِلُ فِي الْوُضُوءِ

باب 6: وضوء کے مسائل کا بیان

32- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مَرَّةً فَقَالَ: جَائِزٌ وَالثَّلَاثُ أَفْضَلُ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ وضوء کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جائز ہے البتہ تین مرتبہ کرنا افضل ہے۔

33- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَعْلَيْهِ وَقَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے وضوء کیا اور اپنے جوتوں پر مسح کر لیا۔

انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کا وضوء ٹوٹا نہ ہو۔

34- وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ سُورِ الْمُرُورِ؟ فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ بِسُورِ شَرْبِهِ، وَلَا يَتَوَضَّأُ بِسُورِ وَضُوءِهِ، إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ شَرِبَ خَمْرًا أَوْ أَكَلَ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَلَا يَتَوَضَّأُ بِسُورِ شَرْبِهِ، وَلَا وَضُوءِهِ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النِّيمَةِ وَالْغِيَةِ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ؟ فَقَالَ: لَا وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْإِنَاءِ يَمُوتُ فِيهِ الْخَنْفَسَاءُ وَالصَّيَاحُ وَالشِّقَاقُ؟ فَقَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

سَأَلْتُ زَيْدًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ مَرَّتَيْنِ؟ فَقَالَ: يُجْزِيهِ قُلْتُ: فَإِنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً؟ قَالَ يُجْزِيهِ.

وَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْضُ أَظْفَارَهُ؟ قَالَ: يَمُرُّ الْمَاءُ عَلَى أَظْفَارِهِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے مشرک شخص کے جھوٹے پانی کے ذریعے وضوء کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آدمی ایسے شخص کے پیئے ہوئے پانی کے جو ٹھے کے ساتھ وضوء کر سکتا ہے لیکن اس کے وضوء کے جو ٹھے کے ساتھ وضوء نہیں کر سکتا البتہ اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس مشرک نے شراب پی تھی یا خنزیر کا گوشت کھایا تھا تو اس کے پیئے ہوئے جو ٹھے کے ساتھ بھی وضوء نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ وضوء کیا جاسکتا ہے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے چغلی کرنے اور غیبت کرنے کے بارے میں دریافت

کیا، کیا یہ وضوء کو توڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: ایسا برتن جس میں گریلا، صیاح یا شقاق (مختلف طرح کے کیڑے) مرچکا ہو (اس پانی سے وضوء کیا جاسکتا ہے؟) انہوں نے فرمایا: یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی وضوء کیا جاسکتا ہے۔)

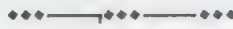
امام ابو خالد واسطی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو دو مرتبہ وضوء کر لیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے میں نے دریافت کیا اگر وہ ایک مرتبہ وضوء کرے۔ انہوں نے فرمایا: یہ بھی جائز ہے۔

میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضوء کرنے کے بعد ناخن تراش لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ناخنوں کی جگہ پر پانی بہا دے گا۔



بَابُ: الْمَسْحُ عَلَى الْخَفَّيْنِ وَالْجَبَائِرِ

باب 7: موزوں اور پٹی پر مسح کرنے کا بیان



35- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَائِدَةِ لَمْ يَمْسَحْ بَعْدَهَا .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ”سورہ مائدہ“ نازل ہونے سے پہلے مسح کیا تھا جب سورہ ”مائدہ“ کی آیت نازل ہوگئی تو اس کے بعد آپ نے مسح نہیں کیا۔

36- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا وَلَكُ فَاطِمَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا نَمْسَحُ عَلَى الْخَفَّيْنِ وَلَا عِمَامَةٍ وَلَا كُمَّةٍ وَلَا خِمَارٍ وَلَا جِهَازٍ .

آثار حضرت امام حسین علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا امام حسین علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کا بیٹا ہوں۔ ہم لوگ موزوں پر یا عمامے پر یا آستین پر یا اوڑھنی پر چادر پر مسح نہیں کرتے۔

37- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُسِرَتْ إِحْدَى زَيْنَدِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَبَرْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

أَصْنَعُ بِالْوُضوءِ؟ قَالَ: امْسَحْ عَلَى الْجَبَائِرِ قُلْتُ وَالْجَنَابَةُ؟ قَالَ: كَذَلِكَ فَافْعَلْ .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میری ایک کلائی نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (سفر یا جہاد کرتے ہوئے) ٹوٹ گئی تو نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت اس پر پٹی باندھ دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اب میں وضوء کیسے کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پٹی کے اوپر مسح کر لینا۔ میں نے عرض کی اور غسل جنابت؟ آپ نے فرمایا: اسی طرح کر لینا۔

38- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ بِهِ الْقُرُوحُ وَالْجُدْرَى وَالْجَوَاحِثُ؟ قَالَ أَصْبَبَ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا .

آثار حضرت علی علیہ السلام

امام زید علیہ السلام اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جسے کوئی زخم لگا ہو یا چپک پھوڑے ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کے اوپر پانی بہا دو۔

39- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ قُرُوحٌ فَاحْشَةٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَهَا فَلْيَتَوَضَّأْ وَضوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلْيَصْبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا .

امام زید علیہ السلام اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب کسی شخص کو گہرا زخم آ جائے اور وہ اسے دھونہ سکتا ہو تو اسے نماز کے وضوء کی طرح وضوء کر لینا چاہئے اور اس جگہ کو پانی سے گिला کر لینا چاہئے۔

40- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّهُ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَحْمِي أَوْ ابْنِ أَحْمِي بِهِ جَدْرِي وَقَدْ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهِ؟ فَقَالَ: يَمْسُوهُ .

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میرا بھائی یا میرا بھتیجا اسے چپک لاحق ہو گئی تھی اب اسے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ ہم اس کے ساتھ کیا کریں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم اسے تیمم کروادو۔

41- سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَسَافِرِ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الثَّلَجِ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خَفِيَّتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ هَذَا عَذْرٌ مِثْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ، فَإِنْ اسْتَطَاعَ الْغُسْلَ لَمْ يُجْزِهِ الْمَسْحُ .

وَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ بِهِ الدَّمَامِيلُ تَسِيلُ لَا يَنْقَطِعُ؟ قَالَ: يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی علیہ السلام بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جسے اپنی ذات

کے حوالے سے سردی لگ جانے لگنے کا اندیشہ ہو کیا۔ اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ موزوں پر مسح کر لے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں یہ عذر ہے جو پٹی پر مسح کرنے کی مانند ہے البتہ اگر وہ غسل کر سکتا ہو تو اس کے لیے مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا پھوڑے نکلے ہوں اور ان میں سے خون رستا ہو بند نہ ہوتا ہو۔ انہوں نے فرمایا: ایسا شخص ہر نماز کے لیے وضوء کر لے گا۔

42- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "سَبَقَ الْكِتَابُ الْحَقَّيْنِ".

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں کتاب کا حکم پہلے آچکا ہے۔



بَابُ: مَا يُفْسِدُ الْمَاءَ

باب 8: کون سی چیز پانی کو خراب کر دیتی ہے

...—...—...

43- سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبُرِّ تَقَعُ فِيهَا الْقَبْرُ أَوِ الْعَصَاوَةُ أَوِ الْعُصْفُورُ؟

قَالَ: إِنْ كَانَ الْمَاءُ لَمْ يَتَغَيَّرْ نَزَحَ مِنْهُ أَرْبَعُونَ صَاعًا وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ قَدْ تَغَيَّرَ نَزَحَ الْمَاءُ حَتَّى يَطْيَبَ

قُلْتُ: فَإِنْ وَقَعَتْ فِيهِ دَجَاجَةٌ أَوْ حَمَامَةٌ أَوْ سَنُورٌ فَمَاتَتْ وَلَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَاءُ؟

قَالَ: يُنْزَحُ مِنْهَا مِائَةٌ صَاعٍ مِنْ مَاءٍ

قُلْتُ: فَإِنْ تَغَيَّرَ الْمَاءُ؟ قَالَ: يُنْزَحُ حَتَّى يَطْيَبَ .

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْبُرِّ يَقْطُرُ فِيهَا الْبَوْلُ أَوِ الدَّمُ أَوِ الْخَمْرُ قَالَ: يُنْزَحُ مَاؤُهَا كُلَّهُ .

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْغَدِيرِ الْكَبِيرِ وَالْبَرَكَةِ الْوَاسِعَةِ أَنَّ مَاءَهَا لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ

وَقَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے کنوئیں کے بارے میں دریافت کیا جس میں چکاوک (چڑیا سے چھوٹا) سبز طوطا یا چڑیا گر جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر تو اس پانی کی حیثیت تبدیل نہ ہوئی ہو تو اس میں سے چالیس صاع پانی نکال لیا جائے گا اور اگر پانی کی حیثیت تبدیل ہو چکی ہو تو اس وقت تک پانی نکالا جائے گا جب تک وہ

پانی صاف نہیں ہو جاتا۔

میں نے دریافت کیا اگر اس میں کوئی مرغی یا کبوتر گر جاتا ہے یا بلی گر جاتی ہے اور مر جاتی ہے تو وہ پانی تبدیل نہیں ہوتا۔ انہوں نے فرمایا: اس میں سے ایک ”صاع“ پانی نکالا جائے گا۔

میں نے دریافت کیا اگر پانی تبدیل ہو چکا ہو۔ انہوں نے فرمایا: پھر اس وقت تک نکالا جائے گا جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کنوئیں کے بارے میں فرماتے ہیں: جس میں پیشاب یا خون یا شراب کا قطرہ گر گیا ہو اس کا پورا پانی نکالا جائے گا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑے کنوئیں یا بڑے حوض کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام زید رضی اللہ عنہما کہتے ہوئے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں، اس کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔



بَابُ: التَّيْمُمُ

باب 9: تیمم کا بیان



44- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ وَمَعَكَ مَاءٌ، وَأَنْتَ تَخَافُ الْعَطَشَ فَتَيَمِّمُ وَأَبْقِ الْمَاءَ لِنَفْسِكَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب تم سفر کی حالت میں ہو اور تمہارے پاس پانی موجود ہو اور تمہیں پیا سے رہ جانے کا اندیشہ ہو تو تم تیمم کر لو اور پانی کو اپنے لیے سنبھال کر رکھو۔

45- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: التَّيْمُمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذَّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تیمم میں دو ضربیں لگائی جائیں گی۔ ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی۔

46- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

فِي الْجَنْبِ لَا يَجِدُ الْمَاءَ

قَالَ: يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اغْتَسَلَ، وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایسے جنبی کے بارے میں جو پانی نہیں پاتا، حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے گا جب وہ پالے گا تو غسل کر لے گا لیکن وہ اپنی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

46- قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَيُصَلِّي بِكُلِّ تَيَمَّمٍ صَلَاتَهُ تِلْكَ

وَنَافِلَتَهَا .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ شخص ہر نماز کے لیے وضوء کرے گا، تیمم کرے گا، اور اس تیمم کے ذریعہ مخصوص وقت کی نماز اور نفل نمازیں ادا کر لے گا۔

48- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: لَا يَزِيدُ

التَّيَمُّمُ الْمُتَوَضَّعِينَ، وَلَا الْمُقْبِدِ الْمُطْلَقِينَ .

آثار حضرت علی علیہ السلام

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت نہیں کر سکتا اسی طرح ”مقید“ شخص ”مطلق“ لوگوں کی امامت نہیں کر سکتا۔

49- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَكُلُّ شَيْءٍ تَيَمَّمْتَ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ يُجْزِيكَ،

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي التَّيَمُّمِ يَجِدُ الْمَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ الصَّلَاةَ .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَجُلٍ يَكُونُ فِي السَّفَرِ فِي رِدْعَةٍ مِنْ طِينٍ، وَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

قَالَ: يَتَيَمَّمُ مِنْ غُبَارِ سَرَجِهِ، أَوْ بِرِدْعَةِ حِمَارِهِ، أَوْ غُبَارِ نَوْبِهِ

وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِي التَّيَمُّمِ سَوَاءٌ .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَطْهَرُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: تَتَيَمَّمُ فَإِذَا وَجَدَتْ الْمَاءَ

اغْتَسَلَتْ، وَلَمْ تَعُدْ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهَا

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يُجَامَعَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ فَيَتَيَمَّمُ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: تم روئے زمین کی جس چیز کے ذریعے بھی تیمم کرو گے۔ وہ درست ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ تیمم کرنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے نماز کے وقت کے دوران پانی مل جائے وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سفر کی حالت میں ہو اور وہ کچھڑ والی جگہ پر ہو اسے پانی نہ ملے؟ تو امام زید نے فرمایا: وہ اپنی ”زین“ کے غبار یا اپنے گدھے کے کچھڑ یا اپنے کپڑے (پر لگے ہوئے) غبار کے ساتھ تیمم کر لے گا۔

تیمم کے حوالے سے مرد اور عورت یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

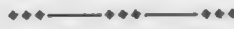
میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا جو سفر کے دوران پاک ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ تیمم کر لے گی پھر جب اسے پانی مل جائے گا تو غسل کر لے گی۔ (اور تیمم کی حالت میں) پڑھی ہوئی اپنی کسی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سفر کے دوران (اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت کر لے اور (پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں) تیمم کر کے (نماز وغیرہ پڑھ لے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



بَابُ: الْحَيْضُ وَالْإِسْتِحَاضَةُ وَالنِّفَاسُ

باب 10: حیض، استحاضہ اور نفاس کا بیان



50- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا تَسْتَفْرِغُ الدَّمَ فَقَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَعَنَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ هَذِهِ رِكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي رَحِمِكَ فَلَا تَدْعِي الصَّلَاةَ لَهَا“
قَالَتْ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”أَفْعِدِي أَيَّامَكَ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيْهِنَّ كُلَّ شَهْرٍ فَلَا تَصَلِّينَ فِيْهِنَّ وَلَا تَتَّصِرِينَ، وَلَا تَدْخُلِيْ مَسْجِدًا وَلَا تَقْرَأِيْ قُرْآنًا، وَإِذَا مَرَّتْ أَيَّامُكَ الَّتِي كُنْتَ تَجْلِسِينَ تَحِيضِينَ فِيْهِنَّ وَاجْعَلِيْ ذَلِكَ أَقْصَى أَيَّامِكَ الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيْهِنَّ فَأَغْتَسِلِيْ لِلْفَجْرِ، ثُمَّ اسْتَدْخِلِي الْكُرْسُفَ وَاسْتَفْرِغِي اسْتِفْغَارَ الرَّجُلِ، ثُمَّ صَلِّي الْفَجْرَ ثُمَّ اخْرُجِي الظُّهْرَ لِأَخِيرِ وَقْتٍ وَاغْتَسِلِيْ وَاسْتَدْخِلِي الْكُرْسُفَ وَاسْتَفْرِغِي اسْتِفْغَارَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلِّي الظُّهْرَ، وَقَدْ دَخَلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ، وَصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ اخْرُجِي الْمَغْرِبَ لِأَخِيرِ وَقْتٍ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ، وَاسْتَدْخِلِي الْكُرْسُفَ

وَاسْتَفْرِئِ اسْتِيفَارَ الرَّجُلِ، ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ، وَقَدْ دَخَلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ، ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ
 قَالَ: قَوْلَتْ وَهِيَ تَبْكِي وَتَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَّقَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَالَ:

”اِغْتَسِلِي لِكُلِّ طَهْرٍ كَمَا كُنْتَ تَفْعَلِينَ، وَاجْعَلِيهِ بِمَنْزِلَةِ الْجُرْحِ فِي جَسَدِكَ كُلَّمَا حَدَثَ دَمٌ أَحَدُنِي
 طَهُورًا، وَلَا تَتْرُكِي الْكُرْسُفَ وَالْإِسْتِفَارَ، فَإِنْ طَالَ ذَلِكَ بِهَا فَلْتَدْخُلِي الْمَسْجِدَ وَلْتَقْرَأِي الْقُرْآنَ وَلْتَصَلِّي
 الصَّلَاةَ وَلْتَقْضِي الْمَنَاسِكَ“ .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالبؑ کا یہ بیان نقل
 کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے یہ بات بیان کی کہ اس کا خون مسلسل جاری
 ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان پر لعنت کرے۔ یہ شیطان نے تمہارے رحم میں ٹھونگا مارا ہے۔ تم اس کی وجہ
 سے نماز ترک نہ کرو۔ اس نے عرض کی میں کیا کروں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: تم اپنے مخصوص ایام میں جن میں پہلے
 تمہیں ہر مہینے میں حیض آتا ہے ان میں بیٹھی رہو اور ان دنوں میں نہ نماز ادا کرو اور نہ روزہ رکھو اور مسجد میں داخل نہ ہو اور
 قرآن پاک نہ پڑھو پھر جب تمہارے وہ مخصوص ایام گزر جائیں جو پہلے تم حیض کی حالت میں بسر کرتی تھی تو اس کی جو انتہائی
 مدت ہے جو ان ایام کی تھی جن میں پہلے تمہیں حیض آتا تھا۔ اس کے بعد تم فجر کے لیے غسل کرو پھر ایک کپڑا لے کر (اپنی
 شرمگاہ کو) اچھی طرح صاف کرو جیسے مرد (اپنی شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں) پھر تم فجر کی نماز ادا کرو پھر تم ظہر کی نماز کو اس کے
 آخری وقت تک مؤخر کرو پھر غسل کرو پھر روئی لے کر اسے اچھی طرح صاف کرو جیسے مرد صاف کرتے ہیں پھر تم ظہر کی نماز ادا
 کر لو اسی دوران عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جائے گا پھر تم عصر کی نماز ادا کر لو پھر تم مغرب کی نماز کو اس کے آخری وقت تک
 مؤخر کرو پھر تم غسل کرو پھر روئی لے کر جس طرح مرد صاف کرتے ہیں اس طرح (اپنی شرمگاہ کو) صاف کرو پھر تم مغرب کی
 نماز ادا کر لو اسی وقت عشاء کا ابتدائی وقت داخل ہو جائے گا پھر تم عشاء کی نماز ادا کر لو۔ حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں: وہ
 خاتون روتی ہوئی واپس مڑ گئی وہ یہ کہہ رہی تھی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یہ نہیں کر سکتی گی۔

حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کو اس پر ترس آیا آپ نے اسے یہ ہدایت کی۔ تم ہر ظہر کے لیے اسی
 طرح غسل کرو جیسے تم پہلے کیا کرتی تھی اور اس (جاری ہونے والے خون) کو اپنے جسم میں موجود زخم تصور کرو جب بھی خون
 نکلے گا تم نے نئے سرے سے وضو کرنا ہے۔ البتہ (شرمگاہ پر) روئی رکھنا اور اسے صاف کرنا ترک نہ کرنا اگر یہ (خون کا بہاؤ)
 طویل ہو جائے تو تم مسجد میں بھی داخل ہو سکتی ہو۔ قرآن پاک بھی پڑھ سکتی ہو اور نماز بھی ادا کر سکتی ہو اور مناسک بھی ادا کر سکتی

ہو۔

51- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ

الْأَيَّةِ وَالْآيَاتِينَ، وَيَمْسَانِ الدَّرْهَمَ الَّذِي فِيهِ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى، وَيَتَنَوَّلَانِ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنہی شخص اور حائضہ عورت ایک یا دو آیت کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ یہ ایسے درہم کو چھو سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا نام موجود ہو اور یہ مسجد سے متعلق کوئی چیز پکڑا سکتے ہیں۔

52- قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَكَثْرُهُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

53- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْ نِسَاؤُنَا الْحَيْضُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، وَيُسَبِّحُ وَيَكْبِرُ نَامِرُهُنَّ بِذَلِكَ .

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کا بیان نقل کرتے ہیں: ہماری خواتین حیض کے دوران ہر نماز کے وقت وضوء کرتی ہیں اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے ”سبحان اللہ“ پڑھتی ہیں۔ اللہ اکبر پڑھتی ہیں۔ ہم انہیں ایسا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

54- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حائضہ عورت روزے کی قضاء ادا کرے گی۔ نماز کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

55- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا طَهَّرْتَ لِحَائِضَ قَبْلَ الْمَغْرَبِ قُضِيَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ، وَإِذَا طَهَّرْتَ قَبْلَ الْفَجْرِ قُضِيَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب حائضہ عورت مغرب سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی قضاء بھی ادا کرے گی اور اگر وہ فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو مغرب اور عشاء کی قضاء ادا کرے گی۔

حدیث نبوی ﷺ

56- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا دَخَلْتُ فِي وَلَايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَشْيَاءٍ، نَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَمْرَاتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ فَقَالَ: بِإِذْنِ جِئْتُمْ أَمْ بِغَيْرِ إِذْنٍ؟ قَالُوا: لَا بَلَّ يَازْنَ، قَالَ: لَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُمْ لَنَكَلْتُكُمْ عُقُوبَةً وَبِعَنَاءٍ أَسْحَرَةً أَنْتُمْ؟ لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ أَشْيَاءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُنَّ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُنَّ أَلَسْتُ كُنْتُ شَاهِدًا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟

قَالَ: قُلْتُ: بَلَى أَقَالَ: فَأَدِمَا أَجَانِيئِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ أَخْفَظُ لِذَلِكَ مِثْنِي فَقُلْتُ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَبُّ الْمَاءِ عَلَى يَدَيْكَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهُمَا فِي إِيَّانِكَ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِيَدِكَ إِلَى مَرَاغِقِكَ فَتَنْقِي الْمَاءَ، تَضْرِبُ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَصَبُّ مِنْ عَلَيْهَا الْمَاءَ، ثُمَّ تَمْضِضُ وَتَسْتَنْشِقُ، وَتَسْتَنْشِرُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمْسَحُ بِرَأْسِكَ وَتَغْسِلُ قَدَمَيْكَ، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثًا تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَانِبَيْكَ وَتَذْلُكُ جَسَدَكَ مَا نَالَكَ يَدَاكَ“ وَسَأَلْتُهُ: مَا لَكَ مِنْ أَمْرَاتِكَ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَلَا تَطْلُعُ عَلَى مَا حَتَّه .

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالبؑ کا یہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمرؓ کا دور حکومت تھا اس دوران اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد ان کے پاس آئے بولے: ہم آپ کے پاس کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہم آپ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ جب عورت حائضہ ہو تو مرد اس سے کس حد تک (جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے) حضرت عمرؓ نے دریافت کیا تم لوگ اجازت لے کر آئے ہو یا اجازت کے بغیر آئے ہو۔ انہوں نے دریافت کیا اجازت لے کر آئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر تم اس کے برعکس جواب دیتے تو میں تمہیں سزا دیتا تمہارا ستیانہ کیا تم لوگ جادوگر ہو تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ جب سے ان کے بارے میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا ہے اس کے بعد کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔

(پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اے ابوالحسن! کیا آپ اس وقت وہاں موجود تھے؟ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں، میں نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے

جواب دیا تھا وہ آپ بیان کیجئے کیونکہ آپ کو میرے مقابلے میں وہ زیادہ اچھی طرح یاد ہوگا۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: آپ نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تھا، نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہاؤ یہ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے کرو۔ پھر تم اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ پھر تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارو پھر تم ان کے اوپر پانی بہاؤ (یعنی انہیں دھولو) پھر تم کلی کرو پھر ناک میں پانی ڈالو تم تین مرتبہ ایسا کرو تم اپنے چہرے اور کلائیوں کو تین تین مرتبہ دھوؤ پھر تم اپنے سر کا مسح کرو پھر دونوں پاؤں دھولو پھر تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اس طرح کہ وہ پانی تم اپنے دونوں پہلوؤں پر بہاؤ اور تم اپنے جسم کو ملتے رہو جہاں تک تمہارے ہاتھ پہنچیں۔

آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب بیوی حیض کی حالت میں ہو تو اس کے ساتھ کیا عمل کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ازار بند سے اوپر اس سے نیچے تم نہیں جاؤ گے۔

57- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْيَقَاسِ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَجْلِسُ سِتًّا فَثَمَانِيَةَ عَشْرَةٍ، وَإِنْ كَانَتْ تَجْلِسُ سَبْعًا فَأَحَدَ وَعِشْرُونَ، وَإِنْ كَانَتْ تَجْلِسُ عَشْرًا فَثَلَاثُونَ يَوْمًا .

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا يَكُونُ الْيَقَاسُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا .

قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ غُسْلِ الْحَائِضِ وَالنَّفَسَاءِ؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مِثْلُ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

قُلْتُ: هَلْ تَنْقُصُ شَعْرَ رَأْسِهَا؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نفاس کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: وہ تین ”قروء“ ہے اگر وہ عورت چھ دن (حیض کی حالت میں) بسر کرتی ہے تو نفاس اٹھارہ دن ہوگا اگر وہ عورت سات دن بسر کرتی ہے تو نفاس اکیس دن ہوگا اور اگر وہ دس دن بسر کرتی ہے تو نفاس کے تیس دن ہوں گے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس دن سے زیادہ نفاس نہیں ہو سکتا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت یا نفاس والی عورت کے غسل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ غسل جنابت کی مانند ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ عورت اپنے سر کے بالوں کو کھولے گی۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

58- سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْفِيكَ ثَلَاثُ غَسَلَاتٍ .

حدیث نبوی ﷺ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: تمہارے تین مرتبہ پانی بہانا کافی ہے۔

59- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الصُّفْرَةِ وَالْحُمْرَةِ أَنَّهَا حَيْضٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمَلٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَحِلُّ وَطْئُ الْحَائِضِ حَتَّى تَغْتَسِلَ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿فَاعْتَسِرُوا مِنَ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ، وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ، فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾

اللَّهُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمِنْ قَبْلِ الْقَبْلِ

قَالَ الْإِمَامُ الشَّهِيدُ أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَائِضِ تَزِيدُ أَيَّامَهَا، أَنَّ ذَلِكَ حَيْضٌ

كَانَ ذَلِكَ فِي الْعَشْرِ -

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما زرد اور سرخ نکلنے والے مواد (کے بارے میں فرماتے ہیں) یہ حیض ہے۔ امام زید فرماتے ہیں

کی حالت میں حیض نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت جب تک غسل نہ کر لے اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگلی

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”حیض کی حالت میں تم عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں جب وہ

اچھی طرح پاک ہو جائیں تو تم ان کے ساتھ صحبت کرو اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد اگلی شرمگاہ میں صحبت کرنا ہے۔

امام شہید ابوالحسن زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس حیض والی عورت کے مخصوص ایام سے زیادہ (مواد نکلتا رہے)

تو جب تک دس دن نہیں ہو جاتے وہ حیض شمار ہوگا۔



کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا بیان



بَابُ الْأَذَانِ

باب 11: اذان کا بیان



60- (حَدَّثَنِي) عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: (حَدَّثَنِي) نَصْرُ بْنُ مُزَاجِمٍ الْمُنْقَرِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ التَّيْمِيُّ قَالَ: (حَدَّثَنِي) أَبُو خَالِدٍ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: الْأَذَانُ مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُرْتَلُ فِي الْأَذَانِ، وَيُحَدَّرُ فِي الْإِقَامَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اذان میں (کلمات) دو، دو مرتبہ، اور اقامت میں بھی دو، دو مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کئے جائیں گے اور اقامت کے الفاظ تیزی سے ادا کئے جائیں گے۔

61- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ "حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ، حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ" .

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، وہ اپنی اذان میں حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

حدیث 60

اخرجه المتقى الهندي في "كنز العمال" كتاب الصلوة من قسم الافعال 'الباب الخامس: في الجماعة وفضلها واحكامها' فصل: فضل الاذان و احكامه وآدابه' عن الهميم بن قيس عن علي رضي الله عنه "موقوفا" وفي الباب احاديث كثيرة تدل على هذا ان الاذان والاقامة مثنى مثنى

(نیک عمل کی طرف آؤ، نیک عمل کی طرف آؤ) دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

62- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ آذَنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَحَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْذَنَ الرَّجُلُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، وَاکْرَهُ لِلْجُنُبِ أَنْ يُؤْذَنَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا يَقِيمُ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص صبح صادق سے پہلے اذان دیدے اس نے اس چیز کو حلال کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے۔
امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص وضوء کے بغیر اذان دے البتہ میں جنبی شخص کے لیے اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اذان دے۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: اقامت وضوء کی حالت میں کہی جائے گی۔

63- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا يَدْغُهُنَّ إِلَّا عَاجِزٌ، رَجُلٌ سَمِعَ مُؤَذِّنًا وَلَا يَقُولُ كَمَا يَقُولُ، وَرَجُلٌ لَقِيَ جَنَازَةً وَلَا يُسَلِّمُ عَلَى أَهْلِهَا، وَيَأْخُذُ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ، فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ لَمْ يُكَبِّرْ، ثُمَّ يَسْجُدُ مَعَهُ وَلَا يَتَعَدَّى بِهَا .

آثار حضرت علی علیہ السلام

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں کوئی عاجز شخص ہی ترک کر سکتا ہے۔ ایک وہ شخص جو مؤذن کو سنے اور اس طرح نہ کہے جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔ ایک وہ شخص جو کسی جنازے کا سامنا کرے اور میت کو سلام نہ کرے اور اس کے پلنگ کے کناروں کو نہ تھامے (یعنی جنازے کو کندھا نہ دے) کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اسے دو گنا اجر ملے گا اور وہ شخص جو امام کو سجدے کی حالت میں پائے اور تکبیر کہہ کر سجدے میں اس کے ساتھ شامل نہ ہو اور اسے کچھ نہ سمجھے۔

64- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ آذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ .

امام زید علیہ السلام حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

65- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ إِنَّهُ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حَبْلَكَ فِي اللَّهِ، قَالَ: وَلَكِنِّي أَبْغَضُكَ فِي اللَّهِ قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ تَتَغَنَّى بِأَذَانِكَ يَعْصِي تَطْرِبَهُ، وَتَأْخُذُ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ أَخَذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا كَانَ حَظُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حدیث نبوی ﷺ

امام زید علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تم سے نفرت کرتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا وہ کیوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لیے کیونکہ تم اذان کو گانے کی طرز پر دیتے ہو اور تم قرآن پاک سکھانے کا معاوضہ لیتے ہو۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص قرآن پاک سکھانے کا معاوضہ لے گا قیامت کے دن اسے اس کا حصہ (یعنی عذاب ہوگا)۔“

66- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْأَذَانُ فِي الصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَفِي الْجُمُعَةِ، وَلَيْسَ فِي الْعِيدَيْنِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ، وَلَا فِي الْوُتْرِ أَذَانٌ، وَلَا إِقَامَةٌ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَأَذِّنِ الْفَجْرَ، وَأَقِمِ لِبَاقِي الصَّلَاةِ . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ أَذَانُ الصَّبِيِّ، وَلَا الْمَرْأَةِ لِلرِّجَالِ . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كُنْتَ فِي حَضَرٍ فَأَذَانُهُمْ يُجْزِيكَ وَإِنْ أَذَنْتَ فَهُوَ أَفْضَلُ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: پانچوں نمازوں میں اور جمعے کی نماز میں اذان دی جائے گی۔

حدیث 65:

هذه الرواية تدل على عدم جواز اخذ الاجر على تعليم القرآن لانه يكون خطأ للأخذ يوم القيامة وفي الباب احاديث اخرى تدل على هذا المعنى واخرج البيهقي حديثاً عن ابي الدرداء في هذا المعنى

وهذا ايضا احاديث اخرى تدل على ان تعليم القرآن يكون بدلا و عوضا كما في حديث ان بعض الاصحاب اخذوا اجرا في الرقية بالقرآن وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "قد اصبتهم" وهذا الحديث اخرجه اصحاب الجوامع والسنن

وهكذا يجوز النكاح على تعليم القرآن وهو اى التعليم بدلا و صدا قال للبراء وهذا الحكم ثابت بالحديث النبوي اخرجه اصحاب الصحاح والسنن

دونوں عیدوں کی نمازوں میں اذان یا اقامت نہیں ہوگی اور وتر کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم سفر کی حالت میں ہو تو تم فجر کی نماز کے لیے اذان دو اور باقی نمازوں میں اقامت کہہ دیا کرو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچے کا اذان دینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاتون کا مردوں کے لیے (اذان دینا ہے)۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم سفر کی حالت میں ہو تو لوگوں کی اذان تمہارے لیے کافی ہوگی اور اگر تم خود اذان دے دو تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

67- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلَ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُنَادُونَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَلَا يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنِينَ شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُمْ بِذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُعَدُّ لِلْمُؤَذِّنِ صَوْتُهُ، وَلَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ الْمُجَاهِدِ الشَّاهِدِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"۔

❖❖❖ حدیث 67: ❖❖❖

اخرج مسلم في "صحيحه" هذا الحديث مختصراً عن معاوية رضي الله عنه ان النبي عليه السلام قال: "المؤذنون اطول الناس اعناقاً يوم القيامة"

(صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب: فضل الاذان وهراب الشيطان عند سماعه) رقم الحديث 1389 واخرجه ابن ماجه في "سننه" عن معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهما.

في كتاب: الاذان والسنة فيها، باب: فضل الاذان وثواب المؤذنين رقم الحديث: 725 واخرجه احمد في "مسنده" عن انس بن مالك رضى الله عنه

في مسند المكثرين من الصحابة: مسند انس بن مالك، رقم الحديث: 13815

وعن معاوية ايضاً في: مسند الشاميين، حديث معاوية بن ابى سفيان رقم الحديث: 16907

واخرجه ابن حبان في "صحيحه" عن معاوية وعن ابى هريرة رضى الله عنها

في كتاب الصلوة، باب: الاذان (رقم الحديث: 1669-1670)

واخرجه الحاكم في "المستدرک" عن زيد بن ارقم مع الزيادة فيه وهو "نعم البرء بلال وهو سيد المؤذنين" رقم الحديث: 5244

في كتاب: معرفة الصحابة، باب: ذكر بلال بن رباح مؤذن رسول الله ﷺ

واخرج الحاكم ايضاً عن عبد الله بن زهير "مختصراً" رقم الحديث: 6350

في كتاب: معرفة الصحابة، باب: ذكر عبد الله بن الزبير بن العوام

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" عن مسلم (سبق تخريجه)

في كتاب: الحيض، باب: الترغيب في الاذان، رقم الحديث: 1879

واخرجه ابو يعلى الموصلي في "مسنده" عن معاوية مختصراً، باب: حديث ميمونة زوج النبي، رقم الحديث: 7388

حدیث نبوی ﷺ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اذان دینے والے آئیں گے ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔ وہ بلند آواز میں اس کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اذان دینے والوں کی آواز کو جو بھی چیز سنتی ہے وہ قیامت کے دن ان کے حق میں گواہی دے گی اور اس کی آواز اذان دینے والے کے لیے دعائے مغفرت کرے گی اور اذان دینے والے کو اس مجاہد کے اجر کی مانند اجر ملے گا جو اپنی تلوار کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوئت کر نکلتا ہے۔

(بقیہ تخریج حدیث نمبر 67) واخرجه الطبرانی في "المعجم الكبير" عن بلال رضي الله عنه 'مع الزيادة فيه' باب الباء 'بلال بن رباح مؤذن

رسول الله ﷺ رقم الحديث: 1080

واخرجه الطبرانی أيضاً عن زيد بن ارقم و عقبه بن عامر رضي الله عنه

واخرجه اسحاق بن راہویہ في "مسندہ" في الجزء الاول 'باب: ما يروى عن خلاص بن عمرو و عمار بن ابي عمار' رقم الحديث: 151

واخرجه ابن ابي شيبه في "مصنفه" عن زيد بن ارقم 'مع الزيادة فيه'

كتاب: الاذان والاقامة 'باب: في فضل الاذان و ثوابه' رقم الحديث: 2343

◆◆◆ 67 ◆◆◆

اما شهادة شئ يسع صوت المؤذن فهذا الحديث

اخرجه البخاری في "صحيحه" عن ابي سعيد الخدري 'مع اختلاف الفاظ الرواية في كتاب: الاذان' باب: رفع الصوت بالنداء 'رقم الحديث: 584

واخرجه النسائي في "سننه" ايضاً عن ابي سعيد الخدري 'مثل رواية البخاري في كتاب: الاذان' باب: رفع الصوت بالاذان 'رقم الحديث: 644

واخرجه احمد في "مسندہ" ايضاً عن ابي سعيد الخدري 'في مسند المكثرين من الصحابة' (باب: مسند ابي سعيد الخدري) رقم الحديث: 11411

اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن ابي سعيد الخدري 'كتاب الصلوٰۃ' باب الاذان 'رقم الحديث: 1661

اخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، كتاب الصلوٰۃ 'باب: فضل الاذان و رفع الصوت به شهادة من يسمعون حجرو مدر و شجر و جن و انس'

للمؤذن 'رقم الحديث: 389

اخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، كتاب الاذان 'باب: رفع الصوت بالاذان' رقم الحديث: 1608

اخرجه ابو يعلى في "مسندہ"، في "من مسند ابي سعيد الخدري" رقم الحديث: 982

اخرجه الحميدي في "مسندہ"، في "احاديث ابي سعيد الخدري" رقم الحديث: 732

اماني الحديث ذكر اجر المؤذن مثل المجاهد فلم اطلع على هذه الالفاظ مرفوعاً ولكن اخرج عبد الرزاق في "مصنفه" كتاب الصلوٰۃ 'باب: البغى

في الاذان والاجر عليه' عن محمد بن حنفية

بَابُ: أَوْقَاتُ الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے اوقات کا بیان

...—...—...

68- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ كَانَ الْفَيْ قَامَةً، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ وَقَعَ قُرْصُ الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ وَقَى الشَّفَقُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ الْفَيْ عَلَى قَامَةٍ مِنَ الزَّوَالِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ كَانَ الْفَيْ عَلَى قَامَتَيْنِ مِنَ الزَّوَالِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ وَقَعَ الْقُرْصُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ حِينَ أَصْفَرَ الْفَجْرُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ وَقْتُ .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے۔ اس وقت جب سورج ڈھل چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ ظہر کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مانند ہو چکا تھا۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ عصر کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب سورج کی ٹکیا چھپ چکی تھی۔ انہوں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ وہ مغرب کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب شفق ڈوب چکی تھی (یا نمودار ہو چکی تھی) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ وہ عشاء کی نماز ادا کر لیں۔

حدیث 68

هذه الرواية معروف بحديث امامة جبريل وبمنقول عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن ابي مسعود الانصاري في قصة تأخير الصلوة عن عمر بن عبدالعزيز ومغيرة بن شعبه

اخرجه الامام مالك في "الموطأ"، باب: وقوت الصلوة' رقم الحديث: 1

اخرجه البخاري في "صحيحه"، كتاب: مواقيت الصلوة' رقم الحديث: 499

اخرجه ابوداؤد في "سننه"، كتاب الصلوة' باب في المواقيت' رقم الحديث: 394

اخرجه الدارمي في "سننه"، كتاب الصلوة' باب: في مواقيت الصلوة' رقم الحديث: 1185

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، باقي مسند الانصار' حديث ابي مسعود عقبه بن عمرو انصاري' رقم الحديث: 22407

اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، باب العين' عقبه بن عمرو ابو مسعود انصاري' رقم الحديث: 713

پھر اگلے دن اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی اور نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا کہ آپ فجر کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ زوال کے وقت سے ایک مثل گنا ہو چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ ظہر کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ زوال کے بعد دو مثل ہو چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ وہ عصر کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب سورج ڈوب چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ وہ مغرب کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ وہ عشاء کی نماز ادا کر لیں پھر وہ اس وقت نازل ہوئے جب صبح روشن ہو چکی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ فجر کی نماز ادا کر لیں

پھر انہوں نے بتایا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ان دونوں وقتوں کے درمیان (آپ کی امت کے لیے نماز کا مخصوص) وقت ہے۔

69- سَمِعْتُ الْإِمَامَ الشَّهِيدَ أَبَا الْحُسَيْنِ زَيْدَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ فَقَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) دُلُوكُ الشَّمْسِ زَوَالُهَا وَغَسَقُ اللَّيْلِ ثَلَاثَةٌ، حِينَ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ مِنَ أَسْفَلِ السَّمَاءِ، وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ . وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْضَلُ الْأَوْقَاتِ أَوَّلُهَا، وَإِنْ أَخَّرْتَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشَّقُّقُ الْحُمْرَةُ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شہید ابوالحسین زید بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”دلوک شمس“ سے لے کر ”غسق لیل“ تک نماز قائم کرو اور بے شک ”قرآن فجر“ کے وقت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے۔“

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”دلوک شمس“ سے مراد اس کا ڈھل جانا ہے اور ”غسق لیل“ سے مراد اس کا ایک تہائی حصہ رخصت ہو جانا ہے۔ اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب آسمان کے نچلے کنارے سے سفیدی رخصت ہو جائے اور ”قرآن فجر“ میں حاضری سے مراد یہ ہے کہ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز ادا کرنے کے لیے) سب سے افضل وقت اس کا ابتدائی وقت ہے اور اگر تم اسے (ابتدائی وقت سے) مؤخر کر دو گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

70- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ سَيَاتِي عَلَى النَّاسِ أَيْمَةٌ بَعْدِي يُمَيِّتُونَ لِلصَّلَاةِ كَمَيَّةَ الْأَبْدَانِ، فَإِذَا أَدْرَكْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا وَلَتَكُنْ صَلَاتُكُمْ مَعَ الْقَوْمِ نَافِلَةً، فَإِنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا كُفْرٌ".

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کچھ ایسے لوگ حکمران بنیں گے جو نماز کو یوں فوت کر دیں گے جیسے جسم مردہ ہو جاتے ہیں اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور لوگوں کے ساتھ تمہاری ادا کی جانے والی (با جماعت) نماز نفل نماز ہوگی کیونکہ نماز کو اس کے وقت پہ ادا نہ کرنا کفر ہے۔

71- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ: مَا أَفْرَاطُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الَّذِي بَعْدَهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا ”نماز“ میں ”افراط“ سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اس کے

حدیث 70

اخرجه مسلم في "صحيحه"، كتاب الساجد و مواضع الصلوة باب: كراهية تأخير الصلوة عن وقتها المختار رقم الحديث: 648

اخرجه النسائي في "سننه"، كتاب الامامة باب: اعادة الصلوة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة رقم الحديث: 859

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، كتاب اقامة الصلوة باب: ما جاء اذا اخروا الصلوة عن وقتها رقم الحديث: 1257

اخرجه الدارمي في "سننه"، كتاب الصلوة باب: الصلوة خلف من يؤخر الصلوة عن وقتها رقم الحديث: 1227

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، مسند شاميين حديث شداد بن اوس رقم الحديث: 17163

اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، كتاب الصلوة باب: مواقيت الصلوة رقم الحديث: 1482

اخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، كتاب الصلوة باب: النهي عن ترك الصلوة جماعة نافلة رقم الحديث: 1639

اخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، كتاب الامامة والجماعة باب: اعادة الصلوة بعد ذهاب وقتها رقم الحديث: 932

اخرجه ابويعلی في "مسنده"، باب: سعيد بن سنان عن انس بن مالك رقم الحديث: 4323

اخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير"، باب العين عبد الله بن مسعود الهذلي يکني ابا عبد الرحمن رقم الحديث: 9495

اخرجه الطيالسي في "مسنده"، في احاديث ابي ذر غفاري رقم الحديث: 454

ادب: في "العطاس" باب: تحريك الراس و عض الشفتين عند التعجب رقم الحديث: 954

بعد والی نماز کا وقت داخل ہو جائے (یعنی شروع ہو جائے۔)

72- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ فِي أَرْبَعِ أَحْيَانٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفَعَ، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَنِصْفُ النَّهَارِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ چار اوقات میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے طلوع ہو کر بلند ہو جانے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے ڈوب جانے تک اور نصف نہار کے وقت جب زوال کا وقت ہوتا ہے اور جمعہ کے دن اس وقت جب امام منبر پر کھڑا ہو جائے۔

73- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قَاتَكَ الصَّلَاةُ نَسِيتَهَا فَذَكِّرْتَهَا بَعْدَ الْعَصْرِ، أَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ فَلَا تُصَلِّهَا حَتَّى يَخْرُجَ ذَلِكَ الْوَقْتُ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ غَرَبَتْ: أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ، وَكَذَلِكَ لَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ طَلَعَتْ .
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا بَعْدَ طُلُوعِهَا، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا، وَلَا عِنْدَ قِيَامِهَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تمہاری نماز قضاء ہو جائے یا تم اسے بھول جاؤ اور پھر تمہیں عصر کے بعد یا فجر کے بعد یاد آئے تو تم اس وقت تک اسے ادا نہ کرو جب تک وہ وقت گزر نہ جائے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اور پھر سورج غروب ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

اسی طرح اگر وہ شخص فجر کی نماز میں ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے اور پھر سورج طلوع ہو جائے (تو یہ نماز بھی جائز ہوگی)۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عصر کے بعد نماز جنازہ ادا کر لی جائے یا فجر کے بعد ادا کی جائے۔

البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد نماز جنازہ ادا کرنا درست نہیں ہے اور نہ ہی سورج غروب ہوتے وقت اور نہ ہی اس کے قیام (یعنی زوال کے وقت)۔

بَابُ: التَّكْبِيرُ فِي الصَّلَاةِ

باب 13: نماز میں تکبیر کہنا

...—...—...

74- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى إِلَى فُرُوعِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات نقل کرتے ہیں: وہ پہلی تکبیر میں کانوں کی اوپری کنارے تک اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے اور پھر ”رفع یدین“ تکبیر کرتے تھے یہاں تک کہ وہ نماز مکمل کر لیتے تھے۔

75- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، كَبَّرَ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ.

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب مؤذن یہ کہتا ”قد قامت الصلوة“ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ دیتے تھے اور وہ (اقامت ختم ہونے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

76- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي رَفْعٍ وَخَفْضٍ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (نماز کے دوران) اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

77- وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى فَرِيضَةً، وَبَاقِيَ التَّكْبِيرِ سُنَّةً.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ سَبَّحَ أَوْ هَلَّلَ كَانَ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِتَكْبِيرٍ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہی جائے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی تکبیر فرض ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سبحان اللہ پڑھ لے یا لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو وہ نماز میں داخل شمار ہوگا۔
امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: آدمی نماز میں صرف تکبیر کہہ کر داخل ہو سکتا ہے۔

78- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ"

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالبؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کی کنجی وضوء ہے اور یہ تکبیر کے ذریعے شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہوتی ہے۔

79- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ، وَهُوَ رَاكِعٌ فَكَبَّرَ تَكْبِيرَةً وَاحِدَةً يُرِيدُ بِهَا الدُّخُولَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَكَعَ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ .

آراء امام زید بن علیؑ

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: جب نمازی امام کو ایسی حالت میں پائیں کہ وہ رکوع میں جاچکا ہو تو مقتدی ایک تکبیر کہہ کر اس کے ذریعے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اور پھر رکوع میں چلا جائے تو یہ بات اس کے لیے جائز ہوگی۔



بَابُ: اسْتِفْتَا حُ الصَّلَاةِ

باب 14: نماز کا آغاز کرنا

——***

حدیث 78

اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن علیؑ ابواب الطهارة باب: ان مفتاح الصلوة الطهور رقم الحديث: 3

اخرجه ابو داؤد فی "سننه"، عن علیؑ کتاب الطهارة باب: فرض الوضوء رقم الحديث: 61

اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن علیؑ کتاب الطهارة و سننها باب: مفتاح الصلوة الطهور رقم الحديث: 275

اخرجه الدارمی فی "سننه"، عن علیؑ کتاب الطهارة باب: مفتاح الصلوة طهور رقم الحديث: 687

اخرجه الامام احمد فی "مسنده"، عن علیؑ مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند علی بن ابی طالب رقم الحديث: 1006

اخرجه الحاكم فی "المستدرک"، عن ابی سعیدؓ کتاب الطهارة رقم الحديث: 457

اخرجه ابو یعلیٰ فی "مسنده"، عن علیؑ مسند علی بن ابی طالب رقم الحديث: 616

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير"، عن ابن عباسؓ باب العين مسند عبد الله بن العباس رقم الحديث: 11369

80- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ:

”اللَّهُ أَكْبَرُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ“

ثُمَّ يَبْدِئُ وَيَقْرَأُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو صحیح طریقے کے ساتھ اپنا فرمانبردار پیدا کیا ہے اور میں مشرک لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں میں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

پھر وہ نماز کا آغاز کرتے تھے اور قرأت شروع کر دیتے تھے۔

81- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا دَخَلَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْكُوفَةَ اسْتَخْفَى فِي دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيِّ، فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ فَكَلَّمَ مَعَاوِيَةَ بْنَ إِسْحَاقَ السُّلَمِيَّ، وَنَصَرَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْعَبْسِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ خَيْثَمٍ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ الْكُوفَةِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا افْتِتَاحُهَا وَمَا اسْتَفْتَا حُهَا وَمَا تَحْرِيْمُهَا وَمَا تَحْلِيلُهَا قَالَ: فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ، وَافْتِتَاحُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَالْإِسْتِفْتَاحُ هُوَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، لِأَنَّهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ ذَلِكَ، فَأَعْجَبَ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ مِنْهُ .

آراء امام ابوحنیفہ

ابو خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہ جب کوہ تشریف لائے تو وہ عبد اللہ بن زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے

تھے۔

اس بات کی اطلاع امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملی تو انہوں نے معاویہ بن اسحاق، نصر بن خزیمہ اور سعید بن خثیم سے اس بارے میں بات چیت کی یہ حضرات امام زید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور بولے: یہ صاحب کوفہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔

امام زید رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا افتتاح کیسے ہوتا ہے؟ اس کا افتتاح کیسے ہوتا ہے؟ اس کی تحریم کیا ہے؟ اور اس کی تحلیل کیا ہے؟ (یعنی یہ شروع کیسے ہوتی ہے اور ختم کیسے ہوتی ہے؟)

ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: وضوء نماز کی کنجی ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔ اس کا آغاز تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور رفع یدین کیا کرتے تھے اور نماز کے شروع میں یہ پڑھا جاتا ہے:

”تو پاک ہے اے اللہ، حمد تیرے لیے ہے، تیرا اسم برکت والا ہے، تیری عظمت بلند ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ شروع میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

تو یہ جواب امام زید رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند آیا۔



بَابُ: الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ

باب 15: نماز میں قرأت کرنا

...—...—...

82- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ: لَمْ كَانَ يُعْلِنُ الْقِرَاءَةَ فِي الْأَوَّلَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَيُسِرُّ الْقِرَاءَةَ فِي الْأَوَّلَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَكَانَ يُسَبِّحُ فِي الْآخِرَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ وَالرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ.

آثار حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ

امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مغرب، عشاء کی ابتدائی دو رکعات میں اور فجر کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔ جبکہ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں پست آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔ وہ ظہر، عصر اور عشاء کی آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھا کرتے تھے اور مغرب کی آخری رکعت میں (بھی تسبیح پڑھا کرتے تھے)۔

83- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ

كَانَ يُجْهَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

84- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ خَدَاجٌ -

امام زید علیہ السلام اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر وہ قرأت کے بغیر ہو وہ ناکمل ہوگی۔

85- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانُوا يَقْرَأُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَلَطْتُمْ عَلَيَّ فَلَا تَفْعَلُوا" -

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے میرے (قرأت کو) خلط ملط کر دیا ہے۔ آئندہ ایسا نہیں کرنا۔

86- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَنَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فَقَرَأَهَا فِي الثَّانِيَةِ وَسَجَدَ سَجْدَةً السَّهْوِ -

حدیث 85:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والسننيد هذا الحديث باختلاف الالفاظ مع الزيادة والنقصان كما

اخرجه الترمذی في "جامعه"، عن ابی هريرة "ابواب الصلوة" باب: ترك القراءة خلف الامام' رقم الحديث: 312

اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن عبادة بن الصامت' كتاب الصلوة' باب: من ترك القراءة في صلاته' رقم الحديث: 824

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ابی هريرة' صفة الصلوة' باب: ترك القراءة خلف الامام' رقم الحديث: 919

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن ابی هريرة' كتاب اقامة الصلوة' باب: اذا قرأ الامام' فانحنوا' رقم الحديث: 848

اخرجه الامام مالك في "الموطا"، عن ابی هريرة' كتاب الصلوة' باب: ترك القراءة خلف الامام فيما جهر فيه' رقم الحديث: 193

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابی هريرة' مسند المكثرين من الصحابة' باب: مسند ابی هريرة' رقم الحديث: 7268

اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن ابی هريرة' كتاب الصلوة' باب: صفة الصلوة' رقم الحديث: 1849

اخرجه اطيبراني في "معجمه الصغير" عن عبادة بن صامت' باب العين' من اسمه عبد الله' رقم الحديث: 643

اخرجه ابن ابی شعبة في "مصنفه"، عن ابی هريرة' كتاب الصلوات' باب: من كره القراءة خلف الامام' رقم الحديث: 3776

اخرجه عبدالرزاق في "مصنفه"، عن ابی هريرة' كتاب الصلوة' باب: القراءة خلف الامام' رقم الحديث: 2795

آثار امام زین العابدین (علیہ السلام)

امام زید بن علی (علیہ السلام) بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (امام زین العابدین (علیہ السلام)) کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی۔ انہیں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا یاد نہیں رہا تو انہوں نے اسے دوسری رکعت میں پڑھ لیا اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا۔

87- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ فَنَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ حَتَّى يَرْكَعَ فَلْيَسْتَوِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْرَأْ، ثُمَّ يَرْكَعْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ .

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَفْتَحُ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ وَإِنْ فَتَحَ عَلَيْهِ فَالصَّلَاةُ تَامَةٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَعْوَذَتَانِ مِنَ الْقُرْآنِ .

آراء امام زید (علیہ السلام)

امام زید بن علی (علیہ السلام) بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص نماز میں داخل ہو اور پھر قرأت کرنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ رکوع میں چلا جائے تو پھر وہ سیدھا کھڑا ہو پھر قرأت کرے پھر رکوع میں جائے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

امام زید بن علی (علیہ السلام) بیان کرتے ہیں، کوئی بھی شخص امام سے پہلے نماز شروع نہ کرے لیکن اگر وہ اس سے پہلے شروع کر لے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی

امام زید بن علی (علیہ السلام) بیان کرتے ہیں:

”معوذتین“ قرآن پاک کا حصہ ہیں۔



بَابُ: الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَمَا يُقَالُ فِي ذَلِكَ

باب 16: رکوع اور سجدے کا بیان اور ان میں کیا پڑھا جائے گا



88- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حَدِيث 88

أَخْرَجَ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَالسَّانِدُ هَذِهِ الرَّوَايَةَ مَطُولًا وَمُخْتَصَرًا كَمَا

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ عَلِيٍّ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ: بَابُ: النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 480

وَأَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ فِي "مُسْنَدِهِ" عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَابُ: مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 155

أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي "سُنَنِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: كِتَابُ الصَّلَاةِ: بَابُ: الدُّعَاءُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 876

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: كِتَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ: بَابُ: تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1045

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ"، عَنْ عَلِيٍّ: كِتَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ: بَابُ: النَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1119

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا سَاجِدٌ
قَالَ: وَإِذَا رَكَعْتَ فَعِظِمِ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا، وَإِذَا سَجَدْتَ فَسَبِّحْهُ

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں
اکرم اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں۔
نبی اکرم اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب تم رکوع میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تذکرہ کرو۔ اور جب تم سجدہ
جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو۔

89- وعن زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ شِئْتَ قُلْتَ ذَلِكَ تِسْعًا، وَإِنْ شِئْتَ سَبْعًا، وَإِنْ شِئْتَ خَمْسًا،
شِئْتَ ثَلَاثًا.

(بقیہ تخریج حدیث 88) أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابن عباس، في: من مسند بنی هاشم (باب) مسند عبد الله بن عباس
الحدیث: 1900

أخرجه الدارمی في "سننه"، عن ابن عباس، كتاب الصلوة، باب: النهی عن القراءة في الركوع والسجود، رقم الحديث: 1325
أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن ابن عباس، كتاب الصلوة، باب: النهی عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، رقم الحديث: 548
أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن ابن عباس، كتاب الصلوة، باب: الامر بتعظيم الرب في الركوع، رقم الحديث: 602
أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن ابن عباس، كتاب الصلوة، باب: صفة الصلوة، رقم الحديث: 1900
أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن ابن عباس، كتاب الرؤيا، رقم الحديث: 6045
أخرجه ابویعلیٰ في "مسنده"، عن ابن عباس، عن علی، في مسند علی بن ابی طالب، رقم الحديث: 603
أخرجه ابویعلیٰ في "مسنده"، عن ابن عباس، عن علی، في مسند علی بن ابی طالب، رقم الحديث: 604
أخرجه ابویعلیٰ في "مسنده"، عن ابن عباس، في اول مسند ابن عباس، رقم الحديث: 2387
أخرجه البزار في "مسنده"، عن ابن عباس، عن علی، في مسند علی بن ابی طالب (باب) عبد الله بن حارث عن ابن عباس، عن علی، رقم الحديث: 69
أخرجه ابن ابی شیبہ في "مصنفه"، عن ابن عباس، كتاب الصلوات، باب: في القراءة في الركوع والسجود ومن كرهها، رقم الحديث: 69
أخرجه البيهقي في "شعب الایمان" في: الاربعون من شعب الایمان وهو باب في اللباس والزی والاولیٰ وما یکره فصل: في تحلی الرجال، رقم الحديث: 11
أخرجه النسائی في "سننه الكبرى"، عن ابن عباس، في كتاب الاستطیع، باب: تعظیم الرب في الركوع، رقم الحديث: 633
أخرجه النسائی في "سننه الكبرى"، عن علی، كتاب الزینة، باب: القسی، رقم الحديث: 9565
أخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن علی، كتاب الحيض، باب: النهی عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، رقم الحديث: 2398
أخرجه الحمیدی في "مسنده"، عن ابن عباس، في: احادیث ابن عباس ایضاً، رقم الحديث: 489
أخرجه المتقی الهندی في "کنز العمال" كتاب المعیشة والآداب، فرع في الرؤيا، رقم الحديث: 41409

قَالَ: وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھا کرتے تھے اور سجدے میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھا کرتے تھے۔

امام زید بن علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: اگر تم چاہو تو اسے نو مرتبہ پڑھ سکتے ہو اگر چاہو تو سات مرتبہ اگر چاہو تو پانچ مرتبہ اور اگر چاہو تو تین مرتبہ پڑھ سکتے ہو۔

ابو خالد واسطی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: امام زید علیہ السلام جب رکوع سے سر اٹھایا کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔
”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“

(اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے)۔

90- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فَلْيَتَفَحَّجْ فِي سُجُودِهِ، وَإِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْيَتَحَفِّزْ وَلْيَجْمَعْ بَيْنَ فَحْدَيْهَا

آثار حضرت علی علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے سجدے میں دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے اور جب کوئی عورت نماز ادا کرے تو وہ سمٹ کر سجدہ کرے اور اپنے رانوں کو ملا کر رکھے۔

91- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ رَاكِعًا فَرَكْعَ مَعَهُ اعْتَدَّ بِالرَّكْعَةِ، وَإِنْ أَدْرَكَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ فَسَجِدَ مَعَهُ لَمْ يَعْتَدْ بِذَلِكَ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: جب تم امام کو رکوع کی حالت میں پاؤ اور اس کے ساتھ رکوع کر لو تو اسے ایک رکعت شمار کرو اور اگر تم اسے سجدے کی حالت میں پاؤ اور اس کے ساتھ سجدہ کر لو تو یہ ایک رکعت شمار نہیں ہوگی۔



بَابُ: التَّشَهُّدُ

باب 17: تشہد کا بیان



92- قَالَ: وَكَانَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَالْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى كُلُّهَا لِلَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ رَسُولُهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ

قَالَ: وَكَانَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَيَقْرَأُ الْيُسْرَى
قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تُجْزِي صَلَاةً بِغَيْرِ تَشَهُّدٍ .

آراء امام زید بن علیؑ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علی رضی اللہ عنہ ابتدائی دو رکعات کے بعد تشہد میں یہ پڑھا کرتے تھے:
”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ تمام اچھے نام اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“ پھر وہ (تیسری رکعت کے لیے) اٹھ جایا کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام زید بن علیؑ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا کرتے تھے اور بائیں پاؤں کو بچا کر کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: تشہد کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

93- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ:

”الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ الطَّاهِرَاتُ النَّاعِمَاتُ السَّابِغَاتُ مَا طَهَّرَ، وَرَكَعِي وَخُلُصَ، وَنَمِي قَلِيلِي، وَمَا خَبْتُ فَلِغَيْرِ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، أَشْهَدُ نِعَمَ الرَّبِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا نِعَمَ الرَّسُولِ“

ثُمَّ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُنَبِّئُ عَلَيْهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَسْلِمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے بات بیان کرتے ہیں جب وہ تشہد میں جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں حق کے ہمراہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو سب سے بہتر پروردگار ہے اور حضرت محمد ﷺ سب سے بہتر رسول ہیں۔“

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمد و ثناء بیان کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا کرتے تھے پھر دائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور پھر بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ پڑھا کرتے تھے۔



بَابُ: الْقُنُوتُ

باب 18: قنوت کا بیان

...—...—...

94- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَفِي الْوُتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ ثُمَّ قَنَتَ بِالْكَوْفَةِ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور وتر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

پھر انہوں نے کوفہ میں وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا شروع کر دی۔

95- وَكَانَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

96- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ﴾ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ .

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات کرتے ہیں: وہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

”ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، اسباط علیہ السلام کی طرف نازل کی گئی اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے نبیوں کو دی گئی۔“
یہ آیت آخر تک ہے۔

97- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمَهُنَّ جِبْرِيلُ

حدیث 97:

- اخرجه اصحاب الجوامع والسنن والسانيد هذه الرواية مختصراً، مطولاً مع زيادة الالتفات و نقصائه كما
اخرجه النسائي في "سننه"، عن الحسن بن علي كتاب: قيام الليل و تطوع النهار باب: الدعاء في الوتر رقم الحديث:
اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن الحسن بن علي كتاب: سجود القرآن باب: القنوت في الوتر رقم الحديث: 1425
اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن الحسن بن علي في مسند اهل البيت حديث الحسن بن علي رقم الحديث: 1727
اخرجه الدارمي في "سننه"، عن الحسن بن علي في كتاب: الصلوة باب: الدعاء في القنوت رقم الحديث: 1591
اخرجه الدارمي في "سننه"، عن الحسن بن علي في كتاب: الصلوة باب: الدعاء في القنوت رقم الحديث: 1593
اخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن الحسن بن علي كتاب: الصلوة باب: ذكر خبر روى عن وقر النبي بعد الفجر رقم الحديث: 1095
اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن الحسن بن علي كتاب: الرقائق باب: الادعية رقم الحديث: 945
اخرجه الحاكم في "المستدرک"، عن الحسن بن علي كتاب: معرفة الصحابة باب: من فضائل الحسن بن علي رقم الحديث: 4800
اخرجه الحاكم في "المستدرک"، عن الحسن بن علي كتاب: معرفة الصحابة باب: من فضائل الحسن بن علي رقم الحديث: 4801
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2701
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2702
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2703
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2704
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2705
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2706
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2707
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2708
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2709
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2710
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2711
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2712
اخرجه الطبراني في "معجمه الكبير"، عن الحسن بن علي باب: الحاء (فصل) حسن بن علي رقم الحديث: 2713

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ:

”اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَنْ أَعْطَيْتَ، وَرَقِّبْنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَأَنْتَ لَا يَذُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعْزُزُ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ“.

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں یہ چند کلمات ہیں جنہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو سکھایا تھا آپ انہیں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو مجھے اس چیز میں سے ہدایت عطا کر جو ہدایت تو نے ادا کی ہے تو مجھے وہ عافیت عطا کر جو عافیت تو عطا کرتا ہے تو مجھے اس چیز سے پھیر دے جس سے تو پھیرتا ہے اور تو مجھے اس چیز میں برکت عطا کر جو تو نے عطا کی ہے تو مجھے اسی چیز کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بے شک تو فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا اور جس کا تو نگہبان ہو اسے کوئی رسوا نہیں کر سکتا اور جس کا تو دشمن ہو اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا تو برکت والا ہے۔ ہمارے پروردگار اور بلند و برتر ہے۔“



بَابُ: فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

باب 19: باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان

(بُيُوه تخریج حدیث 97) أخرجه الطبرانی في "معجمه الاوسط"، عن عائشة عن حسن بن علي 'جزء'، من اسبه على 'رقم الحديث: 3887

أخرجه الطبرانی في "معجمه الاوسط"، عن سليمان بن بريدة عن ابيه 'جزء' 5 من اسبه محمد 'رقم الحديث: 7360

أخرجه ابو يعلى في "مسنده"، عن الحسن بن علي 'في مسند الحسن بن علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 6762

أخرجه البزار في "مسنده" عن الحسن بن علي 'في مسند الحسن بن علي' رقم الحديث: 1336

أخرجه عبد الرزاق في "مصنفه"، عن ابن عباس و محمد بن علي 'في كتاب الصلوة' باب القنوت 'رقم الحديث: 4957

أخرجه عبد الرزاق في "مصنفه"، عن الحسن بن علي 'في كتاب الصلوة' باب: القنوت 'رقم الحديث: 4984

أخرجه ابن ابي شيبة في "مصنفه"، عن الحسن بن علي 'في كتاب الصلوات' باب: في قنوت الوتر من الدعاء 'رقم الحديث: 6889

أخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن الحسن والحسين 'في كتاب الحيض' باب: دعاء القنوت 'رقم الحديث: 2957

أخرجه الشيباني في "الأحاديث المثاني" عن عائشة عن الحسن بن علي 'في من ذكر الحسن بن علي' رقم الحديث: 415

أخرجه الهيثمي في "مجمع الزوائد" عن بريدة 'في كتاب الصلوة' باب القنوت 'رقم الحديث: 2381

أخرجه المنقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصلوة من قسم الاقوال 'القنوت من الاكمال' رقم الحديث: 19575

98- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَقَارَارٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتَبَتْ الْكِبَائِرُ، وَهِيَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾

قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ مَا الْكِبَائِرُ؟ فَقَالَ: قَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، پانچ نمازیں ان کے درمیان ہونے والے (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے اللہ تعالیٰ سے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

”بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے دریافت کیا کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کسی مومن کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جھوٹی گواہی دینا، والدین کی نافرمانی کرنا، میدان جنگ سے فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

99- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ أُمَّتِي يَكْفُ عَنْهَا الْبَلَاءُ مَا لَمْ يَطْهَرُوا خِصَالًا عَمَلًا بِالرِّيَاءِ وَاطْهَارَ الرِّشَاءِ، وَقَطَعَ الْأَرْحَامَ وَقَطَعَ الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ وَتَرَكَ هَذَا الْبَيْتَ أَنْ يُؤْمَ، فَإِذَا تَرَكَ هَذَا الْبَيْتَ أَنْ يُؤْمَ لَمْ يَنْظُرُوا".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت سے بلائیں دور رہیں گی جب تک ان میں یہ عادتیں ظاہر نہیں ہوں گی دکھانے کے طور پر عمل کرنا، رشتے داری کے حقوق پا مال کرنا، باجماعت نماز ترک کرنا اور اس گھر (خانہ کعبہ) کو چھوڑ دینا کہ (حج عمرے کے لیے) اس کا قصہ کیا جائے جب وہ اس گھر کو یوں ترک کر دیں گے کہ اس کی طرف رخ کیا جائے تو ان لوگوں کو نظر رحمت نہیں کی جائے گی۔

100- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ لَا يَجِيبُ إِلَى الصَّلَاةِ إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، مسجد کے پڑوس میں رہنے والے (کی اپنے گھر میں) نماز نہیں ہوتی جواذان سننے کے بعد نماز کا جواب نہیں دیتا (یعنی مسجد میں آ کر نماز ادا نہیں کرتا۔)

101- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَاسْتَبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى، فَهَلَكَ فِيهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَرَجُلٌ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بَعْدَهَا هَذَاتِ الْعُيُونُ فَاسْتَبَغَ الطُّهُورَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلَكَ فِيهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَلِكَ".

حدیث نبوی ﷺ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اس کے سائے کے نیچے وہ سایہ میں ہوگا جو اپنے گھر سے نکلے گا اس نے اچھی طرح وضوء کیا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر کی طرف جائے گا تاکہ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرض (نماز) کو ادا کرے اور اسی درمیان میں (یعنی اللہ تعالیٰ کے گھر اور اپنے گھر کے درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے) اور ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت جبکہ آنکھیں سوچکی ہوں کھڑا ہو اور اچھی طرح وضوء کرے پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر کی طرف کھڑا ہو (یعنی اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو) اور اسی دوران انتقال کر جائے۔

102- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ غَدَا عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ

حدیث 102:

اخرج اصحاب الحديث هذه الرواية مختصراً و مطولاً كما

اخرجه الامام مالك في "الموطأ"، عن ابي هريرة: كتاب: الصلوٰۃ، باب: ما جاء في النداء للصلوٰۃ، رقم الحديث: 149

اخرجه الامام مالك في "الموطأ"، عن ابي هريرة: كتاب: صلاة الجامعة، باب: ما جاء في العتمة والصبح، رقم الحديث: 293

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الاذان، باب: الاستهام في الاذان، رقم الحديث: 590

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الجمعة والامامة، باب: فضل التهجير الى الظهر، رقم الحديث: 624

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الجمعة والامامة، باب: فضل العشاء في الجمعة، رقم الحديث: 626

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الجمعة والامامة، باب: الصف الاول، رقم الحديث: 688

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الشهادات، باب: القرعة في المشكلات، رقم الحديث: 254

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن ابي هريرة: كتاب: الصلوٰۃ، باب: تسوية الصفوف واقامتها، رقم الحديث: 437

فَوَجَدَهُ مُتَصَبِّحًا يَعْنِي: نَائِمًا،
فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ!
قَالَ: كَانَ مِنِّي مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ فَنِمْتُ
فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَفْتَرَكْتَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ؟

(بقية تخريج حديث 102) أخرجه مسلم في "صحيحه"، عن أبي هريرة "كتاب الساجد ومواضع الصلوة" باب: فضل صلوة الجماعة' رقم الحديث: 551

أخرجه النسائي في "سننه"، عن أبي هريرة "كتاب: المواقيت" باب: الرخصة في أن يقال للعشاء الغتمة' رقم الحديث: 540

أخرجه النسائي في "سننه"، عن أبي هريرة "كتاب: الاذان" باب: الاستهانة على التأذين' رقم الحديث: 671

أخرجه النسائي في "سننه"، عن أبي بن كعب' كتاب: الامامة' باب: الجامعة اذا كانوا اثنين' رقم الحديث: 843

أخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن عائشة' كتاب: الساجد والجماعات' باب: صلاة العشاء والفجر في جماعة' رقم الحديث: 796

أخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن أبي هريرة' كتاب: الساجد والجماعات' باب: صلاة العشاء والفجر في جماعة' رقم الحديث: 797

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 7225

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 7724

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 8009

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 8859

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 9482

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 10077

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 10102

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 10221

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 10889

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي هريرة' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند أبي هريرة' رقم الحديث: 10911

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن انس' في مسند الكثيرين من الصحابة' (باب) مسند انس بن مالك' رقم الحديث: 12555

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي بن كعب' في مسند الانصار' (باب) حديث أبي بصير العبدى وابنه عبد الله بن أبي بصير

عن أبي بن كعب' رقم الحديث: 21302

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي بن كعب' في مسند الانصار' (باب) حديث أبي بصير العبدى وابنه عبد الله بن أبي بصير

عن أبي بن كعب' رقم الحديث: 21303

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن أبي بن كعب' في مسند الانصار' (باب) حديث أبي بصير العبدى وابنه عبد الله بن أبي بصير

عن أبي بن كعب' رقم الحديث: 21309

أخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن عائشة' في باقي مسند الانصار' (باب) حديث السيدة عائشة' رقم الحديث: 24550

أخرجه الدارمي في "سننه"، عن أبي بن كعب' في كتاب الصلوة' باب: أي الصلوة على المنافقين أثقل' رقم الحديث: 1269

أخرجه الدارمي في "سننه"، عن أبي هريرة' في كتاب الصلوة' باب: أي الصلوة على المنافقين أثقل' رقم الحديث: 1273

أخرجه الدارمي في "سننه"، عن أبي هريرة' في كتاب الصلوة' باب: أي الصلوة على المنافقين أثقل' رقم الحديث: 1274

فَقَالَ: نَعَمْ!

فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ لَأَنْ أَصَلِّيَ الْفَجْرَ وَعِشَاءَ الْآخِرَةِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْيِيَ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا، وَلَوْ حَبَوًّا، وَأَنْتَهُمَا لَيَكْفُرَانِ مَا بَيْنَهُمَا".

حدیث نبوی ﷺ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ حضرت

(بقیہ تخریج حدیث 102) اخرجہ ابن خزیمة فی "صحیحة"، عن ابی ہریرۃ فی کتاب الصلوٰۃ باب: ذکر الحض علی شہود صلوٰۃ العشاء والصبح

رقم الحدیث: 1475

اخرجہ ابن خزیمة فی "صحیحة"، عن ابی بن کعب فی کتاب الصلوٰۃ باب: ذکر بیان ان ما کثر من العدد فی الصلوٰۃ جماعة

کانت الصلوٰۃ افضل رقم الحدیث: 1476

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحة"، عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب: الاذان رقم الحدیث: 1659

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحة"، عن ابی بن کعب کتاب الصلوٰۃ باب: الامامة والجماعة رقم الحدیث: 2056

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحة"، عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب: فرض الجماعة الاعذار التي تبیح ترکها رقم الحدیث: 2098

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحة"، عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب: فرض متابعة الامام رقم الحدیث: 2153

اخرجہ الطیالسی فی "مسند"، عن ابی بن کعب (باب) احادیث ابی بن کعب رقم الحدیث: 554

اخرجہ الطبرانی فی "معجمه الاوسط"، عن ابی بن کعب جزء 2 رقم الحدیث: 1834

اخرجہ الطبرانی فی "معجمه الاوسط"، عن ابی بن کعب جزء 9 (باب) من اسمه مفضل رقم الحدیث: 9217

اخرجہ ابن ابی شیبہ فی "مصنفه"، عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوات باب: فی التخلف فی العشاء والفجر رقم الحدیث: 3351

اخرجہ ابن ابی شیبہ فی "مصنفه"، عن ابی بن کعب کتاب الصلوات باب: فی التخلف فی العشاء والفجر رقم الحدیث: 3352

اخرجہ ابن ابی شیبہ فی "مصنفه"، عن عائشہ کتاب الصلوات باب: فی التخلف فی العشاء والفجر رقم الحدیث: 3356

اخرجہ النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن عائشہ کتاب الصلوٰۃ باب: فضل صلوٰۃ العشاء والآخرة رقم الحدیث: 386

اخرجہ النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن عائشہ کتاب الصلوٰۃ باب: فضل صلوٰۃ العشاء والآخرة رقم الحدیث: 387

اخرجہ النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی بن کعب کتاب: الامامة والجماعة باب: الجماعة اذا كانوا اثنين رقم الحدیث: 917

اخرجہ النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی ہریرۃ کتاب: مواقيت الصلوٰۃ باب: الرخصة فی ان یقال للعشاء والعته رقم الحدیث: 1521

اخرجہ النسائی فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی ہریرۃ کتاب: الاذان باب: الاستہام علی النداء رقم الحدیث: 1635

اخرجہ البيهقي فی "سننه الکبریٰ"، عن ابی ہریرۃ کتاب: الحيض باب: ما جاء فی التشديد فی ترك الجماعة من غير عذر رقم الحدیث: 4710

اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ

باب: الصلوٰۃ الوسطی ای الصلوات رقم الحدیث: 918

اخرجہ الکسی فی "المنتخب من مسند عبد بن حمید" عن ابی بن کعب (باب) حدیث ابی بن کعب رقم الحدیث: 173

اخرجہ الهیثمی فی "مجمع الزوائد" عن انس فی کتاب: الصلوٰۃ باب: فی صلوٰۃ العشاء الآخرة والصبح فی جماعة رقم الحدیث: 2145

ابودرداءؓ کے پاس گئے تو انہیں صبح کے وقت سویا ہوا پایا۔ حضرت علیؑ نے دریافت کیا اے ابودرداء! کیا وجہ ہے، انہوں نے جواب دیا میں رات کو کچھ نوافل پڑھتا رہا تھا اس لیے سو گیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: کیا آپ نے صبح کی نماز باجماعت ترک کر دی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اے ابودرداء! میرا فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر میرے نزدیک اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں ان دونوں نمازوں کے درمیان عبادت کرتا رہوں کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

”اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ان دونوں (نمازوں کو باجماعت ادا کرنے) کا کیا ثواب ہے تو یہ ضرور اس میں شریک ہوں اگرچہ سرین کے بل گھیٹ کر آئیں اور یہ دونوں نمازیں ان کے درمیان (کی جانے والی خطائیں) معاف کر دیتی ہیں۔“

103- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِسْبَاحُ الطُّهُورِ فِي السَّبَرَاتِ، وَنَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .
آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل سردی کے موسم میں (یا طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت) اچھی طرح وضوء کرنا اور جماعت کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔



بَابُ: مَنْ يَوْمُ النَّاسِ وَمَنْ أَحَقُّ بِذَلِكَ

باب 20: لوگوں کی امامت کون کرے اور کون اس کا زیادہ حقدار ہے



104- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقُرْآنِ سَوَاءً فَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَكْبَرَهُمْ سِنًا .

حدیث 104

اخرج هذا الحديث اصحاب الجوامع والسانيد والسنن مع الزيادة والاختصار واختلاف الالفاظ كما

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن ابى مسعود الانصارى، كتاب: المساجد ومواضع الصلوة، باب: من احق بالامامة، رقم الحديث: 673

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن ابى مسعود الانصارى، في كتاب: المساجد ومواضع الصلوة، باب: من احق بالامامة، رقم الحديث: 673

اخرجه الترمذی في "جامعه"، عن ابى مسعود الانصارى، في: ابواب الصلوة، من احق بالامامة، رقم الحديث: 235

اخرجه النسائی في "سننه"، عن ابى مسعود الانصارى، كتاب: الامامة، باب: من احق بالامامة، رقم الحديث: 780

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو نماز وہ شخص پڑھائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی اس کا حافظ ہو) اور اگر وہ لوگ قرآن پاک میں برابر ہوں تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو۔

105- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يُصَلِّي خَلْفَ الْحُرُورِيَّةِ وَلَا خَلْفَ الْمَرْجِيَّةِ وَلَا الْقَدَرِيَّةِ، وَلَا مَنْ نَصَبَ حَرْبًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ

قَالَ وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْمَكْفُوفِ وَالْأَعْرَابِ
قَالَ: وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَخِّصُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُلُوكِ وَوَلَدِ الزَّنَا إِذَا كَانَ عَفِيفًا .

آراء امام زید بن علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حروریہ، خوارج، مرجئہ، قدریہ اور جن لوگوں نے آل محمد ﷺ کے خلاف جنگ کی ہو ان کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

امام زید رضی اللہ عنہ نابینا شخص اور دیہاتی کے پیچھے نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے غلام اور زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت دی ہے جبکہ وہ

(بقیہ تخریج حدیث 104) أخرجه الإمام أحمد في "مسند"، عن أبي مسعود الأنصاري في مسند الشاميين (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری:

رقم الحدیث: 17104

أخرجه الإمام أحمد في "مسند"، عن أبي مسعود الأنصاري في مسند الشاميين (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری: رقم الحدیث: 17133

أخرجه الإمام أحمد في "مسند"، عن أبي مسعود الأنصاري في مسند الشاميين (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری: رقم الحدیث: 17138

أخرجه الإمام أحمد في "مسند"، عن أبي مسعود الأنصاري في مسند الشاميين (باب) بقیة حدیث ابی مسعود الانصاری: رقم الحدیث: 17140

أخرجه الإمام أحمد في "مسند"، عن أبي مسعود الأنصاري في: باقي مسند الانصار (باب) حدیث ابی مسعود عقبہ بن عامر انصاری: 22394

أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن أبي مسعود الأنصاري في: كتاب الصلوة باب: ذكر احق الناس بالامامة رقم الحدیث: 1507

أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن أبي مسعود الأنصاري في: كتاب الصلوة باب: فرض متابعة الامام رقم الحدیث: 2133

أخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن أبي مسعود الأنصاري في: كتاب الصلوة باب: فرض متابعة الامام رقم الحدیث: 2144

أخرجه الطيالسي في "مسند"، عن أبي مسعود في: احاديث ابی مسعود البدری: رقم الحدیث: 610

أخرجه عبد الرزاق في "مصنفه"، عن أبي مسعود في: كتاب الصلوة باب: القوم يجتمعون من يؤمهم رقم الحدیث: 3808

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن أبي مسعود في: كتاب الصلوات باب: من قال يؤم القوم اقرام رقم الحدیث: 3451

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي مسعود في: كتاب الامامة والجماعة باب: من احق بالامامة رقم الحدیث: 855

أخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال"، (عن مسلم) في: كتاب الصلوة من قسم الافعال (باب) صفات الامام وآدابه رقم الحدیث: 20414

أخرجه العطيبي التبريزي في "مشكاة المصابيح"، (عن مسلم) كتاب الصلوة باب الامامة الفصل الاول رقم الحدیث: 117

شخص خود پاکدامن ہو۔



بَابُ: إِقَامَةُ الصُّفُوفِ

باب 21: صفیں قائم کرنا

...—...—...

106- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَفْضَلُ الصُّفُوفِ أَوَّلُهَا وَهُوَ صَفُّ الْمَلَائِكَةِ وَأَفْضَلُ الْمُقَدَّمِ مَيَامِنِ الْإِمَامِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَالزُّمُورَ عَوَاتِقُكُمْ وَلَا تَدْعُوا خِلَلًا فَيَتَخَلَّلَكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَتَخَلَّلُ أَوْلَادَ الْحَذَفِ .

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، سے افضل صف پہلی صف ہے اور وہ فرشتوں کی صف ہے اور پہلی صف میں وہ لوگ زیادہ فضیلت رکھتے ہیں جو امام کے دائرہ طرف ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو درست کر لو اور اپنے کندھوں کو ملا کر رکھو اور کوئی خلاء نہ چھوڑو ورنہ شیطان تمہارے درمیان اسی طرح خلل ڈال دے گا جیسے اس (یعنی میں رہنے والی ایک قوم) "اولاد حذف" کے درمیان خلل ڈال دیا گیا تھا۔

107- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آمَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَتَقَدَّمَ مَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَفَنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى بِنَا، ثُمَّ قَالَ: "إِذَا كَانَ اثْنَانِ فَلْيَقُمْ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِ الْآخَرِ .

حدیث 106

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والسائید هذه الرواية مع اختلاف الالفاظ كما

اخرجه الامام احمد في "مسند"، عن ابراء في: مسند الكوفيين (باب) حديث ابراء بن عازب رقم الحديث: 18641

البر عن ابراء بن عازب، حرف الجيم، باب الجيم من اسم جعفر، رقم الحديث: 330

اخرجه ابن ابى شيمية في "مصنف"، عن ابراء بن عازب، كتاب الصلوات، باب: ما قالوا في اقامة الصف، رقم الحديث: 3526

اخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن ابراء بن عازب، كتاب الحيض، باب: اقامة الصفوف و تسويتها، رقم الحديث: 4965

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، میں تھا اور ایک انصاری شخص تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”جب دو لوگ ہوں تو ان میں سے ایک دوسرے کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے۔“

108- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصُّفُوفِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَكَذَا صَلَّيْتُ وَحَدَّكَ لَيْسَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”فَاعِدْ صَلَاتَكَ“ .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے صفوں کے پیچھے (تہا) کھڑے ہو کر نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس طرح اکیلے نماز ادا کی ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی نہیں تھا؟ اس نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز دوبارہ پڑھو۔



حدیث 108:

خرجه الترمذی فی "جامعه"، عن وابصة بن معبد فی کتاب الصلوة، باب: الصلوة خلف الصف وحده رقم الحدیث: 230

خرجه الترمذی فی "جامعه"، عن وابصة بن معبد فی کتاب الصلوة، باب: الصلوة خلف الصف وحده رقم الحدیث: 231

خرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن وابصة بن معبد فی کتاب الصلوة، باب: فرض متابعة الامام رقم الحدیث: 2200

خرجه ابن حبان فی "صحیحه"، عن وابصة بن معبد فی کتاب الصلوة، باب: فرض متابعة الامام رقم الحدیث: 2201

خرجه دار قطنی فی "سننه"، عن وابصة فی کتاب الصلوة، باب: صلوة الامام وهو جنب او عتد رقم الحدیث: 5

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن ابن عباس، باب العین، احادیث عبد اللہ بن العباس رقم الحدیث: 11658

خرجه الطبرانی، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 374

خرجه عبدالرزاق فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 377

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 378

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 380

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 382

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، زیاد بن الجعد عن وابصة رقم الحدیث: 384

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، حنشل بن معتبر عن وابصة رقم الحدیث: 395

خرجه الطبرانی فی "مصفه"، عن وابصة، باب الواو، حنشل بن معتبر عن وابصة رقم الحدیث: 397

خرجه الضحاوی فی "شرح معانی الآثار"، عن وابصة فی کتاب الصلوة، باب: من صلی خلف الصف وحده رقم الحدیث: 2139

خرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ"، عن وابصة، کتاب الحوض، باب: کراهیة الوقوف خلف الصف وحده رقم الحدیث: 4991

بَابُ: مَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْتَنَبَ فِي الصَّلَاةِ

باب 22: نماز کے دوران کن چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے

...—...—...

109- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: النَّعَاسُ وَالشَّائِبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَائَبَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ، فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ، وَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ دورانِ اوگھ اور جمہای شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو نماز کے دوران جمہای آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور جب کسی شخص کو نماز کے دوران چھینک آئے تو وہ اپنے دل میں الحمد للہ پڑھے۔

110- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَغْبُكُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: "أَمَّا هَذَا فَلَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کے دوران اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے دل خشوع و خضوع ہوتا تو اس کے اعضاء بھی ایسے ہوتے۔

111- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا دَخَلْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَا تَلْتَفِتْ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا، وَلَا تَنْبَلْ بِالْحَصَى، وَلَا تُفْرِقْ أَصَابِعَكَ وَلَا تَنْفُضَ أَمَامَكَ، وَلَا تَمَسَّحَ جَبْهَتَكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب تم نماز میں داخل ہو تو دائیں طرف یا بائیں طرف توجہ نہ کرو اور کنکریوں کے ساتھ نہ کھیلو اور اپنی انگلیوں کو چٹاؤ نہیں اور اپنے ناخنوں کو منہ میں نہ ڈالو اور اپنی پیشانی کو اس وقت تک صاف نہ کرو جب تم نماز سے فارغ نہیں ہو جاتے۔

112- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا دَرَأُ مَا اسْتَطَاعَتْهُمُ.

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کو توڑتی نہیں ہے۔ تاہم جہاں تک ہو سکے تم ایسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کرو۔



بَابُ: الْحَدَّثُ فِي الصَّلَاةِ

باب 23: نماز کے دوران وضوء ٹوٹ جانا

...—...—...

113- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ تَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ، أَوْ يَرْعَفُ، أَوْ يَذْرَعُهُ الْقَيْ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَيَبْنِي عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَشَهَّدَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جس کی ہوا خارج ہو جائے یا اس کی کسیر پھوٹ جائے یا اسے قے آجائے اور وہ اس وقت نماز کی حالت میں ہو (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) وہ شخص وضوء کرے گا اور جتنی نماز اس کی گزر چکی تھی وہیں سے آگے شروع کر دے گا لیکن اس دوران اس نے اگر کوئی گفتگو کر لی تو وہ شروع سے نماز پڑھے گا اگر وہ تشہد پڑھ چکا ہو تو اس کی نماز مکمل شمار ہو گی۔

114- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذِهِ الثَّلَاثُ يَبْنِي عَلَيْهِنَّ، وَثَلَاثٌ لَا يَبْنِي عَلَيْهِنَّ الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ وَالْفَقِيقَةُ، أَنَّهَا تَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ، فَيَحْدُثُ بِهِ حَدَّثٌ يَأْخُذُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّي بِالْقَوْمِ بَاقِيَ صَلَاتِهِمْ، وَيَذْهَبُ هُوَ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَإِنْ لَحِقَ الْأَوَّلُ الثَّانِيَّ صَلَّى مَعَهُ، وَإِنْ لَمْ يَلْحَقْهُ فَقَضَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْإِمَامِ يَحْدُثُ فَيَقْدِمُ رَجُلًا لَمْ يُدْرِكْ أَوَّلَ الصَّلَاةِ إِنَّ الْإِمَامَ الثَّانِيَّ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ بَاقِيَ صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ يَقْدِمُ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلَاةِ، فَيَسَلِّمُ بِهِمْ وَيَقُومُ فَيَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ، وَيَتَوَضَّأُ الْأَوَّلُ فَيَجِيءُ وَيَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ .

آراء امام زید بن علیؑ

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: یہ تین صورتیں ایسی ہیں جن میں وہیں سے نماز آگے پڑھی جائے گی (جہاں پر نماز ٹوٹ گیا تھا) البتہ تین چیزوں میں ایسا نہیں کیا جاسکے گا، پیشاب، پاخانہ اور (نماز کے دوران) تہقہہ لگانا کیونکہ یہ وضوء اور نماز دونوں کو توڑ دیتے ہیں۔

امام زید بن علیؑ امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اور اس کا وضوء ٹوٹ جائے تو وہ اپنے پیچھے موجود کسی شخص کا ہاتھ تھام کر اسے آگے کر دے گا اور وہ دوسرا شخص لوگوں کو باقی نماز پڑھا دے گا وہ امام جائے گا وہ نماز کرے گا اور پھر واپس آئے گا اگر پہلا امام دوسرے امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کر لے گا اور اگر اس کے ساتھ شامل نہیں ہوا تو جتنی نماز باقی رہ گئی تھی وہ اسے ادا کر لے گا۔

امام زید بن علیؑ امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا وضوء ٹوٹ چکا ہو اگر وہ کسی ایسے شخص کو آگے کرے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ نہیں پایا تھا تو دوسرا امام لوگوں کو باقی کی نماز پڑھا دے پھر اس شخص کو آگے کرے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ پایا تھا تو وہ ان لوگوں کو سلام پھیروا دے اور وہ امام (جسے پہلے آگے کیا تھا) اپنی بقیہ نماز پوری کر لے پہلے والا امام وضوء کرے گا باقی جو نماز رہ گئی تھی اسے ادا کر لے گا۔

115- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا أَوْ مُتَعَمِّدًا أَنَّهُ تَنْقَطِعُ صَلَاةٌ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ إِنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ .

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شخص نماز کے دوران بھول کر یا جان بوجھ کر کوئی بات کر لے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران سلام کا جواب دیدے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

116- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حَدِيث 116:

اخرجه اصحاب الصحاح والسنن هذه الرواية عن ابن مسعود معنا

اخرجه الطبرانی في "مصنفه"، باب العين عبد الله بن مسعود الهزلي يكنى ابا عبد الرحمن حليف بني زهرة بدري وكان ممن هاجر الى ارض الحبشة الهجرة الاولى رقم الحديث: 10! 8

اخرجه المتقى الهندي في "كنز العمال"، (عن الطبرانی) في كتاب الصلوة من قسم الاقوال الفصل الثالث: في مفسدات الصلوة وعظورها آدابها ومباحاتها الفرع الاول: في المفسدات رقم الحديث: 19916

اخرجه السيوطي في "الجامع الكبير او جمع الجوامع"، (عن الطبرانی) 'حرف النون' (نهينا عن الكلام)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ عُمْرِهِ اعْتَمَرَهَا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى زَانَصَرَ قَالَ: أَيُّنَ الْمُسْلِمِ قَبِيلٌ؟ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنَّهُ أَتَانِي جَبْرِيلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّهُ أَمَّتَكَ أَنْ يَرُدُّوا السَّلَامَ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے پہلا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز کی حالت میں تھے۔ آپ نے اس کو جواب نہیں دیا جب آپ نے نماز مکمل کر لی جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے سلام کرنے والا شخص کہاں ہے میں نماز کی حالت میں تھا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ اپنی امت کو اس بات سے منع کر دیں کہ وہ نماز کے دوران سلام کا جواب دیں۔

117- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ تَلَقَّاءَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى.

حدیث 117:

اخرج اصحاب الجوامع والسانيد الرواية "مرفوعاً" مع اختلاف اللفاظ والزيادة والاختصار كما

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن انس' ابواب الساجد' باب: حك البزاق بايدي' رقم الحديث: 397

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة' ابواب الساجد' باب: حك المغطا بالحصي من المسجد' رقم الحديث: 400

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي هريرة' ابواب الساجد' باب: لا يصبق عن يمينه في الصلوة' رقم الحديث: 401

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ابي سعيد' ابواب الساجد' باب: ليمزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى' رقم الحديث: 404

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن ابي سعيد الخدري' كتاب الساجد ومواضع الصلوة' باب: النهي عن البصاق في المسجد في الصلوة وغيرها'

رقم الحديث: 548

اخرجه الترمذي في "سننه"، عن ابي سعيد الخدري' كتاب الساجد' باب: ذكر نهى النبي عن ان يصبق الرجل بين يديه او عن يمينه' رقم الحديث: 725

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابي هريرة' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند ابي هريرة' رقم الحديث: 7598

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابي سعيد الخدري' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: 11309

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابي سعيد الخدري' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: 11567

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابي سعيد الخدري' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: 11855

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابي هريرة' ابواب الساجد' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: 11897

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن انس بن مالك' في مسند البكثريين من الصحابة' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: 13088

اخرجه ابن خزيمة في "صحيحه"، عن ابي سعيد الخدري' في كتاب الصلوة' باب: الرخصة في بصق المصلي عن يساره او تحت قدمه اليسرى'

رقم الحديث: 874

اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن جابر' كتاب الصلوة' باب: ما يكره للمصلي وما لا يكره' رقم الحديث: 2266

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص نماز کے دوران سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھو کے وہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔

118- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ .

(بقیہ تخریج حدیث 117) اخرجه ابن حبان في "صحيحه"، عن ابى سعيد، كتاب الصلوة، باب: ما يكره للبصلى و ما لا يكره من الحديث: 2271

اخرجه ابو يعلى في "مسنده"، عن ابى سعيد، في: من مسند ابى سعيد الخدرى، رقم الحديث: 975

اخرجه ابو يعلى في "مسنده"، عن ابى سعيد، في: من مسند ابى سعيد الخدرى، رقم الحديث: 993

اخرجه ابو يعلى في "مسنده"، عن انس، في: قتادة عن انس، رقم الحديث: 3169

اخرجه عبد الرزاق في "مصنفه"، عن ابى هريرة، في: كتاب الصلوة، باب: النحامة في المسجد، رقم الحديث: 1681

اخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن ابى سعيد الخدرى، في: كتاب الساجد، باب: ذكر نهى النبي عن ان يزيق الرجل بين يديه او يمينه، رقم الحديث: 804

اخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، (عن مسلم)، كتاب الحيض، باب: من يزيق و هو يصلى، رقم الحديث: 3408

اخرجه الحميدى في "مسنده"، عن ابى سعيد الخدرى، في: احاديث ابى سعيد الخدرى، رقم الحديث: 728

اخرجه الحميدى في "مسنده"، عن ابى سعيد الخدرى، في: احاديث ابى سعيد الخدرى، رقم الحديث: 729

اخرجه الحميدى في "مسنده"، عن انس بن مالك، في: احاديث انس بن مالك، رقم الحديث: 1219

اخرجه البتقى الهندي، في "كنز العمال"، (عن البخارى)، كتاب الصلوة من قسم الاقوال، (باب) البزاق تجاه القبلة، رقم الحديث: 19941

حديث 118:

اخرج اصحاب الحديث هذه الرواية "مرفوعاً"

اخرجه البخارى في "صحيحه"، عن ابى هريرة، ابواب العمل في الصلوة، باب: التصفيق للنساء، رقم الحديث: 1145

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن ابى هريرة، كتاب الصلوة، باب: تسبيح الرجل وتصفيق المرأة، رقم الحديث: 422

اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب الصلوة، باب: التصفيق في الصلوة، رقم الحديث: 939

اخرجه الترمذى في "جامعه"، عن ابى هريرة، ابواب الصلوة، باب: ان التسبيح للرجال والتصفيق للنساء، رقم الحديث: 369

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب: صفة الصلوة، باب: التصفيق في الصلوة، رقم الحديث: 1207

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب: صفة الصلوة، باب: التصفيق في الصلوة، رقم الحديث: 1208

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب: صفة الصلوة، باب: التسبيح في الصلوة، رقم الحديث: 1209

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب: صفة الصلوة، باب: التسبيح في الصلوة، رقم الحديث: 1210

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن ابى هريرة، كتاب: اقامة الصلوة والسنة فيها، باب: التسبيح للرجال في الصلوة والتصفيق للنساء، رقم الحديث: 1034

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن سهل بن سعد الساعدي، كتاب: اقامة الصلوة والسنة فيها، باب: التسبيح للرجال في الصلوة والتصفيق للنساء، رقم الحديث: 1035

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ابى هريرة، في: مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابى هريرة، رقم الحديث: 7283

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اور دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (امام

بقیہ تحریر حدیث 118) اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند المکثرین من الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 7541

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند المکثرین من الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 8878

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند المکثرین من الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 9583

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند المکثرین من الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 9679

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ والحسن فی: مسند المکثرین من الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 10118

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن الحسن (مرسل) فی مسند المکثرین الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 10393

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ (مرسل) فی مسند المکثرین الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 10599

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ (مرسل) فی مسند المکثرین الصحابۃ مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 10863

اخرجہ الامام احمد فی "مسندہ"، عن سہل بن سعد فی: باقی مسند الانصار حدیث ابی مالک سہل بن سعد رقم الحدیث: 22914

اخرجہ الدارمی فی "سننہ"، عن ابی ہریرۃ فی: کتاب الصلوٰۃ باب: التبیح للرجال والتصفیق للنساء رقم الحدیث: 1363

اخرجہ ابن خزیمۃ فی "صحیحہ"، عن ابی ہریرۃ فی: کتاب الصلوٰۃ امر النساء بالتصفیق فی الصلوٰۃ عند النائبۃ رقم الحدیث: 894

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحہ"، عن ابی ہریرۃ فی: کتاب الصلوٰۃ ما یکرہ للمصلی وما لیکرہ رقم الحدیث: 2262

اخرجہ ابن حبان فی "صحیحہ"، عن ابی ہریرۃ فی: کتاب الصلوٰۃ ما یکرہ للمصلی وما لیکرہ رقم الحدیث: 2263

اخرجہ الشافعی فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ باب: من کتاب استقبال القبۃ رقم الحدیث: 201

اخرجہ الشافعی فی "مسندہ" (مسند الشافعی بترتیب السندی) کتاب الصلوٰۃ الباب الثامن: فیما یمنع فعلہ فی الصلوٰۃ وما یباح فیہا عن ابی

ہریرۃ رقم الحدیث: 348

اخرجہ دارقطنی فی "سننہ"، عن ابی ہریرۃ کتاب الجنائز باب: الاشارة فی الصلوٰۃ

اخرجہ الطیالسی فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ ابو صالح عن ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 2399

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5742

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5749

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5824

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5857

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5966

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5979

اخرجہ الطبرانی فی "معجمہ الکبیر"، عن سہل بن سعد باب السین سہل بن سعد الساعدی رقم الحدیث: 5994

اخرجہ ابویعلیٰ فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 5955

اخرجہ ابویعلیٰ فی "مسندہ"، عن ابی ہریرۃ فی: مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 6042

اخرجہ عبدالرزاق فی "مصنفہ"، عن ابی ہریرۃ "مرفوعاً" فی: کتاب الصلوٰۃ باب: التبیح للرجال والتصفیق للنساء رقم الحدیث: 4067

اخرجہ عبدالرزاق فی "مصنفہ"، عن ابی ہریرۃ "مرفوعاً" فی: کتاب الصلوٰۃ باب: التبیح للرجال والتصفیق للنساء رقم الحدیث: 4068

اخرجہ عبدالرزاق فی "مصنفہ"، عن ابی ہریرۃ "مرفوعاً" فی: کتاب الصلوٰۃ باب: التبیح للرجال والتصفیق للنساء رقم الحدیث: 4069

اخرجہ عبدالرزاق فی "مصنفہ"، عن ابی ہریرۃ "موقوفاً" فی: کتاب الصلوٰۃ باب: التبیح للرجال والتصفیق للنساء رقم الحدیث: 4070

(کو) نماز کے دوران (متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ پڑھنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔



بَابُ: اَلْسَهْوُ فِي الصَّلَاةِ

باب 24: نماز میں کوئی سہو ہو جانا



119- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَجَدَتَا السَّهْوُ بَعْدَ

(بقیمہ تخریج حدیث 119) أخرجه عبد الرزاق في "مصنفه"، عن سهل بن سعد الساعدي في كتاب الصلوة باب: التسيح للرجال والنساء

للنساء رقم الحديث: 4072

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن أبي هريرة: كتاب الصلوات من قال التسيح للرجال والتصفيق للنساء رقم الحديث: 7253

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن أبي هريرة: كتاب الصلوات من قال التسيح للرجال والتصفيق للنساء رقم الحديث: 7254

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن سهل بن سعد: كتاب الصلوات من قال التسيح للرجال والتصفيق للنساء رقم الحديث: 7255

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن جابر: كتاب الصلوات من قال التسيح للرجال والتصفيق للنساء رقم الحديث: 7263

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن أبي هريرة: كتاب الروع على أبي حنيفة باب: هذا ماخالف به أبو حنيفة الاثر رقم الحديث: 36273

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن أبي هريرة: كتاب الروع على أبي حنيفة باب: هذا ماخالف به أبو حنيفة الاثر رقم الحديث: 36274

أخرجه ابن أبي شيبة في "مصنفه"، عن سهل بن سعد: كتاب الروع على أبي حنيفة باب: هذا ماخالف به أبو حنيفة الاثر رقم الحديث: 36275

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب السهو باب: التصفيق في الصلوة رقم الحديث: 534

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب السهو باب: التسيح في الصلوة عند الثانية رقم الحديث: 543

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب صفة الصلوة باب: التصفيق في الصلوة رقم الحديث: 1130

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب صفة الصلوة باب: التصفيق في الصلوة رقم الحديث: 1131

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب صفة الصلوة باب: التسيح في الصلوة رقم الحديث: 1132

أخرجه النسائي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب صفة الصلوة باب: التسيح في الصلوة رقم الحديث: 1133

أخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب الحيض باب: ما يقول إذا نابه شئ في صلاته رقم الحديث: 3150

أخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب الحيض باب: ما يقول إذا نابه شئ في صلاته رقم الحديث: 3151

أخرجه البيهقي في "سننه الكبرى"، عن أبي هريرة: كتاب الحيض باب: ما يقول إذا نابه شئ في صلاته رقم الحديث: 3153

أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار"، عن سهل بن سعد: كتاب الصلوة باب: الكلام في الصلوة لما يحدث فيها من السهو رقم الحديث: 2395

أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار"، عن أبي هريرة: كتاب الصلوة باب: الكلام في الصلوة لما يحدث فيها من السهو رقم الحديث: 2396

أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار"، عن أبي هريرة: كتاب الصلوة باب: الإشارة في الصلوة رقم الحديث: 2410

أخرجه الخطيب التبريزي في "مشكاة المصابيح"، عن سهل بن سعد: كتاب الصلوة باب: ما لا يجوز من العمل في الصلوة رقم الحديث: 988

أخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال"، (عن النسائي) كتاب الصلوة من قسم الاقوال سجود السهو رقم الحديث: 19838

السَّلَام، وَقَبْلَ الْكَلَامِ تُجْزِيَانِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سہو کے دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے اور کلام کرنے سے پہلے ہوں گے یہ کسی اضافے یا کسی کمی کو پورا کر دیں گے۔

120- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَامَ ذُو الشَّمَالَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زَيْدٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتُ بِنَا خَمْسًا قَالَ: فَاسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِيهِمَا قِرَاءَةً، وَلَا رُكُوعًا وَقَالَ: هُمَا الْمُرْعَمَتَانِ

حدیث 120:-

- اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'ابواب القبلة' باب: ما جاء فی القبلة ومن لا یرئی الاعادة رقم الحدیث: 396
- اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'ابواب السهو' باب: اذا صلی خسا رقم الحدیث: 1168
- اخرجه البخاری فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'كتاب التمني' باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد رقم الحدیث: 6822
- اخرجه مسلم فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'كتاب الساجد مواضع الصلوة' باب: السهو فی الصلوة والسجود له رقم الحدیث: 572
- اخرجه ابوداؤد فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب الصلوة' باب: اذا صلی خسا رقم الحدیث: 1019
- اخرجه الترمذی فی "جامعه"، عن عبد اللہ (بن مسعود) 'ابواب الصلوة' باب: سجدتی السهو بعد السلام والكلام رقم الحدیث: 392
- اخرجه النسائی فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب: صفة الصلوة' باب: ما یفعل من صلی خسا رقم الحدیث: 1254
- اخرجه النسائی فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب: صفة الصلوة' باب: ما یفعل من صلی خسا رقم الحدیث: 1256
- اخرجه النسائی فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب: صفة الصلوة' باب: ما یفعل من صلی خسا رقم الحدیث: 1259
- اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب اقامة الصلوة والسنة فیها' باب: السهو فی الصلوة رقم الحدیث: 1203
- اخرجه ابن ماجه فی "سننه"، عن عبد اللہ 'كتاب: اقامة الصلوة والسنة فیها' باب: من صلی الظهر خسا وهو ساه رقم الحدیث: 1205
- اخرجه الامام احمد فی "مسند"، عن عبد اللہ فی: مسند البکثرین من الصحابة مسند عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 3983
- اخرجه الامام احمد فی "مسند"، عن عبد اللہ فی: مسند البکثرین من الصحابة مسند عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 4418
- اخرجه الامام احمد فی "مسند"، عن عبد اللہ فی: مسند البکثرین من الصحابة مسند عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 4431
- اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'كتاب الصلوة' باب: ذکر المصلی یصلی خمس رکعات رقم الحدیث: 1056
- اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'كتاب الصلوة' باب: ذکر المصلی یصلی خمس رکعات رقم الحدیث: 1057
- اخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه"، عن عبد اللہ 'كتاب الصلوة' باب: ذکر السنة فی سجدتی بعد الکلام ساهیا رقم الحدیث: 1059
- اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبد اللہ 'باب العین' عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 9837
- اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبد اللہ 'باب العین' عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 9841
- اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر"، عن عبد اللہ 'باب العین' عبد اللہ بن مسعود رقم الحدیث: 9845

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں تو حضرت ذوالشمالین کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کوئی اضافہ ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ نے تکبیر کہی آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ نے دو سجدے کئے (آپ نے ان دونوں سجدوں میں) کوئی قرأت نہیں کی (یعنی قیام نہیں کیا) اور نہ ہی رکوع کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں (شیطان کو) رسوا کرنے کے لیے ہیں۔

121- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي الرَّجُلِ يَنْسَى فِي مَوْضِعِ الْقِيَامِ، فَيَجْلِسُ، أَوْ يَقُومُ فِي مَوْضِعِ الْجُلُوسِ، أَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يُخَافُ فِيهَا. أَوْ يُخَافُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا نَاسِيًا؟ أَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَصَلَاةً تَامَةً

وَقَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى التَّكْبِيرَ فِي الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ، وَالتَّسْبِيحَ فِي الرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ، ثُمَّ يَذْكُرُ ذَلِكَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ أَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَصَلَاةً تَامَةً

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ نَاسِيًا أَنَّهُ يَبْنِي وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. إِنْ سَلَّمَ عَلَى تَمَامٍ فِي نَفْسِهِ اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الرَّجُلِ يَنْسَى سَجْدَةً مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِي الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ، أَوِ الثَّالِثَةِ أَنَّهُ يَسْجُدُهَا وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتَّى سَلَّمَ وَتَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ.

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا نَسِيَ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، أَنْ صَلَاتِهِ تَامَةً

(بقیہ تخریج حدیث 120) أخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير"، عن عبد الله بن العيين 'عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: 9846

أخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير"، عن عبد الله بن العيين 'عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: 9852

أخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير"، عن عبد الله بن العيين 'عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: 9853

أخرجه الطبرانی في "معجمه الكبير"، عن عبد الله بن العيين 'عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: 9854

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ يَتَشَهَّدُ مِثْلَ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْلِمُ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران قیام کو بھول جائے اور بیٹھ جائے یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے تو اس کو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص ایسی نماز جس میں پست آواز میں قرأت ہوتی ہے اس میں بلند آواز میں قرأت کر لے یا بلند آواز میں قرأت والی نماز میں بھول کر پست آواز میں قرأت کر لے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا البتہ اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص قیام میں یا بیٹھے ہوئے تکبیر کہنا بھول جائے یا رکوع میں تسبیح کہنا بھول جائے یا سجدے میں تسبیح پڑھنا بھول جائے جو اسے نماز کے آخر میں یاد آئے تو اس کا سجدہ سہو کرنا لازمی ہوگا اور اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص ظہر کی نماز میں یا عصر کی نماز میں یا عشاء کی نماز میں دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دے اور وہ بھول کر ایسا کرے تو وہ وہیں سے آگے نماز پڑھے گا اور آخر میں سجدہ سہو کر لے گا۔
امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر اس نے اپنے خیال میں مکمل طور پر سلام پھیر دیا تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو فرض نماز میں سجدہ کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوسری یا تیسری رکعت میں یاد آئے تو وہ سجدہ کر لے گا اور اس کا سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا لیکن اگر اسے یاد نہیں آئے یہاں تک کہ اس نے سلام پھیر لیا اور کلام بھی کر لیا تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

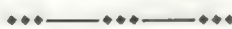
امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کی کسی سنت کو بھول جائے پھر اسے سلام پھیرنے اور بات کرنے کے بعد وہ یاد آئے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

امام زید بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ان میں تشہد میں دو رکعات کے بعد والے تشہد جیسا تشہد پڑھا جائے گا اس کے بعد وہ سلام پھیر دے گا۔



بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ تَوَمُّ النِّسَاءِ

باب 25: خاتون کا دیگر خواتین کی امامت کرنا



122- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَإِذَا نِسْوَةٌ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ يُصَلِّينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ صَلَاةٍ تُصَلِّينَ؟" قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَكُوبَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَلَا أُمَمْتِهِنَّ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ يَصْلِحْ ذَلِكَ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَقْرُؤِينَ وَسَطَهُنَّ لَاهُنَّ أَمَامِكِ، وَلَا خَلْفِكِ، وَلَيْكُنَّ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ".

حدیث نبوی ﷺ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے وہاں گھر میں ایک کنارے میں کچھ خواتین موجود تھیں جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کون سی نماز پڑھ رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! یہ فرض نماز پڑھ رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کی امامت کیوں نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ! کیا یہ ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم ان کے درمیان کھڑی ہو جاؤ نہ وہ تمہارے آگے ہوں اور نہ ہی وہ تمہارے پیچھے ہوں بلکہ وہ تمہارے دائیں طرف ہوں اور تمہارے بائیں طرف ہوں۔

123- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَوْمُ الرَّجُلِ النِّسَاءَ لَيْسَ مَعَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْدَثَ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا صَلَاةٌ فِي جَمَاعَةٍ.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کوئی مرد ایسی خواتین کی امامت نہیں کروا سکتا جن کے ہمراہ کوئی مرد (مقتدی) نہ ہو۔ تم نے غور نہیں کیا اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو پھر وہ کیا کرے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا ایسا نہیں ہے؟ خواتین پر اذان دینا، اقامت کہنا یا نماز باجماعت ادا کرنا لازم نہیں ہے۔



بَابُ: إِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب 26: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود شخص کی بھی فاسد ہو جائے گی

...—...—...

124- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ الْفَجْرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِكُمْ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ تَرَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: عَلَى الْإِعَادَةِ، وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ

الْإِعَادَةُ لَا تَرَىٰ أَنَّ الْقَوْمَ يَأْتُمُونَ بِإِمَامِهِمْ يَدْخُلُونَ بِدُخُولِهِ، وَيَخْرُجُونَ بِخُرُوجِهِ، وَيَرْكَعُونَ بِرُكُوعِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ، فَإِنْ دَخَلَ عَلَيْهِ سَهْوٌ دَخَلَ عَلَىٰ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ: فَآخَذَ قَوْمٌ بِقَوْلِ عَلِيٍّ وَآخَذَ قَوْمٌ بِقَوْلِ عُمَرَ.

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمرؓ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! عمر نے تمہیں نماز پڑھادی ہے لیکن وہ تو جنابت کی حالت میں تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے دریافت کیا اب آپ کی کیا رائے ہے، اے امیر المومنین! حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہے لیکن تم پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہے تو حضرت علیؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ آپ پر بھی لازم ہے اور ان سب لوگوں پر دوبارہ پڑھنا لازم ہے کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ جو لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں وہ امام کے داخل ہونے کے ساتھ نماز میں داخل ہوں گے۔ امام کے باہر نکلنے سے نماز سے باہر آئیں گے۔ امام کے رکوع کے ہمراہ رکوع کریں گے۔ امام کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کریں گے اگر امام پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے تو اس کے پیچھے موجود شخص پر بھی لازم ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت علیؑ کے قول کو اختیار کیا اور کچھ نے حضرت عمرؓ کے قول کو اختیار کیا۔

125- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ.

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود شخص کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

126- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْإِمَامِ يَسْهُو فِي صَلَاةٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَجِبُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ مَنْ خَلْفَهُ أَنْ يَسْجُدُوا لِلْسَهْوِ، قُلْتُ: وَإِنْ سَهِيَ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَلَمْ يَسْهُ الْإِمَامُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَىٰ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ.

آراء امام زید بن علیؑ

ابو خالد واسطیؑ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علیؑ سے امام کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی نماز میں سو کا شکار ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کے پیچھے موجود شخص پر بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔ میں نے دریافت کیا اگر امام کے پیچھے موجود شخص سے سہو ہر زرد ہو جاتا ہے لیکن امام سے نہیں ہوتا؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔



بَابُ: الرَّجُلُ يُدْرِكُ مَعَ الْإِمَامِ بَعْضَ الصَّلَاةِ
باب 27: جو شخص امام کے ہمراہ نماز کا کچھ حصہ پالیتا ہے

...—...—...

127- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ، وَهُوَ رَاكِعٌ، وَرَكَعَتْ مَعَهُ فَأَعْتَدَ بِتِلْكَ الرَّكَعَةِ وَإِذَا أَدْرَكْتَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَسَجَدَتْ مَعَهُ فَتَعَدَّ بِتِلْكَ الرَّكَعَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم امام کو پاؤ اور وہ رکوع کی حالت میں ہو تو تم اس کے ہمراہ رکوع میں چلے جاؤ تو تم اس کو رکعت شمار کرو گے لیکن جب تم اس کو سجدے کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ سجدہ کر لو تو تم اسے ایک رکعت شمار نہیں کرو گے۔

128- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: اجْعَلْ مَا أَدْرَكْتَ مِنَ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی ہے اسے اپنی نماز کا آغاز قرار دو۔

129- سَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَفْسِيرِ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ رَكَعَةً مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ، أَوْ الْمَغْرِبِ، أَوْ الْعِشَاءِ فَأَصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى، ثُمَّ تَشْهَدُ وَهِيَ الثَّانِيَةُ لَكَ وَأَقْرَأْ فِيهَا مَا فَاتَكَ كَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ.

سَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ مَعَ الْإِمَامِ رَكَعَةً وَعَلَى الْإِمَامِ سَجُودُ السَّهْوِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَسْجُدُ مَعَهُ، وَلَا يُسَلِّمُ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ مِنْ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَامَ هُوَ فَقَضَى مَا سَبَقَهُ بِهِ الْإِمَامُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم امام کو نماز کی ایک رکعت میں پاؤ اور وہ ظہر یا عصر کی نماز ہو یا مغرب کی نماز ہو یا عشاء کی نماز ہو تو تم اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لو پھر اس کے بعد تم تشهد کرو گے تو یہ تمہارے لیے دوسری رکعت ہو جائے گی تم اس میں وہ قرأت کرو گے جو فوت ہو گئی تھی جیسا کہ امام پر یہ لازم تھا کہ وہ قرأت کرتا۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو امام سے

ہر ایک رکعت پالیتا ہے اور امام پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا البتہ سلام نہیں پھیرے گا جب سجدہ سہو کرنے کے بعد امام سلام پھیر دے گا تو وہ شخص کھڑا ہوگا اور امام کی جو پہلے نماز گزر چکی تھی اسے ادا کر لے گا۔



بَابُ: الرَّجُلُ تَفَوُّتُهُ الصَّلَاةَ

باب 28: وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے



130- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ آتَاهُ رَجُلَانِ، فَسَلَّمَا عَلَيْهِ، وَخَوَفَنِي الْمَسْجِدَ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَصَلَيْتُمَا؟ قَالَا: لَا قَالَ: وَلَكِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فَتَحَيَّا فَصَلِّيَا، وَلْيَوْمَ أَحَدُ كَمَا صَاحَبَهُ، وَلَا أَذَانَ عَلَيْكُمَا، وَلَا إِقَامَةً وَلَا تَطَوُّعَ حَتَّى تَبْدَأَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

آثار حضرت علیؑ

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دو شخص ان کے پاس آئے۔ انہوں نے سلام کیا وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ حضرت علیؑ نے دریافت کیا کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا جی نہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: لیکن ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں تم دونوں ایک طرف جاؤ اور تم دونوں نماز ادا کر لو تم میں سے ایک اپنے ساتھی کو نماز پڑھالے تم دونوں پر اذان دینا لازم نہیں ہے اور نہ ہی اقامت کہنا لازم ہے اور نہ ہی نفلی نماز پڑھنا لازم ہے جب تک تم فرض نماز ادا نہیں کر لیتے۔

131- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ حَضَرَتْ أَيْضًا مَعَ قَوْمٍ فَلَمْ تَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعَهُمْ، فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ إِمَامُهُمْ فَقُمْ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ فَاشْفِمْ بِرُكْعَةٍ وَسَجْدَتَيْنِ وَسَلِّمْ.

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم مغرب کی نماز ادا کر لو اور پھر تم کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور تمہارا ان کے ساتھ نماز پڑھنا مجبوری ہو تو تم ان کے ساتھ نماز پڑھ لو جب امام سلام پھیر دے تو تم کھڑے ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم کوئی بات کرو اور پھر ایک رکعت اور دو سجدوں کے ذریعے اس نماز کو جفت کر لو اور پھر سلام پھیر لو۔

132- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ أَوْ الْعِشَاءَ، ثُمَّ لِحَقَّتْهَا فِي جَمَاعَةٍ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَالْأُولَى هِيَ الْفَرِيضَةُ وَالْآخِرَى نَافِلَةٌ، وَإِذَا كَانَتِ الْفَجْرُ أَوْ الْعَصْرُ أَوْ الْمَغْرِبُ، فَلَا

تَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم ظہر کی نماز اپنے گھر میں یا عشاء کی نماز اپنے گھر میں ادا کر لو اور پھر تم نماز کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو۔ پہلی نماز فرض شمار ہوگی اور دوسری نفل شمار ہوگی لیکن اگر تم فجر، عصر یا مغرب کی نماز میں ایسا کرو تو تم لوگوں کے ساتھ شامل نہ ہو۔



بَابُ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَيْنَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ

باب 29: جب امام سلام پھیر لے تو اسے نوافل کہاں ادا کرنے چاہئیں



133- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ الْإِمَامُ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِيهِ، حَتَّى يَتَنَحَّى أَوْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام اسی جگہ پر نوافل ادا کرے جہاں کھڑے ہو کر اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ چاہئے کہ وہ ایک طرف ہٹ کر جائے (اور پھر نوافل ادا کرے) یا اپنے گھر واپس جا کر (نوافل ادا کرے)۔

134- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَهْمُ فِي صَلَاةٍ أَنْ يَذَرِي أَصْلَى ثَلَاثًا، أَمْ أَرْبَعًا فَلَيْتَمَ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ بِمَا زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ .

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شخص جو اپنی نماز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ آیا اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو وہ تین کے حساب سے نماز مکمل کرے (یعنی چوتھی رکعت ادا کر لے) کیونکہ اس نے نماز میں جو اضافہ ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے کوئی عذاب نہیں دے گا۔



بَابُ: صَلَاةُ التَّطَوُّعِ

باب 30: نفل نماز کا بیان

135- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ عِنْدَ الزَّوَالِ قَبْلَ الظُّهْرِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: 'اَوَّابِينَ' کی نماز میں آٹھ رکعات ہوں گی اور یہ ظہر سے پہلے زوال کے قریب ادا کی جائے گی۔

136- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَدْعَنَّ صَلَاةَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، لَا فِي سَفَرٍ، وَلَا فِي حَضَرٍ فَإِنَّهَا قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَأَذْبَارَ السُّجُودِ﴾

وَلَا تَدْعَنَّ صَلَاةَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ الْفَرِيضَةَ، فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ فَهِيَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَأَذْبَارَ السُّجُودِ﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) ہرگز نہ چھوڑنا، سفر میں بھی نہیں اور حضر میں بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وَأَذْبَارَ السُّجُودِ"

اور تم صبح صادق کے بعد اور (فجر کے) فرض ادا کرنے سے پہلے کی دو رکعات سفر یا حضر میں کبھی نہیں چھوڑنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی دو رکعات ہیں "وَأَذْبَارَ السُّجُودِ"۔

137- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: صَلَّيْتُ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، وَرَكْعَةً بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَعِدْهُمَا فَإِنَّهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ .

راء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں صبح صادق سے پہلے ایک رکعت پڑھ لیتا ہوں اور ایک رکعت صبح صادق کے بعد پڑھتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تم ان دونوں کو دوبارہ پڑھو کیونکہ وہ دونوں (سنت) رکعات صبح صادق کے بعد ہوتی ہیں۔

138- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّيهِمَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ ان دونوں رکعات کو اس وقت تک ادا نہیں کرتے تھے جب تک صبح صادق

نہ ہو جائے اور وہ ان دونوں رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔



بَابُ: صَلَاةُ الضُّحَى

باب 31: چاشت کی نماز



139- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

*** 139

اخرج اصحاب الحديث هذه في روايتين على حدة الاول منها في صلاة الضحى والثاني في استئذان رسول الله في فتح مكة واعادة حرمتها ال يومئذ
اما الاول فقد اخرج اصحاب الجوامع والسانيد هذه الرواية كما

اخرجه الامام مالك في "الموطأ"، عن ام هاني، كتاب: قصر الصلوة في السفر، باب: صلاة الضحى، رقم الحديث: 355

اخرجه الامام مالك في "الموطأ"، عن ام هاني، كتاب: قصر الصلوة في السفر، باب: صلاة الضحى، رقم الحديث: 356

اخرجه الشيباني في "الموطأ" برأوية محمد بن حسن شيباني عن ام هاني في ابواب الصلوة، باب: الصلوة في الثوب الواحد، رقم الحديث: 163

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ام هاني، ابواب الصلوة في الثياب، الصلوة في الواحد ملتحفاه، رقم الحديث: 350

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ام هاني، ابواب التطوع، باب: صلاة الضحى في السفر، رقم الحديث: 1122

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ام هاني، ابواب العزيرة والموادة، باب: امان النساء وجوارهن، رقم الحديث: 3000

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ام هاني، كتاب المغازی، باب: منزل النبي يوم الفتح، رقم الحديث: 4041

اخرجه البخاري في "صحيحه"، عن ام هاني، كتاب الادب، باب: ماجاء في زعموا، رقم الحديث: 5806

اخرجه مسلم في "صحيحه"، عن امام هاني، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلوة الضحى، رقم الحديث: 336

اخرجه ابوداؤد في "سننه"، عن ام هاني، كتاب: الصلوة، باب: صلاة الضحى، رقم الحديث: 1290

اخرجه النسائي في "سننه"، عن ام هاني، كتاب: الطهارة، باب: ذكر الاستئذان عند الاغتسال، رقم الحديث: 225

اخرجه ابن ماجه في "سننه"، عن ام هاني، كتاب: اقامة الصلوة والسنة فيها، باب: ماجاء في صلاة الليل والنهار مثني، رقم الحديث: 1323

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26941

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26943

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26944

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26945

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26946

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26949

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 26952

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 27427

اخرجه الامام احمد في "مسنده"، عن ام هاني، في: باقي مسند الانصار، من حديث ام هاني بنت ابي طالب، رقم الحديث: 27431

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحَى إِلَّا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهَا يَوْمَئِذٍ وَكَعْتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ تَعْرِيجُ حَدِيث (139) أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي "مُسْنَدِهِ"، عَنْ أَمِّ هَانِيٍّ فِي: بَابِ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِنصَارِ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 27432

أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الْوُضوءُ بَابُ: الْإِسْتِئْثَارُ لِلَا غُتْسَالٍ مِنَ الْجَنَابَةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 237

أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الطَّهَارَةُ بَابُ: الْغُسْلُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1187

أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الصَّلَاةُ بَابُ: التَّوَاتُلُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2538

أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ"، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كِتَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1183

أَخْرَجَهُ الْبَزَارُ فِي "مُسْنَدِهِ"، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي مُسْنَدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1208

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "مُصَنَّفِهِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الصَّلَاةُ بَابُ: فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3176

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "مُصَنَّفِهِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الْبَغَاذِيُّ بَابُ: حَدِيثُ فَتْحِ مَكَّةَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 36928

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ الْكِبَرِيِّ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الطَّهَارَةُ بَابُ: الْإِسْتِئْثَارُ عِنْدَ الْغُتْسَالِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 229

أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: السَّيْرِ كِتَابُ: الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُولِ اللَّهِ مَكَّةَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 5042

أَخْرَجَهُ الْحَنْظَلِيُّ فِي "مُسْنَدِ إِسْحَاقَ بْنِ رَابِيعٍ"، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بَابُ: مَا يَرَوْنَهُ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2124

أَخْرَجَهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ فِي "كَنْزِ الْعَالِ" عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الصَّلَاةُ مِنْ قِسْمِ الْأَفْعَالِ فَصْلُ: فِي جَامِعِ النَّوَائِلِ صَلَاةُ الضُّحَى رَقْمُ الْحَدِيثِ: 23454

أَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "مَشْكَةِ الْمَصَابِيحِ" عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ كِتَابُ: الصَّلَاةُ بَابُ: صَلَاةُ الضُّحَى الْفَصْلُ الْأَوَّلُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1309

139

أَخْبَرَنَا حَدِيثُ حُرْمَةِ مَكَّةَ فَقَدْ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ مَعَ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ وَالزِّيَادَةِ وَالْإِخْتِصَارِ كَمَا

أَخْرَجَهُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كِتَابُ: الْجَنَائِزُ بَابُ: الْأَذْخَرُ وَالْحَشْيِشُ فِي الْقَبْرِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1284

أَخْرَجَهُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَبْوَابُ الْإِحْصَارِ وَجَزَاءُ الصَّيْدِ بَابُ: لَا يَنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1736

أَخْرَجَهُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: اللَّقْطَةُ بَابُ: كَيْفَ تَعْرِفُ لَقْطَةً رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2302

أَخْرَجَهُ الْبَغْدَادِيُّ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الدِّيَاتِ بَابُ: مَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلًا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6486

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الْحَجِّ بَابُ: تَحْرِيمُ مَكَّةَ وَصَيْدِهَا وَخِلَافُهَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1355

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "جَامِعِهِ"، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ كِتَابُ: الدِّيَاتِ بَابُ: حُكْمُ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقَصَا وَالْعَفْوِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1406

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كِتَابُ: مَنْاسِكُ الْحَجِّ بَابُ: النَّهْيُ أَنْ يَنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2892

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي "مُسْنَدِهِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي: مَنْ مَسَّنَدُ بَنِي هَاشِمٍ بَابُ: مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2279

أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي "صَحِيحِهِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الْحَجِّ بَابُ: فَضْلُ مَكَّةَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3715

أَخْرَجَهُ دَارِ قُطَيْبٍ فِي "سُنَنِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الْحُدُودِ وَالْدِّيَاتِ وَغَيْرِهِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 60

أَخْرَجَهُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِي "مُصَنَّفِهِ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَابُ: الْعَيْنُ أَحَادِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 11634

أَخْرَجَهُ أَبُو بَرٍّ فِي "مُسْنَدِهِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 5954

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "مُصَنَّفِهِ"، عَنْ زُهْرَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ كِتَابُ: الْبَغَاذِيُّ بَابُ: فَتْحُ مَكَّةَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 36922

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ الْكِبَرِيِّ"، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كِتَابُ: الْحَجِّ بَابُ: السُّهْنِيُّ أَنْ يَنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3875

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سُنَنِ الْكِبَرِيِّ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الْعِلْمِ بَابُ: كِتَابَةُ الْعِلْمِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 5855

أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: مَنْاسِكُ الْحَجِّ بَابُ: دُخُولُ الْحَرَمِ هَلْ يَصِلُحُ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3856

أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ"، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كِتَابُ: الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 5054

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي فَتْحِ مَكَّةَ فَأَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ أَقْفَلَهَا، وَلَمْ يَحِلَّهَا لِأَحَدٍ قَبْلِي، يَحِلُّهَا لِأَحَدٍ بَعْدِي فِيهِ حَرَامٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز ادا کی تھی اس نماز میں آپ نے اس دن دو رکعات ادا کی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: میں نے اپنے پروردگار سے مکہ فتح کرنے کے بارے میں اجازت مانگی تو اس نے مجھ کے ایک مخصوص حصے میں (یہاں جنگ کرنے) کی اجازت دے دی پھر اس کے بعد اس کی (حرمت) واپس آگئی یہ مجھ پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں یہ احترام ہے۔



بَابُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب 32: رات کے نوافل کا بیان



140- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي وَلايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ تَهَجُّدِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ مَا هُوَ لَهُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَسْتُ شَاهِدِي جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَأَدِّمَا أَجَابَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ أَحْفَظُ لِذَلِكَ مِنِّي فَقُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْتَهَجُّدُ هُوَ نُورٌ تَنُورُ بِهِ بَيْتَكَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں آدمی کے اپنے گھر میں نماز تہجد پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا اور قرآن پاک کی تلاوت کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوالحسن! کیا آپ میرے ساتھ اس وقت موجود نہیں تھے؟ جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے جو جواب دیا تھا وہ آپ کیجئے کیونکہ آپ میرے مقابلے میں اسے زیادہ اچھی طرح یاد رکھتے ہوں گے تو میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تہجد نور ہے اس کے ذریعے تم اپنے گھر کو روشن کرو۔

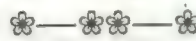
141- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَكَعَتَانِ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا خَيْرَ أَفْضَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کے آخری ایک تہائی حصے میں دو رکعات ادا کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

142- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت آٹھ رکعات ادا کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا وہ ان میں سے جس سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔



بَابُ: صَلَوةُ الْخَمْسِينَ

باب 33: پچاس رکعات

...—...—...

143- قَالَ (حَدَّثَنِي) مَوْلَانَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا فَرْطَ فِي صَلَوةِ خَمْسِينَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَلَقَدْ كَانَ رَبَّمَا صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ قُلْتُ: وَكَيْفَ صَلَوةُ الْخَمْسِينَ رَكْعَةً؟ قَالَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَكْعَةً الْفَرَايِضَ، وَثَمَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَأَرْبَعٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثَمَانِ صَلَوةُ السَّحَرِ، وَثَلَاثُ الْوُتْرِ، وَرَكَعَتَا الْفَجْرِ

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین) دن اور رات میں پچاس سے کم رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ ایک دن اور ایک رات میں ایک ہزار رکعات ادا کر لیا کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا وہ پچاس رکعات کیسے ہوتی تھیں۔ انہوں نے بتایا: نبی کریم ﷺ نے سترہ رکعت فرض ادا کئے ہیں، آٹھ رکعت ظہر سے پہلے ادا کی ہیں، چار اس کے بعد ادا کی ہیں، چار عصر سے پہلے ادا کی ہیں، چار مغرب کے بعد ادا کی ہیں اور آٹھ سحری کی نماز میں ادا کی ہیں اور تین وتر ہیں اور فجر کی دو رکعات ہیں۔

144- قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْلَمُهَا أَوْلَادَهُ .

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین) اپنی اولاد کو ان کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

بَابُ: صَلَوةُ الْوِتْرِ

باب 34: وتر کی نماز کا بیان

...—...—...

145- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْوِتْرُ سُنَّةٌ، وَلَيْسَ هُوَ عِبَادَةً.

كَالْفَرِيضَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، سنت ہے یہ فرض کی طرح لازم نہیں ہے۔

146- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الْخَيْرِ هُنَّ، يَقْرَأُ فِي الْأُولَى

﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾

وَفِي الثَّانِيَةِ

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

وَفِي الثَّالِثَةِ

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمَعْوَدَتَيْنِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور پھر اس کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص اور ”معوذتین“ پڑھا کرتے تھے۔

147- وَقَالَ: إِنَّمَا نُوتِرُ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ إِذَا خِفْنَا الصُّبْحَ فَنُبَادِرُهُ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ہمیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ہم وتر کی نماز میں صرف سورۃ اخلاص پڑھ لیتے ہیں اور جلدی نماز ادا کرتے ہیں۔

148- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوَّلَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْتَهَى وَتَرَاهُ إِلَى السَّحَرِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر ادا کئے ہیں۔ آپ نے سحری کے وقت تک وتر ادا کئے ہیں۔

149- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا وَتْرَ بَعْدَ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَغْرَقَ فِي النَّزْعِ، وَأَفْرَطَ فِي الْفَتْوَى الْوُتْرُ مَا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں، صبح صادق کے بعد وتر ادا نہیں کئے جاسکتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اس بارے میں مبالغے سے کام لیا ہے اور فتویٰ دیتے ہوئے شدت پسندی کا مظاہرہ کیا ہے دو اذانوں کے درمیان وتر ادا کئے جاسکتے ہیں۔

150- قَالَ: فَسَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ؟ فَقَالَ: مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الْإِقَامَةِ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتَمٍ وَلَا يَنْبَغِي لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَعَمَّدَ تَرْكُهُ وَمَنْ رَأَى أَنَّهُ يَقْرُعُ مِنْ وَتْرِهِ وَمِنْ كُعْبَى الْفَجْرِ وَمِنْ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَلْيَفْعَلْ، وَلْيَبْدَأْ بِالْوُتْرِ .
سَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنْ وَتْرِهِ، أَوْ يَنْسَاهُ؟
قَالَ زَيْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُؤْتِرُ مِنَ النَّهَارِ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُبَّمَا أَوْتَرْتُ ضَحَى .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دو اذانوں کے درمیان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عشاء کی نماز سے لے کر فجر کی نماز کی اقامت تک (مراد ہے)۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر فرض نہیں ہیں تاہم کسی بھی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جان بوجھ کر انہیں ترک کر دے اور جو شخص یہ اندازہ لگائے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے اپنے وتر فجر کی دو سنتیں اور فجر کے دو فرض ادا کر سکتا ہے اسے ایسا کر لینا چاہئے اور پہلے وتر ادا کرنے چاہئے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وتر پڑھے بغیر سو جتا ہے یا انہیں ادا کرنا بھول جاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دن کے وقت وتر ادا کر لے گا۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: بعض اوقات میں چاشت کے وقت وتر ادا کرتا ہوں۔



بَابُ: دُعَاءُ الْوُتْرِ

باب 35: وتر کی دعا

...—...—...

151- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ بِالْمَدِينَةِ بِالرُّكُوعِ، ثُمَّ قَنَتَ بِالْكُوفَةِ، وَهُوَ يُحَارِبُ مُعَاوِيَةَ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَكَانَ يَدْعُو فِي قُنُوتِهِ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَأَشْيَاعِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ مدینہ منورہ میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے پھر انہوں نے کوفہ میں بھی دعائے قنوت پڑھی۔

جن دنوں وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ وہ اپنی دعائے قنوت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے لیے دعائے ضرر کیا کرتے تھے۔

152- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوُتْرِ بِالرُّكُوعِ فَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَبْصَارُ وَبُسِطَتِ الْاَيْدِيْ وَاُفْضِصِ الْقُلُوْبُ وَدُعِيْتُ بِالْاَلْسِنِ، وَتُحَوَّلُ اِلَيْكَ فِي الْاَعْمَالِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ، نَسْئُرُ اِلَيْكَ غِيْبَةً نَّبِيْنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَثْرَةً عَدُوِّنَا، وَقِلَّةً عَدُوِّنَا وَتَظَاهِرِ الْفِتْنِ وَشِدَّةِ الزَّمَنِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْنِنَا بِفَتْحِ تَعَجَّلْهُ، وَنَصْرٍ تَعَزَّزْ وَلِيْلِكَ، وَلِسَانُ الْحَقِّ اِلَّا الْحَقُّ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ رکوع سے پہلے وتر میں دعائے قنوت میں یہ پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں اپنی نگاہوں کو تیری طرف بلند کرتا ہوں، میں اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہوں، اپنے دل کو مائل کرتا ہوں، اپنی زبان کے ذریعے دعا کرتا ہوں اور ہر معاملے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ہمراہ معاملہ واضح کر دے بے شک تو بہترین واضح کرنے والا ہے۔ ہم تیری طرف شکایت کرتے ہیں، اپنے نبی کی غیر موجودگی میں اپنے نبی کی غیر موجودگی کی اور اپنے دشمن کی کثرت تعداد کی اور اپنی قلت تعداد کی، فتنوں کے ظاہر ہونے کی اور وقت کے سخت ہونے کی۔ اے اللہ! تو اس کی جلدی فتح کے ذریعے ہماری مدد کر اور اس کے ذریعے اپنے دوست کی مدد کر اور حق کی زبان صرف حق ہوتی ہے۔ آمین۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار!“

بَابُ: صَلَوةُ اللَّیْلِ کَمْ هِیَ

باب 36: رات کے نوافل کتنے ہوتے ہیں

...—...—...

153- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَوةُ اللَّیْلِ مِثْلُ مِثْنَى صَلَوةِ النَّهَارِ إِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا، وَإِنْ شِئْتَ مِثْنَى .

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کے نوافل دو، دو کر کے ادا کئے جائیں گے ہاں دن کے نوافل اگر تم چاہو تو چار چار کر داکرو اور اگر چار نہ ہوں تو دو، دو کر کے ادا کرو۔

❁—❁—❁

بَابُ: الرَّجُلُ يَنَامُ عَنْ الصَّلَوةِ أَوْ يَنَسَاهَا

باب 37: جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے

...—...—...

154- (حَدَّثَنِیْ) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ يَكْلُونَا اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قَبَاتٌ بِلَالٌ مَرَّةً قَائِمًا، وَمَرَّةً جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلُ الْفَجْرِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَتَوَضَّأُوا وَأَمَرَ قَائِدُنَ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ".

ش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے جب ہم پڑاؤ کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بلال رات کے وقت کبھی کھڑے ہوتے کبھی بیٹھ جاتے یہاں تک کہ صبح صادق سے کچھ پہلے آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت لوگوں کو بیدار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں پھر آپ نے حکم دیا (انہوں نے اقامت کہی) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی۔

155- قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى الظُّهْرَ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِي وَقْتِ الْفَلَاحِ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ بَدْءًا بِالظُّهْرِ، ثُمَّ بِالْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ بَدْءًا بِالْعَصْرِ قَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) وَلَا تُجْزِئُ صَلَوةٌ وَعَلَيْهِ صَلَوةٌ أُخْرَى، إِلَّا فِي آخِرِ وَقْتِهَا قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْلَمْ حَتَّى قَضَى الْعَصْرَ، ثُمَّ عَلِمَ أَعَادَ الظُّهْرَ وَلَمْ يُعِدْ الْفَلَاحَ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ظہر کی نماز بھول جاتا ہے اور پھر اسے عصر کی نماز کے وقت میں وہ یاد آتی ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو وہ عصر کا ابتدائی وقت ظہر کی نماز پہلے پڑھے گا اور پھر عصر کی نماز پڑھے گا اور اگر وہ عصر کا آخری وقت ہو تو پھر پہلے عصر کی نماز پڑھے گا۔ امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی کوئی نماز درست نہیں ہوتی جب آدمی پر اس سے پہلے کی نماز فرض ہو البتہ اگر (موجودہ وقت کی نماز) کا آخری وقت ہو (تو پہلے اسے ہی ادا کیا جائے گا)۔ امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص کو علم نہ ہو یہاں تک کہ وہ عصر ادا کر لے اور پھر علم ہو تو وہ ظہر کی نماز دوبارہ کرے گا لیکن عصر کی نماز دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔



بَابُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَالْمَوَاطِنَ الَّتِي يُصَلِّي فِيهَا وَمَا يُجْزِئُ مِنَ الشَّابِّ لِلصَّلَاةِ

باب 38: کوئی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور وہ مقامات جن میں نماز ادا کی جاسکتی ہے اور کن کپڑوں میں نماز ادا کرنا جائز ہے



156- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَزَةٌ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَيَغْرُزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا صَلَّى، فَصَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ كَلْبٌ حِمَارٌ، ثُمَّ مَرَّتْ امْرَأَةٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ لَيْسَ يَقْطَعُ الْمُسْلِمَ شَيْئًا، وَلَكِنْ اذْرَأُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیزہ تھا (چھڑی تھی) آپ اس پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور جب نماز پڑھتے تھے تو اسے اپنے آگے گاڑ لیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نیزے کے دوسری طرف سے کتے گزرے پھر گزرا پھر کوئی عورت گزری جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں نے بھی وہ چیز دیکھی ہے

نے دیکھی ہے۔ مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے (کسی کو آگے گزرنے سے) روک دو۔
157- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَاعِيًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلِّي فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا فَاصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ: نَعَمْ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ایک چرواہے نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

158- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْبَسَاطِ وَالْمِسْرَحِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَذْنِي مَا يُصَلِّي فِيهِ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ، وَأَذْنِي مَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ فَمِصُّ وَخِمَارٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْأَمَةُ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ -

آراء امام زیدؒ

امام زیدؒ فرماتے ہیں: چٹائی اور بچھونے کے اوپر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 امام زیدؒ فرماتے ہیں: کم از کم جن کپڑوں میں نماز ادا کی جاسکتی ہے وہ ایک کپڑا ہے اور عورت کم از کم جن کپڑوں میں نماز ادا کر سکتی ہے وہ قمیص اور چادر ہے۔
 امام زیدؒ فرماتے ہیں: کنیز چادر کے بغیر بھی نماز ادا کر سکتی ہے۔



بَابُ: صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَالْمُعْمَى عَلَيْهِ وَصَلَاةِ الْعَرِيَانِ
باب 39: بیمار شخص اور جس پر بے ہوشی طاری ہو اور برہنہ شخص کی نماز کا حکم



159- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَقِيلٌ فَاتَّاهُ، وَهُوَ مُعْمَى عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْمَى عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلِّ صَلَاةَ نَوْمِكَ الَّذِي أَفْقَتَ فِيهِ، فَإِنَّهُ يُجْزِيكَ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن

رواح رضی اللہ عنہ کی طبیعت سخت خراب ہے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس آئے ان پر بیہوشی طاری تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ پر تین دن تک بے ہوشی طاری رہی ہے۔ اب میں بارے میں کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دن تمہیں افاقہ ہو تم اس دن کی نماز ادا کرو تمہارے لیے یہ جائز ہے۔

160- قَالَ زَيْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي الْمَغْمَى عَلَيْهِ إِنْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَعَادَ جَمِيعَ ذَلِكَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَكْثَرَ أَعَادَ الصَّلَاةَ الَّتِي تَفِيقُ فِي وَقْتِهَا، فَإِنْ أَفَاقَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَعَادَ الظُّهْرَ وَالْعِشَاءَ وَإِنْ أَفَاقَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَعَادَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

وَهَذَا تَفْسِيرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "أَعِدْ صَلَاةَ يَوْمِكَ"

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو اگر اس پر تین دن سے کم کی بے ہوشی طاری ہو تو نمازوں کا اعادہ کرے گا اور اگر تین دن یا اس سے زیادہ بے ہوشی طاری رہی ہو تو وہ صرف اس دن کی نمازیں پڑھے گا۔ دن اسے افاقہ ہوا تھا اگر اسے مغرب سے پہلے افاقہ ہو گیا تھا تو وہ ظہر اور عصر کی نماز دوبارہ پڑھے گا اور اگر اسے فجر سے پہلے افاقہ ہوا تھا تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز دوبارہ پڑھے گا۔

نبی اکرم ﷺ کے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہے جانے والے ان الفاظ سے مراد یہی ہے: "تم اپنی اس دن کی نماز دوبارہ پڑھ لو۔"

161- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَدْ شَبَّكَتَهُ الرِّيحُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَلَّيْتُ؟ فَقَالَ: اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَجْلِسُوهُ فَاجْلِسُوهُ وَلَا فَوْجَهُوهُ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَمُرُوهُ أَنْ يُؤْمِيَ إِيْمَاءً وَيَجْعَلَ السُّجُودَ اخْفِضَ الرُّكُوعَ، وَإِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ الْقُرْآنَ فَاقْرَأْ عِنْدَهُ وَاسْمِعُوهُ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جو شدید بیمار تھا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کیسے نماز ادا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے بٹھا سکتے ہو تو بٹھا دو اور اگر نہ ہو تو اسے بٹھا کر رکھ دو اور اس سے کہو کہ وہ اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے اور سجدے میں اس کا سر رکوع کی جانب زیادہ جھکا ہوا ہو اور اگر یہ قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا تو تم اس کے پاس قرآن پاک پڑھو اور اسے سناؤ۔

162- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، وَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ عَلَى الْأَرْضِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ مَأْ إِيْمَاءً قَالَ: لَا يَسْجُدُ عَلَى عُوْدَةٍ، وَلَا مِرْوَحَةٍ، وَلَا وَسَادَةٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُصَلِّي الْقَائِمُ خَلْفَ الْمَرِيضِ الَّذِي يُصَلِّي جَالِسًا

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: بیمار آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا اگر وہ کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر کرے گا اور وہ رکوع کرے گا اور زمین پر سجدہ کر لے گا اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی لکڑی کے اوپر یا کسی آرام دہ چیز کے اوپر یا تکیے کے اوپر سجدہ نہیں کر سکتا۔
امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا شخص ایسے مریض کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔

163- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْعُرْيَانِ قَالَ: إِنْ كَانَ حَيْثُ يَرَاهُ أَحَدٌ صَلَّى جَالِسًا يُؤْمِيْ اِيْمَاءً، وَإِنْ كَانَ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ صَلَّى قَائِمًا .

آثار حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام پر ہر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی اور اسے دیکھ سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکتا ہو تو پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا۔

164- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُوْدُهُ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ مَعَهُ عُوْدٌ يَسْجُدُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَتَزَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: "لَا تَعْبُدْ وَلَكِنْ أُوْمِيْ اِيْمَاءً وَيَكُوْنُ سُجُوْدُكَ اخْفَضُ مِنْ رُكُوْعِكَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک بیمار کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ اس سے پاس تشریف فرما تھے کہ اس شخص نے اپنے پاس موجود ایک لکڑی پر سجدہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس لکڑی کو پیچھے ہٹا دیا اور آپ نے فرمایا: تم اس طرح عبادت نہ کرو بلکہ اشارے کے ذریعے نماز پڑھ لو اور تمہارے سجدے میں تمہارا سر رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا ہوا ہونا چاہیے۔



بَابُ: صَلَوةُ الْجُمُعَةِ

باب 40: جمعہ کی نماز کا بیان

165- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ وَفَرِيقَانِ: فَرِيقٌ يَقُولُ: قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لَمْ تَزَلْ، وَكَانَ هُوَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمُ.
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مرتبہ انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ گروہ نے یہ کہا کہ سورج ڈھل چکا ہے اور ایک گروہ نے یہ کہا کہ ابھی نہیں ڈھلا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بارے میں بہتر جانتے تھے۔

166- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَخْطُبُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً خَفِيفَةً.
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جمعہ سے پہلے دو خطبے دیا کرتے تھے ان کے درمیان ذرا سی دیر کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔

167- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ، ثُمَّ يَسْجُدُ، وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، وَالثَّانِيَةَ قَرَأَ بِ: هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ تزلیل السجدہ کی تلاوت کی تو آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہی اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو بھی تکبیر کہی (کیونکہ سورہ میں سجدہ موجود تھا)۔ اور دوسری رکعت میں آپ نے ”سورة الدهر“ پڑھی۔

168- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقِيلُ،
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے پھر چار رکعات ادا کرتے تھے پھر واپس تشریف لے جاتے تھے قیلولہ کیا کرتے تھے۔

169- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْآذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا صَعِدَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَإِذَا نَزَلَ الْمُوَدَّنِ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَيَجْهَرُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْقِرَاءَةِ، وَلَا يَقْنُتُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ، وَمَنْ كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْحُضُورُ، فَإِنْ كَانَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحُضُورُ، وَإِلَّا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ
قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى عَبْدٍ، وَلَا عَلَى مَرِيضٍ، وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ، وَلَا عَلَى

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھ جائے گا تو اذان ہوگی اور جب وہ منبر سے نیچے اترے گا تو مؤذن اقامت کہہ دے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن امام بلند آواز میں قرأت کرے گا اور دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔
امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جمعہ صرف شہر میں رہنے والوں پر لازم ہے جو شخص شہر سے باہر رہتا ہو اس پر جمعہ میں حاضری واجب نہیں ہے اگر وہ اذان سن سکتا ہو تو اس پر حاضری واجب ہوگی اگر نہیں سن سکتا تو اس پر واجب نہیں ہوگی۔
امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غلام، بیمار یا عورت کے اوپر جمعہ واجب نہیں ہے۔



بَابُ: صَلَوةُ الْعِيدَيْنِ

باب 41: عیدین کی نماز کا بیان

...—...—...

170- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَيْنِ، يَبْدَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ خَمْسًا، ثُمَّ يَكْبِرُ أُخْرَى، فَيَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ يَقُومُ فِي الثَّانِيَةِ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَكْبِرُ أُخْرَى، فَيَرْكَعُ بِهَا فَذَلِكَ اثْنَتَا عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً وَكَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں وہ سب سے پہلے تکبیر پڑھتے تھے پھر اس کے بعد قرأت کرتے تھے پھر پانچ تکبیریں کہتے تھے پھر ایک اور تکبیر کہتے تھے اور اس کے ذریعے رکوع میں چلے جاتے تھے پھر وہ دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرتے تھے پھر چار تکبیریں کہتے تھے پھر ایک اور تکبیر کہتے تھے اور اس تکبیر کے ہمراہ رکوع میں چلے جاتے تھے یہ بارہ تکبیریں ہو جاتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں بلند آواز میں قرأت کی تھی اور انہوں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل نماز) ادا نہیں کی۔

171- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ فِي الْعِيدِ خُطْبَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز میں نماز کے بعد دو خطبے دیا کرتے تھے۔

172- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اجْتَمَعَ عِيدَانِ يَوْمِ فَصَّلَى بِالنَّاسِ فِي الْجَبَانَةِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ خُطْبَةٍ: إِنَّا مُجْتَمِعُونَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْضُرَ فَلْيَكُنْ، اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک دن دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعہ کے دن عید آگئی تو انہیں جہانہ (یعنی صحرا) میں لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے خطبہ کے بعد ارشاد فرمایا: ہم زوال کے بعد پھر اکٹھے ہوں گے۔ اس میں شامل ہونا چاہتا ہو اس کی مرضی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا وہ جسے چاہے عطا کر دے اور جو شخص اس کو ترک کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

173- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا فَاتَكَ الْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فَصَلِّ أَرْبَعًا وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَيَمْنُ أَدْرَكَ الْإِمَامُ رَاكِعًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ الْعِيدِ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ أَنْ يَرْكَعَ فِي الثَّانِيَةِ، أَنَّهُ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، وَإِنْ أَدْرَكَهُ بَعْدَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَنَّهُ يُصَلِّي أَرْبَعًا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم امام کے ہمراہ عیدین اور جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکو تو چار رکعات ادا کر لو۔ امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن امام کو رکوع کی حالت میں پائے یا عید کے دن عید کی نماز میں رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے پالے تو وہ شخص دو رکعات ادا کرے گا لیکن اگر وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پالے تو پھر وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

174- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ النَّبَاةِ شَكَّوْا إِلَيْهِ الضُّعْفَ، فَأَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى هُوَ بِالنَّاسِ فِي الْجَبَانَةِ وَقَالَ لَهُمْ السَّنَةُ لَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے، کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے ان کی خدمت میں کمزوری

(عید گاہ تک نہ جانے) کی شکایت کی تو آپ نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ انہیں مسجد میں نماز پڑھا دے آپ نے لوگوں کو جہانہ (کھلے میدان) میں نماز پڑھائی۔

آپ نے ان سے فرمایا: اگر سنت کا حکم نہ ہوتا تو میں بھی مسجد میں نماز پڑھا دیتا۔



بَابُ: التَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب 42: ایام تشریق میں تکبیر کہنا



175- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا

فِي مِصْرَ جَامِعٍ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ اور تشریق صرف بڑے شہر میں ہوں گے۔

176- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا عَلِيُّ! كَبِّرْ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ".

حدیث نبوی ص ۱۱۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! عرفہ کے دن فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک ہر نماز کے بعد تکبیر کہنا۔

177- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: التَّكْبِيرُ "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ"

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تکبیر کے الفاظ یہ ہوں گے:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ

سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔"

178- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالتَّكْبِيرُ يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ وَأَهْلِ السَّفَرِ، وَمَنْ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَرِيضَةٍ، وَفِي دُبُرِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يَكْبُرُ فِي دُبُرِ الْعِيدَيْنِ وَلَا فِي النَّوَافِلِ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام بیان کرتے ہیں: یہ تکبیر پڑھنا مردوں اور عورتوں سب کے لیے لازم ہے۔ خواہ وہ شہر میں قیام پذیر ہوں۔ سفر کی حالت میں ہوں اور جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا اور جو شخص تنہا نماز پڑھے، اس کے لیے ہر فرض نماز کے بعد اسے پڑھنا لازم ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد پڑھنا بھی لازم ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد یا نوافل کے بعد اس تکبیر کو پڑھا جائے گا۔



بَابُ: الصَّلَاةُ فِي السَّفَرِ

باب 43: سفر کے دوران نماز ادا کرنا



179- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا سَافَرْتَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ كُلَّهَا رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا ثَلَاثٌ.

آثار حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: جب تم سفر کرو تو ہر نماز کی دو، دو رکعت ادا کرو سوائے مغرب کے کیونکہ یہ تین رکعت ہی ہوگی۔

180- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا قَدِمْتَ بَلَدًا فَأَزْمَعْتَ عَلَى إِقَامَةِ عَشْرِ، فَأَتَمَّ

حضرت علی فرماتے ہیں: جب تم (سفر کے دوران) کسی شہر میں پہنچو اور وہاں دس دن قیام کرنے کا ارادہ کرلو تو (ا) دوران تمام نمازیں مکمل ادا کرو۔

181- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَا تَقْصِرِ الصَّلَاةَ إِلَّا فِي مَسِيرَةٍ ثَلَاثٍ، فَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تُرِيدُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَاقْصِرْ حِينَ تَجَاوَزَ آيَاتِ أَهْلِكَ وَبَلَدِكَ.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید فرماتے ہیں: صرف تین دن (کی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ) سفر میں نماز قصر کی جائے گی جب تم تین دن (کی مسافت کے برابر) یا اس سے زیادہ سفر کے لیے اپنے گھر سے نکلو تو جیسے ہی تم اپنے شہر کی آبادی سے باہر آ جاؤ قصر نماز پڑھنا شروع کر دو۔

182- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ صَلَّى بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ (حجۃ الوداع کے موقع پر) واپس جانے تک نبی اکرم ﷺ مکہ میں دو دو رکعات (فرض) ادا کرتے رہے۔

183- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ عَلَى بَعِيرِهِ فِي سَفَرِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَ بِهِ بِعِيرُهُ يُؤْمِيْ اِيْمَاءَ، وَيَجْعَلُ سُجُودَهُ اخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّيُ الْفَرِيضَةَ، وَلَا الْوُتْرَ إِلَّا إِذَا نَزَلَ

حدیث 182 :

اخرجه البخارى فى صحيحه أبواب تقصير الصلاة باب ما جاء فى التقصير و كم حتى يقصر رقم الحديث : 1031

اخرجه ابوداؤد فى سننه عن أنس بن مالك كتاب الصلاة باب متى يتم المسافر ؟ رقم الحديث : 1233

اخرجه الترمذى فى المعجمى من السنن عن أنس بن مالك كتاب تقصير الصلاة فى السفر باب المقام الذى يقصر بمثله الصلاة رقم الحديث : 1452

اخرجه ابوداؤد فى سننه عن ابن عباس كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة رقم الحديث : 1075

اخرجه ابوداؤد فى سننه عن أنس كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة رقم الحديث : 1077

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند عن بن عباس مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث : 1958

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند عن أنس (مسند أنس بن مالك رضى الله عنه رقم الحديث : 12335

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضى الله عنه رقم الحديث : 12968

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضى الله عنه رقم الحديث : 12998

اخرجه أحمد بن حنبل فى المسند عن أنس بن مالك (مسند أنس بن مالك رضى الله عنه رقم الحديث : 14033

اخرجه السلى النيسابورى فى صحيح ابن خزيمة عن أنس بن مالك كتاب المناسك باب استحباب الصلاة بالمحصب إذا نزل البراء

رقم الحديث : 2996

اخرجه الترمذى فى "سننه الكبرى" عن أنس بن مالك كتاب قصر الصلاة فى السفر المقام الذى تقصر بمثله الصلاة رقم الحديث : 1910

اخرجه البيهقى فى سننه الكبرى عن أنس بن مالك كتاب الحيض باب السفر الذى تقصر فى مثله الصلاة رقم الحديث : 5172

اخرجه البيهقى فى سننه الكبرى عن أنس بن مالك كتاب الحيض باب إتمام المغرب فى السفر والحضر وأن لا قصر فيها رقم الحديث : 5227

اخرجه البيهقى فى سننه الكبرى عن بن عباس كتاب الحيض باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثا ما لم يبلغ مقامه ما أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح رقم الحديث : 5253

اخرجه البستى فى صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان عن أنس بن مالك كتاب الصلاة باب المسافر رقم الحديث : 2751

حدیث 183 :

اخرجه ابوداؤد فى سننه عن جابر كتاب الصلاة باب التطوع إلى الراحة والوتر رقم الحديث : 1227

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اونٹ پر ہی نوافل ادا کر لیا کرتے تھے خواہ اس کا رکوع کسی بھی سمت میں ہو آپ اشارے کے ذریعے (رکوع وسجدہ کرتے تھے) سجدے میں آپ رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے آپ فرض نماز اور وتر (سواری سے) نیچے اتر کر ہی ادا کرتے تھے۔

184- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا دَخَلَ الْمُقِيمُ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِ، فَسَلَّمَ الْمَسَافِرُ، قَامَ الْمُقِيمُ فَأَتَمَّ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِ صَلَّى بِصَلَوَتِهِ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مقيم شخص کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرے اور مسافر (دو رکعت کے بعد) سلام پھیر دے تو مقيم کھڑا ہو جائے گا اور پوری نماز ادا کرے گا۔

جب کوئی مسافر کسی مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو مقيم کی نماز (کی طرح مکمل) نماز ادا کرے گا۔



بَابُ: الصَّلَاةُ فِي السَّفِينَةِ

باب 44: کشتی میں نماز ادا کرنا



185- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفِينَةٍ وَكَانَتْ تَسِيرُ، فَصَلِّ وَأَنْتَ جَالِسٌ، وَإِنْ كَانَتْ وَاقِفَةً فَصَلِّ وَأَنْتَ قَائِمٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم کشتی میں ہو اور وہ چل رہی ہو تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو لیکن اگر وہ ٹھہری ہوئی ہو (بقیہ تخریج حدیث 183) اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن جابر کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب تحریم الکلام فی الصلاة ونسخ ما کل من اباحة رقم الحديث: 540

اخرجہ الترمذی فی سننہ عن جابر أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث توجهت به رقم الحديث: 351

اخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند عن جابر (مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم الحديث: 14595

اخرجہ البستي فی صحیحہ ابن حبان بترتيب ابن بلبان عن جابر كتاب الصلاة باب النوافل رقم الحديث: 2523

اخرجہ ابن أبي شيبة في البصيف عن جابر كتاب الصلوات من كان يصلي على راحلته حيثما توجهت به رقم الحديث: 8507

اخرجہ البيهقي في سننہ الكبرى عن جابر كتاب الحيض باب الإيلاء بالركوع والسجود وأخفض من الركوع رقم الحديث: 2043

اخرجہ الصنعاني في مصنف عبد الرزاق عن جابر كتاب الصلاة باب صلاة التطوع على الدابة رقم الحديث: 4522

مکث کرے ہو کر نماز ادا کرو۔



بَابُ: السُّجُودُ فِي الْقُرْآنِ

باب 45: قرآن میں موجود سجدہ ہائے (تلاوت)



186- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَزَائِمُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

﴿الَّذِي تَنَزَّلَ فِيهِ السَّجْدَةُ﴾ وَ﴿حَمِ السَّجْدَةِ﴾ وَ﴿وَالنَّجْمِ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَسَائِرُ مَا فِي الْقُرْآنِ فَإِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ . وَإِنْ شِئْتَ فَاتْرُكْ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قرآن میں موجود لازمی سجدہ ہائے تلاوت چار ہیں:

﴿الَّذِي تَنَزَّلَ فِيهِ السَّجْدَةُ﴾ وَ﴿حَمِ السَّجْدَةِ﴾ وَ﴿وَالنَّجْمِ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾

ان کے علاوہ قرآن میں موجود دیگر سجدہ ہائے تلاوت (کا حکم یہ ہے کہ) اگر تم چاہو تو سجدہ کر لو اور اگر چاہو تو اسے ترک

کرو۔

187- وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فِي الْمَجْلِسِ مِرَارًا؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ تُجْزِيهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ فِي الْخَيْرِ السُّورَةِ فَارْتَعِبْ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ فِي وَسْطِ السُّورَةِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَسْجُدَ .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ مِنَ الدِّمِيِّ، أَوِ الْمَرْأَةِ، أَوِ الصَّبِيِّ؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَسْجُدُ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک ہی محفل میں کئی مرتبہ آیت سجدہ پڑھ لیتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ایک مرتبہ سجدہ کر لینا اس کے لیے کافی ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر سجدہ (سے متعلق آیت) سورت کے آخر میں تو (اس آیت کو پڑھنے کے بعد) تم رکوع

میں چلے جاؤ۔

لیکن اگر وہ سورت کے درمیان میں ہو تو تمہارے لیے سجدے میں جانا ضروری ہے۔

(ابو خالد بیان کرتے ہیں) میں نے امام زید سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو کسی ذمی خاتون یا بچہ زبانی آیت سجدہ سن لیتا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ شخص سجدہ (ملاوت) کرے گا۔



بَابُ: صَلَوةُ الْكُسُوفِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ

باب 46: نماز کسوف اور نماز استسقاء

...—...—...

188- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعَمَلِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْصَّلَاةُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت کیے جانے والے اعمال سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا:

"نماز (کسوف) ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔"

189- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِاللَّهِ صَلَوةَ الْكُسُوفِ بَدَأَ فَيَكْبِرُ، ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ، وَسُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ لَيْلًا كَانَ أَوْ نَهَارًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَيَكْبِرُ، حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ الْخَامِسِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَإِذَا قَامَ لَمْ يَقْرَأْ، ثُمَّ يَكْبِرُ فَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَفْعَلُ فِي الثَّانِيَةِ كَمَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، يُكْبِرُ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الْأَرْبَعِ، وَيَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الْخَامِسَةِ، وَلَا يَقْرَأُ بَعْدَ الرُّكُوعِ الْخَامِسِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ لوگوں کو نماز کسوف پڑھاتے تو سب سے پہلے تکبیر کہتے پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھتے آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے خواہ رات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو پھر اتار رکوع کرتے جتنی دیر قرأت کی ہوتی پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ آپ پانچ مرتبہ ایسے کرتے تھے۔

جب پانچویں رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتے اس مرتبہ (رکوع سے اٹھنے کے بعد) آپ قرأت میں کرتے تھے پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدے میں چلے جاتے) اور دو سجدے کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے (اور کھڑے ہو جاتے) پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے جیسے پہلی ادا کی تھی۔ پہلی چار مرتبہ میں رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے اور پانچویں مرتبہ میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتے پانچویں رکوع کے بعد وہ قرأت نہیں کرتے تھے۔

190- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَكَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنِينَ وَحَمَلَةَ الْقُرْآنِ وَالصَّبْيَانَ أَنْ يَخْرُجُوا إِمَامَهُمْ، ثُمَّ صَلَّى بِالنَّاسِ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ، ثُمَّ يَخْطُبُ وَيَقْلِبُ رِدَائَهُ، وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالَى مِائَةَ مَرَّةٍ بِذَلِكَ صَوْتِهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب انہوں نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا ہوتا تو اسے نماز عیدین کی طرح ادا کرتے تھے وہ اذان دینے والوں قرآن کے حافظوں اور بچوں کو یہ ہدایت کرتے کہ وہ بھی (اسے ادا کرنے کے لیے) (پھر آپ نماز عید کی طرح (اجتماعی طور پر) لوگوں کو نماز استسقاء پڑھاتے تھے۔ پھر خطبہ دیتے پھر ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے آپ بلند آواز میں استغفار پڑھتے تھے۔



بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب 47: نماز خوف کا بیان



191- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَيَسْمُ الْإِمَامُ أَصْحَابَهُ طَائِفَتَيْنِ، فَيَقُومُ طَائِفَةٌ مُّوَاظِيَةً لِلْعَدُوِّ وَيَأْخُذُونَ أَسْلِحَتَهُمْ، وَيُصَلِّيُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي مَعَهُ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَإِذَا رَفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَتَاتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ صَلُّوا فَلْيَصَلُّوا مَعَهُ وَنَكْصُ هَوْلَاءِ فَقَامُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ، فَيُصَلِّيُ بِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ، رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُومُ هَوْلَاءِ فَيَقْضُونَ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُونَ، ثُمَّ يَقِفُونَ فِي مَوْقِفِ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ مَنْ كَانَ رِزَاءَ الْعَدُوِّ فَيَصَلُّونَ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَيُسَلِّمُونَ .

شارح حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دن نماز خوف میں امام اپنے ساتھیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کرے گا ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے گا اور اپنا اسلحہ سنبھال کر رکھے گا۔ دوسرا گروہ جو امام کے ساتھ ہوگا، وہ ایک رکعت ادا کرے گا اور سجدے کرے گا جب امام دوسرے سجدے سے سر اٹھائے گا تو یہ لوگ پیچھے ہو جائیں گے اور وہ گروہ آگے آجائے گا جس

نے نماز نہیں ادا کی تھی اور وہ گروہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے اور امام اس دوسرے گروہ کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا پھر امام سلام پھیر دے گا تو یہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور باقیہ ایک رکعت دو سجدے ادا کر کے یہ لوگ بھی سلام پھیر دیں گے پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر دشمن کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ لوگ ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیں گے۔

192- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ: يُصَلِّي بِالطَّائِفَةِ الْأُولَى رَكَعَتَيْنِ وَبِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ رَكَعَةً، وَتَقْضَى الطَّائِفَةُ الْأُولَى رَكَعَةً وَبِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ رَكَعَتَيْنِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: پہلا گروہ دو رکعت ادا کرے گا اور دوسرا ایک رکعت ادا کرے گا۔ پہلا گروہ ایک رکعت (امام کے علاوہ) پڑھے گا اور دوسرا گروہ دو رکعات (امام کے علاوہ) پڑھے گا۔ **193-** (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي صَلَوةِ الْمُقِيمِ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ: يُصَلِّي بِالطَّائِفَةِ الْأُولَى رَكَعَتَيْنِ وَبِالطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ رَكَعَتَيْنِ، وَتَقْضَى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مقیم شخص کی نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: پہلا گروہ دو رکعات ادا کرے گا اور دوسرا گروہ دو رکعات ادا کرے گا اور پھر دونوں میں سے ہر ایک گروہ (بقیہ رہنے والی دو رکعات) پڑھ لے گا۔



بَابُ: فَضْلُ الْمَسْجِدِ

باب 48: مسجد کی فضیلت

194- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حدیث 194 :

اخرجه الترمذی فی سننہ عن عثمان بن عفان أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب (ما جاء) فی فضل المسجد رقم الحديث: 318

اخرجه البخاری فی صحيحه عن عثمان بن عفان أبواب المساجد باب من بنى مسجدا رقم الحديث: 439

اخرجه مسلم فی صحيحه عن عثمان بن عفان كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل بناء المساجد والحث عليها رقم الحديث: 533

اخرجه الترمذی فی سننہ أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب (ما جاء) فی فضل بنیان المسجد رقم الحديث: 319

اخرجه النسائی فی المجتبى من السنن عن عمرو بن عيسى كتاب المساجد الفضل فی بناء المساجد رقم الحديث: 688

اخرجه ابوداؤد فی سننہ عن عمر بن الخطاب كتاب المساجد والجماعات باب من بنى لله مسجدا رقم الحديث: 735

اخرجه ابوداؤد فی سننہ عن عثمان بن عفان كتاب المساجد والجماعات باب من بنى لله مسجدا رقم الحديث: 736

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبْنَى الْمَسَاجِدُ، وَأَنْ تُطَيَّبَ وَتُطَهَّرَ، وَأَنْ تُجْعَلَ عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرُ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

(بقية تخريج حديث 194) أخرجه ابوداؤد في سننه، عن علي بن أبي طالب كتاب المساجد والجماعات باب من بنى لله مسجداً
رقم الحديث: 737

أخرجه الدارمي في سنن الدارمي، عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب من بنى لله مسجداً، رقم الحديث: 1392
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، عن عثمان بن عفان رضي الله عنه (مسند عثمان بن عفان رضي الله عنه، رقم الحديث: 434
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، عن عثمان بن عفان رضي الله عنه (مسند عثمان بن عفان رضي الله عنه، رقم الحديث: 506
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، عن ابن عباس (مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 2157
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده (مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما، رقم الحديث: 7056
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، عن أسماء بنت يزيد (من حديث أسماء ابنة يزيد رضي الله عنها، رقم الحديث: 27653
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان، عن عمر بن الخطاب كتاب الصلاة باب المساجد، رقم الحديث: 1608
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان، عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب المساجد، رقم الحديث: 1609
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان، عن أبي ذر كتاب الصلاة باب المساجد، رقم الحديث: 1610
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان، عن أبي ذر كتاب الصلاة باب المساجد، رقم الحديث: 1611
أخرجه السلي المنيا بوري في صحيح ابن خزيمة، عن عثمان بن عفان كتاب الصلاة باب فضل بناء المساجد إذا كان الباني
يبني المسجد لله لارياء ولا سبعة، رقم الحديث: 1291

أخرجه البيهقي في سننه الكبير، عن عثمان بن عفان كتاب الحيض باب في فضل بناء المساجد، رقم الحديث: 4087
أخرجه البيهقي في سننه الكبير، عن عثمان بن عفان كتاب الحيض باب في فضل بناء المساجد، رقم الحديث: 4088
أخرجه البيهقي في سننه الكبير، عن أبي ذر كتاب الحيض باب في فضل بناء المساجد، رقم الحديث: 4089
أخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى، عن ابن عباس أول مسند ابن عباس، رقم الحديث: 2534
أخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى، عن أنس الأعشى عن أنس، رقم الحديث: 4018
أخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى، عن أنس بن مالك سعيد بن سنان عن أنس بن مالك، رقم الحديث: 4298
أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، (باب الألف من اسمه أحمد، رقم الحديث: 66
أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، عن أبي ذر (باب النون من اسمه نصر، رقم الحديث: 1105
أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، عن أبي ذر (من اسمه يحيى، رقم الحديث: 1159
أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، عن أنس بن مالك جزء 2، رقم الحديث: 1857
أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، عن أبي أمامة باب الصادق بن العجلان أبو أمامة الباهلي، رقم الحديث: 7889
أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، عن وائلة بن الأسقع باب الواو من اسمه وائلة، رقم الحديث: 213
أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، عن أسماء بنت يزيد باب الألف من اسمه أسماء أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية، رقم الحديث: 468
أخرجه الطيالسي في المسند، عن أبي ذر أحاديث أبي ذر الغفاري رضي الله عنه، رقم الحديث: 461
أخرجه الطيالسي في المسند، عن ابن عباس سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما، رقم الحديث: 2617
أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، عن أبي ذر (كتاب الصلوات) في ثواب من بنى لله مسجداً 3155

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی ہدایت کی کہ مساجد قائم کی جائیں انہیں پاک اور صاف رکھا جائے، ان کے دروازوں پر طہارت خانے بنائے جائیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

195- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ کے بارے میں منقول ہے وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے، اے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو (جملہ حاضرین مسجد) آپ سب پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔“

196- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ

حدیث 196 :

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم والنبث والکراث' رقم الحدیث: 815

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم والنبث والکراث' رقم الحدیث: 817

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب صفة الصلاة باب ما جاء فی الثوم والنبث والکراث' رقم الحدیث: 818

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب الأطعمة باب ما یکره من الثوم والبقول' رقم الحدیث: 5136

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب الأطعمة باب ما یکره من الثوم والبقول' رقم الحدیث: 5137

اخرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب الإعتصام بالکتاب والسنة باب الأحکام التي تعرف بالدلائل وكيف معنی الدلالة وتفسیرہ

رقم الحدیث: 6926

اخرجه مسلم فی صحیحہ' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب نهی من أكل ثوم أو بصلا أو کراثا أو نحوها' رقم الحدیث: 562

اخرجه مسلم فی صحیحہ' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب نهی من أكل ثوم أو بصلا أو کراثا أو نحوها' رقم الحدیث: 564

اخرجه ابوداؤد فی سننه' کتاب الأطعمة باب فی أكل الثوم' رقم الحدیث: 3822

اخرجه ابوداؤد فی سننه' کتاب الأطعمة باب فی أكل الثوم' رقم الحدیث: 3825

اخرجه الترمذی فی سننه' کتاب الأطعمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جاء فی کراهية أكل الثوم والبصل' رقم الحدیث: 1806

وَقَدْ أَكَلَ الثَّوْمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا".

- (فيه تخريج حديث 196) أخرجه النسائي في المجتبى من السنن 'كتاب المساجد من يمنع من المسجد' رقم الحديث : 707
أخرجه ابوداؤد في سننه 'كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها' باب من أكل الثوم فلا يقرب المسجد' رقم الحديث : 1016
أخرجه الإمام مالك في الموطأ برواية المصوي 'باب وقوت الصلاة' باب النهي عن دخول المسجد بريح الثوم وتغطية الفم' رقم الحديث : 30
أخرجه الدارمي في سنن الدارمي 'كتاب الأطعمة' باب في أكل الثوم' رقم الحديث : 2053
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند (مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث : 9540
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما' رقم الحديث : 4619
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما' رقم الحديث : 4715
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب المساجد' رقم الحديث : 1644
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب فرض الجماعة الأعذار التي تبيح تركها' رقم الحديث : 2086
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب فرض الجماعة الأعذار التي تبيح تركها' رقم الحديث : 2088
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب فرض الجماعة الأعذار التي تبيح تركها' رقم الحديث : 2089
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب فرض الجماعة الأعذار التي تبيح تركها' رقم الحديث : 2090
أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصلاة' باب النهي عن إتيان الجماعة لأكل الثوم' رقم الحديث : 2095
أخرجه السلي النيسابوري في صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب النهي عن إتيان الجماعة لأكل الثوم' رقم الحديث : 1661
أخرجه السلي النيسابوري في صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب توقيت النهي عن إتيان الجماعة لأكل الثوم' رقم الحديث : 1663
أخرجه السلي النيسابوري في صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب النهي عن إتيان المساجد لأكل الثوم' رقم الحديث : 1664
أخرجه السلي النيسابوري في صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب ذكر الدليل على أن النهي عن ذلك لتأذي الملائكة بريحه إذ
ناس يتأذون به' رقم الحديث : 1668
أخرجه السلي النيسابوري في صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب النهي عن إتيان المسجد لأكل الثوم والبصل والكراث إلى أن
يذهب ريحه' رقم الحديث : 1669
أخرجه النسائي في 'سننه الكبرى' 'كتاب المساجد من يمنع من المسجد' رقم الحديث : 786
أخرجه النسائي في 'سننه الكبرى' 'كتاب الوليمة البصل' رقم الحديث : 6679
أخرجه البيهقي في سننه الكبرى 'كتاب الحيض' باب ما جاء في منع من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً من أن يأتي المسجد' رقم الحديث : 4830
أخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى 'تابع مسند جابر' رقم الحديث : 2226
أخرجه الطبراني في المعجم الكبير 'باب الباء بشير الأسلي أبو بشر' رقم الحديث : 1225
أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 'كتاب الصلوات' من كان يكره إذا أكل بصل أو ثوماً أن يحضر المسجد' رقم الحديث : 8656
أخرجه الصنعاني في مصنف عبد الرزاق 'كتاب الصلاة' باب أكل الثوم والبصل ثم يدخل المسجد' رقم الحديث : 1736

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس نے لہسن کھایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ بڑی کھائی ہوئی ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔



بَابُ: فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى إِلِهِ الطَّاهِرِينَ
باب 49: نبی اکرم ﷺ اور آپ کی پاک آل پر درود بھیجنے کی فضیلت



197- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَائْتَبَتْ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَاسْتَبَقَ مَلَكَاةَ الْمُؤَكَّلَانِ بِهِ أَيُّهُمَا يَبْلُغُ رُوحِي مِنْهُ السَّلَامُ"

حدیث 197:

اخرجه مسلم في صحيحه 'كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد' رقم الحديث: 408

اخرجه ابوداؤد في سننه 'كتاب سجود القرآن باب في الاستغفار' رقم الحديث: 1530

اخرجه الترمذی في سننه 'أبواب الوتر باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 485

اخرجه النسائي في المجتبى من السنن 'صفة الصلاة باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 1296

اخرجه النسائي في المجتبى من السنن 'صفة الصلاة باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 1297

اخرجه الدارمي في سنن الدارمي 'ومن كتاب الرقاق باب في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 2772

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 7551

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 7552

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 8841

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 8869

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 10292

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 12017

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أنس بن مالك رضي الله عنه' رقم الحديث: 13780

اخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث: 905

اخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث: 906

اخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الرقائق باب الأدعية' رقم الحديث: 913

اخرجه الحاكم النيسابوري في المستدرک 'كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر' رقم الحديث: 2018

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے گا۔ اس کے دس گناہ معاف کر دے گا۔ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دوسرے جہنم کے قیامت ہیں وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہیں کہ ان میں سے کون میری روح تک اس شخص کا سلام پہنچائے گا۔

198- قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمٌ

بِقِيَمَةِ تَخْرِيجِ حَدِيث (197) اخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سَنَنِ الْكَبْرَى" كِتَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رقم الحديث: 1219

خَرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سَنَنِ الْكَبْرَى" كِتَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1220

خَرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سَنَنِ الْكَبْرَى" كِتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثَوَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 9888

خَرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سَنَنِ الْكَبْرَى" كِتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثَوَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 9892

خَرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "سَنَنِ الْكَبْرَى" كِتَابُ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 10194

خَرَجَهُ الْبُوصَلِيُّ فِي مَسْنَدِ أَبِي يَعْلَى 'شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6495

خَرَجَهُ الْبُوصَلِيُّ فِي مَسْنَدِ أَبِي يَعْلَى 'شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6527

خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ 'بَابُ الْعَيْنِ مِنْ أَسْمَاءِ عَلَى' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 579

خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ 'بَابُ الْبَيْمِ بَابُ الْبَيْمِ مِنْ أَسْمَاءِ مُحَمَّدٍ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 899

خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ 'بَابُ الزَّائِي زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَقْبَى بَدْرِي نَقِيبٌ' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 4717

خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ 'بَابُ الْعَيْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا' رَقْمُ الْحَدِيثِ: 13269

❖❖❖: 198

الحديث "السؤال للموسيلة"

خَرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جَامِعِ الْأَحَادِيثِ" (حَرْفُ السَّيْنِ) 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 13136

خَرَجَهُ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي "جَامِعِ الْأَصُولِ مِنْ أَحَادِيثِ الرَّسُولِ" كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْمَنَاقِبِ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنَاقِبُهُ نَوْعٌ خَامِسٌ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6345

خَرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَوْ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ" حَرْفُ الْهَمْزَةِ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2156

خَرَجَهُ الْإِمَامُ الْإِسْفَرَايْنِيُّ فِي "مُسْتَخْرَجِ أَبِي عَوَانَةَ" كِتَابُ الصَّلَاةِ بَيَانُ إِجَابَةِ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ إِذَا أَدَّانَ، وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ 'اُخْرَجَهُ

رَقْمُ الْحَدِيثِ: 763

خَرَجَهُ الْإِمَامُ الْبُوصَيْرِيُّ فِي "إِتْحَافِ الْخَيْرَةِ الْبَهْرَةِ" كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6284

خَرَجَهُ الْبَزَارِيُّ فِي "مُسْنَدِهِ" فِي: الْمَجْلَدِ الثَّانِي مَسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2453

خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي 'الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ' فِي جُزْءِ (9) مِنْ أَسْمَاءِ هَارُونَ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 9335

خَرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكَبْرَى" فِي كِتَابِ الْحَيْضِ (91) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَّغَ مِنْ ذَلِكَ 'رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1789

تَضَاعَفُ فِيهِ الْأَعْمَالُ وَاسْأَلُوا اللَّهَ تَعَالَى لِي الدَّرَجَةَ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الدَّرَجَةُ

(بقية تخريج حديث 198) أخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب المناقب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 3612

أخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب المناقب باب 1 فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 3614

أخرجه النسائی فی "السنن الكبرى" فی کتاب الأذان فی باب 34 الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم بعد الأذان رقم الحديث: 2

أخرجه النسائی فی "السنن الكبرى" فی کتاب عمل اليوم والليلة فی باب 12 الترغيب في الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم

ومسألة الوسيلة له بين الأذان والإقامة رقم الحديث: 9873

أخرجه النسائی فی "المجتبى من السنن" فی کتاب البواقي فی باب 37 الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم بعد الأذان رقم الحديث: 3

أخرجه الطحاوی فی "شرح معاني الآثار" فی کتاب الصلاة فی (6) باب ما يستحب للرجل أن يقوله إذا سمع الأذان رقم الحديث: 4

أخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: کتاب الصلاة فی باب 7- باب الأذان رقم الحديث: 1690

أخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: کتاب الصلاة فی باب 7- باب الأذان رقم الحديث: 1691

أخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: کتاب الصلاة فی باب 7- باب الأذان رقم الحديث: 1692

أخرجه الموصلي فی "مسند أبي يعلى" فی شهر بن حوشب عن أبي هريرة 6414 رقم الحديث: -

أخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البكرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما) رقم الحديث: 558

أخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البكرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه) رقم الحديث: 7588

أخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البكرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه) رقم الحديث: 8755

أخرجه الحنظلي فی "مسند إسحاق بن راهويه" جزء 1 ما يروى عن أبي يحيى مولى جعدة وأبي السدى وكعب بن زياد

أبي مدلة وغيرهم رقم الحديث: 297

أخرجه الحنظلي فی "مسند إسحاق بن راهويه" جزء 1 (زيادات الكوفيين والبصريين وغيرهم عن أبي هريرة عن النبي

صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 365

أخرجه أبو محمد الكشي فی "المنتخب من مسند عبد بن حميد" فی مسند عبد الله بن عمرو رضي الله عنه رقم الحديث: 354

أخرجه ابن أبي شيبه الكوفي فی "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الفضائل باب ما أعطى الله تعالى محمدا

صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 31784

أخرجه ابن همام الصنعاني فی "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 20

أخرجه مسلم فی "صحيحه" فی کتاب الصلاة فی 7 باب استجاب القول مثل قول المؤذن لين سمعه ثم يصلي على النبي رقم الحديث: 3

أخرجه ابوداؤد فی "سننه" فی کتاب الصلاة فی باب ما يقول إذا سمع المؤذن رقم الحديث: 523

أخرجه البيهقي فی سننه فی کتاب الصلاة باب ما يقول إذا قرئ من ذلك رقم الحديث: 2008

أخرجه المتقي الهندي فی "كنز العمال" فی الكتاب الثاني من حرف الهمزة في الأذكار من قسم الأقوال الباب السادس رقم الحديث: 4

عليه وعلى آله عليه الصلاة والسلام رقم الحديث: 2182

◆◆◆ 198 :

الحديث "أكثرُوا الصلاة على يوم الجمعة"

لَوْ سَلَّهَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"هِيَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا نَبِيٌّ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ "أَنَا هُوَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن ائمال دگنے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے جنت میں ویلے کے درجے کا سوال کرو۔
عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! جنت میں ویلے کا درجہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا سب سے بلند ترین درجہ ہے جس پر کوئی دوسرا نبی فائز نہیں ہو سکے گا۔ مجھے یہ امید ہے کہ میں اس پر فائز ہوں گا۔



بَابُ: التَّسْبِيحُ وَالِدُّعَاءُ

باب 50: تسبیح اور دعا کا بیان

——***

199- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا أُسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ لَمْ يُعْطَهَا فِي الدُّنْيَا أُعْطِيَهَا فِي الْآخِرَةِ".

بقیہ تخریج حدیث 198) أخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب الجمعة ما يؤمر به في ليلة الجمعة ويومها' رقم

التحديث: 1835

أخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" الهزمة مع الكاف' رقم الحديث: 4299

أخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهزمة' رقم الحديث: 40

أخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الأدعية باب في الصلاة على النبي' رقم الحديث: 6277

أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الجنائز' في (65) باب ذكر وفاته صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 1637

أخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في باب الحادي والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الصلوات فضل الصلاة على النبي صلى

الله عليه وسلم - ليلة الجمعة ويومها' رقم الحديث: 3030

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب إيجاب الجمعة' رقم الحديث: 307

أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الصلوات في ثواب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم'

رقم الحديث: 8700

أخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في الكتاب الثاني من حرف الهزمة: في الأذكار من قسم الأقوال الباب السادس: في الصلاة

عليه وعلى آله عليه الصلاة والسلام في الصلاة عليه وعلى آله' رقم الحديث: 2179

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مومن کوئی دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہے، اگر اسے وہ چیز دنیا میں نہیں ملتی تو آخرت میں مل جائے گی۔

200- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دُعَاؤُهُمْ إِلَّا مَامُ الْعَادِلِ، وَالْوَالِدُ لَوْلَدِهِ، وَالْمَظْلُومُ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار طرح کے لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی، عادل حکمران، باپ کی دعا اپنی اولاد کے لیے، مظلوم کی دعا اور آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے، جو اس کی غیر موجودگی میں کی گئی ہو۔

201- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ الدُّعَاءُ سَلَامُ الْمُؤْمِنِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

202- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى قُنُوتِ الْوُتْرِ سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾

آثار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ وتر کی دعائے قنوت میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے پھر یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

”اور وہ لوگ سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں۔“

203- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ وَعِنْدَهَا نَوَى الْعَجْوَةِ تَسْبِيحُ بِهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَا هَذَا؟“ فَقَالَتْ ”أُسَبِّحُ عِنْدَ هَذَا كُلِّ يَوْمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُنْتُ فِي مَقَامِي هَذَا أَكْثَرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَّحْتُ فِي أَيَّامِكِ كُلِّهَا، قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْتُ:

حدیث 200:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد هذا الحديث مختصراً

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" الهزمة مع الرءاء رقم الحديث: 3106

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهزمة رقم الحديث: 68

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُكَ، وَسُبْحَانَكَ زِنَةُ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَى رِضَا نَفْسِكَ۔

یث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ ان زوجہ محترمہ کے بچے کھجور کی گھلیاں تھیں جس پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کس لیے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اسی تعداد کے حساب سے تسبیح پڑھتی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے ایسی چیز لی ہے جو اس سے زیادہ ہے۔ جو تم نے ان تمام دنوں کے اندر تسبیح پڑھی ہوگی۔ ان زوجہ محترمہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا کلمہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ پڑھا ہے:

”تو پاک ہے اے اللہ! اس تعداد کے حساب سے جسے تیری کتاب نے گھیرا ہوا ہے اور تو پاک ہے اپنے عرش کے وزن کے حساب سے اور اپنی ذات کی رضامندی کی انتہاء کے حساب سے۔“

204- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ تَعَالَى فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَحَمِدَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَكَبَّرَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَهَلَّلَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْبَلَاءِ سَبْعِينَ نَوْعًا أَدْنَاهَا الْقَتْلُ، وَكُتِبَ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ مَا سَبَّحَ مِنْ ضَعْفًا، وَمُحِي عَنْهُ مِنَ السَّيِّئَاتِ سَبْعِينَ ضَعْفًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، سو مرتبہ الحمد للہ پڑھے، سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے، سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے اور پھر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم“ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کرتا ہے جن میں سب سے کمتر قتل ہونا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں اتنی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جتنی اس کی تسبیح سے ستر زیادہ ہوں اور اس کے ستر گنا گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔



بَابُ: الْقِيَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 51: رمضان المبارک میں قیام کی فضیلت

...—...—...—...

205- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَمَرَ الَّذِي يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ عَشْرِينَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُرَاحُ مَا بَيْنَ كُلِّ أَرْبَعٍ أَنْ يَرْجِعَ ذُو الْحَاجَةِ، وَيَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ، وَأَنْ يُؤْتِيَ بِهِمْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حِينَ الْإِنْصِرَافِ۔

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے اس شخص کو ہدایت کی جو رمضان المبارک کے مہینے میں دو تراویح پڑھایا کرتا تھا ان لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے جس میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور ہر چار رکعت بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کرے تاکہ کوئی ضرورت مند شخص چلا جائے کسی نے وضوء کرنا ہو تو از سر نو وضوء کر لے اور یہ آخر میں جب لوگ واپس جانے والے ہوں (یا نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہوں) تو انہیں وتر کی نماز پڑھا دے۔



بَابُ: الدُّعَاءُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ انْفِلَاقِ الصُّبْحِ
باب 52: ہر نماز کے بعد دعا کرنا اور صبح صادق کے وقت دعا کرنا



206- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حِينَ يُسَبِّحُ مِنَ الْوُتْرِ:

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ وَالْعَزِيزِ الْحَكِيمِ“ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ وَإِذَا انْفَجَرَ الْفَجْرُ قَالَ:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ، رَبِّ الصُّبْحِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الصُّبْحِ وَقَالِقِ الْإِصْبَاحِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَنْتَ خَيْرُ أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ.“

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ کے بارے میں منقول ہے جب وہ وتر کی نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے ”میرا پروردگار پاک ہے جو بادشاہ ہے، ہر طرح کے عیب سے پاک ہے، فرشتوں کا اور روح کا پروردگار ہے، غالب اور حکمت والا ہے۔“

حضرت علیؑ یہ دعا تین مرتبہ پڑھا کرتے تھے اور اسے بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح صادق ہوتی تھی وقت وہ یہ پڑھا کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو صبح کو نمودار کرنے والا ہے جو صبح کا پروردگار ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے جو صبح کا پروردگار ہے، صبح کو نمودار کرنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور بہتر ہے۔“



بَابُ: الدَّعَاءُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 53: فجر کی دو رکعات کے بعد کی جانے والی دعا

...—...—...

207- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى يَعْتَرِضَ الْفَجْرُ، وَكَانَ إِذَا صَلَّاهُمَا قَالَ: "اسْتَمْسَكْتُ بِعُرْوَةِ اللَّهِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ الْمَتِينِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ حَسْبِيَ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْجَاهُتُ لَمْ يَرِنِ إِلَيَّ اللَّهُ طَلَبْتُ حَاجَتِي مِنَ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ".

تاریخ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات اس وقت ادا کرتے تھے جب فجر چوڑائی میں پھیل جاتی تھی (یعنی صبح صادق ہو جاتی تھی)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: "میں نے اللہ تعالیٰ کی اس مضبوط رسی کو تھام لیا ہے جو ٹوٹے گی نہیں، میں نے اللہ تعالیٰ کی اس مضبوط رسی کو تھام لیا ہے اور میں انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں عرب اور عجم کے گنہگار لوگوں کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے، اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں، میں اپنی پشت اس کے ساتھ لگاتا ہوں، اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تیرے علاوہ گناہوں کو اور کوئی نہیں بخش سکتا۔"

❁—❁—❁

بَابُ: الدَّعَاءُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب 54: فجر کی نماز کے بعد کی جانے والی دعا

...—...—...

208- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَعَدَ فِي مَصَلَاةِ الْإِدَى صَلَّى فِي الْفَجْرِ يَذْكُرُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يُسَبِّحُهُ وَيَحْمِدُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، كَانَ كَالْحَاجِّ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَكَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی اسی جائے نماز پر بیٹھا رہے جہاں اس نے فجر کی نماز ادا کی تھی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور اس کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہوگی جو بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے جائے یا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جائے۔

209- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْفَرِيضَةِ فِي الْفَجْرِ بَعْدَ مَا يَدْعُو "اللَّهُمَّ، وَاجْعَلْ اللَّهُمَّ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَلَى لِسَانِي نُورًا، وَمِنْ يَدَيَّ نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، أَعْظِمْ لِي النُّورَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ، وَلَا تَحْرُمْنِي نُورِي يَوْمَ الْقَاكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ".

حدیث 209:

اخرجه البخاری فی صحیحہ، کتاب الدعوات باب الدعاء إذا انقلب بالليل، رقم الحديث: 5957

اخرجه مسلم فی صحیحہ، کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب الدعاء فی صلاة الليل وقيامه، رقم الحديث: 763

اخرجه ابوداؤد فی سننہ، کتاب الصلاة باب فی صلاة الليل، رقم الحديث: 1353

اخرجه النسائي فی المجتبى من السنن، کتاب الصلاة باب الدعاء فی السجود، رقم الحديث: 1121

اخرجه النسائي فی 'سننہ الکبری'، کتاب الصلاة الأول ذکر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس فی كيفية صلاة رسول

صلى الله عليه وسلم بالليل، رقم الحديث: 397

اخرجه البيهقي فی سننہ الکبری، کتاب الحج (باب أفضل الدعاء دعاء يوم عرفة)، رقم الحديث: 9258

اخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، کتاب الدعاء (أما يدعو به عشية عرفة)، رقم الحديث: 29656

اخرجه الصنعاني فی مصنف عبد الرزاق، (کتاب الصلاة) باب الرجل يؤم الرجل، رقم الحديث: 3862

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 367

اخرجه السلمي النيسابوري فی صحيح ابن خزيمة، کتاب الصلاة باب الدعاء عند الخروج إلى الصلاة، رقم الحديث: 448

اخرجه البستي فی صحیحہ ابن حبان بترتيب ابن بلبان، کتاب الصلاة باب النوافل، رقم الحديث: 2636

اخرجه الموصلي فی مسند أبي يعلى، ذكر عبد الله بن عباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، رقم الحديث: 6286

اخرجه الطيالسي فی المسند، كريب أبو مسلم عن ابن عباس رضي الله عنهما، رقم الحديث: 2706

اخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، أحاديث عبد الله بن عباس، رقم الحديث: 10648

اخرجه المتقي الهندي فی "كنز العمال" الفصل السادس في جوامع الأدعية، رقم الحديث: 3616

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ فجر کی نماز میں فرض نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو اس کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے، میری بصارت میں نور ڈال دے، میری سماعت کو نور کر دے، میری زبان کو نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے۔ اے اللہ! قیامت کے دن میرے لیے نور کو پھیلا دے اور مجھے ایسا نور عطا کر دے جس کے ہمراہ میں لوگوں کے درمیان چلی پھروں اور جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گا، اس دن مجھے نور سے محروم نہ کرنا تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

کتاب الجنائز

جنائز کا بیان



باب: غُسلُ المَیِّتِ

باب 55: میت کو غسل دینا

210- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ غَسَلَ أَخَاهُ مُسْلِمًا فَنَظَّفَهُ وَلَمْ يَقْذِرْهُ وَلَمْ يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْهُ سِوَا اللَّهِ شَيْعَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُدْلِيَ فِي قَبْرِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ عَطْلًا."

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو غسل دے اور اچھی طرح پاک صاف کرے، اسے گند نہ رہنے دے۔ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے نہیں، اس کی کسی برائی کا ذکر نہ کرے۔ اس کے جنازے کے ساتھ چلے، اس کی نماز جنازہ ادا کرے، پھر اتنی دیر تک بیٹھا رہے کہ اس کو قبر میں دفن دیا جائے تو وہ مکمل طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

211- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ تَجْعَلُهُ عَلَى مَغْتَسِلِهِ، وَتَوَجِّهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، وَتَسْتُرَ عَوْرَتَهُ، ثُمَّ تَوَضُّؤُهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلَحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ وَبَسْمٍ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلَحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ وَكَافُورٍ، ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهُ وَلَحْيَتَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ بِمَاءٍ مُفَرَّدٍ لَا يُخَالَفُ شَيْئًا، فذلِكَ ثَلَاثُ غَسَلَاتٍ، ثُمَّ تَنْشِفُهُ بِمَنْدِيلٍ، ثُمَّ تَضَعُ الْحَنُوطَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ وَتَتَّبِعُ بِالْكَافُورِ أَوَّلَ سُجُودِهِ، ثُمَّ تَبْسُطُ أَكْفَانَهُ وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَثَوَابٍ قَمِيصٌ وَازَارٌ وَلِفَافَةٌ، ثُمَّ تَلْبِسُهُ الْقَمِيصَ وَتَعْطِفُ عَلَيْهِ أَزَارَهُ وَتُدْرِجُهُ فِي لِفَافَةِ كَهَيْئَةِ الْيَدِيِّ، وَتَحْمِلُهُ عَلَى أَعْوَادِهِ فَإِنْ خِفْتَ انْحِلَالَ شَيْءٍ مِنْ أَكْفَانِهِ عَقَدْتَ ذلِكَ، قَدْ تَمَّ غُسْلُهُ.

سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كَيْفَ يُكْفَنُ الرَّجُلُ؟ قَالَ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ قَمِيصٌ، وَازَارٌ وَلِفَافَةٌ.

وَسَأَلَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كَيْفَ تُكْفَنُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: فِي خَمْسَةِ أَثَوَابٍ دِرْعٌ وَخِمَارٌ وَإِزَارٌ وَعَصَابَةٌ تَرْبُطُ بِهَا الْأَكْفَانُ وَلِفَافَةٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے میت کو غسل دینے کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے غسل کے تختے پر رکھو پھر اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دو، اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ دو پھر تم اسے وضوء کرو اور جیسے نماز کے لیے وضوء کروایا جاتا ہے پھر تم اس کے سر، داڑھی اور تمام جسم کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھوؤ پھر تم اس کے سر داڑھی اور سارے جسم کو پانی اور کافور کے ذریعے دھوؤ پھر تم اس کے سر، داڑھی اور سارے جسم کو صرف پانی کے ذریعے دھوؤ جس میں کوئی چیز نہ ملائی گئی ہو۔ یہ تین غسل ہو جائیں گے، تم اسے رومال کے ساتھ خشک کر دو پھر تم اس کے سر اور داڑھی پر ”حنوط“ (خوشبو) لگاؤ، اس کے بعد تم اس کے سجدے کے مقامات پر کافور لگاؤ پھر تم اس کو کفن میں پیٹ دو۔ یہ تین کپڑے ہوں گے، قمیص، تہبند اور لفافہ پھر تم اسے قمیص پہناؤ اس پر اس کا تہبند پیٹو اور پھر اسے لفافے کے اندر ڈال دو جیسے کوئی چیز لفافے میں ڈالی جاتی ہے پھر تم اسے جنازے کی چار پائی پر اٹھاؤ اگر تمہیں اس کے کفن میں کسی چیز کے کھٹنے کا اندیشہ ہو تو تم اس پر گرہ بھی لگا سکتے ہو اس طرح تم اس کا غسل مکمل کرو گے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، مرد کو کفن کتنا دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں قمیص، تہبند اور لفافہ۔

میں نے ان سے دریافت کیا، عورت کو کفن کتنا دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ چیزوں میں قمیص، چادر، تہبند، بٹن جس کے ذریعے اس کے کفن کو باندھا جائے اور لفافہ۔

212- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ الْغُسْلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ سَنَةٌ، وَإِنْ تَوَضَّأَتْ أَجْرُكَ.

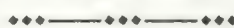
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا سنت ہے اور اگر تم وضوء کر لو تو یہ بھی تمہارے لیے جائز ہوگا۔



بَابُ: الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ زَوْجَهَا وَالرَّجُلُ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَغْسِلَ امْرَأَتَهُ.

باب 56: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟ آدمی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟



213- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي: رَجُلٍ تَوَقَّيْتُ امْرَأَتَهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرَى شَيْئًا مِنْهَا؟ قَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) لَا إِلَّا مَا يَرَى الْغَرِيبُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی اہلیہ فوت ہو جائے کیا وہ اس اہلیہ کے جسم کے حصے کو دیکھ سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف اسی حصے کو دیکھ سکتا ہے جو حصہ کوئی اجنبی دیکھ سکتا ہے۔

214- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ قَالَ: تَغْسِلُهَا تَعْمَدُ النَّظَرَ إِلَى فَرْجِهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهَا رُؤُوسُهَا يَمَمُهَا، لِأَنَّهُ قَدْ انْقَطَعَ بَيْنَهُمَا، وَتَغْسِلُهَا هِيَ لِأَنَّهَا مِنْهُ فِي عِدَّةٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ تَمُوتُ مَعَ الْمَرْأَةِ فِي السَّفَرِ، وَهِيَ ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرُومٍ النِّسَاءِ يُؤَزِّرُهَا فَوْقَ ثِيَابِهَا، وَيُصَبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ صَبًّا

وَقَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُ نِسَاءٌ ذَوَاتُ رَحِمٍ مَحْرُومٍ يُؤَزِّرُوهَ وَيُصَبِّنَ الْمَاءَ صَبًّا، وَيَمَسِّنَ جِلْدَهُ، وَلَا يَمَسِّنَ فَرْجَهُ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ، وَلَيْسَ فِيهِنَّ امْرَأَتُهُ وَلَا ذَاتُ رَحِمٍ مِنْ نِسَائِهِ وَزَرْنَهُ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ، وَصَبَّنَ عَلَيْهَا الْمَاءَ صَبًّا، وَلَا يَمَسِّنَ بِأَيْدِيهِنَّ، وَلَا يَنْظُرْنَ إِلَى عُرْوَةٍ وَيُطَهِّرْنَ .

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي السَّفَرِ مَعَ الْقَوْمِ لَيْسَ فِيهِمْ ذُو رَحِمٍ مَحْرُومٍ تَيْمَمَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ہمراہ اس کی بیوی موجود ہو تو امام زید فرماتے ہیں: اس کی بیوی اسے غسل دے گی لیکن اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہیں کرے گی۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ساتھ شوہر موجود ہو وہ فرماتے ہیں: وہ شوہر اس عورت کو تیمم کروادے گا کیونکہ ان دونوں کے درمیان (رشتہ) ختم ہو چکا ہے۔

عورت اس شوہر کو غسل اس لیے دے گی کیونکہ وہ ابھی اس کی طرف سے عدت میں ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ کوئی عورت ہو اور وہ سفر کے دوران فوت

جائے اور وہ عورت اس کی کوئی محرم عزیزہ ہو وہ شخص اس کے کپڑوں کے اوپر اسے تہبند پہنائے گا اور اس کے جسم پر پانی بہا دے گا۔

امام زید بن علیؑ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران فوت ہو جائے اور اس کے ساتھ اس کی محرم خواتین ہوں، امام زیدؑ فرماتے ہیں: وہ محرم خواتین اسے تہبند پہنائیں گی اور اس کے جسم پر پانی بہا دیں گی۔ وہ اس کی جلد کو چھو سکتی ہیں لیکن اس کی شرمگاہ کو نہیں چھو سکتی ہیں۔

امام زید بن علیؑ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خواتین کے ساتھ ہو اور فوت ہو جائے اور ان میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہو جو اس کی محرم ہو تو وہ خواتین اس کو گھٹنوں تک تہبند پہنائیں گی پھر اس کے جسم پر پانی بہا دیں گی۔ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئیں گی نہیں اور نہ ہی اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کریں گی اور اسے صاف کر دیں گی۔

امام زید بن علیؑ ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سفر کے دوران کچھ لوگوں کے ہمراہ ہو اور فوت ہو جائے ان لوگوں میں اس کا کوئی بھی محرم نہ ہو تو امام فرماتے ہیں: اس عورت کو تیمم کروادیا جائے گا۔

215- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً مَعَنَا تُوَفِّتُ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ صَنَعْتُمْ بِهَا؟" فَقَالُوا: صَبَبْنَا الْمَاءَ عَلَيْهَا صَبًّا قَالَ: أَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ امْرَأَةً نَغْسِلُهَا قَالُوا: لَا، قَالَ: أَفَلَا يَمْتَمُّوْهَا .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ساتھ ایک خاتون تھیں جو فوت ہو گئی۔ اس کا کوئی محرم عزیز ساتھ نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے عرض کی، ہم نے اس پر پانی بہا دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت نہیں ملی تھی جو اسے غسل دے دیتی۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے تیمم کیوں نہیں کروادیا۔



بَابُ: الشَّهِيدُ وَالَّذِي يَحْتَرِقُ بِالنَّارِ وَالْغَرِيقُ.

باب 57: شہید کا بیان وہ شخص جو آگ کے ذریعے جل جائے یا ڈوب کر مر جائے

...—...—...

216- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنَ الْعَدِّ فَوَارُوهُ فِي تِيَابِهِ، وَإِنْ بَقِيَ أَيَّامًا حَتَّى تَغَيَّرَتْ جَرْدُ غَسْلٍ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب شہید اسی دن فوت ہو جائے یا اس سے ایک فوت ہو جائے تو تم اسے اس کے کپڑوں میں ڈھانپ دو لیکن اگر کچھ دن گزر جائیں یہاں تک کہ اس کے زخم تبدیل ہو جائیں تو پھر اسے غسل دو۔

217- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَحَدُ أَصْحَابِ

فَدَهَبَتْ رُؤُوسُ عَمَاتِهِمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُهُمْ، وَقَالَ: "انْزِعُوا عَنْهُمْ الْقُرْبَ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر کچھ لوگ شہید ہو گئے۔ ان میں سے کئی لوگوں کے سر کاٹے

تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی لیکن ان کو غسل نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے کوٹ (وغیرہ) اتار دو۔

218- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يُنْزَعُ عَنِ الشَّهِيدِ الْقُرْبُ

وَالْخُفَّ وَالْقَلَنْسُوَّةَ وَالْعِمَامَةَ، وَالْمِنْطَقَةَ وَالسَّرَاوِيلَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَصَابَهُ دَمٌ، فَإِنْ كَانَ أَصَابَهُ تَرَكْ، وَلَمْ يَكُنْ

عَلَيْهِ مَغْقُودًا، إِلَّا حُلَّ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شہید کا کوٹ اترا دیا جائے گا، موزہ، ٹوپی، عمامہ پٹکا اور شلوار اترا دیا جائے گا اور

پلینے والا کپڑا اور شلوار اترا دی جائے گی البتہ اگر انہیں خون لگا ہوا ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اگر انہیں خون لگا ہوا ہو تو انہیں

دیا جائے گا ورنہ جو بھی چیز جسم پر باندھی جاتی ہے اس کو کھول جائے گا۔

219- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اخْتَبَرَ

بِالنَّارِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو آگ میں جل گیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر پانی بہا دیا جائے۔

220- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْغَرِيقِ وَالَّذِي يَقَعُ عَلَيْهِ الْحَايُطُ فَيَمُوتُ؟ قَالَ:

يَغْسِلُونَهُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ڈوب کر مر جائے اس پر کوئی دیوار گر جائے

فوت ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اسے غسل دیں گے۔

221- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حديث 221:

خرجه الإمام مالك في الموطأ برواية البصودي 'كتاب الجنائز باب النهي عن البكاء على الميت' رقم الحديث: 554

خرجه الإمام مالك في الموطأ برواية محمد بن الحسن 'أبواب الصلاة باب ما يكون من الموت شهادة' رقم الحديث: 302

خرجه البخاري في صحيحه 'كتاب الجماعة والإمامة باب فضل التهجير إلى الظهر' رقم الحديث: 624

خرجه مسلم في صحيحه 'كتاب الإمارة باب بيان الشهداء' رقم الحديث: 1914

خرجه ابوداؤد في سننه 'كتاب الجنائز باب (في) فضل من مات في الطاعون' رقم الحديث: 3111

خرجه الترمذي في سننه 'كتاب الجنائز باب ما جاء في الشهداء من هم' رقم الحديث: 1063

خرجه النسائي في المجتبى من السنن 'كتاب الجنائز النهي عن البكاء على الميت' رقم الحديث: 1846

خرجه ابوداؤد في سننه 'كتاب الجهاد باب ما يرجي فيه الشهادة' رقم الحديث: 2804

خرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 8288

خرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا باب المريض وما يتعلق

به' رقم الحديث: 3188

خرجه الحاكم النيسابوري في المستدرک 'كتاب الجنائز' رقم الحديث: 1300

خرجه الطبراني في المعجم الكبير 'باب الجيم جابر بن عتيك الأنصاري بدرى ويقال جب' رقم الحديث: 1779

خرجه الصنعاني في مصنف عبد الرزاق 'كتاب الجنائز ((باب الصبر والبكاء والنياحة)) رقم الحديث: 6695

خرجه ابن أبي شيبه في المصنف 'كتاب الجهاد ((ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه)) رقم الحديث: 19475

خرجه البيهقي في 'شعب الإيمان' السبعون من شعب الإيمان وهو باب في الصبر على البصائب فصل في ذكر ما في الأوجاع و

الأمراض والبصائب من الكفارات' رقم الحديث: 9880

خرجه النسائي في 'سننه الكبرى' كتاب الجنائز وتبني الموت النهي عن البكاء على الميت' رقم الحديث: 1973

❖❖❖ الحديث "البطون شهيد"

خرجه البخاري في صحيحه 'كتاب الطب باب ما يذكر في الطاعون' رقم الحديث: 5401

خرجه مسلم في صحيحه 'كتاب الإمارة باب بيان الشهداء' رقم الحديث: 1915

خرجه النسائي في المجتبى من السنن 'كتاب الجهاد من خان غازيا في أهله' رقم الحديث: 3194

خرجه أحمد بن حنبل في المسند 'مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 8078

خرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الجنائز باب المريض وما يتعلق به' رقم الحديث: 3186

خرجه الطبراني في المعجم الأوسط 'جزء 2' رقم الحديث: 1243

خرجه الطبراني في المعجم الكبير 'سهيل بن حنظلة' رقم الحديث: 6115

خرجه الطيالسي في المسند 'أحاديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه' رقم الحديث: 582

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتَدْرُونَ مِنَ الشَّهِيدِ مِنْ أُمْتِي؟ قَالُوا: نَعَمْ الَّذِي يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى صَابِرًا مُخْبِرًا قَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمْتِي إِذَا لَقِيتُ: الشَّهِيدَ الَّذِي ذَكَرْتُمْ وَالطَّعْنُ وَالْمَبْطُونُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالْغَرِيقُ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ جَمْعًا، قَالُوا: وَكَيْفَ تَمُوتُ الْمَرْأَةُ جَمْعًا؟ قَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْترِضُ وَلَدَهَا فِي بَطْنِهَا فَتَمُوتُ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی، جی ہاں وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مبر کے عالم میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے، شہید وہ بھی ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ طاعون کے باعث مرنے والا بھی شہید ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا بھی اور کسی بلے کے نیچے آ کر مرنے والا بھی اور ڈوب کر مرنے والا بھی اور وہ عورت بھی جس کے پیٹ میں بچہ موجود ہو اور وہ اسی دوران فوت ہو جائے (یہ سب شہید ہیں) لوگوں نے عرض کی اس سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ بچہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو اور اس کے نتیجے میں وہ عورت فوت ہو جائے۔



بَابُ: كَيْفَ يُحْمَلُ السَّرِيرُ وَالنَّعْشُ

باب 58: جنازے کی چار پائی اور میت کو کیسے اٹھایا جائے گا



222- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَحْمَلُ الْيَدِ الْيُمْنَى الْمَيِّتَ، ثُمَّ الرَّجُلُ الْيُمْنَى، ثُمَّ الْيَدِ الْيُسْرَى، ثُمَّ الرَّجُلُ الْيُسْرَى، ثُمَّ لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَفْعَلَ ذَلِكَ إِلَّا مَرَّةً، فَإِنْ حَمَلْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَكُلَّمَا رَدَّتْ فَهُوَ أَفْضَلُ مَا لَمْ تُؤْذِ أَحَدًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میت کے دائیں ہاتھ کی طرف سے پہلے چار پائی کو اٹھاؤ پھر دائیں پاؤں کی طرف سے اٹھاؤ پھر بائیں ہاتھ کی طرف سے اٹھاؤ اور پھر بائیں پاؤں کی طرف سے اٹھاؤ ایسا کرنا صرف ایک مرتبہ تم پر لازم ہوگا۔ اگر تم تین مرتبہ (اس طرح کندھا دے دو) تو تم نے اپنے ذمے (اخلاقی فرض) ادا کر لیا تم اس سے زیادہ جو کچھ کرو گے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا جبکہ تم کسی کو اذیت نہ دو۔

223- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلُ مَنْ أَحَدَتْ الْعَنْشَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تابوت کا آغاز کیا۔



بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَكَيْفَ يُقَالُ فِي ذَلِكَ

باب 59: میت پر نماز جنازہ ادا کرنا اس میں کیا پڑھا جائے



224- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَبَّرَ أَرْبَعًا وَخَمْسًا، وَسَبَّحًا

وَسَبَّحًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے (نماز جنازہ میں) چار، پانچ، چھ اور سات تکبیریں کہی ہوئی ہیں۔

225- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ:

بَدَأُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِالْحَمْدِ، وَالْتِمَاءِ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَفِي الثَّانِيَةِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الثَّلَاثَةِ الدُّعَاءُ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَفِي الرَّابِعَةِ الدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُ، وَفِي الْخَامِسَةِ تَكْبِيرٌ، ثُمَّ تُسَلِّمُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تم سب سے پہلی تکبیر کے بعد حمد پڑھو پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرو پھر دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، تیسری تکبیر کے بعد اپنے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے دعا کرو اور چوتھی تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرو اور اس کے لیے مغفرت طلب کرو جب پانچویں تکبیر کہہ لو تو پھر تم سلام بھیج دو۔

226- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا اجْتَمَعَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جُعِلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الْأَمَامَ، وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو مردوں کی میتیں امام کی سمت میں رکھی جائیں گی اور خواتین کی میتیں قبلہ والی سمت میں رکھی جائیں گی۔

227- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى، ثُمَّ لَا يَعُودُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے (نماز جنازہ میں) صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا تھا اس کے

بعد انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

228- سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَفُوتُهُ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ؟ قَالَ: لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُكَبِّرَ الْإِمَامَ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَضَى مَا سَبَقَهُ بِهِ الْإِمَامُ تَبَاعًا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی کوئی تکبیر (نماز جنازہ میں) فوت ہو جائے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اس وقت تک تکبیر نہیں کہے گا جب تک امام تکبیر کہتا اور جب امام سلام پھیر دے گا تو وہ شخص پہلے گزر جانے والی تکبیر ادا کر لے گا۔

229- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازٍ رَجُلٍ قَامَ عِنْدَ سُرَّتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً قَامَ حَيْثَ ثَدْيِهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب وہ کسی مرد کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو اس کی ناف کے مقابل کھڑے ہوتے تھے اور جب کسی خاتون کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو اس کے سینے کے مقابل کھڑے ہوتے تھے۔



بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الطِّفْلِ وَعَلَى الصَّبِيِّ الصَّغِيرِ

باب 60: بچے اور کمسن بچے کی نماز جنازہ ادا کرنا

...—...—...

230- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّقِطِ: لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ تَامًا قَدْ اسْتَهْلَ، وَاسْتَهْلَا لَهُ صِيْحَاهُ، وَشَهِدَ عَلَى ذَلِكَ أَرْبَعُ نِسَوَةٍ، أَوْ امْرَأَتَانِ مُسْلِمَتَانِ وَوَرِثَ، وَوُورِثَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ، فَإِذَا لَمْ يُسْمَعْ لَهُ اسْتِهْلَالٌ لَمْ يَوْرَثْ وَلَمْ يَوْرَثْ وَلَمْ يُسَمِّ، وَلَمْ يَنْصَبْ عَلَيْهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے انہوں نے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا: اس کی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ مکمل ہو اور پیدائش کے وقت چیخ کر رویا ہو، لفظ استہلال سے اس کا چیخ مارنا ہے اور چار خواتین اس بات کی گواہی دے دیں یا دو مسلمان خواتین اس بات کی گواہی دے دیں تو اس کی وراثت میں حصہ ملے گا اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہوگی اور نام بھی رکھا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی۔

اُس کے چیخنے کی آواز نہیں آئی تو نہ وہ کسی کا وارث ہوگا نہ اس کی وراثت تقسیم ہوگی نہ اس کا نام رکھا جائے گا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

231- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْوَلَدِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرْطًا وَآجَرًا۔

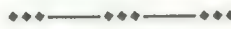
حضرت علیؓ کے فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو آگے جانے والا اور اجر کا ذریعہ بنا دے۔“



بَابُ: مَنْ أَحَقُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب 61: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار کون ہے؟



232- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ تَوَقَّعَتْ امْرَأَتُهُ هَلْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَا، عَصَبَتُهَا أَوْلَىٰ بِهَا،

آثار حضرت علیؓ

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس شخص کی اہلیہ فوت ہو جائے کیا وہ شخص اس کی نماز جنازہ پڑھائے گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: نہیں! اس عورت کے قریبی رشتے دار اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

233- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا تَوَقَّعَتِ الْمَرْأَةُ صَلَّى عَلَيْهَا أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهَا مِنْ عَصَبَتِهَا، وَلَيْسَ لَزُوجِهَا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَأْذُنَ لَهُ عَصَبَتُهَا،

آراء امام زیدؒ

امام زیدؒ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے گا جو اس کے عصبہ رشتے داروں میں سب سے قریب ہو اس کے شوہر کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے البتہ اگر اس عورت کے عصبہ اسے اجازت دے دیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

234- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَتْ تَحْتَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَاسْتَأْذَنَ ابْنُ عَصَبَتِهَا فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا، فَقَالُوا: صَلِّ رَحِمَكَ اللَّهُ تَعَالَى۔

آثار امام زین العابدینؓ

امام زیدؒ فرماتے ہیں: میرے والد کی ایک اہلیہ بنو سلیم سے تعلق رکھتی تھیں، میرے والد نے اس خاتون کے عصبہ رشتے

داروں سے اجازت لی کہ ان کی نماز جنازہ پڑھادیں تو انہوں نے کہا آپ نماز جنازہ پڑھائیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔



بَابُ: مَنْ تَكَرَّرَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب 62: کس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے
اور کس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے



235- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ شَابٌّ فَاسْلَمَ، وَهُوَ أَغْلَفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْتَيْنِ: فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتَ تَخَافُ عَلَى نَفْسِكَ فَاتْرُكْ فَكَفَّ فَمَاتَ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَأَهْدَى لَهُ فَأَكَلَّ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نوجوان تھا اس نے اسلام قبول کیا اس کے ختنے نہیں ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ختنے کرو الو، اس نے عرض کی مجھے اپنی جان کے بارے میں اندیشہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں اپنی جان کے بارے میں اندیشہ ہے تو پھر نہ کرو وہ رک گیا اس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی (اس شخص نے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا تھا تو آپ نے اسے کھالیا تھا۔

236- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَى الْأَغْلَفِ لِأَنَّهُ صَبَّحَ مِنَ السُّنَّةِ أَعْظَمَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَرَكَ ذَلِكَ خَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کے ختنے نہ ہوئے ہوں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے سنت پر عمل نہیں کیا البتہ اگر اس نے اپنی جان کے خوف سے ایسا نہ کیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

237- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى وَلَدِ الزَّانَا وَالْمَرْجُومِ فِي الزَّانَا وَالْمَغْرَمِ الَّذِي عَلَيْهِ الدِّينُ؟ فَقَالَ: صَلِّ عَلَيْهِمْ وَوَارِهِمْ فِي حُفْرَتِهِمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أُولَى بِهِمْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا ذَلِكَ قَالِي مَنْ تَوَلَّوْهُمْ إِلَى الْيَهُودِ أَمْ إِلَى النَّصَارَى،

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تُصَلِّ عَلَى الْمَرْجِيَّةِ، وَلَا الْقَدَرِيَّةِ، وَلَا عَلَى مَنْ نَصَبَ لَالٍ مُحْتَبِ

حَرْبًا إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُ بُدًّا مِنْ ذَلِكَ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید علیہ السلام سے زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں اور زناء کے نتیجے میں سنگسار کئے جانے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں اور جس شخص کے ذمہ قرض کی ادائیگی لازم ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کی نماز جنازہ ادا کرو انہیں کفن دو اور انہیں قبرستان میں دفن کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے معاملے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو کیا تم انہیں یہودیوں کے سپرد کرو گے یا عیسائیوں کے سپرد کرو گے۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: مرجہ، قدریہ، اور جو شخص آل محمد کے خلاف جنگ کرے اس کی نماز جنازہ ادا نہ کرو البتہ اگر مجبوری ہو (تو پڑھ سکتے ہو)۔



بَابُ: كَيْفَ يُوَضَّعُ الْمَيِّتُ فِي اللَّحْدِ

باب 63: میت کو قبر میں کیسے رکھا جائے



238- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَسْلُ الرَّجُلُ سَلًّا رَسْتَقْبِلُ بِالْمَرْأَةِ اسْتِقْبَالًا، وَيَكُونُ أَوَّلَى النَّاسِ بِالرَّجُلِ فِي مَقْدَمِهِ، وَأَوَّلَى النَّاسِ بِالْمَرْأَةِ فِي مُؤَخَّرِهَا .

آثار حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

مرد کو (سراور پاؤں یعنی قبر کی لمبائی) کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا اور عورت کو (پہلو کے بل یعنی قبر کی چوڑائی) کی سمت میں قبر میں اتارا جائے گا۔

مرد کے جنازے میں سب سے پہلی صف میں کھڑے ہونا بہتر ہے اور عورت کے جنازے میں سب سے بعد والی صف بہتر ہے۔

239- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: "آخِرُ جَنَازَةٍ صَلَّى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالسَّرِيرِ فَوُضِعَ مِنْ قِبَلِ رَجُلِي اللَّحْدِ، ثُمَّ أَمَرَ فُسِّلَ سَلَاتِمٌ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضَعُوهُ فِي حُفْرَتِهِ لِحَبْنِهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةِ، وَقُولُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْبُوهُ لَوَجْهِهِ، وَلَا تُلْقُوهُ لِقَفَائِهِ، ثُمَّ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ لَقْنَهُ حُجَّتِي وَصَعِدْ بِرُوحِهِ، وَلَقَهُ مِنْكَ رِضْوَانًا فَلَمَّا أُلْقِيَ عَلَيْهِ التُّرَابُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَىٰ فِي قَبْرِ ثَلَاثَ حَيَاتٍ، ثُمَّ أَمَرَ بِقَبْرِهِ، فَرُبِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ قِرْبَةً مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ جَبِلْ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبِهِ، وَصَعِدْ رُوحَهُ وَلَقَهُ مِنْكَ رِضْوَانًا فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ دَفْنِهِ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُذَرِكُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ أَفَاصِلِي عَلَى قَبْرِهِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ قُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَدَعْرِ لَا خِيْلَكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سب سے آخری جو نماز جنازہ ادا کی تھی وہ حضرت عبدالملک کی اولاد میں سے ایک صاحب کی نماز جنازہ تھی۔ آپ نے اس میں چار بکیری کہی تھیں پھر آپ تشریف لائے یہاں تک کہ قبر کے کنارے بیٹھ گئے پھر آپ کے حکم کے تحت قبر کے پاؤں کی طرف میت کی چار پائی رکھی گئی پھر آپ کے حکم کے تحت قبر کی لمبائی کی سمت میں سے، یعنی سرہانے یا پاؤں کی طرف سے) قبر میں اتارا گیا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے اس کی قبر میں دائیں پہلو کے بل رکھو جبکہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور یہ پڑھو: ”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے دین پر (ہم اسے قبر میں رکھ رہے ہیں) تم اسے منہ کے بل نہ رکھنا اور نہ ہی پاؤں کی طرف سے اندر ڈالنا پھر تم یہ پڑھنا:

”اے اللہ! اسے اس کی حجت کی تلقین کر اور اسکی روح کو بلندی کی طرف لے جا اور اس سے راضی رہتے ہوئے اس کے ساتھ ملاقات کر۔“

جب میت پر مٹی ڈال دی گئی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ نے دونوں مٹھیوں میں مٹی بھر کر اس کی قبر پر ڈالی پھر آپ کے حکم کے تحت اس کی قبر کو برابر کر دیا گیا اور اس پر مشکیزے میں سے پانی چھڑکا دیا گیا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے اس کے لیے دعا کی پھر آپ نے فرمایا:

”اے اللہ! اس کے پہلو سے زمین کو دور کر دے (یعنی قبر کو کشادہ کر دے) اور اس کی روح کو بلندی کی طرف لے جا اور اس کے ساتھ راضی رہتے ہوئے ملاقات کر۔“

جب ہم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہو سکا کیا میں ان کی قبر پر نماز جنازہ ادا کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! تم اس کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرو اور اس کے لیے رحم کی دعا کرو اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔

بَابُ: السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ وَالْقِيَامِ إِلَيْهَا وَكَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ لَقِيَهَا

باب 64: جنازے کو لے کر چلنا اس کے لیے کھڑے ہونا

جس شخص کے سامنے جنازہ آ جائے وہ کیا کرے

...—...—...

240- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي حَافِيًا فِي خُمْسَةِ مَوَاطِنَ، وَقَالَ: هِيَ مِنْ مَوَاطِنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا عَادَ مَرِيضًا، وَإِذَا شِيعَ جَنَازَةً وَفِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ پانچ مقامات پر ننگے پاؤں چلا کرتے تھے وہ فرماتے تھے: یہ وہ مقامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں جب وہ بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تھے جب وہ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے، عیدین کی دونوں نمازوں میں اور جمعہ کی نماز میں (وہ ننگے پاؤں چل کر جایا کرتے تھے)۔

241- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَارَ بِالْجَنَازَةِ سَارَ سِيرًا بَيْنَ السَّيْرَيْنِ، لَيْسَ بِالْعَجَلِ، وَلَا بِالْبَطِيءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: جب وہ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو درمیانی رفتار سے چلتے تھے نہ تیز چلتے تھے اور نہ ہی آہستہ چلتے تھے۔

242- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُ، وَقَالَ إِنَّهُ مِنْ فِعْلِ الْيَهُودِ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے پھر آپ نے اس سے منع کر دیا آپ نے فرمایا: یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

243- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا لَقِيتَ جَنَازَةً فَخُذْ بِحَوَائِجِهَا، وَسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَتْرُكُ ذَلِكَ إِلَّا عَاجِزٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم کسی جنازے کے سامنے آؤ تو (میت کی چار پائی کو) کناروں کی طرف سے پکڑ لو اور میت کو سلام کرو اس کو وہی شخص ترک کر سکتا ہے جو عاجز ہو۔

بَابُ: الصِّيَاحُ وَالتَّوْحُ

باب 65: چیخ و پکار کرنا اور نوحہ کرنا

...—...—...

244- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَلَقَ، وَلَا مَنْ سَلَقَ، وَلَا مَنْ خَرَقَ، وَلَا مَنْ دَعَا بِالْوَيْلِ وَالشُّوْرِ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو (عورت) سرمند والے، (اور جو شخص یا عورت) چیخ و پکار کرے جو کپڑے پھاڑ دے یا جو بربادی و تباہی کی دعا کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

245- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَسْلَقُ الصِّيَاحُ وَالْخَرَقُ خَرَقُ الْجَبِيبِ، وَالْحَلَقُ خَلَقُ الشَّعْرِ

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "السلق" کا مطلب چیخ و پکار کرنا ہے اور "الخرق" سے مراد جیب پھاڑنا ہے اور "الحلق" سے مراد سرمند وادینا ہے۔

246- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنِ التَّوْحِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

——*

بَابُ: تَوَجُّهِهِ الْمَيِّتِ إِلَى الْقَبْلَةِ

باب 66: میت کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

...—...—...

247- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، وَقَدْ وَجَّهَهُ لِغَيْرِ الْقَبْلَةِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَّهْهُ إِلَى الْقَبْلَةِ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ أَقْبَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ، وَأَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَوَجَّهَهُ، يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى يَقْبَضَ، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَنَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَقَالَ: لَقَبُوا مَوْتَانَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ آخِرُ كَلَامِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جناب عبدالمطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے پاس تشریف لائے۔ وہ اس وقت آخری سانس لے رہے تھے۔ لوگوں نے ان کا رخ قبلے کی بجائے دوسری طرف کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو فرشتے اس کی طرف آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس دوران انہیں ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے مرنے کے قریب لوگوں کو اس کی تلقین کرو کیونکہ جس شخص کا آخری کلام یہ ہوگا وہ جنت میں چلا جائے گا۔



باب: الْمُحْرَمُ يَمُوتُ كَيْفَ حُكْمُهُ

باب 67: حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟



248- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْمُحْرَمُ غُسِلَ وَكُفِّنَ، وَخُمِرَ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ، فَإِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ مُحْرَمِينَ، لَمْ يَمْسُوهُ طَبِيبًا، وَإِنْ كَانُوا أَحِلَاءَ يَمْسُوهُ الطَّبِيبُ، وَقَالَ إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ إِحْرَامُهُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حالت احرام والا شخص فوت ہو جائے تو اسے غسل دیا جائے گا اور کفن بھی دیا جائے گا اس کے سر اور چہرے کو ڈھانپ بھی دیا جائے گا اگر اس کے ساتھی حالت احرام میں ہوں تو اسے خوشبو نہیں لگائیں گے اور اگر حالت احرام کے بغیر ہوں تو خوشبو بھی لگا دیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ شخص فوت ہو گیا تو اس کا احرام ختم ہو گیا۔



باب: غُسْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَكْفِيْفُهُ

باب 68: نبی اکرم ﷺ کو دیا جانے والا غسل اور کفن



249- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفَ أَصْحَابُهُ أَيْنَ يُدْفَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ؟ فَقَالُوا:

حَدَّثَنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

❖❖❖ 249:

“اللحد لنا ، والشق لغيرنا”

اخرجه الطحاوي في “مشكل الآثار” باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله : اللحد لنا والغير لنا أو لأهل الكتاب“ رقم الحديث : 2366

اخرجه الإمام البغوي في “شرح السنة” كتاب الجنائز باب الطاعون

اخرجه الإمام السيوطي في “جمع الجوامع أو الجامع الكبير” حرف الهزة رقم الحديث : 37

اخرجه الإمام ابن الأثير في “جامع الأصول من أحاديث الرسول” كتاب الموت وما يتعلق به أولاً وآخرأ رقم الحديث : 6649

اخرجه الإمام السيوطي في “جامع الأحاديث” الهزة مع اللام رقم الحديث : 4730

اخرجه الإمام البوصيري في “إتحاف الخيرة المهرة” كتاب الجنائز باب في اللحد ووضع البيت فيه رقم الحديث : 1946

اخرجه الطبراني في “المعجم الكبير” في جرير بن عبد الله البجلي يكنى أبا عبد الله ويقال أبو عمرو رقم الحديث : 2319

اخرجه البيهقي في “السنن الكبرى” في كتاب الجنائز باب السنة في اللحد رقم الحديث : 6509

اخرجه ابن ماجه في “سننه” في كتاب الجنائز في (39) باب ما جاء في استحباب اللحد رقم الحديث : 1554

اخرجه الترمذي في “سننه” في كتاب الجنائز -53 باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا رقم

الحديث : 1045

اخرجه النسائي في “السنن الكبرى” في كتاب الجنائز وتضمن الموت في 85 اللحد والشق رقم الحديث : 2136

اخرجه النسائي في “المجتبى من السنن” في كتاب الجنائز في باب 85 اللحد والشق رقم الحديث : 2009

اخرجه أحمد بن حنبل في “المسند”، رقم الحديث : 19181

في أول مسند الكوفيين (ومن حديث جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم

اخرجه الطيالسي في “مسند الطيالسي” في باب 24 أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه رقم الحديث : 669

اخرجه الحميدي في “مسند الحميدي” في باب أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه رقم الحديث : 808

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في “المصنف في الأحاديث والآثار” كتاب الجنائز في اللحد للميت من أقرب به وكره الشق رقم الحديث : 11628

اخرجه ابن همام الصنعاني في “مصنف عبد الرزاق” كتاب الجنائز باب اللحد رقم الحديث : 6385

اخرجه المتقي الهندي في “كنز العمال” في كتاب الموت وأحوال تقع بعده من قسم الأقوال الباب الثاني: في أمور قبل الدفن

السادس في الدفن رقم الحديث :- 42377

اخرجه ابوداؤد في “سننه” في كتاب الجنائز في باب في اللحد رقم الحديث : 3210

❖❖❖ 249: “ما قبض الله نبياً”

اخرجه الإمام السيوطي في “جامع الأحاديث” قسم الأفعال مسند أبي بكر الصديق رقم الحديث : 27899

اخرجه الإمام السيوطي في “جامع الأحاديث” حرف اليم رقم الحديث : 20216

اخرجه الإمام ابن الأثير في “جامع الأصول من أحاديث الرسول” كتاب الموت وما يتعلق به أولاً وآخرأ رقم الحديث : 8543

”لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى كَمَا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، إِنَّهُ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ مَكَانَهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ“

قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَتْ رُوحُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ نَحَوَ فِرَاشِهِ ثُمَّ حَفَرُوا مَوْضِعَ الْفِرَاشِ، فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالُوا مَا نَدْرِي أُنْزِلَهُ، أَمْ نَضْرَحُ

(بقية تخريج حديث 249) أخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من البيه 860

أخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الرؤيا باب تأويل الثياب والفرش

أخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الجنائز - 33 باب 'رقم الحديث: 1018

أخرجه البتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الشانل باب شانل الأخلاق 'رقم الحديث: 18762

❖❖❖ 249: "اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد"

أخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب الجنائز بناء المساجد على القبور 'رقم الحديث: 2369

أخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب الجنائز بناء المساجد على القبور 'رقم الحديث: 2370

أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في لعنه زائرات القبور

والمتحذرين عليها المساجد والسرج 'رقم الحديث: 4132

أخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من القاف 'رقم الحديث: 5

أخرجه الإمام الإسفراني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْتَدَأُ أَبْوَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ مُبْتَدَأُ أَبْوَابِ فِي الْمَسَاجِدِ وَمَا فِيهَا مِنْ ذَلِكَ 'رقم الحديث: 924

أخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الرؤيا كتاب الرؤيا

أخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الحج باب ما جاء في فضل مسجد قباء 'رقم الحديث: 2698

أخرجه البزار في "مسنده" في: المجلد الأول 'في: مسند علي بن أبي طالب 'رقم الحديث: 605

أخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 8 من اسمه مطلب 'رقم الحديث: 8776

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الألف أسامة بن زيد بن حارثة 'رقم الحديث: 393

أخرجه الشيباني في "موطأ الإمام محمدي: أبواب الجنائز باب القبر يتخذ مسجدا أو يصلي (1) إليه أو يتوسد 'رقم الحديث: 320

أخرجه الإمام مالك في "الموطأ برواية البصودي في كتاب الجامع (5) باب ما جاء في اجلاء اليهود من المدينة 'رقم الحديث: 1583

أخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الصلاة (120) باب النهي عن اتخاذ القبور مساجد 'رقم الحديث: 1403

أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الجنائز باب النهي عن أن يبني على القبر مسجدا 'رقم الحديث: 7010

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الجنائز وتبني الموت 'في 106 إتخاذ القبور مساجد 'رقم الحديث: 2173

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الجنائز وتبني الموت 'في 106 إتخاذ القبور مساجد 'رقم الحديث: 2174

أخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب المساجد 'في باب 13 النهي عن اتخاذ القبور مساجد 'رقم الحديث: 703

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الصلاة 'في باب 16 باب ما يكره للبصلي وما لا يكره 'رقم الحديث: 2327

أخرجه البخاري في "صحيحه" في: أبواب المساجد 'في 22 باب الصلاة في البيعة 'رقم الحديث: 425

أخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في (مسند أبي هريرة) 'رقم الحديث: 5844

فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 "اللَّحْدُ لَنَا وَالضَّرْحُ لغيرِنَا"
 فَالْحَدُّوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو حدیث سنا تا ہوں انہوں نے کہا: آپ ہمیں حدیث سنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں کے اوپر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ جس بھی نبی کا انتقال ہوا اسے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں اس کا انتقال ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ آپ کے جد مبارک سے مخصوص جگہ پر نکل گئی تو پھر بستر کی جگہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جگہ کو کھود دیا جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: ہمیں نہیں پتہ کہ ہم اس کو بنائیں یا ضرع بنائیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "لحدکم ہمارے لئے ہے اور ضرع کا حکم دوسروں کے لئے ہے۔

تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے لحد تیار کی۔

250- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا أَخَذْنَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُنَادِيًا يُنَادِي مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ لَا تَخْلَعُوا الْقَمِيصَ قَالَ: فَقَدْ رَسُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ الْقَمِيصُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَعْسِلُهُ وَيَدٌ غَيْرِي لَتُرَدُّ عَلَيْهِ وَإِنِّي لَأَدُّ عَلَى تَقْلِيهِ، وَلَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَكْبَهُ فَوَدِدْتُ أَنْ لَا تُكْبَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دینا شروع کیا تو میں نے ایک منادی

(بقیہ تعریج حدیث 249) اخرجہ أحمد بن حنبل فی "السند" فی من مسند بنی ہاشم مسند عبد اللہ بن العباس رقم الحدیث 244

اخرجہ أبو محمد الکسی فی "المنتخب من مسند عبد بن حمید" فی مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 244

اخرجہ الطیالسی فی "مسند الطیالسی" فی باب 21 أحادیث أسامة بن زید رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 634

اخرجہ ابن ہمام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب الصلاة باب الصلاة علی القبور رقم الحدیث 1588

اخرجہ ابن أبي شیمة الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الصلوات فی الصلاة عند قبر النبی صلی اللہ علیہ

وآثارہ رقم الحدیث 7547

اخرجہ مسلم فی "صحیحه" فی کتاب المساجد فی 4 باب النهی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ الصور فیہا رقم الحدیث 244

کے ایک کنارے کی طرف سے ندا کرتے ہوئے سنا اُن کی قیص نہ اُتارو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا اور قیص آپ کے جسم پر موجود تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میں آپ کو غسل دے رہا تھا میرے ہاتھ کے ساتھ کسی دوسرے کا ہاتھ بھی اس میں شامل تھا اور آپ کو الٹانے میں میری مدد کی جارہی تھی۔ میں نے آپ کو اوندھا کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے آواز دی گئی کہ تم انہیں اوندھا نہ کرو۔

251- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَفَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَابٍ ثَوْبَيْنِ يَمَانَيْنِ أَحَدُهُمَا سُحْقٌ وَقَمِيصٌ كَانَ يَتَجَمَّلُ بِهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا تھا جن میں سے دو یمانی تھے۔ اور ان میں سے ایک پرانا تھا اور ایک قیص تھی جسے آپ آرائش کے طور پر پہنا کرتے تھے۔



بَابُ: أَلِمْسُكَ فِي الْحُنُوطِ

باب 69: حنوط میں مشک ملا دینا



252- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ عِنْدِي مِسْكٌ فَضَلُّ مِنْ حُنُوطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْصِي أَنْ يَحْطَبَ بِهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجَمَّرُ الْأَنْفَانَ الْمَيِّتِ، وَلَا يَتَّبِعُ إِلَى قَبْرِهِ بِمَجْمَرَةٍ فَإِنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْخِرَازِيدِ النَّارُ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے پاس نبی اکرم ﷺ کو لگائی جانے والی حنوط کا باقی رہ جانے والا حصہ موجود ہے میں نے یہ وصیت کی ہے کہ مجھے بھی یہی حنوط لگائی جائے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میت کے کفن کے اوپر دھونی دو لیکن دھونی والی انگلیٹھی قبر تک نہ لے جاؤ امام زید رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی کے ساتھ جانے والا آخری سامان آگ ہو۔

253- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ بِالْحُنُوطِ عَلَى الْأَكْفَانِ وَالنَّعْشِ .

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کفن اور میت کے جسم پر حنوط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔



بَابُ: الْيَهُودِيَّةُ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ حَيٌّ

باب 70: جو یہودی عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ ہو یا کوئی عورت

فوت ہو اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو

...—...—...

254- قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا مَاتَ الدِّمِيَّةُ، وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ مِنْ زَوْجٍ مُسْلِمٍ دُفِنَتْ بَيْنَ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَبَيْنَ مَقَابِرِ أَهْلِ الدِّمَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ حَيٌّ فَقَالَ: يُشَقُّ بَطْنُهَا، وَيُسْتَخْرَجُ الْوَلَدُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَتْ أَحْيَا النَّاسِ جَمِيعًا.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: جب کوئی ذمی عورت فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں کوئی مسلمان بچہ ہو جو اس مسلمان شوہر کا ہو تو اس عورت کو مسلمانوں کے قبرستان اور اہل ذمہ کے قبرستان کے درمیان دفن کیا جائے گا۔
امام زید بن علی علیہ السلام ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو فرماتے ہیں: اس کے پیٹ کو چیر کر بچے کو نکال لیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس نے اسے زندہ کیا گویا اس نے تمام بنی نوع انسان کو زندہ کیا۔“



بَابُ: عِيَادَةُ الْمَرِيضِ

باب 71: بیمار کی عیادت کرنا

...—...—...

255- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث 255:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسند في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه مسلم في صحيحه كتاب البر والصلة والآداب باب ثواب المؤمن فيها يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك حتى يشاكها رقم الحديث: 2571

اخرجه أحمد بن حنبل في المسند مسند عبد الله بن مسعود رقم الحديث: 3618

اخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا باب ما جاء في ثواب الأمراض والأعراض رقم الحديث: 2937

اخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى مسند عبد الله بن مسعود رقم الحديث: 5164

اخرجه البيهقي في شعب الإيمان السبعون من شعب الإيمان وهو باب في الصبر على المصائب فصل في أي الناس أشد بلاء رقم الحديث: 72

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَرَضَ لَيْلَةً وَاحِدَةً كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُ سَنَةٍ، فَإِذَا عُوْفِيَ الْمَرِيضُ مِنْ مَرَضِهِ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّتْ وَرَقُ الشَّجَرِ الْيَابِسِ فِي الْيَوْمِ الْعَاصِفِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک رات بیمار رہے اس کے ایک سال کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور جب مریض کو اس کی بیماری سے عافیت دیدی جائے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے آندھی کے دن خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

256- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، وَكَانَ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیمار کی عیادت کرے گا اسے اس بیمار کے اجر کی مانند اجر ملے گا اور وہ شخص جنت کے باغات سے پھل چن رہا ہوگا جب تک وہ واپس نہیں آجائے۔

257- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُودُوا مَرْضَاكُمْ، وَاشْهَدُوا جَنَائِزَكُمْ وَزُورُوا قُبُورَ مَوْتَاكُمْ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْخِرُكُمْ الْآخِرَةَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیماروں کی عیادت کرو اپنے جنازوں کے

(بقیہ تعریخ حدیث 254) اخرجہ البیہقی فی سننہ الکبریٰ کتاب الجنائز باب ما ینبغی لكل مسلم أن یتشعره من الصبر

رقم الحدیث: 6323

اخرجہ النسائی فی 'سننہ الکبریٰ' کتاب الطب شدۃ البرض' رقم الحدیث: 7483

اخرجہ البیہقی الہندی فی 'کنز العمال' کتاب الثالث فی الأخلاق الإکمال من الصبر علی مطلق الأمراض' رقم الحدیث: 6735

اخرجہ الخطیب التبریزی فی 'مشکوۃ المصابیح' کتاب الجنائز باب عیادۃ البریض وثواب البرض' الفصل الأول' رقم الحدیث: 1538

حدیث: 256

اخرجہ الإمام السیوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأقوال حرف الیمیم' رقم الحدیث: 22919

اخرجہ الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب الفضائل والنایب فضائل الأعمال والأقوال' رقم الحدیث: 7270

اخرجہ الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من الیمیم' رقم الحدیث: 5652

اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب الثناء ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: 1446

اخرجہ أحمد بن حنبل فی "السند" فی: باقی مسند الأنصار' ومن حدیث ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث: 22497

اخرجہ ابن أبی شیبۃ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الجنائز (وما جاء فی ثواب عیادۃ البریض' رقم الحدیث: 10832

اخرجہ مسلم فی "صحیحہ" فی کتاب البر والصلة والآداب' فی 13-باب فضل عیادۃ البریض' رقم الحدیث: 6717

اخرجہ البیہقی الہندی فی "کنز العمال" فی کتاب الصحبة من قسم الأقوال الباب الرابع: فی حقوق تترتب علی الصحبة حق عیادۃ

البریض' رقم الحدیث: 25142

ساتھ جاؤ اپنے مردوں کی قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گے۔

250- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَقَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ!

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعَجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلَى بِلَيْتِكَ، وَخُرُوجًا إِلَى رَحْمَتِكَ“
فَقُلْتُهَا فَقُمْتُ كَأَنَّمَا نُسِطْتُ مِنْ عِقَالٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا:

پڑھو:

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت کا اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے انہیں پڑھ لیا تو میں یوں اٹھ کھڑا ہوا جیسے مجھے رسیوں سے کھول دیا گیا ہو۔

259- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حدیث 259:-

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف البيم' رقم الحديث: 20731

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الصحبة عيادة المريض' رقم الحديث: 4896

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من البيم' رقم الحديث: 1220

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الجنائز باب كفارة المريض وما يصيب المؤمن من الأذى

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الطب باب ما جاء في العيادة من الرمد' رقم الحديث: 3867

اخرجه البخاري في "الادب المفرد" في (باب أين يقعد العائد) رقم الحديث: 536

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الجنائز' رقم الحديث: 1268

اخرجه الترمذی في "سننه" في كتاب الطب' باب 32' رقم الحديث: 2083

اخرجه الطبرانی في "المعجم الكبير" في أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: 12272

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب عمل اليوم والليلة' في باب 253 موضع مجلس الإنسان' رقم الحديث: 10882

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الجنائز' في باب 2- باب المريض وما يتعلق به' رقم الحديث: 2975

اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس' رقم الحديث: 2430

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في (من مسند بني هاشم) مسند عبد الله بن العباس' رقم الحديث: 2137

اخرجه أبو محمد الكشي في "المنتخب من مسند عبد بن حميد" في مسند ابن عباس رضي الله عنه' رقم الحديث: 718

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الطب في المريض ما يرقى به وما يعوذ به' رقم الحديث: 2572

اخرجه البتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصحبة من قسم الأقوال الباب الرابع: في حقوق تترتب على الصحبة

المريض' رقم الحديث: 25133

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَرِيضٍ يَعُوذُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ لِي؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ:

”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْكَبِيرَ“

فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ كَأَنَّمَا نُسِطَ مِنْ عِقَالٍ .

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری بیمار کی عیادت کرنے کے لئے اس کے پاس تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو:

”میں عظیم اللہ تعالیٰ سے عظیم پروردگار سے کبیر اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں۔“

اس نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے تو وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا جیسے اسے رسیوں سے کھول دیا گیا ہو۔

260 - (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ فَمَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَةَ بِيٍّ فَإِنَّكُمْ لَنْ تُصَابُوا بِمِثْلِهَا“ .

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اجر مصیبت کے حساب سے ہوتا ہے۔ جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو وہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے کیونکہ تمہیں میری مانند مصیبت لاحق نہیں ہوگی۔

261 - (حَدَّثَنِي) امير المؤمنين ابو الحسين زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ

حديث 260 :

اخرجه ابوداؤد في سننه ' كتاب الجنائز باب ما جاء في الصبر على المصيبة ' رقم الحديث: 1599

اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" السبعون من شعب الايمان و بواب في الصبر على المصائب و عما تنزع اليه النفس

من لذة و شهوة ' رقم الحديث: 10154

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" كتاب الموت و أحوال تقع بعده الفصل الرابع في التعزية ' رقم الحديث: 42612

حديث 261:

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند علي بن أبي طالب ' رقم الحديث: 33919

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الزهد باب قصر الأمل والإكثار من ذكر الموت والاستعداد له ' رقم

حديث: 7296

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 6 ' رقم الحديث: 6488

اخرجه الطبراني في "الروض الداني اى المعجم الصغير" في باب اليم من اسبه محمد ' رقم الحديث: 1008

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في عبد الله بن عمر بن الخطاب ' رقم الحديث: 13536

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الموت من قسم الأفعال ذكر الموت ' رقم الحديث: 42792

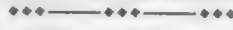
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَحَابَةَ: "مَنْ أَكْبَسَ النَّاسَ؟ قَالُوا: أَلَّنْ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ إِسْتِعْدَادًا."

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور ان کے لئے سب سے زیادہ اہتمام سے تیاری کرے۔



بَابُ: مَسَائِلُ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 72: نماز کے مسائل کا بیان



262- قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمَرْأَةِ تُصَلِّي فِي وَسْطِ الصَّغْرِ؟ فَقَالَ: تُفْسِدُ صَلَاةَ مَنْ عَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَمَنْ خَلْفَهَا.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ مَعَ الْإِمَامِ رُكْعَةً، وَعَلَى الْإِمَامِ سُجُودُ السَّهْوِ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَسْجُدُ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَيَقْضِي.

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُسَافِرِ يُصَلِّي بِالْمُقِيمِينَ وَالْمُسَافِرِينَ رُكْعَةً، فَيَحْدِثُ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثًا مِّنْ رِّعَافٍ، فَيَقْدِمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُقِيمِينَ، فَيُصَلِّي بِهِمْ بَاقِيَ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ، ثُمَّ يَقْدِمُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسَافِرِينَ فَيَسْلِمُ بِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ الْمُقِيمُونَ فَيَقْضُونَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ، وَلَا يَوْمُهُمْ أَحَدٌ مِنْهُمْ.

وَسَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ اللَّحَنِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ، فَيَسْهُو فَيَرُدُّ السَّلَامَ فَقَالَ: تَنْتَقِضُ صَلَاةٌ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ الْخَاتَمُ؟ فَقَالَ: يُحَرِّكُ الْخَاتَمَ فِي يَدِهِ. وَسَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُخَلِّلَ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْصُرَ فِي ذَلِكَ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الدَّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: أَدْعُ فِي التَّشَهُُّدِ بِمَا أَحْبَبْتُ.

كَانَ ذَلِكَ مِمَّا يَكُونُ مِثْلَهُ فِي الْقُرْآنِ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: لَيْسَ يَجِبُ عَلَيْكَ السَّعْيُ إِلَى

الْفَسَقَةِ، إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَسْعَى إِلَى الْإِمَّةِ الْهُدَى.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلَاةِ وَالْإِمَامُ يَحْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: مِنَ السَّنَةِ أَنْ تَسْمَعَ وَتَنْصُتَ، فَإِذَا صَلَّيْتَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ تَنْصُتَ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ لَا يَجْهَرُ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَائِزٌ فَقُلْتُ: وَالصَّلَاةُ خَلْفَ مَنْ قَدْ مَسَحَ؟ فَقَالَ: لَا تُجْزِيكَ .

قُلْتُ: فَإِنْ صَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَقَدْ تَطَهَّرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ؟ فَقَالَ: تُجْزِيكَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يَرَى الْمَسْحَ، وَلَا أَدْرِي أَمَسَحَ، أَمْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ؟ فَقَالَ: لَا أَحِبُّ الصَّلَاةَ خَلْفَهُ .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْعِ وَالْكَنَاسِ؟ فَقَالَ: صَلَّ فِيهِمَا، وَمَا يَضُرُّكَ .
سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأُمِّيِّ الَّذِي لَا يُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَقَالَ: يُسَبِّحُ وَيَذْكُرُ
اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَيُجْزِيهِ ذَلِكَ

قُلْتُ: فَلَا خَرَسُ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُصَلِّي رَاكِعًا وَسَاجِدًا وَيُجْزِيهِ مَا فِي قَلْبِهِ .
سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَسَنٌ
قُلْتُ: فَكَيْفَ أَجْلِسُ فِي صَلَاتِي؟ قَالَ: كَمَا تَجْلِسُ إِذَا صَلَّيْتَ قَائِمًا .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: تَجْتَمِعُ وَتَضُمُّ رِجْلَيْهَا .
سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّوْمِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ .
سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسِي الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ، حَتَّى يَرْكَعَ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ؟
فَقَالَ: لَا يَقْنُتُ بَعْدَ ذَلِكَ .

قُلْتُ: فَهَلْ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْرِ؟ فَقَالَ: لَا

قُلْتُ: فَإِنْ نَسِيَ قُنُوتَ الْوَيْتِ حَتَّى يَرْكَعَ؟ قَالَ: يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ
قُلْتُ: فَإِنْ ذَكَرَهُ وَقَدْ سَجَدَ؟ قَالَ: لَا يَقْنُتُ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْرِ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّمَا الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ دُعَاءٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ سَهْوٌ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: مِثْلُهُ فِي الْحَضَرِ، وَإِنْ أَذَنْتَ لِلْفَجْرِ وَأَقَمْتَ لِبَاقِي
الصَّلَاةِ أَجْزَأَكَ

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسِي صَلَاةً، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فِي وَقْتِ الْآخَرِ، بَايَهُمَا يَبْدَأُ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: الْأَوَّلَى، فَلَا أَوْلَى

قُلْتُ: فَإِنْ بَدَأَ بِهَذِهِ؟ فَقَالَ: لَا تُجْزِيهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ يَخَافُ وَفِيهَا .

قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ سَمِعْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّائِلِينَ بِالرَّفْعِ، وَكَانَ يَقْرَأُ

﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾

وَكَانَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَهُ سَمِعْنَا وَقَعَ دُمُوعُهُ عَلَى الْحَصِيرِ

وَسَمِعْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ: ﴿اِقْتَرَبْتُ﴾ قَرَّبْتُهَا، وَقَرَّأَهَا قِرَاءَةً لَا يَسْمَعُهَا فَرِحٌ، وَلَا مَحْزُونٌ، وَلَا أَقْرَحَتْ قَلْبُهُ فَمَرَضَ مِنْ أَصْحَابِهِ رَجُلٌ مِنْ طَيِّ مِنْ وَجْدَانِ تِلْكَ الْقِرَاءَةِ فَدَفَنَاهُ بَعْدَ أَيَّامٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا قَبِيلُ الْقُرْآنِ وَشَهِيدُ الرَّحْمَنِ لَقَدْ أَمْسَيْتُ مُغْتَبِطًا وَمَا أُرَكِّي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَدًا.

آراء امام زید رحمۃ اللہ علیہ

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو صف میں درمیان کھڑی ہو کر نماز پڑھ لیتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے دائیں طرف موجود اس کے بائیں طرف موجود اور اس کے پیچھے موجود لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو امام کے ہمراہ ایک رکعت پالیتا ہے اور امام پر سہو کرنا لازم ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا پھر اٹھ جائے گا اور باقی نماز کو ادا کرے گا۔

میں نے ان سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جو مقیم اور مسافر لوگوں کو ایک رکعت پڑھا دیتا ہے اور امام کو کوئی حدیث لاحق ہو جاتا ہے جیسے کوئی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ مقیم لوگوں میں سے ایک شخص کو آگے کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو مسافر کی بقیہ نماز پڑھا دیتا ہے۔ پھر وہ شخص مسافر لوگوں میں سے ایک کو آگے کرے گا اور وہ ان سب کو سلام پھیر دے گا۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی بقیہ نماز ادا کریں گے۔ ان مقیم لوگوں میں سے کوئی ایک ان افراد کی امامت نہیں کر سکتا۔ میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے نماز کے دوران الحن کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے نماز کے دوران سلام کیا جاتا ہے تو وہ بھول کر سلام کا جواب دے دیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتا ہے اور اس نے انگوٹھی پہنی ہوئی ہے؟ تو فرمایا وہ اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو حرکت دے گا۔

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرنا آدمی پر لازم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اسے ترک کر دے۔

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے نماز کے دوران دعا مانگنے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا: تم تشهد میں جو دعا دے کر لو جبکہ وہ دعا اس کی مانند ہو جو دعائیں قرآن میں موجود ہیں۔

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے جمعہ کے دن جلدی جانے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: گناہگار حکمرانوں کی طرف جلدی جانا تم پر واجب نہیں ہے تم پر واجب یہ ہے کہ تم ہدایت یافتہ پیشواؤں کی طرف جلدی جاؤ۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا جبکہ جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: ست یہ ہے کہ تم غور سے سُنو اور خاموش رہو۔ جب تم نماز ادا کر رہے ہو گے تو نہ تم غور سے سُن سکو گے اور نہ ہی خاموش رہو۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا جو بلند آواز میں قرآن نہیں کرتا، انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے۔

میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے جس نے مسح کیا ہوا ہو تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔

میں نے دریافت کیا: اگر میں اس کے پیچھے نماز ادا کر چکا ہوں اور اس شخص نے وضو کرنے کے بعد پاؤں بھی دھوئیں، تو انہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لئے جائز ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: اگر یہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے نزدیک مسح کرنا درست ہے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس نے مسح کیا ہے یا پاؤں دھوئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کو پسند نہیں کروں گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے عیسیٰ کی عبادت گاہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم وہاں نماز پڑھو وہ تمہیں کیا نقصان پہنچاتا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے ان پڑھ شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قرأت نہیں کر سکتا تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سبحان اللہ پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

میں نے دریافت کیا: گونگے کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا کرے گا اور دل میں قرأت کر لینا اس کے لئے کافی ہوگا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے بیٹھ کر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ میں نے دریافت کیا: میں نماز کے دوران کیسے بیٹھوں تو انہوں نے فرمایا: اسی طرح جیسے تم اس وقت بیٹھتے ہو جب تم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہو۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے خاتون کے بارے میں دریافت کیا، وہ نماز کے دوران کیسے بیٹھے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انٹھی ہو کر پاؤں سمیٹ کر بیٹھے گی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے نماز کے دوران سو جانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وضو کو نہیں توڑتا۔ میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے پھر وہ سر اٹھا لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کے بعد قنوت نہیں پڑھے گا۔

میں نے دریافت کیا: کیا اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ وتر کی نماز میں دُعاے قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جائے۔ انہوں نے فرمایا: وہ رکوع کے بعد دُعاے قنوت پڑھ لے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر اسے سجدہ کرنے کے بعد یہ یاد آتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ دُعاے قنوت نہیں پڑھے گا۔ اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کی نماز میں دُعاے قنوت پڑھنا صرف دُعا ہے اور اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔ میں نے ان سے سفر کے دوران اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال ”حضر“ اذان کی طرح ہے۔ اگر تم فجر کی نماز کے لئے اذان دیدو اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت کہو تو یہ بھی جائز ہے۔ میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز پڑھنا بھول جاتا ہے اور پھر اسے دوسری نماز کے وقت یاد آتی ہے تو وہ پہلے کون سی نماز ادا کرے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ترتیب کے ساتھ پہلے والی ادا کرے گا۔

میں نے عرض کی: اگر وہ اس وقت کی نماز پڑھ لے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کے لئے جائز نہیں ہوگا البتہ اس (اذان والی نماز) کے وقت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو (تو پڑھ سکتا ہے)

ابو خالد بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے ”علیہم ولا الضالین“ پڑھا یعنی رفع کے بعد پڑھا۔

وہ ”مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ پڑھا کرتے تھے۔

جب ہم ان کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم ان کے آنسو چٹائی پر گرنے کی آواز سنا کرتے تھے۔ میں نے ان کی ایک مرتبہ ”اقتربت الساعة“ پڑھتے ہوئے سنا انہوں نے اسے ترتیل کے ساتھ پڑھا۔

ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح قرأت کی کہ جس بھی خوش یا غمگین شخص نے اسے سنا اس کا دل لرز گیا۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص جو ”طے“ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا وہ اس قرأت کی وجہ سے بیمار ہو کر فوت ہو گیا تو ہم نے اسے بعد دفن کر دیا۔

امام زید رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ نے فرمایا: یہ قرآن کا مقتول ہے اور ایمان کا شہید ہے۔ شام کے وقت میں اس پر رشک کر رہا تھا ویسے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دیتا۔



كِتَابُ الزَّكَاةِ

زَكَاةُ كَابِيَان



بَابُ: زَكَاةُ الْإِبِلِ السَّائِمَةِ

باب 73: سائمه اونٹوں کی زکوة



263- قَالَ ابراهيم بن الزبرقان التميمي، حدثنا أَبُو خَالِدٍ عمرو بن خالد الواسطي، عن زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ

❖❖❖❖ 263

كيس في أقل من خمس ذود“ اخرجہ اصحاب الجوامع والسنن مرفوعاً
 'اخرجه أحمد بن حنبل في المسند' (مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث: 11588
 'اخرجه الدارقطني في سننه' كتاب الزكاة باب وجوب زكاة الذهب والورق والماشية والثمار والحبوب' رقم الحديث: 7
 'اخرجه ابن أبي شيبة في المصنف' كتاب الزكاة' من قال ليس فيها دون الخمس من الإبل صدقة' رقم الحديث: 9901
 'اخرجه البيهقي في سننه الكبرى' كتاب الزكاة باب نصاب الورق' رقم الحديث: 7307

❖❖❖❖ 263

خمس من الإبل شاة“ اخرجہ اصحاب الجوامع والسنن مرفوعاً
 'اخرجه ابوداؤد في سننه' كتاب الزكاة باب في زكاة السائبة' رقم الحديث: 1568
 'اخرجه الترمذی في سننه' كتاب الزكاة باب ما جاء في زكاة الإبل والغنم' رقم الحديث: 621
 'اخرجه ابوداؤد في سننه' كتاب الزكاة باب صدقة الإبل' رقم الحديث: 1798
 'اخرجه الحاكم النيسابوري في المستدرک' كتاب الزكاة' رقم الحديث: 1443
 'اخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط' جزء 7' رقم الحديث: 7566
 'اخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: 5470
 'اخرجه الصنعاني في مصنف عبد الرزاق' كتاب الزكاة' باب الصدقات' رقم الحديث: 6794
 'اخرجه ابن أبي شيبة في المصنف' كتاب الزكاة' في زكاة الإبل ما فيها' رقم الحديث: 9889
 'اخرجه البيهقي في سننه الكبرى' كتاب الزكاة باب كيف فرض الصدقة' رقم الحديث: 7044
 'اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" كتاب الزكاة الفصل الثالث (في الأحكام)' رقم الحديث: 15830

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:
 لَيْسَ فِي أَقْلٍ مِنْ خُمْسِ دُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
 فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا فِيهَا شَاةٌ ثُمَّ لَا شَيْءَ فِيهَا
 فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فِيهَا شَاتَانِ
 فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسَ عَشْرَةٍ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاةٍ
 فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ، فِيهَا أَرْبَعُ شِيَاةٍ
 فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ فِيهَا خُمْسُ شِيَاةٍ
 فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ
 فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَبُونٌ ذَكَرٌ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهَا بِعَامٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ
 فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
 فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْخُمْسِ وَأَرْبَعِينَ فِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ
 فَإِذَا زَادَتْ عَلَى السِّتِّينَ وَاحِدَةً فِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ
 فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْخُمْسِ وَسَبْعِينَ فِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ
 فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِينَ وَاحِدَةً فِيهَا حَقَّتَانِ طُرُوقًا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
 فَإِذَا كَثُرَتْ الْإِبِلُ فَفِي كُلِّ خُمْسِينَ حَقَّةٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں امام زید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ جب وہ پانچ تک پہنچ جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی پھر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ جب وہ دس تک پہنچ جائیں تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ پندرہ تک پہنچ جائیں تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ بیس تک پہنچ جائیں تو چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب وہ پچیس تک پہنچ جائیں تو ان میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور جب وہ پچیس سے ایک بھی اوپر پہنچ جائیں تو ان میں ایک ”بنت مخاض“ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر ”بنت مخاض“ نہ ہو تو ”ابن لبون“ مذکر جو اس سے ایک سال بڑا ہو وہ لیا جائے گا اور ایسا پینتیس تک ہوگا اور اگر پینتیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک ”بنت لبون“ کی ادائیگی ہوگی اور یہ حکم پینتالیس تک ہے اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک ”حقہ“ کی ادائیگی لازم ہوگی اور پھر یہ ساٹھ تک ہوگا اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ایک ”جذعہ“ کی ادائیگی ہوگی اور یہ پچتر تک ہوگا اور اگر پچتر سے ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں دو ”بنت لبون“ کی ادائیگی لازم ہوگی اور یہ حکم نوے تک ہے اگر نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو دو ”حقے“ ہوں گے جنہیں جفتی کے

لے دیا جائے یہ ایک سوئیس تک ہے۔ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

264- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ

وَالْعَوَامِلُ صَدَقَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کام میں استعمال ہونے والے اور بوجھ اٹھانے والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں

265- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدْ الْمَصْدِقَ

النَّيْنِ الَّتِي تَجِبُ فِي الْإِبِلِ أَخَذَ سِنًا فَوْقَهَا وَرَدَّ عَلَيْهِ شَاةً أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب صدقہ وصول کرنے والا اس مخصوص سال کے جانور کو نہ پائے جو اونٹوں کے اندر واجب ہوتا ہے تو وہ اس سے ایک سال بڑی عمر کے جانور کو وصول کر لے اور اس کے مالک کو ایک بکری یا ایک درہم دے

۱-۷



بَابُ: زَكَاةُ الْبَقَرِ

باب 74: گائے کی زکوٰۃ



266- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَيْسَ فِيْمَا دُونَ الثَّلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ

فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيْهَا تَبِيعٌ حَوْلَى جَذَعٍ أَوْ جَذَعَةٌ إِلَى أَرْبَعِينَ

فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ إِلَى السَّبْعِينَ

فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعِينَ فَفِيْهَا تَبِيعَانِ إِلَى سَبْعِينَ

فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعِينَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ إِلَى ثَمَانِينَ

حدیث 264 :

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف اللام رقم الحديث: 19423

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام رقم الحديث: 1

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الزكاة باب ما يسقط الصدقة عن الباشية رقم الحديث: 7183

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الزكاة في 6 باب ليس في العوامل صدقة رقم الحديث: 1

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الزكاة من قسم الأفعال وجوبها رقم الحديث: 16913

فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِينَ فَفِيهَا مُسْتَعِينٌ إِلَى تِسْعِينَ
 فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِينَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَاعٍ إِلَى مِائَةٍ
 فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَةً فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِعَانِ
 فَإِذَا كَثُرَتِ الْبَقَرُ فَقِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ
 وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ .

آثار حضرت علیؓ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: تیس سے کم گائے کے اندر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب ان کی تعداد تیس ہو جائے تو اس میں ایک ”تبیع“ ہوگا جو ایک جذع یا جذعہ کے برابر ہوگا۔ چالیس تک یہی حکم ہوگا اور جب چالیس تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ”مسنة“ لازم ہوگا یہ حکم ساٹھ تک ہے اور جب یہ ساٹھ تک پہنچ جائیں تو اس میں دو ”تبیع“ لازم ہوں گے اور یہ حکم ستر تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ”تبیع“ لازم ہوگا اور ایک مسنة لازم ہوگا یہ حکم اسی تک ہے اور جب یہ ایک تک پہنچ جائیں تو دو ”مسنة“ لازم ہوں گے اور یہ حکم نوے تک ہے جب وہ نوے تک پہنچ جائیں تو اس میں تین ”تبیع“ لازم ہوں گے اور یہ حکم سو تک ہے جب وہ سو تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک ”مسنة“ اور دو ”تبیع“ لازم ہوں گے۔ جب گائے زیادہ جائیں تو ہر تیس میں ایک ”تبیع“ یا ایک ”تبیعہ“ لازم ہوگا اور ہر چالیس میں ایک ”مسنة“ لازم ہوگا۔

267- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْحَوَامِلِ وَالْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَإِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الرَّاعِيَةِ .

حضرت علیؓ فرماتے ہیں (؟؟) کے لئے استعمال ہونے والی یا کام میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ لازم ہوگی اور زکوٰۃ اس پر لازم ہوگی جو چرتی ہیں (اور بعد میں فروخت کی جاتی ہیں)



بَابُ: زَكَاةُ الْغَنَمِ

باب 75: بکریوں کی زکوٰۃ



268- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَيْسَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ

فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً

فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ

فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيعَةٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِمِائَةٍ
فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِمِائَةٍ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيعَةٍ
إِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس سے کم بکریوں کے اندر کوئی چیز لازم نہیں ہے جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے۔

اور جب ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں دو سو تک دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہے جب دو سو سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہے اگر تین سو سے زیادہ ہو جائے تو اضافی چیز میں کوئی مزید ادائیگی لازم نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد چار سو ہو جائے۔

اور جب وہ چار سو تک پہنچ جائیں گی تو ان میں اربکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔

جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

269- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ هَرَمَةً، وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ أَنْ يَأْخُذَ ذَاتَ الْعَوَارِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقہ وصول کرنے والا شخص بوڑھی یا کانی بکری، بکرا قبول نہیں کرے گا تاہم اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو وہ کانی بکری کو قبول کر سکتا ہے۔

270- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ لَا يُفَرِّقُ الْمُصَدِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرَقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صدقہ وصول کرنے والا شخص اکٹھے مال کو الگ نہیں کرے گا اور متفرق مال کو جمع نہیں کرے گا۔ زکوٰۃ (لازم کرنے) کے اندیشے کے لئے۔

271- قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفُضْلَانِ وَالْحَمْلَانِ وَالْعَجَاجِيلِ الصِّغَارُ فَقَالَ: لَا صَدَقَةٌ فِيهَا .

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اونٹنی کے ایسے بچے جس کا دودھ چھڑوایا گیا ہو اور ایسے بچے جو دوسرے برس میں داخل ہوئے ہوں اور کم سن بچھڑوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ: زَكَاةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب 76: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

272- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

لَيْسَ فِيْمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ

فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

فَإِنْ زَادَتْ فَبِالْحِسَابِ

وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ الْعِشْرِينَ مِثْقَالًا صَدَقَةٌ

فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا، فَبِهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو سو سے کم چاندی میں کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔ جب یہ دو سو تک پہنچ جائیں تو اس میں (؟؟) درہم لازم ہوں گے جب یہ اس سے زیادہ ہو جائیں تو اسی حساب سے لازم ہو جائیں اور بیس مِثقال سے کم میں صدقہ لازم نہیں ہوتا اور جب یہ بیس مِثقال تک پہنچ جائیں تو اس میں نصف مِثقال کی ادائیگی لازم ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہوگا، اسی حساب سے ہوگا۔

273- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ تَكُونُ فِي الْمِصْرِ، وَعَنِ الْغَنَمِ تَكُونُ فِي الْمِصْرِ، فَإِذَا رَعَتْ وَجَبَتْ لِيِ الزَّكَاةُ وَعَنِ الدُّوْرِ وَالرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْحَمِيرِ وَالْبُرَادِزِينَ وَالْكِسْوَةِ وَالْيَاقُوْتِ وَالزَّمْرَدِ مَا لَمْ تَرُدْهُ تِجَارَةً.

حدیث 272:

اخرجه اصحاب الجوامع والسنن مرفوعاً

اخرجه الترمذی فی سننہ ' کتاب الزکاة باب ما جاء فی زکاة الذهب والورق ' رقم الحدیث: 620

273 ♦♦♦

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و السانید فی هذا المعنى باختلاف اللفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الهيئى فى "جمع الزوائد" فى كتاب الزكاة' باب صدقة الخيل والرقيق وغير ذلك' رقم الحديث: 4371

وعن أبى ثعلبة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أفى الحمير زكاة ؟ قال: لا إلا الآية الفأذة الشاذة (فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره)

رواه الطبرانى فى الكبير وفيه سعيد بن بشر وفيه كلام وقد وثق

273 ♦♦♦

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و السانید فی هذا المعنى باختلاف اللفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الهيئى فى "جمع الزوائد" فى كتاب الزكاة' باب صدقة الخيل والرقيق وغير ذلك' رقم الحديث: 4375

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کام کرنے والے اونٹوں، جو شہر میں موجود ہوتے ہیں اور بکریوں، جو شہر میں موجود ہوتے ہیں، سے زکوٰۃ معاف کی ہے لیکن اگر وہ چرنے لگیں تو ان میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اسی طرح آپ نے گھروں، غلاموں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں، ٹٹوؤں، کپڑوں، یا قوت، زمرہ پر زکوٰۃ معاف کی ہے جب تک ان کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔

274- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَالِ الَّذِي نَسْتَفِيدُهُ زَكَاةً حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مُنْذُ أَقْدَتَهُ، فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَرَزَجِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ مال جو زکوٰۃ کے طور پر حاصل ہوا ہو جب تک اس کے حاصل ہونے کے بعد ایک سال نہیں گزر جاتا تب تک اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر اس پر ایک سال گزر جائے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

275- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ فَاحْتَسِبْ بِدَيْنِكَ وَرَكَ مَا فَضَلَ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِي عَلَيْكَ، وَرَكَ الدَّيْنِ الَّذِي لَكَ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ لَا تَزَكِّيهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ كَانَ لَكَ ذَلِكَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم نے قرض لینا ہو اور تم پر قرض کی ادائیگی لازم بھی ہو تو تم اپنے قرض کا حساب کرو اور وہ قرض جو تم نے ادا کرنا ہے اس سے اضافی جو بھی چیز ہو تم اس کی زکوٰۃ ادا کرو اور تم نے جو قرض لینا ہے اس کی بھی زکوٰۃ ادا کر لو لیکن اگر تم چاہو تو اس کی زکوٰۃ اس وقت تک ادا نہ کرو جب تک وہ قرض تمہیں واپس نہ مل جائے۔ تمہیں اس بات کا بھی حق حاصل ہے۔

276- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَأْخُذُ الزَّكَاةُ مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا، وَلَا يُعْطَاهَا مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم ہوں تو وہ زکوٰۃ وصول نہیں کر سکتا اور نہ ہی زکوٰۃ کسی ایسے شخص کو دی جاسکتی ہے جس کے پاس پچاس درہم ہوں۔

277- وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ زَكَاةِ الْحُلِيِّ؟ فَقَالَ: زَكَاةُ اللَّحْظِ وَالْفِصَّةِ، وَلَا زَكَاةُ فِي الذَّرِّ وَالْيَاقُوتِ، وَاللُّؤْلُؤِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْجَوَاهِرِ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ: لَا فَقُلْتُ: إِنَّ أَلَّ أَبِي رَافِعٍ يَرُودُنَّ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ زَكَّى مَالَهُمْ؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ نُنَكِّرُ

ہذا

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ الْعَبْرِ وَاللُّؤْلُؤِ؟
فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِي ذَلِكَ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَعْدِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالرِّصَاصِ وَالْحَدِيدِ وَالزُّبَيْجِ
وَالنَّحَاسِ؟ فَقَالَ: فِي ذَلِكَ الْخُمْسُ .

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنْ مَعْدِنِ الْجَوْهَرِ مِنَ الْجَزَعِ وَنَحْوِهِ
فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ فِي ذَلِكَ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَكَاتِبِ عَلَيْهِ زَكَاةٌ؟ قَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) لَا .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الزَّكَاةِ تُجْزَى الرَّجُلُ أَنْ يُعْطِيَهَا أَحَدًا مِنْ قَرَابَتِهِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا
يُعْطِيهَا مَنْ يَفْرُضُ لَهُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ

قُلْتُ: وَمَنِ الَّذِي يَفْرُضُ لَهُ الْإِمَامُ النَّفَقَةَ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّ وَارِثٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تُعْطَى مِنْ زَكَاةِ مَالِكَ الْقَدْرِيَّةِ، وَلَا الْمُرْجِنَةِ، وَلَا الْحَرُورِيَّةِ، وَلَا
مَنْ نَصَبَ حَرْبًا لِأَلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ وَقْتُهَا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَائِزٌ .

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مِائَةُ دِرْهَمٍ وَخَمْسُونَ دِرْهَمًا لَهُ خَمْسَةُ دَنَانِيرٍ فَقَالَ: فِي ذَلِكَ

الزَّكَاةُ، قَالَ: وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا مِنْ هَذَيْنِ يَنْقُصُ، فَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخِرُ يَزِيدُ زِيَادَةً
فِيهَا وَقَاءَ نَقْصَانِ الْآخِرِ فَتَجِبُ فِي ذَلِكَ الزَّكَاةُ

وَقَالَ زَيْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُجْزَى أَنْ تُعْطِيَ مِنَ الزَّكَاةِ أَهْلَ الدِّمَةِ، وَلَا يَجُوزُ أَنْ تُعْطِيَ أَهْلَ الدِّمَةِ مِنْ
صَدَقَةِ قَرِيضَةٍ .

آراء امام زید علیہ السلام

میں نے امام زید علیہ السلام سے زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سونے اور چاندی میں تم
زکوٰۃ ادا کرو البتہ زر، یاقوت، موتی اور دیگر جواہر میں کوئی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

میں نے امام زید علیہ السلام سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا، کیا اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی؟ تو انہوں
نے فرمایا: نہیں ہوگی۔

میں نے عرض کی: ابورافع کی آل نے یہ بات حضرت علی علیہ السلام کے حوالے سے بیان کی ہے: حضرت علی علیہ السلام نے ان کے

مال میں سے زکوٰۃ ادا کی تھی تو انہوں نے فرمایا: ہم اہل بیت ہیں اور ہم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو سمندر سے عنبر یا موتی وغیرہ نکالتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے سونے، چاندی، سیسے، لوہے تانبے اور پیتل کی کان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

میں نے ان سے سفید و سیاہ مہروں سے تعلق رکھنے والی جواہر کی کان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے مکاتب کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔
میں نے ان سے زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا آدمی کے لئے یہ بات جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنے قریبی رشتے داروں میں سے کسی کو دیدے؟ انہوں نے فرمایا: وہ ایسے شخص کو زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا جس کے لئے امام نے حد مقرر کی ہو۔

میں نے عرض کی: وہ کون سا شخص ہے جس کے لئے امام نے حد مقرر کرنا ہے انہوں نے فرمایا: ہر وارث شخص۔
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے مال کی زکوٰۃ قدریہ مرحجہ، حروریہ یا ان لوگوں کو نہ دو جو آل محمد کے ساتھ جنگ کرتے ہوں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کی جلدی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا، یعنی اس کا وقت آنے سے پہلے تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس دو سو پچاس درہم ہیں اور پانچ دینار ہیں انہوں نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ پھر انہوں نے فرمایا: اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی ماسوائے اس صورت کے کہ دوسرے میں اتنا ہی اضافہ ہو جائے جتنی پہلے میں کمی ہوئی تھی۔ اس صورت میں زکوٰۃ لازم ہو جائے گی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم ذمیوں کو زکوٰۃ دو۔

اور یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ تم اہل ذمہ کو اپنے فرض صدقے میں سے کوئی چیز ادا کرو۔

278- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ فِي عَشْرَةِ أَشْيَاءَ: فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالثَّمَرِ وَالزَّبِيبِ وَالذَّرَّةِ، وَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دس چیزوں میں زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ سونا، چاندی، گیسوں، بھو، کھجور، کشمش، مکئی، اونٹ، گائے، بکری۔

279- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ فِي كَفَنِ مَيِّتٍ، وَلَا بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَلَا نُعْنُ مِنْهَا رَقَبَةً

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَوْضَعُ الزَّكَاةُ فِي الثَّمَانِيَةِ الْأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّاهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ صَنَفًا وَاحِدًا أَجْزَأَكَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ کے مال میں سے کفن نہیں دیا جاسکتا اور مسجد تعمیر نہیں کی جاسکتی اور اس میں سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ آٹھ طرح کے لوگوں کو دی جاسکتی ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک کو بھی دیدو تو یہ تمہارے لئے جائز ہوگا۔



بَابُ: أَرْضُ الْعُشْرِ

باب 77: ”عشر“ والی زمین



280- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا أَخْرَجَتْ أَرْضُ الْعُشْرِ صَدَقَةً مِنْ تَمَرٍ وَلَا زَبِيبٍ وَلَا حِنْطَةٍ، وَلَا شَعِيرٍ، وَلَا ذَرَّةٍ حَتَّى يَبْلُغَ الصَّنْفُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسَةً أَوْ سَقَى الْوَسْقُ سِتُونَ صَاعًا، فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ جَرَتْ فِيهِ الصَّدَقَةُ فَمَا سَقَتْ السَّمَاءُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ سَقَى فَتَحَارَازَ سَبْحًا فِيهِ الْعُشْرُ، وَمَا سَقَى بِالْغَرْبِ أَوْ ذَالِيَةٍ فِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عشر والی زمین جو پیدا کرتی ہے خواہ وہ کھجور ہو یا کشتش ہو، گندم ہو یا جو ہو یا مکئی ہو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس مخصوص صنف کے پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے، ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جب وہ اس حد تک پہنچ جائے گی تو اس میں زکوٰۃ کا حکم لازم ہو جائے گا

تو جو چیز آسمان سے سیراب ہوتی ہے یا دریائی (یا نہری) پانی سے (سیراب ہوتی ہو) یا چشموں (یعنی دیگر قدرتی ذرائع سے) سیراب ہوتی ہے اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

281- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَضِرِ وَإِنْ

صَدَقَ

امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ پھلوں میں کوئی زکوٰۃ واجب نہیں

ہوئی۔



بَابُ: الْخِرَاجُ

باب 78: خراج کا بیان



282- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ عَلَى أَرْضِ

الْخِرَاجِ

عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ مِنْ زَرْعِ الْبَرِّ الْغُلَيْظِ دِرْهَمَيْنِ، وَثُلُثِي دِرْهَمٍ وَصَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ
وَعَلَى كُلِّ جَرِيبٍ الْبَرِّ الْوَسَطِ دِرْهَمَيْنِ
وَعَلَى كُلِّ جَرِيبٍ الْبَرِّ الرَّقِيقِ دِرْهَمًا
وَعَلَى كُلِّ جَرِيبٍ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ
وَعَلَى كُلِّ جَرِيبٍ الْقَصَبِ وَالْكَرْمِ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ
وَعَلَى الْمَيَاسِرِ مِنْ أَهْلِ اللَّذِمَةِ ثَمَانِيَّةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا
وَعَلَى الْأَوْسَاطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنِي عَشَرَ دِرْهَمًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے خراج کی زمین میں، موٹے گیتھوں کے ایک جریب (60X60 گز) درہم اور ایک صاع گندم مقرر کیا تھا اور درمیانے درجے کے کھیت میں دو درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اور ہلکے درجے کے کھیت میں ایک درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اسی طرح انہوں نے کھجور کے باغ یا درختوں کے ایک جریب میں دس درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اور کماد اور انگور کے ایک جریب میں دس درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوشحال زمینداروں کو 48 درہم کی ادائیگی کا پابند کیا ہے۔ درمیانے درجے کے لوگوں کو 24 درہم کا پابند کیا تھا اور غریب لوگوں کو 12 درہم کا پابند کیا تھا۔



بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ

باب 79: صدقہ فطر کا بیان

...—...—...—...

283- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ يُخْرِجُهَا عَنْ نَفْسِهِ، وَعَمَّنْ هُوَ فِي عِيَالِهِ صَغِيرًا كَبِيرًا ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا كَانَ أَوْ عَبْدًا نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بَرٍّ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان شخص پر لازم ہے۔ اس کی اپنی ذات کی طرف سے اور اپنے زیر کفالت لوگوں کی طرف سے نکلے گا، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں مذکور ہوں۔ مونث ہوں غلام ہوں یا آزاد ہوں اور یہ گیتھوں کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

284- وَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَقْلٌ مِنْ خَمْسِينَ دِرْهَمًا؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

قَالَ: وَلَا يَأْخُذُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا وَتَجِبُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى مَنْ لَهُ خَمْسِينَ دِرْهَمًا. سَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّاعِ كَمْ مِقْدَارُهُ؟ قَالَ: خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ، بِالرَّطْلِ الْكُوفِيِّ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے پاس پانچ سے کم درہم ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

انہوں نے فرمایا: صدقہ فطر کوئی ایسا شخص وصول نہیں کر سکتا جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اور صدقہ فطر ہر شخص پر واجب ہوگا جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے "صاع" کے بارے میں دریافت کیا، اس کی مقدار کیا ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: کوفہ کے رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگی۔

حدیث 283:

اخرجه البخاری فی صحیحہ' أبواب صدقة الفطر باب فرض صدقة الفطر' رقم الحديث: 1432

اخرجه النسائي فی المجتبى من السنن' كتاب الزكاة فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين' رقم الحديث: 2504

اخرجه البستي فی صحیحہ ابن حبان بترتيب ابن بلبان' كتاب الزكاة باب صدقة الفطر' رقم الحديث: 3303

اخرجه النسائي فی "سننه الكبرى" كتاب الزكاة فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين' رقم الحديث: 2283



بَابُ: فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

باب 80: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینے کی فضیلت



285- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَدَقَةٍ أَعْظَمَ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَدَقَةٍ عَلَى ذِي رَحْمٍ، أَوْ أَخٍ مُسْلِمٍ، قَالُوا: وَكَيْفَ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: صَلَاتُكُمْ إِيَّاهُمْ بِمَنْزِلَةِ الصَّدَقَةِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ عظیم صدقہ اور کوئی نہیں ہے جو صدقہ کسی قریبی رشتے دار کو دیا جائے یا مسلمان بھائی کو دیا جائے۔

لوگوں نے عرض کی اگر صدقہ نہ دیا جاسکتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا ان کے لئے دُعا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقہ کرنے کے مانند ہے۔

286- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لِأَنِّي أَشْتَرِي بِدِرْهِمٍ ضَاعًا مِنْ طَعَامٍ فَاجْمَعُ عَلَيْهِ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبَّ لِي مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ هَذَا فَاشْتَرِي رَقَبَةً فَأُعْتِقَهَا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک درہم کے ذریعے اناج کا ایک صاع خرید کر اپنے بھائیوں کو اکٹھا کروں (اور انہیں کھلاؤں) یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں تمہارے اس بازار میں آؤں اور وہاں سے ایک غلام خرید کر اسے آزاد کروں۔



بَابُ: صَدَقَةُ السِّرِّ

باب 81: خفیہ صدقے کا بیان



287- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تَعَالَى، وَإِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، فَإِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِبَيْمِنِهِ فَلْيُخْفِهَا مِنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا تَقَعُ بِبَيْمِنٍ لِلرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَلْنَا يَدَيَّ رَبِّي

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَمِينُ قَرِيبُهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ أَوْ فَصِيلَهُ تَصِيرُ اللَّقْمَةُ مِثْلَ أَحَدٍ .

◆◆◆ 287

“إن صدقة السر تطفئ غضب الرب”

اخرجه الإمام السيوطي في “جامع الأحاديث” قسم الأقوال إن الشددة مع الهزة رقم الحديث : 7906

اخرجه الإمام السيوطي في “جمع الجوامع أو الجامع الكبير” حرف الهزة رقم الحديث : 1256

اخرجه الطبراني في “المعجم الأوسط” في جزء 3 (من اسمه الحسن) رقم الحديث : 3450

اخرجه المتقي الهندي في “كنز العمال” في كتاب الزكاة من قسم الأقوال الفصل الثاني: في آداب الصدقة رقم الحديث : 16283

◆◆◆ 287 “كما يربي أحدكم فله”

اخرجه البيهقي في “معرفة السنن والآثار” كتاب الزكاة باب فرض الإبل السائمة رقم الحديث : 2560

اخرجه الإمام السيوطي في “جامع الأحاديث” قسم الأقوال إن الشددة مع الهزة رقم الحديث : 6307

اخرجه الإمام ابن الأثير في “جامع الأصول من أحاديث الرسول” كتاب الفضائل والبنائب فضائل الأعمال والأقوال رقم الحديث : 750

اخرجه الإمام السيوطي في “جمع الجوامع أو الجامع الكبير” حرف الهزة رقم الحديث : 154

اخرجه الإمام بغوي في “شرح السنة” كتاب الزكاة باب تعجيل الصدقة

اخرجه الطبراني في “المعجم الأوسط” في جزء 3 (من اسمه إسحاق) رقم الحديث : 2991

اخرجه الإمام مالك في “الموطأ” برواية البصودي في كتاب الصدقة (باب الترغيب في الصدقة) رقم الحديث : 1806

اخرجه ابن ماجه في “سننه” في كتاب الزكاة (في 28) باب فضل الصدقة رقم الحديث : 1842

اخرجه البيهقي في “السنن الكبرى” في كتاب الزكاة باب التحريض على الصدقة وإن قلت رقم الحديث : 7535

اخرجه النسائي في “المجتبى من السنن” في كتاب الزكاة في 48 باب الصدقة من غلول رقم الحديث : 2525

اخرجه النسائي في “السنن الكبرى” في كتاب الزكاة في 50 باب الصدقة من غلول رقم الحديث : 2304

اخرجه الدارمي في “سنن الدارمي” في كتاب الزكاة (35 باب في فضل الصدقة) رقم الحديث : 1675

اخرجه الترمذي في “سننه” في كتاب الزكاة 48 باب ما جاء في فضل الصدقة رقم الحديث : 1675

اخرجه البيهقي في “شعب الإيمان” في باب الثاني والعشرين من شعب الإيمان - وهو باب في الزكاة لتحريض على صدقة التطوع رقم الحديث : 3346

اخرجه السلي في “صحيح ابن خزيمة” في كتاب الزكاة رقم الحديث : 2425

في فضل الصدقة وقبض الرب عز وجل إياها ليربيها لصاحبها

اخرجه البستي في “صحيح ابن حبان” في: كتاب الإيمان في 7- باب ما جاء في الصفات رقم الحديث : 270

اخرجه البخاري في “صحيحه” في كتاب: الزكاة في 7- باب لا يقبل الله صدقة من غلول ولا يقبل إلا من كسب طيب رقم الحديث : 344

اخرجه البخاري في “صحيحه” في كتاب: التوحيد في 32 باب قول الله تعالى: تعرج الملائكة والروح إليه رقم الحديث : 993

اخرجه أحمد بن حنبل في “المسند” في مسند البكرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه) رقم الحديث : 8363

اخرجه الحنظلي في “مسند إسحاق بن راهويه” جزء 2 957

اخرجه أبو عمرو التيسابوري في “مسند الشافعي” ومن كتاب الزكاة من أوله إلا ما كان معادا رقم الحديث : 457

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے اور صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ دے تو اسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے کیونکہ وہ پروردگار کے دائیں ہاتھ میں گرتا ہے ویسے اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں میں پھر وہ اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے پیچھے کھڑے کو یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ”احد“ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔



بَابُ: فَضْلُ الْقَرْضِ

باب 82: قرض (دینے) کی فضیلت



288- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَقْرَضَ قَرْضًا كَانَ لَهُ مِثْلُهُ صَدَقَةً" فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَقْرَضَ قَرْضًا كَانَ لَهُ مِثْلَاهُ كُلَّ يَوْمٍ صَدَقَةً" قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسِ قُلْتُ "مَنْ أَقْرَضَ قَرْضًا كَانَ لَهُ مِثْلُهُ صَدَقَةً" وَقُلْتُ الْيَوْمَ "مَنْ أَقْرَضَ قَرْضًا كَانَ لَهُ مِثْلَاهُ كُلَّ يَوْمٍ صَدَقَةً" قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ مَنْ أَقْرَضَ قَرْضًا فَأَخْرَجَهُ بَعْدَ مَحَلِّهِ كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَاهُ صَدَقَةً".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرض دے گا اسے اس کی مانند صدقہ کرنے کا ثمر ملے گا۔ جب اگلا دن ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرض دے گا اسے روزانہ اس کی مانند دو گنا صدقہ دینے کا ثمر ملے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جو شخص قرض دے گا اسے

فیہ تعریج حدیث (287) أخرجه الحميدي في "مسند الحميدي" (في باب) باب جامع عن أبي هريرة رقم الحديث: 1154

مرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الزكاة ما جاء في الحديث على الصدقة وأمرها رقم الحديث: 9814

مرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الزكاة في -20 باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وترتيبها رقم الحديث: 2389

مرجه الباقى الهندي في "كنز العمال" في كتاب البيوع من قسم الأقوال الباب الأول: في الكسب الفصل الأول: في فضائل الكسب

مرجه رقم الحديث: 9255

اس کی مانند صدقہ کرنے کا اجر ملے گا، اور آج آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرض دے گا اس کو اس قرض کی مانند صدقہ دینے کی مانند روزانہ اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص قرض دے اور اس کی مخصوص مدت کے بعد سہولت دے تو اسے روزانہ دو گنا صدقہ کرنے کی مانند اجر ملے گا۔



بَابُ: مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب 83: کسی شخص کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے اور کس شخص کے لئے جائز نہیں ہے



289- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضِيعَ مَنْ يَعُولُ، أَوْ يَكُونَ عِيَالًا عَلَى النَّاسِ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ اپنے زیر کفالت لوگوں کو ضائع کر دے (یعنی ان کا درست طور پر خیال نہ رکھے) یا وہ خود لوگوں کا زیر کفالت ہو جائے۔

290- وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ، وَلَا لِقَوِيٍّ، وَلَا لِدَيٍّ مَرَّةً سَوِيًّا.

حدیث 289:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد هذا الحديث مختصراً

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الفتن و الملاحم' رقم الحديث: 8526

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب عشرة النساء' في باب 79 اثم من ضيع عياله' رقم الحديث: 9176

اخرجه الحبيدي في "مسند الحبيدي" (في باب X) احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' رقم الحديث: 599

حدیث 290:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما

اخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله' رقم الحديث: 6

اخرجه البيهقي في "معرفه السنن والآثار" كتاب الصدقات بيان أهل الصدقات' رقم الحديث: 4235

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الكاف' رقم الحديث: 16226

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث: 291

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب الزكاة وجوبها و اثم تاركها' رقم الحديث: 2754

اخرجه البزار في "مسنده" في: المجلد الثاني مسند عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق رضي الله عنه' رقم الحديث: 2271

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الزكاة' رقم الحديث: 1478

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا خوشحال شخص کے لئے، تندرست شخص کے لئے، اور اس شخص کے لئے جو مضبوط صحت مند ہو، زکوۃ وصول کرنا جائز نہیں؟

291- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ تَخْرِيجَ حَدِيثِ (290) أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "المعجم الأوسط" فِي جِزء 8 بَابٍ مِنْ أَسْمَاءِ مَحْبُودٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 7859

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "المعجم الكبير" فِي بَابِ الْحَاءِ حَبْشَى بْنِ جَنَادَةَ السُّلَوِيُّ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3504

أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي "سننه" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ (26) بَابٍ مِنْ سَأَلَ عَنْ ظَهَرِ غَنِي رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1839

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" فِي كِتَابِ تَسْمِ الصَّدَقَاتِ بَابِ الْفَقِيرِ أَوْ السَّكِينِ لَهُ كَسْبٌ أَوْ حَرْفَةُ تَغْنِيهِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 12934

أَخْرَجَهُ الدَّارِمِيُّ فِي "سنن الدارمي" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ (15) بَابٍ مِنْ تَحَلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1639

أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطِيُّ فِي "سننه" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ (14) بَابٍ لَا تَحَلُّ الصَّدَقَةُ لَغْنَى وَلَا لَذَى مَرَّةٍ سَوَى رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "سننه" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ (23) بَابٍ مَا جَاءَ مِنْ لَا تَحَلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 652

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "السنن الكبرى" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي بَابٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دِرَاهِمٌ وَكَانَ لَهُ عَدْلُهَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2378

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "المجتبى من السنن" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي 90 إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دِرَاهِمٌ وَكَانَ لَهُ عَدْلُهَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2597

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "شعب الإيمان" فِي الثَّلَاثِ عَشَرَ مِنْ شَعْبِ الْإِيمَانِ - وَهُوَ بَابُ التَّوَكُّلِ بِاللَّهِ عِزٌّ وَجَلُّ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1202

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي "المسند" فِي مَسْنَدِ الْبُكَرِيِّ مِنَ الصَّحَابَةِ مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6530

أَخْرَجَهُ الْبُوصَلِيُّ فِي "مسند أبي يعلى" فِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6199

أَخْرَجَهُ السُّلَمِيُّ فِي "صحيح ابن خزيمة" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2387

لَمْ يَنْفَلِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

أَخْرَجَهُ يَسِيُّ فِي "صحيح ابن حبان" فِي: كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي بَابِ الْمَسْأَلَةِ وَالْأَخْذِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنَ الْمَكَافَأَةِ وَالنَّشَاءِ وَالشُّكْرِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 3394

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ فِي "المبصفر فِي الْأَحَادِيثِ وَالْأَثَارِ" كِتَابِ الزَّكَاةِ مَا قَالُوا فِي مَسْأَلَةِ الْغَنَى وَالْقَوَى رَقْمُ الْحَدِيثِ: 10663

أَخْرَجَهُ الطَّيَالِسِيُّ فِي "مسند الطيالسي" (فِي بَابِ 7) الْفَرَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2271

أَخْرَجَهُ أَبُو بَكْرٍ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَحَادِثِ وَالْمَثَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 649

أَخْرَجَهُ ابْنُ هَبَّامٍ الصَّنَعَانِيُّ فِي "مصنف عبد الرزاق" كِتَابِ الزَّكَاةِ بَابُ كَيْفِ الْكَنْزِ وَلِمَنِ الزَّكَاةُ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 7155

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ الْهَنْدِيُّ فِي "كنز العمال" فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ مِنْ قِسْمِ الْأَقْوَالِ الْبَابُ الثَّانِي: فِي السَّخَاءِ وَالصَّدَقَةِ الْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِي

أَشْرَفِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 16501

صَدَقَ: 291

أَخْرَجَ أَصْحَابُ الْجَوَامِعِ وَالسَّنَنِ وَالْمَسَانِيدِ فِي هَذَا الْمَعْنَى بِاخْتِلَافِ الْإِلْفَافِ مَعَ الزِّيَادَةِ وَالِاخْتِصَارِ كَمَا

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "معرفة السنن والآثار" كِتَابِ الصَّدَقَاتِ بَيَانُ أَهْلِ الصَّدَقَاتِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 4237

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جامع الأحاديث" قِسْمُ الْأَقْوَالِ حَرْفُ الْهَمْزَةِ إِنْ الشَّدَّةَ مَعَ الْهَمْزَةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 7419

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ الْبَغَوِيُّ فِي "شرح السنة" كِتَابِ الزَّكَاةِ بَابُ تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جمع الجوامع أَوْ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ" حَرْفُ الْهَمْزَةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 531

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ آتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ صَدَقَةً فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ إِلَّا لِلثَلَاثَةِ لِذِي مَفْطَحٍ أَوْ لِذِي غَرَمٍ مُوجِعٍ أَوْ لِذِي فَقْرٍ مُدْفِعٍ".

قَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ كَرَّ أَنَّهُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ فَأَعْطَاهُ دِرْهَمًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کے بارے میں سوال کیا آنے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنا صرف تین طرح کے لوگوں کے لئے جائز ہے۔

ایسا شخص جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے یا جس نے کوئی تاوان (جرمانہ) ادا کرنا ہو جو انتہائی غریب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے یہ بتایا کہ وہ ان میں سے ایک قسم سے تعلق رکھتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے درہم عطا کیے۔

بَابُ: مَا نَعِيَ الزَّكَاةِ

باب 84: زکوٰۃ کا انکار کرنے والا

...—...—...—...

292- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاوِيَّ الصَّدَقَةِ وَالْمُعْتَدِي فِيهَا .

(بقیہ تحریر حدیث 291) اخرجہ الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول" کتاب القناعة والتعفف رقم الحدیث 291

اخرجہ الإمام البوصیری فی "تحاف الخیرة البهرة" المجلد الثالث کتاب الزکاة باب فی السألة وتحریفها مع الغنی رقم الحدیث 44

اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب الحاء حبشی بن جنادة السلولی رقم الحدیث 3504

اخرجہ ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب التجارات فی (25) باب بیع المزیادة رقم الحدیث 2198

اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب الزکاة فی (2) باب ذی البرة السوی الفقیر هل یحل له الصدقة أمر لا رقم الحدیث 3

اخرجہ الترمذی فی "سننه" فی کتاب الزکاة 23 باب ما جاء من لا تحل له الصدقة رقم الحدیث 653

اخرجہ البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الثالث عشر من شعب الإیمان - وهو باب التوکل باللہ عز وجل رقم الحدیث 1201

اخرجہ أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المکثرین من الصحابة (مسند أنس بن مالک رضی اللہ عنہ) رقم الحدیث 30

اخرجہ أبو بکر الشیبانی فی "الأحاد والثانی حبشی بن جنادة السلولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" رقم الحدیث 1512

حدیث 292:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانید فی هذا المعنی باختلاف الالفاظ مع الزیادة والاختصار كما

اخرجہ الحاكم النیسابوری فی "المستدرک" فی: کتاب الزکاة رقم الحدیث 1430

اخرجہ البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الثامن و الثلاثون من شعب الإیمان وهو باب فی قبض الید علی الأموال المحرمة رقم الحدیث 7

اخرجہ البیهقی فی "السنن الكبرى" فی کتاب الزکاة باب ما ورد من الوعيد فیهن كنز مال زکاة ولم یؤد زکاته رقم الحدیث 9

اخرجہ ابن أبی شیبہ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" (کتاب الزکاة ما قالوا فی منع الزکاة) رقم الحدیث 34

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور اس بارے میں حد سے تجاوز کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

293- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْكُلُّ الرِّبَا وَمَنْعُ الزَّكَاةِ جِرْبَاءٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سود کھانے والا، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا دنیا اور آخرت میں حربی ہیں (یعنی ان سے جنگ کی جائے گی)

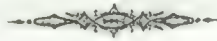
294- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْمَاعُونُ: الزَّكَاةُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن میں استعمال ہونے والے لفظ ”الماعون“ سے مراد زکوٰۃ ہے۔

295- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتِمَّ صَلَاةُ إِلَّا بِزَكَاةٍ، وَلَا تَتِمَّ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ" .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز صرف زکوٰۃ کے ذریعے مکمل ہوتی ہے اور نماز ونبو کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور خیانت کے مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔



حدیث 295:

خرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند البكرين من الصحابة مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما، رقم الحديث: 4969

خرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في سعيد بن سنان عن أنس بن مالك، رقم الحديث: 4251

خرجه ابن أبي شيبة الكوفي، في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الطهارات، من قال لا تقبل صلاة إلا بطهور، رقم الحديث: 27

کِتَابُ الصَّیَامِ

روزے کا بیان



بَابُ: فَضْلُ الصَّیَامِ

باب 85: روزہ رکھنے کی فضیلت



296- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَوَّلَ لَيْلَةِ رَمَضَانَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَّكُمْ عَذْوَكُمْ مِنَ الْجَنِّ، وَوَعَدَكُمْ الْإِجَابَةَ وَقَالَ: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

الْأَوْفَدَ وَكَمَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ سَبْعَةَ أَمْلاكَ فَلَيْسَ بِمَحْلُولٍ حَتَّى يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأَبْوَابُ السَّمَاءِ مُفَتَّحَةٌ مِّنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْهُ إِلَى الْآخِرِ لَيْلَةَ الْإِثْنَاءِ فِيهِ مُتَقَبَّلٌ .

فَلَمَّا كَانَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ شَمَّرَ، وَشَدَّ الْمُنْزَرَ وَبَرَزَ مِنْ بَيْتِهِ وَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَآخِيَ اللَّيْلِ، وَكَانَ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ .

قَالَ: وَسَأَلْتُ الْإِمَامَ أَبَا الْحَسَنِ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا مَعْنَى شَدِّ الْمُنْزَرِ فَقَالَ: كَانَ يَتَّقِي النِّسَاءَ فِيهِنَّ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آئی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے حوالے سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

حدیث 296:

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند علي بن أبي طالب رقم الحديث: 34669

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصوم: من قسم الأفعال فصل في فضله وفضل رمضان رقم الحديث: 24274

ہے اس نے تمہارے ساتھ دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:
تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ نے ہر سرکش (شیطان) کے لئے سات فرشتے مقرر کئے ہیں۔ وہ ان سے آزاد نہیں ہو سکتا جب تک رمضان کا مہینہ گزر نہیں جاتا اور اس مہینے کی پہلی رات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آخری رات جاتی ہے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری عشرے کی پہلی رات ہوتی ہے تو نبی اکرم ﷺ ازار باندھ لیتے اور خواتین سے الگ ہو جاتے آپ اپنے گھر سے تشریف لے آتے اور آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور رات بھر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ مغرب اور عشاء کی نماز کے دوران غسل کر لیا کرتے تھے۔

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ”شد المنذر“ کا مطلب کیا ہے انہوں نے فرمایا: اس دوران آپ اپنی ازواج سے الگ رہتے تھے۔

297- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنَادِي الْمُنَادِي أَيْنَ الصَّائِمَةُ أَكْبَادُهُمْ يُعْزِي لَأَرْوِبَتْهُمْ الْيَوْمَ“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ کھولتے وقت اور ایک خوشی قیامت کے دن ہوگی جب منادی یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے کلیجے خشک ہو چکے ہیں یہی عزت کی قسم میں ان لوگوں کو آج سیراب کر دوں گا۔

298- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ مِنْ رَائِحَةِ الْيَسْكِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ”الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔



بَابُ: السُّحُورُ وَفَضْلُهُ

باب 86: سحری کرنا اور اس کی فضیلت کا بیان

299- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالسَّحَارِ وَالْمُسَجَّرِينَ، فَلْيَتَسَحَّرْ أَحَدُكُمْ،

وَلَوْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ فِي ذَلِكَ بَرَكَةً، لَا يَزَالُ الرَّجُلُ الْمَتَسَحِّرُ مِنْ تِلْكَ الْبَرَكَةِ شُبْعَانًا رَيَانًا يَوْمَهُ وَهُوَ يَنْفَعُ مَا بَيْنَ صَوْمِكُمْ وَصَوْمِ النَّصَارَى أَكَلَةَ السَّحْرِ“ .

♦♦♦ 299:

الحديث "فصل ما بين صيامنا"

أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عنه عليه السلام من قوله: فصل ما بين صيامنا وصيام أهلنا .

أكلة السحر' رقم الحديث: 407

أخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الفاء' رقم الحديث: 14678

أخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الفاء' رقم الحديث: 37

مُبْتَدَأُ كِتَابِ الصَّيَامِ وَمَا فِيهِ بَابُ بَيَانِ الْخَبَرِ الَّذِي يُوجِبُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ الصَّوْمَ أَنْ يَتَسَحَّرَ' رقم الحديث: 2218

أخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال

أخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 3 من اسمه بكر' رقم الحديث: 3238

أخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الصوم (9 باب في فضل السحور' رقم الحديث: 1697

أخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الصوم -17 باب ما جاء في فضل السحور' رقم الحديث: 708

أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الصيام باب استحباب السحور' رقم الحديث: 7904

أخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في حديث ميمونة زوج النبي -صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 7337

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الصيام' في باب 28 فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب' رقم الحديث: 3476

أخرجه أبو محمد الكشي في "المنتخب من مسند عبد بن حميد" في حديث عمرو بن العاص رضي الله عنه' رقم الحديث: 298

أخرجه أحمد بن حنبل في "السند"، رقم الحديث: 17797

في مسند الشاميين' حديث عمرو بن العاص

أخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصيام باب ما يقال في السحور' رقم الحديث: 7602

أخرجه ابن أبي شعبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الصيام في السحور من أمر به' رقم الحديث: 8915

أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الصيام' في 9-باب فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْبُطْنِ

الحديث: 2604

أخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب الصوم' في باب: في تَوْكِيدِ السُّحُورِ' رقم الحديث: 2345

أخرجه البتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصوم من قسم الأقوال الباب الأول: في صوم الفرض الفصل السادس: في

ووقته' رقم الحديث: 23964

♦♦♦ 299: الحديث: "إن الله وملائكته يصلون على المتسحرين"

أخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الهيمزة إن الشددة مع الهيمزة: رقم الحديث: 7155

أخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهيمزة' رقم الحديث: 2602

أخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الصوم باب ما يقال للمؤذن عند السحور' رقم الحديث: 2263

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الصوم' في باب السحور' رقم الحديث: 3467

أخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 6' رقم الحديث: 6434

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کے وقت ایمانے مغفرت کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور سحری کرنے والوں پر بھی۔ تم میں سے ہر ایک کو سحری کرنی چاہئے خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ ہو کیونکہ اس میں برکت موجود ہوگی۔ سحری کرنے والا شخص اس برکت کے نتیجے میں اس دن بھرے پیٹ رہتا ہے اور سیراب رہتا ہے اور تمہارے روزوں اور عیسائیوں کے روزوں کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے۔



بَابُ: الْإِفْطَارُ

باب 87: افطار کا بیان



300- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَةُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَاخِيرُ السُّحُورِ، وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشَّرَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین چیزیں انبیاء کے اخلاق میں شامل ہیں: جلدی افطاری کرنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز پڑھتے ہوئے ناف کے نیچے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔

301- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْطَرَ قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ صُومْنَا، وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب افطاری کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا اور تو ہماری (طرف سے روزے کو) قبول کر لے۔“



بَابُ: مَا يَنْقُضُ الصِّيَامَ وَمَا لَا يَنْقُضُهُ

باب 88: کون سی چیز روزے کو توڑتی ہے اور کون سی اسے نہیں توڑتی

حدیث 301:

302- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ أَكَلَ نَابِيَةً يَنْتَقِضُ صِيَامُهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَاءَهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص بھول کر کچھ کھا لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔

303- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمُ الْقُلَى يَنْتَقِضُ صِيَامُهُ، وَإِنْ اسْتَقَى أَفْطَرَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی شخص منہ بھر کے قے کر دے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر وہ جان بوجھ کر قے کرے تو اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

304- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءٍ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ: الْقَى الذَّارِعُ، وَالْإِحْلَاءُ وَالْقُبْلَةُ،

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْرَهُ الْقُبْلَةَ لِلشَّابِّ، وَأَرْخَصُ فِيهَا لِلشَّيْخِ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ، وَلَا الْكُحْلُ وَأَكْرَهُ الْحَجَامَةَ مَخَالِ الضَّعْفِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَنْبَغِي لِلصَّائِمِ أَنْ يَسْتَاكَ بِسِوَاكِ رَطْبٍ، وَلَا يَبْلُ سِوَاكَهَ وَيَسْتَاكَهَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظُّهْرِ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الدُّبَابِ يَدْخُلُ فِي حَلْقِ الصَّائِمِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يُفْطِرُ ذَلِكَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَتَمَضَّمُ فَيَدْخُلُ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ
قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كَانَ فِي الثَّلَاثِ لَمْ يَنْتَقِضْ صِيَامُهُ، وَإِنْ كَانَ بَعْدَ الثَّلَاثِ انْتَقَضَ صِيَامُهُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي السُّعُوطِ وَالْحَقْنَةِ أَنَّهُمَا يَنْقُضَانِ الصِّيَامَ .
وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَسَافِرِ يُفْطِرُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُفْطِرُ فِي مَجَا

ثَلَاثٍ، أَوْ أَكْثَرَ وَإِنْ نَوَى الْإِقَامَةَ عَشْرًا صَامَ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جو روزہ دار کے روزے کو نہیں توڑتیں منہ بھر کر قے کرنا، احتلام

(بیوی کا) بوسہ لینا۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نوجوان شخص کے لئے بوسہ لینے کو ناپسند کرتا ہوں اور اس بارے میں بڑے عمر کے آدمی کو رخصت دیتا ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچھے لگوانے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور سرمہ لگانے سے بھی نہیں ٹوٹتا البتہ میں کمزوری کے خوف سے بچھے لگوانے کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزہ دار کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تر مسواک استعمال کرے یا اپنی مسواک کو تر کرے۔ اسے (صبح) سے لے کر ظہر تک مسواک کر لینی چاہئے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے مکھی کے بارے میں دریافت کیا جو روزہ دار کے حلق میں داخل ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کلی کر رہا ہو اور پانی اس کے حلق میں چلا جائے تو آپ فرماتے ہیں: اگر تین مرتبہ میں ایسا ہوا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر تین مرتبہ کے بعد ایسا ہوا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ ناک کے ذریعے دوائی ڈالنے اور حقنہ کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ دونوں چیزیں روزے کو توڑ دیتی ہیں۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جو سفر کے دوران روزہ ترک کر دیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ تین دن یا اس سے زیادہ کے سفر میں روزہ ترک کر دے گا۔ اگر وہ دس دن قیام کی نیت کر لے تو وہ روزہ رکھے گا۔

305- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَقْضِي الصَّوْمَ، وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت روزہ کی قضا کرے گی لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

306- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حدیث 306

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما اخرجہ الترمذی فی سننہ ' کتاب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی الجنب یدرکہ الفجر وهو یرید 'صوم' رقم الحدیث: 779

اخرجہ البخاری فی صحیحہ ' کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنباً ' رقم الحدیث: 1825

اخرجہ مسلم فی صحیحہ ' کتاب الصیام باب صحة صوم من طلع علیہ الفجر وهو جنب ' رقم الحدیث: 1109

اخرجہ ابوداؤد فی سننہ ' کتاب الصیام باب ما جاء فی الرجل یصبح جنباً وهو یرید الصیام ' رقم الحدیث: 1704

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَصَلَّى بِنَا الْفَجْرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَتْ لَيْلَةُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَنَبَّأَتْ فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ: نَعَمْ إِنْ كَانَ ذَلِكَ لِجَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ اخْتِلَامٍ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَلَمْ يَقْضِهِ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ہمیں رمضان کے مہینے میں فجر کی نماز پڑھائی، آپ نے گزشتہ رات سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی تھی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ صحت کی وجہ سے اختلام کے بغیر (خبر) ہو گئے تھے اور اس لئے آپ نے غسل کیا تھا

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزے کو مکمل کیا اور آپ نے اس کی قضا ادا نہیں کی۔

307- وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّيِّ يَبْلُغُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْمُشْرِكُ يُسَلِّمُ؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَقْضِيَانِ الْيَوْمَ، وَمَا بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ، وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا فِيمَا مَضَى .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا جو رمضان کے مہینے میں بالغ ہو جاتا ہے یا جو مشرک مسلمان ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس دن کے روزے کی قضا کریں گے اور پھر مہینے کے روزے رکھیں گے جو روزے گزر چکے ہیں ان پر روزے رکھنا لازم نہیں ہوگا۔

(بقیہ تخریج حدیث 306) أخرجه الإمام مالك في البوطأ برواية المصودی 'كتاب الصيام باب ما جاء في صيام الذی یصبح جنباً في رمضان' رقم الحديث: 638

أخرجه أحمد بن حنبل في السند 'حديث أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 26651

أخرجه البستي في صحيحه ابن حبان بترتيب ابن بلبان 'كتاب الصوم باب صوم الجنب' رقم الحديث: 3487

أخرجه النسائي في 'سننه الكبرى' كتاب الطهارة نسخ ذلك رقم الحديث: 189

أخرجه البيهقي في سننه الكبرى 'كتاب الصيام باب من أصبح جنباً في شهر رمضان' رقم الحديث: 7781

أخرجه البوصلي في مسند أبي يعلى 'مسند عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: 4637

أخرجه الطبراني في المعجم الصغير 'باب الحاء من اسمه الحسن' رقم الحديث: 366

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير 'ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن أم سلمة واسمها هند بنت أبي أمية' رقم الحديث: 581

أخرجه الطيالسي في السند 'عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: 1502

أخرجه الحبيدي في مسند الحبيدي 'أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 99

أخرجه الصنعاني في مصنف عبد الرزاق 'كتاب الصيام' (باب من أدركه الصبح جنباً) رقم الحديث: 7396

بَابُ: مَنْ رَخَّصَ فِيْ افْطَارِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 89: رمضان کے مہینے میں افطار (روزہ نہ رکھنے)

کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

...—...—...

308- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فَرِيضَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ:

أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ حُبْلَى فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ حُبْلَى، وَهَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوضٌ، وَهِيَ تَخَافُ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا إِنْ صَامَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"انْطَلِقِي فَأَفْطِرِي فَإِذَا أَطَقْتِي فَصُومِي"

وَأَتَتْ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوضٌ، وَهِيَ تَخَافُ إِنْ صَامَتْ أَنْ يَنْقَطِعَ لَبْأُهَا، فَيَهْلِكُ وَلَدُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"انْطَلِقِي فَأَفْطِرِي فَإِذَا أَطَقْتَ فَصُومِي"

وَأَتَاهُ صَاحِبُ الْعَطَشِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوضٌ، وَلَا أَصْبِرُ عَنِ الْمَاءِ سَاعَةً، وَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ صَامَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"انْطَلِقِي فَأَفْطِرِي فَإِذَا أَطَقْتَ فَصُومِي"

وَأَتَاهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ يَتَوَكَّأُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَفْرُوضٌ، وَلَا أُطِيقُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذْهَبْ فَاطْعِمِ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ لِلْمَسَاكِينِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کی فرضیت نازل کی تو ایک حاملہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاملہ عورت ہوں یہ رمضان کا مہینہ فرض کیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں اس عورت کو اپنے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو بچہ ضائع ہو سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کر دو جب تم میں طاقت آجائے تو روزے رکھنے شروع کر دینا۔

ایک مرتبہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو بچے کو دودھ پلایا کرتی تھی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض ہے راوی کہتے ہیں اس عورت کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو اس کا دودھ آنا بند ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں اس کا بچہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کر دو۔ جب تم میں

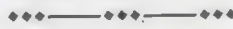
طاقت آجائے تو روزے رکھ لینا۔

ایک پیاسا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض کیا ہے۔ میں ایک گھڑی کے لئے بھی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا اسے یہ اندیشہ تھا کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو اس کی جان ضائع جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور روزے ترک کر دو جب تم میں طاقت آجائے تو روزے رکھ لینا۔ ایک بوڑھا آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیا ہوا تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ رمضان کا مہینہ فرض ہو گیا ہے میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور تم ہر ایک دن (روزے) کی طرف سے ”نصف صاع“ غریبوں کو کھلا دو۔



بَابُ: قَضَاءُ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 90: رمضان کے مہینے کی قضاء کا بیان



309- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي الْمَرِيضِ وَالْمَسْكِينِ يُفْطَرَانِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ يَقْضِيَانِ، آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیمار اور مسافر شخص رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا ترک کر دیں گے اور بعد میں وہ روزہ ادا کر لیں گے۔

310- قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَتَابَعَانِ بَيْنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ فَرَقَا أَجَزَ أَهْمًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قضاء میں یہ ترتیب کے ساتھ روزے رکھیں گے۔ پھر یہ الگ الگ بھی رکھ لیں تو یہ ان کے لئے جائز ہے۔

311- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرِيضِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُطْعَمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ، وَلَا يُصَامُ عَنْهُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے ایسے بیمار کے بارے میں دریافت کیا جو فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزوں میں سے کچھ دنوں کے روزے لازم ہوں؟ تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں نصف صاع کھلا دیا جائے گا۔ البتہ اس کی طرف سے روزے نہیں رکھے جائیں گے۔

❁ بَابُ: الْوِصَالُ فِي الصِّيَامِ وَصَوْمُ الدَّهْرِ

باب 91: صوم وصال کا بیان اور ہمیشہ روزہ رکھنے کا بیان

...—...—...

312- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وَصَالَ فِي صِيَامٍ، وَلَا

صُمْتُ يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں روزوں میں وصال نہیں ہوگا اور دن بھر رات تک کے لئے خاموشی (کے روزے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

313- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

❁—❁❁—❁

بَابُ: صَوْمُ التَّطَوُّعِ

باب 92: نفلی روزے کا بیان

...—...—...

314- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

شَهْرٍ يَذْهَبَنَّ بِبَلَابِلِ الصَّدْرِ غَلَّةً وَحَسَدَةً .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہر مہینے کے تین روزے سینے کے غموں، کینے اور کی تنگی یا حسد کو ختم کر دیتے ہیں۔

315- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ الرَّجُلُ وَلَمْ

يَفْرُضْ الصَّوْمَ هُوَ بِالْخِيَارِ إِلَى أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا خِيَارَ لَهُ، وَإِذَا أَصْبَحَ وَهُوَ يَتَوَيَّ الصِّيَامَ، ثُمَّ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آدمی صبح کرے اور اس نے روزہ اپنے اوپر لازم نہ کیا ہو تو اسے اختیار ہے سورج نکل جانے تک جب سورج ڈھل جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا۔ وہ شخص صبح کے وقت روزہ رکھنے کی نیت کرے اور پھر روزہ توڑ دے تو اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ: كَفَّارَةُ مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

باب 93: اس شخص کے کفارے کا بیان جو رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیتا ہے

...—...—...—...

316- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ هَلَكْتُ؟

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟"

قَالَ: بَاشَرْتُ أَهْلِي فَعَلَبْتَنِي شَهْوَتِي حَتَّى فَعَلْتُ؟

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَجِدُ عِتْقًا؟"

قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا مَلَكَتُ مَخْلُوقًا قَطُّ

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ"

قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أُطِيقُهُ

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَانْطَلِقْ! فَاطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا .

حدیث 316

اخرجه البخاری فی صحیحہ، کتاب الصوم باب إذا جامع فی رمضان، رقم الحدیث: 1833

اخرجه مسلم فی صحیحہ، کتاب الصیام باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان، رقم الحدیث: 1111

اخرجه ابوداؤد فی سننہ، کتاب الصیام باب کفارة من أتى أهله فی (شهر) رمضان، رقم الحدیث: 2392

اخرجه ابوداؤد فی سننہ، کتاب الصیام باب ما جاء فی کفارة من أفطر یوما من رمضان، رقم الحدیث: 1671

اخرجه الإمام مالک فی الموطأ بروایة البصودی، کتاب الصیام باب کفارة من أفطر فی رمضان، رقم الحدیث: 657

اخرجه الدارمی فی سنن الدارمی، کتاب الصوم باب فی الذی یقع علی امرأته فی شهر رمضان نهاراً، رقم الحدیث: 1716

اخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، (مسند أبی هريرة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 7288

اخرجه البستی فی صحیحہ ابن حبان بترتیب ابن بلبان، کتاب الصوم باب الکفارة، رقم الحدیث: 3528

اخرجه السلی النیسابوری فی صحیح ابن خزيمة، کتاب الصیام باب إيجاب الکفارة علی المجامع فی الصوم فی رمضان، رقم الحدیث: 1944

اخرجه النسائی فی "سننہ الکبریٰ"، کتاب الصیام ما یجب علی من جامع امرأته فی شهر رمضان، رقم الحدیث: 3111

اخرجه البیهقی فی سننہ الکبریٰ، کتاب الصیام باب کفارة من أتى أهله فی نهار رمضان وهو صائم، رقم الحدیث: 7829

اخرجه الموصلی فی مسند أبی یعلیٰ، تابع (مسند عائشة رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث: 4663

اخرجه الحیثمی فی مسند الحیثمی، (أحادیث أبی هريرة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1008

اخرجه الصنعانی فی مصنف عبد الرزاق، کتاب الصیام، باب من یبطل الصیام ومن یأکل فی رمضان متعمداً، رقم الحدیث: 7457

قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقْوَى عَلَيْهِ
قَالَ: فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا لِكُلِّ مُسْكِينٍ مَدٌّ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنَّا
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَانْطَلِقْ، وَكُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رمضان کے مہینے میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں بلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے عرض کی میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کی اور وہ مجھ پر شہوت غائب آگئی یہاں تک کہ میں نے فعل کا ارتکاب کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس غلام ہے میں نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! میں کسی بھی مخلوق کا مالک نہیں ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو مہینے تک لگا تار روزے رکھو اس نے عرض کی! اللہ کی قسم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور بہت مسکینوں کو کھانا کھلا دو اس نے عرض کی نہیں اللہ کی قسم میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں ہدایت کی تو اسے پندرہ صاع دیئے گئے کہ وہ ہر مسکین کو ایک "مد" دیدے۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس شہر کے دونوں کناروں کے درمیان ہمارے گھر سے زیادہ بڑا اس کا محتاج نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اسے خود بھی کھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاؤ۔



بَابُ: الشَّهَادَةُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب 94: چاند دیکھنے کے بارے میں گواہی دینا



317-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ قَوْمًا جَاؤُا فَشَهِدُوا إِنَّهُمْ ضَامُوا الرُّؤْيَا الْهِلَالِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ أَتَمُّوا ثَلَاثِينَ
فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّا لَمْ نَصُمْ إِلَّا ثَمَانِيَةَ وَعِشْرِينَ يَوْمًا، فَدَعَا بِهِمْ وَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَأَنشَدَهُم اللَّهُ وَبِمَا فِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ مَا كَذَبُوا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا وَأَمَرَهُمْ بِقِضَاءِ يَوْمٍ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْغَدِ إِلَى مُصَلَّاهُمْ، وَذَلِكَ أَنَّهُمْ شَهِدُوا بَعْدَ الزَّوَالِ .

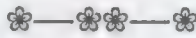
(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَاظْكُرُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَاتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کچھ لوگ آئے انہوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور پھر تیس روزے بھی پورے کر چکے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تو ابھی صرف 28 دن کے روزے رکھے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا۔ قرآن پاک منگوا یا اور آپ نے پھر اللہ کے نام کی اور قرآن میں جو کچھ ہے اس کی قسم دے کر ان سے قسم لی کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہے پھر آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ روزے توڑ دیں اور انہیں ایک دن کا روزہ قضا کرنے کی ہدایت کی آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اگلے دن عید گاہ آجائیں تاکہ نماز عید ادا کر لیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایسا اس وجہ سے ہوا کیونکہ انہوں نے سورج ڈھل جانے کے بعد گواہی دی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم پہلی کے چاند کو دن کے ابتدائی حصے میں دیکھ لو (یعنی دن کے ابتدائی حصے میں پتہ چل جائے) تو تم روزہ توڑ دو اور جب تم اسے دن کے آخری حصے میں دیکھو تو رات تک روزہ پورا کرو۔



بَابُ: الْأَعْتِكَافِ

باب 95: اعتکاف کا بیان



318- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا إِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہو سکتا ہے اور اعتکاف صرف روزے کی حالت میں ہوگا۔

319- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ)؟ قَالَ: إِذَا إِعْتَكَفَ الرَّجُلُ فَلَا يَرُفُّ، وَلَا يَجْهَلُ، وَلَا يَقَاتِلُ، وَلَا يَسَابُ، وَلَا يُمَارِي وَيَعْرُودُ النَّمْرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ، وَيَأْتِي الْجَنَّةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ إِلَّا لِعَانِطٍ، أَوْ حَاجَةٍ فَيَأْمُرُهُمْ بِهَا وَهُوَ قَائِمٌ لَا يَجْلِسُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اعتکاف کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے، نہ جہالت کا مظاہرہ نہ لڑائی جھگڑا نہ کرے، کسی کو برا بھلا نہ کہے، فخر کا اظہار نہ کرے، وہ بیمار کی عیادت کر سکتا ہے، جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے جمعہ پڑھنے کے لئے جاسکتا ہے، اپنے گھر جاسکتا ہے قضائے حاجت کرنے کے لئے یا کسی اور کام کی وجہ سے جاسکتا ہے۔ گھر والوں کو اس کام کی ہدایت دے سکتا ہے جبکہ وہ کھڑا ہوا ہو لیکن وہ (گھر میں) بیٹھے گا نہیں۔

کتاب کَفَّارَةُ الْإِيمَانِ

باب 96: قسم کے کفارے کا بیان

...—...—...

320- قَالَ وَسَمِعْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الْإِيمَانُ ثَلَاثٌ: يَمِينُ الصَّبْرِ، وَيَمِينُ اللُّغْوِ، وَيَمِينُ

التَّحَلُّةِ،

فَسَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

يَمِينُ الصَّبْرِ: الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْأَمْرِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَحْلِفُ عَلَى كَذِبٍ فَهَذَا الصَّبْرُ، وَهُوَ أَحَدُ الْكَبَائِرِ
وَالنَّمَا أَكْثَرُ مَنْ كَفَّارَتَهَا، فَيَنْبَغِي أَنْ يَتُوبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْ يَقْلَعَ وَلَيْسَ فِيهَا كَفَّارَةٌ

وَأَمَّا يَمِينُ اللُّغْوِ: فَهُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْأَمْرِ، وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ كَمَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ فِي ذَلِكَ
كَفَّارَةٌ وَلَا إِنْهُم وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿لَا يَأْخُذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤْخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْإِيمَانَ﴾

وَأَمَّا يَمِينُ التَّحَلُّةِ: فَهُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَفْعَلَ أَمْرًا مِنَ الْأُمُورِ ثُمَّ يَفْعَلُهُ فَعَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْكَفَّارَةُ
كََمَا قَالَ تَعَالَى:

﴿فَإِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ، أَوْ كِسْوَتُهُمْ، أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

نُصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾

وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کی تین قسمیں ہیں۔

(i) یمین الصبر۔

(ii) یمین اللغو۔

(iii) یمین التحلہ۔

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے اس کی وضاحت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:
یمین صبریہ ہے کہ آدمی کسی کام کے لئے قسم اٹھائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے اسے یمین الصبر کہتے ہیں اور یہ
کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے اس کا گناہ اس کے کفارے سے بہت بڑا ہے۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں توبہ کرے اور اس کو ختم کر دے اس میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

جہاں تک یمین المغو کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی معاملے پر قسم اٹھاتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ یہ قسم ایسا ہی ہوگا جس کی اس نے قسم اٹھائی ہے اس میں بھی کفارہ نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مراد ہے۔

”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ وہ ان قسموں کے بارے میں تم سے مواظف کرے گا جنہیں تم نے پختہ کیا ہے۔“

جہاں تک یمین التحلہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ قسم ہے جو آدمی اس لئے اٹھاتا ہے کہ وہ فلاں کام نہیں کرے گا یا فلاں اس کا ارتکاب کر دیتا ہے اس پر کفارہ لازم ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط کے حساب سے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے تو جو شخص اسے نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔“

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی یہی مراد ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کو حلال کرنے کے لئے یہ مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔“

321- (حَدَّثَنِیْ) رَزِیدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ قَالَ: یُعْذِبُهُمْ وَیُعْشِیْہُمْ نَضْدَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ سَوِیقٍ، أَوْ دَقِیقٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیرٍ وَیُعْشِیْہُمْ

قَوْلُهُ: ﴿مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلَیْکُمْ﴾

قَالَ: أَوْسَطُهُ الْخُبْزُ وَالسَّمْنُ وَالْخُبْزُ وَالزَّیْتُ وَأَفْضَلُهُ الْخُبْزُ وَاللَّحْمُ وَأَذَنَاهُ الْخُبْزُ وَالْمِلْحُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَوْ كِسْوَتُهُمْ﴾

قَالَ: یَكْسُوهُمْ ثَوْبًا ثَوْبًا یُجْزِیْہُمْ أَنْ یُصَلُّوا فِیْہِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص ان مسکینوں کو صبح کے وقت اور شام کے وقت گیارہوں کا نصف صاع دے گا یا ستر

دے گا یا آٹے کا دے گا یا پھر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صبح و شام انہیں دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کی اوسط کے حساب سے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی اوسط سے مراد روٹی اور گھی ہے یا روٹی اور زیتون ہے ویسے زیادہ فضیلت روٹی

گوشت رکھتا ہے اور اس کا کم از کم درجہ روٹی اور نمک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”یا ان کو کپڑے دو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں پہننے کے لئے ایسا کپڑا دے گا جسے پہن کر نماز پڑھنا ان کے لئے جائز ہو۔
322- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ: وَاللَّهِ، أَوْ بِاللَّهِ، أَوْ تَاللَّهِ، ثُمَّ حَنَّتْ قَالَ: كَفَرَ. وَإِنْ قَالَ: أَقْسَمَ بِاللَّهِ أَوْ أَشْهَدُ بِاللَّهِ، ثُمَّ حَنَّتْ كَفَرَ
وَأِذَا قَالَ: أَقْسَمُ، أَوْ قَالَ أَشْهَدُ، وَلَمْ يَقُلْ بِاللَّهِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَنْتٌ
وَأِذَا قَالَ: أَنَا يَهُودِيٌّ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ، أَوْ مَجُوسِيٌّ، أَوْ بَرِيٌّ مِنَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ حَنَّتْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ
وَأِذَا قَالَ: عَلَى نَذْرٍ إِنْ كَلَّمْتُ فُلَانًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ لِلَّهِ عَلَى نَذْرٍ
فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ، ثُمَّ حَنَّتْ فَإِنْ كَانَ نَوَى صِيَامًا أَوْ عِتْقًا أَوْ طَعَامًا فَعَلَيْهِ مَا نَوَى، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى شَيْئًا
عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَلَفَ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ حَنَّتْ
فَمَا كَانَ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ فَعَلَيْهِ الْكُفَّارَةُ
وَمَا كَانَ مِنْ صِفَاتِ الْأَفْعَالِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ إِلَّا مَسْكِينًا وَاحِدًا، فَيَرِدُّ عَلَيْهِ عَشْرَةَ أَيَّامٍ
قَالَ: لَا يُجْزِيهِ إِلَّا عَلَى مَسْكِينٍ وَاحِدٍ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَحْنُتُ، وَهُوَ مُعْسِرٌ قَيْصُومٌ، ثُمَّ يَجِدُ مَا يُطْعِمُ فِي الْيَوْمِ
الثَّالِثِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ؟
قَالَ: يَنْتَقِضُ صِيَامُهُ وَعَلَيْهِ الْإِطْعَامُ .

وَسَأَلَتْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطْعِمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ أَهْلَ الدِّمَةِ فَقَالَ: لَا يُجْزِيهِ ذَلِكَ
وَلَا يُجْزِيهِ أَنْ يُطْعِمَ أَهْلَ الدِّمَةِ مِنْ شَيْءٍ فَرَضَهُ فِي الْقُرْآنِ، وَيُجْزِيهِ أَنْ يُطْعِمَهُمْ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ .
سَأَلَتْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ لَا يَأْكُلُ هَذَا التَّمَرَ فَيَجْعَلُ مِنْهُ نَاصِفًا فَأَكَلَ مِنْهُ؟
فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَحْنُتُ

قُلْتُ: فَإِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ هَذَا الرُّطْبَ، فَصَارَ تَمَرًا فَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْنُتُ
قُلْتُ: وَمَا الْفَرْقُ بَيْنَ هَذَيْنِ، النَّاطِفِ مِنَ التَّمَرِ، وَالنَّاطِفِ مِنَ الرُّطْبِ،
قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِأَنَّ النَّاطِفَ مِنَ التَّمَرِ يَنْتَقِلُ، وَتَغْيِيرُ آرَأَيْتَ أَنْ لَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ هَذَا الرَّجُلَ،
لَكَلَّمُ ابْنًا لَهُ وَلَدَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَحْنُتُ وَهُوَ مِنْهُ

وَكَذَلِكَ لَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ هَذِهِ الشَّاةَ فَوَلَدَتْ جَدْيًا، فَأَكَلَ مِنْهُ لَمْ يَحْنُتْ وَهُوَ مِنْهَا فَهَذِهِ تَشَبَّهُ
النَّاطِفِ

وَلَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ هَذَا الصَّبِيَّ فَصَارَ رَجُلًا فَكَلَّمَهُ حَتَّى

وَلَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ هَذَا الْحَمَلَ، فَصَارَ كَبْشًا فَأَكَلَ مِنْهُ حَتَّى فَهِدَا فِي الْوَجْهِ يَشْبُهُ الرُّطَبُ، لِأَنَّ هَذَا

لَيْسَ بِإِنْتِقَالٍ

وَقَالَ: سَأَلْتُ امْرَأَةً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ زَيْدًا بَنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَقَالَتْ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَ مِنْ لَبَنِ شَاةٍ لِي، فَجَعَلْتُ مِنْهُ سَمْنًا، فَأَكَلْتُ مِنْهُ؟

فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا حَنْتَ عَلَيْكَ

قَالَ: فَالزَّيْدُ وَالشَّيْرَارُ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْنَتْ

وَقَالَ: الزَّيْدُ، وَالشَّيْرَارُ لَيْسَ بِإِنْتِقَالٍ، وَالسَّمْنُ إِنْتِقَالٌ .

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ تَمْرًا فَأَكَلَ رُطَبًا، أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا

يَأْكُلَ رُطَبًا فَأَكَلَ تَمْرًا، أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَبْنًا، فَأَكَلَ شَيْرَارًا أَوْ سَمْنًا أَوْ زَبَدًا أَوْ جَبْنًا

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَحْنَتْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، فَالْحَلْفُ مِنَ الشَّيْءِ مَنْ هَذَا يَعْنِيهِ، وَالشَّيْءُ بِغَيْرِ عَيْنٍ

يَحْتَلِفُ .

قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الصَّبِيِّ يَحْلِفُ وَهُوَ صَبِيٌّ، ثُمَّ يَبْلُغُ فَيَحْنَتْ؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَكَذَلِكَ الْكَافِرُ يَحْلِفُ، ثُمَّ يُسْلِمُ فَيَحْنَتْ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، هَدَمَ الْإِسْلَامُ مَا قَبْلَهُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجْهَ آيْمَانِ النَّاسِ عَلَى مَا يُرِيدُونَ وَيَتَوَوَّنَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ يَدًا

فَأَحْمِلْ ذَلِكَ عَلَى لُغَةِ بَلَدِهِمْ، وَمَا يَتَعَارَفُونَ، وَلَا تَحْمِلْهَا عَلَى مَا يُنْكِرُونَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ قسم اٹھائے اور بولے: ”واللہ، باللہ، تاللہ“ پھر وہ اس کو توڑ دے تو اس کا

کفارہ ادا کرے گا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے ”اقسم باللہ“ (میں اللہ کے نام پر قسم اٹھاتا ہوں) یا کہے ”اشہد باللہ“ (میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا

ہوں) پھر وہ قسم کو توڑ دے تو اسے کفارہ دینا ہوگا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے ”اقسم“ (میں قسم اٹھاتا ہوں)

یا یہ کہے ”اشہد“ (میں گواہ بنا رہا ہوں)

لیکن وہ لفظ ”باللہ“ (اللہ تعالیٰ کی ذات کی) نہ کہے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

جب کوئی شخص یہ کہے (میں نے یہ کام نہ کیا) تو میں یہودی ہو جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں یا مجوسی ہو جاؤں یا اسلام

مطلق ہو جاؤں پھر وہ اس قسم کو توڑ دے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

جب وہ شخص یہ کہے کہ مجھ پر نذر ہے اگر میں فلاں کے ساتھ کلام کر لوں پھر وہ اس شخص کے ساتھ کلام کرے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

البتہ اگر وہ یہ کہے ”لله علی نذر“ ”میرے اوپر اللہ کے نام کی نذر لازم ہوگئی“۔ جب وہ یہ بات کہہ دے گا تو اگر وہ اس قسم کو توڑے گا تو اگر اس نے روزے کی نیت کی تھی یا غلام آزاد کرنے کی تھی یا کھانا کھلانے کی تھی تو جو بھی اس نے نیت کی تھی اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔ اگر اس نے کسی بھی چیز کی نیت نہیں کی تھی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

امام زیدؒ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی نام کے ذریعے قسم اٹھائے اور پھر اسے توڑ دے تو اگر وہ صفات ذاتی ہوں تو اس پر کفارے کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر وہ صفات افعال ہوں تو اس پر کفارے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

امام زیدؒ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جو صرف ایک ہی غریب کو پاتا ہے وہ اسے بار بار دس دن تک کھانا کھائے گا۔

امام زیدؒ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز نہیں ہے ماسوائے اس صورت کے کہ صرف ایک ہی مسکین شخص ہو۔

امام زیدؒ فرماتے ہیں: جو شخص قسم توڑ دے اور وہ تنگ دست ہو اور پھر بھی روزہ رکھ لے پھر اس کے بعد اسے وہ چیز مل جائے جسے وہ اس دن میں کھلا سکتا ہو اور یہ سورج غروب ہونے سے پہلے ہو تو وہ فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے روزے کو توڑ دے گا اور اس پر کھانا کھانا لازم ہوگا۔

میں نے امام زیدؒ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قسم کے کفارے میں ذمیوں کو کھانا کھلاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے کہ آپ ذمیوں کو کوئی ایسی چیز کھلائیں جسے قرآن نے مقرر کیا ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ آپ انہیں معدۃ فطر کھلا دیں۔

میں نے امام زیدؒ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ کھجور تو نہیں کھائے گا لیکن وہ اس کے بعد اس کھجور کا حلوہ بنا کر اسے کھا لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس ترکھجور کو نہیں کھائے گا اور بعد میں وہ ترکھجور سوکھ جائے اور وہ اسے کھا لے تو انہوں نے فرمایا: وہ قسم توڑنے والا ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے حلوہ بھی کھجور سے بنتا ہے اور ترکھجور بھی تازہ کھجور سے بنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ کھجور سے بننے والا حلوہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو گیا ہے اور تبدیل ہو گیا ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس شخص نے قسم اٹھائی کہ وہ اس فرد کے ساتھ بات نہیں کرے گا اور پھر وہ اس کے بیٹے کے ساتھ بات کرے تو وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوگا حالانکہ وہ بیٹا بھی اسی شخص کا حصہ ہے اسی طرح اگر اس شخص نے قسم اٹھائی کہ

بکری کو نہیں کھائے گا اور پھر وہ بکری ایک بچے کو جنم دے اور وہ اس بچے کا گوشت کھالے تو پھر بھی وہ قسم توڑنے والا نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ بچہ اس بکری کے جسم کا حصہ ہے تو یہی مشابہت حلوے کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس بچے کے ساتھ بات نہیں کرے گا، پھر وہ بچہ بڑا ہو جائے اور وہ شخص اس کے ساتھ بات کرے تو وہ قسم توڑنے والا ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر وہ بچہ بڑا ہو کر جانور بن جائے اور وہ اس کا گوشت کھالے تو وہ قسم توڑنے والا ہوگا۔ یہ چیز ایک اعتبار سے ترکھجور سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ اس میں انتہا نہیں پایا جاتا۔

ابو خالد واسطیؓ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے امام زیدؓ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! صاحبزادے! میں نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ میں اپنی بکری کا دودھ نہیں پیوں گی پھر میں نے اس کا گھی بنا لیا اور اسے کھالیا تو امام زیدؓ نے فرمایا: تمہاری قسم نہیں ٹوٹی۔

اس نے دریافت کیا: مکھن اور پنیر کا کیا حکم ہے امام زیدؓ نے فرمایا: اس سے ٹوٹ جائے گی۔ انہوں نے فرمایا: اور پنیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل نہیں ہوئے لیکن گھی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو گیا ہے۔ میں نے امام زیدؓ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ قسم اٹھالیتا ہے کہ وہ چھوہارا نہیں کھائے گا لیکن وہ ترکھجور کھالیتا ہے یا اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ دودھ نہیں پیے گا لیکن پھر وہ گھی یا مکھن کھالیتا ہے یا پنیر کھالیتا ہے۔

تو انہوں نے فرمایا: وہ ان میں سے کسی بھی ایک صورت میں قسم توڑنے والا نہیں ہوگا، کیونکہ کسی بھی چیز کے بارے میں قسم وہ ہوتی ہے جو کسی متعین چیز کے بارے میں ہو اور جب وہ متعین چیز تبدیل ہو جائے تو وہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ میں نے امام زیدؓ سے کسی ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا جو قسم اٹھاتا ہے اس وقت جب وہ نابالغ ہو پھر وہ بالغ ہو کر قسم کو توڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز عائد نہیں ہوگی۔

اسی طرح جب کوئی کافر شخص قسم اٹھاتا ہے پھر اسلام قبول کر کے اسے توڑ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز عائد نہیں ہوگی کیونکہ اسلام اس سے پہلے کی چیز کو ختم کر دیتا ہے۔

امام زیدؓ فرماتے ہیں: لوگوں کی قسموں میں ویسی صورت مراد ہوگی جس کا وہ ارادہ کرتے ہیں اور جو وہ نیت کرتے ہیں اگر ان کی کوئی نیت نہ ہو تو تم سے ان کے شہر کی زبان پر محمول کرو گے جو ان کے درمیان متعارف ہے تم اس کو اس صورت پر محمول نہیں کرو گے جس کا وہ انکار کرتے ہیں۔

323- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ" وَرَبَّمَا حَلَفَ قَالَ: "لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قسم اٹھایا کرتے تھے تو ان الفاظ میں اٹھاتے تھے:

”اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔“

بعض اوقات تو آپ قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے ”دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم۔“

324- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَلَفَ قَالَ:

”وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ“

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ یہ قسم اٹھایا کرتے تھے:

”اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیر دیا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے۔“

325- قَالَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: مَا سَمِعْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَلَفَ بِبَيْمَيْنِ قَطُّ إِلَّا اسْتَشَى فِيهَا، فَقَالَ:

”إِنْ شَاءَ اللَّهُ“

حدیث 323:

اخرجه عبد الله بن المبارك في "المسند" الكفارات والنذور، رقم الحديث: 174

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: 13163

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب النذور والأيمان (12 باب بأي أسماء الله حلفت لزمك، رقم الحديث: 2350

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الأيمان باب الحلف بالله عز وجل أو بأسم من أساء الله عز وجل، رقم الحديث: 19600

اخرجه الإمام مالك في "الموطأ" برواية المصودي، في كتاب النذور والأيمان (9 باب جامع الأيمان، رقم الحديث: 1021

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب الأيمان والنذور، في باب، رقم الحديث: 3761

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الأيمان والكفارات، في باب 2 الحلف بمقلب القلوب، رقم الحديث: 7713

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الأيمان، في: رقم الحديث: 4332

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: القدر، في: 13 باب (يحول بين المرء وقلبه، رقم الحديث: 6243

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الأيمان والنذور، في: 2-باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 6253

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: التوحيد، في: 11-باب مقلب القلوب، رقم الحديث: 6956

اخرجه أبو محمد الكشي في "المنتخب من مسند عبد بن حبيب" في أحاديث بن عمر، رقم الحديث: 741

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند البكرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما، رقم الحديث: 4788

اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث: 5442

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي، في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الايمان والنذور والكفارات كيف ما كانوا يحلفون، رقم

تحديث: 12478

كَانَ ذَلِكَ فِي رِضَاءٍ أَوْ غَضَبٍ
فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْإِسْتِثْنَاءِ؟ فَقَالَ: الْإِسْتِثْنَاءُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ جَائِزٌ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو جب بھی کوئی قسم اٹھاتے دیکھا تو یہی دیکھا کہ وہ استثناء کر لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا وہ رضا مندی اور غضب ہر حال میں یہ ضرور کہا کرتے تھے۔ میں نے ان سے استثناء کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر چیز میں استثناء جائز ہے۔



کِتَابُ الْحَجِّ

حَجَّ کَا بِلَان



بَابُ: فَضْلُ الْحَجِّ وَثَوَابُهُ

باب 97: حج کی فضیلت اور اس کا ثواب



326- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بِت 326:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد هذا الحديث مختصراً

جه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال الههزة مع الذال' رقم الحديث : 1021

جه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الحج باب وجوب الحج وفضله

جه الإمام البوصيري في "تحاف الخيرة البهرة" كتاب الحج باب في الإحرام وفضله والتلبية' رقم الحديث : 2482

جه البزار في "مسنده" في : المجلد الأول' في : أول مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث : 1722

جه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 4 من اسبه على' رقم الحديث : 3814

جه الطبراني في "المعجم الكبير" في عبد الله بن مسعود الهذلي' رقم الحديث : 10406

جه النسائي في "المجتبي من السنن" في كتاب مناسك الحج' في باب 6 فضل المتابعة بين الحج والعمرة' رقم الحديث : 2630

جه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج' في باب 6 فضل المتابعة بين الحج والعمرة' رقم الحديث : 3610

جه الترمذي في "سننه" في الحج - 2 باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة' رقم الحديث : 810

جه البستي في "صحيح ابن حبان" في : كتاب الحج' في باب فضل الحج والعمرة' رقم الحديث : 3693

جه البيهقي في "شعب الإيمان" في الخامس والعشرين من شعب الإيمان - وهو باب في البناسك فضل الحج و العمرة' رقم الحديث : 4095

جه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث : 4976

جه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' رقم الحديث : 167

جه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المبشرين من الصحابة' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث : 3669

جه ابن أبي شيبة الكوفي' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الحج ما قالوا في ثواب الحج' رقم الحديث : 12638

جه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الحج والعمرة الفصل الأول' في فضائل الحج' رقم الحديث : 11788

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَلْيُؤْمِمْ هَذَا الْبَيْتَ، فَمَا آتَاهُ عَبْدٌ يَسْأَلُ اللَّهَ دُنْيَا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا وَلَا يَسْأَلُهُ الْآخِرَةَ إِلَّا أَدَّخَرَهُ مِنْهَا، إِلَّا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَتَابِعُوا بَيْنَهُمَا، فَإِنَّهُمَا يَغْسِلَانِ الذُّنُوبَ كَمَا يَغْسِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ عَلَى الثُّوبِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْتَ الْحَدِيدِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دنیا اور آخرت چاہتا ہو اسے اس گھر (کعبہ) کی طرف جانا چاہئے جو بھی بندہ یہاں آکر اللہ تعالیٰ سے دنیا سے متعلق جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کرے گا اور جو آخرت سے متعلق سوال کرے گا اللہ تعالیٰ وہ اس کے لئے محفوظ کر لے گا۔ خبردار! اے لوگو! تم پر حج اور عمرہ لازم ہے۔ ان دونوں کو ساتھ رکھو کیونکہ یہ دونوں گناہوں کو یوں دھو دیتے ہیں جیسے پانی کپڑے پر لگے ہوئے میل کو دھو دیتا ہے اور دونوں غربت کو یوں ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ لوہے کے میل (زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔

327- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ، إِلَّا ظِلُّهُ، رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ." حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عرش کے سائے کے نیچے اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا وہ شخص ہوگا جو اپنے گھر سے حج یا عمرہ کرنے کے لئے اللہ کے حرم والے گھر کی طرف جانے کے لئے نکلا ہوگا۔

328- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِوَفْدِ اللَّهِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "الَّذِينَ إِذَا سَأَلُوا اللَّهَ أَعْطَاهُمْ وَيُخْلِفُ عَلَيْهِمْ نَفَقَاتَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَيَجْعَلُ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مَكَانَ كُلِّ دَرْهَمٍ اللَّهُ إِلَّا أَبَشِرْكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى! يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ هَبَطَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَى سَفْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ مَلَائِكَتَهُ فَيَهْطُلُونَ إِلَى الْأَرْضِ. فَلَوْ طَرِحَتْ إِبْرَةٌ لَمْ تَسْقُطْ إِلَّا عَلَى رَأْسِ مَلَكٍ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي شَعْنًا غَيْرًا قَدْ جَاؤُنِي مِنْ أَطْرَافِ الْأَرْضِ هَلْ تَسْمَعُونَ؟ قَالُوا؟

قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ أَيَّ رَبِّ الْمَغْفِرَةِ

قَالَ: أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَفِيضُوا مِنْ مَوْقِفِكُمْ مَغْفُورًا لَكُمْ مَا قَدْ سَلَفَ." حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کی شام ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے وفد کو خوش آمدید" یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے یہ وہ لوگ ہیں جب اللہ تعالیٰ سے

کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا کرتا ہے اور انہیں دنیا کا خرچ عطا کرتا ہے اور ان کے لئے آخرت میں ہر ایک درہم کے عوض میں ایک ہزار عطا کرے گا کیا میں تمہیں خوشخبری دوں۔ لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب یہ شام ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے پھر وہ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے تو وہ زمین پر اتر جاتے ہیں۔ اگر کسی سوئی کو چھینکا جائے تو وہ کسی فرشتے کے سر پر گرے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندوں کی طرف دیکھو جو غبار آلود اور بکھرے ہوئے بالوں کے مالک ہیں یہ زمین کے کناروں کی طرف سے میری طرف آئے ہیں کیا تم سن رہے ہو جو یہ کہتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اے پروردگار! یہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے وہ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) پھر تم لوگ اپنے موقف سے واپس چلے جاؤ اس حالت میں کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہو ان گناہوں کی جو پہلے گزر کے ہیں۔

329- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ ظَنٍّ أَنْ يَزُولَ، وَلَكِنْ هُبُوطُهُ نَظَرُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَى الشَّيْءِ .

آراء امام زیدؒ

امام زیدؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ حرکت کرے اس کے نیچے اترنے سے مراد کسی چیز کی طرف نظر رحمت کرنا ہے۔

330- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفَرِ أَصِيبَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَهُ وَكَفَّنَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ فَقَالَ،

”هَذَا الْمُطَهَّرُ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِلاَ ذَنْبٍ لَهُ يَتَّبَعُهُ“ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں جب روانگی کا دن ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے انہیں غسل دلویا اسے کفن دلویا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر آپ نے اپنے مبارک چہرے کو ہماری طرف پھیر کر یہ ارشاد فرمایا۔ ”یہ پاکیزہ شخص ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ہمراہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“



بَابُ: مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

باب 98: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟

331- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: السَّبِيلُ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو بھی شخص اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں ”سبیل“ سے مراد زاد راہ اور سواری ہے۔

332- وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ: الْحَجُّ وَاجِبٌ عَلَيْنَا فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الدَّهْرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَلَوْ قُلْتُ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَوَجِبَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ مِثْلَ الْحَجِّ؟ قَالَ: لَا! وَلَكِنْ إِنْ اعْتَمَرْتَ خَيْرًا لَكَ.

حدیث 332:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في السبب الذي فيه أنزلت يأية الذين آمنوا لتأولو عن أشياء إن تبدل لكم تسوكم' رقم الحديث : 1267

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال إن الشددة مع الهمة' رقم الحديث : 6938

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمة' رقم الحديث : 2385

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الصاد صدى بن العجلان أبو أمامة الباهلي' رقم الحديث : 7671

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: أول كتاب المناسك' رقم الحديث : 1728

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج' باب وجوب الحج مرة واحدة' رقم الحديث : 8398

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث : 201

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث : 204

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث : 206

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج' في باب 1 وجوب الحج' رقم الحديث : 3598

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج' في باب 1 وجوب الحج' رقم الحديث : 3599

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب مناسك الحج' في باب 1 باب وجوب الحج' رقم الحديث : 2619

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب مناسك الحج' في باب 1 باب وجوب الحج' رقم الحديث : 2620

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الحج' في باب فرض الحج' رقم الحديث : 3704

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم پر حج ہر سال فرض ہے یا زمانے (یعنی زندگی) میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ایک ہی مرتبہ ہے اور اگر میں یہ کہہ دیتا کہ ہر سال ہے تو یہ فرض ہو جاتا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! عمرہ بھی حج کی طرح فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔



بَابُ: الْمَوَاقِيتُ

باب 99: مواعیت کا بیان



333-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

خرجه البخاری فی صحیحہ' کتاب الحج باب مہل أهل مكة للحج والعمرة رقم الحديث: 1452
خرجه مسلم فی صحیحہ' کتاب الحج باب مواعیت الحج والعمرة رقم الحديث: 1181
خرجه ابوداؤد فی "سننہ" کتاب المناسک باب فی المواعیت رقم الحديث: 1737
خرجه الترمذی فی سننہ' کتاب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی مواعیت الإحرام لأهل الآفاق رقم الحديث: 831
خرجه النسائی فی المجتبی من السنن' کتاب مناسک الحج میقات أهل المدينة رقم الحديث: 2651
خرجه ابوداؤد فی سننہ' کتاب المناسک باب مواعیت أهل الآفاق رقم الحديث: 2914
خرجه الإمام مالك فی الموطأ بروایة البصودی' کتاب الحج باب مواعیت الإحلال رقم الحديث: 724
خرجه الدارمی فی سنن الدارمی' کتاب المناسک باب المواعیت فی الحج رقم الحديث: 1790
خرجه أحمد بن حنبل فی المسند' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 2128

بہ' رقم الحديث: 2508

خرجه البوصلی فی "مسند أبي يعلى" فی أبو سفیان عن أنس رقم الحديث: 3690

خرجه مسلم فی "صحیحہ" فی کتاب الحج فی 73-باب قَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ رقم الحديث: 3321

خرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البکثرین من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 10615

خرجه المتقي الهندي فی "كنز العمال" فی کتاب الحج والعمرة الباب الأول فی فضائل الحج وجوبه وآدابه الفصل الثاني: فی الوعيد
فی تارک الحج رقم الحديث: 11872

حديث 333 :

مِيقَاتُ مَنْ حَجَّ مِنَ الْمَدِينَةِ أَوْ اعْتَمَرَ ذُو الْحَلِيفَةِ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمْتَعَ بِشِيبَاهِ وَأَهْلِهِ حَتَّى يَبْلُغَ ذَا الْحَلِيفَةِ
وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ الْعَقِيقُ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمْتَعَ بِشِيبَاهِ وَأَهْلِهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَقِيقَ
وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةُ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمْتَعَ بِشِيبَاهِ وَأَهْلِهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْجُحْفَةَ
وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، أَوْ اعْتَمَرَ يَلْمَلَمُ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمْتَعَ بِشِيبَاهِ وَأَهْلِهِ حَتَّى يَبْلُغَ يَلْمَلَمَ
وَمِيقَاتُ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ فَمَنْ شَاءَ اسْتَمْتَعَ بِشِيبَاهِ وَأَهْلِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ

وَمِيقَاتُ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ مِنْ أَهْلِهِ دَارُهُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص مدینہ منورہ سے حج یا عمرے کے لئے جائے اس کا میقات ”ذوالحلیفہ“ ہے۔ جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ”ذوالحلیفہ“ پہنچ جائے اور جو شخص اہل عراق میں سے حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہو اس کا میقات ”عقیق“ ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرے رہے یہاں تک کہ وہ ”عقیق“ پہنچ جائے اور جو شخص اہل شام میں سے حج یا عمرہ کرے اس کا میقات ”جحفہ“ ہے جو شخص چاہے اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرتا رہے یہاں تک کہ وہ ”جحفہ“ پہنچ جائے اور جو شخص اہل یمن میں سے حج یا عمرہ کرے اس کا میقات ”یلملم“ ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کرے یہاں تک کہ وہ ”یلملم“ پہنچ جائے اور جو شخص اہل نجد میں سے حج یا عمرہ کرے اس کا میقات ”قرن المنازل“ ہے جو شخص چاہے وہ اپنے کپڑوں اور اپنی اہلیہ سے نفع حاصل کر لے یہاں تک کہ وہ ”قرن المنازل“ پہنچ جائے اور ان مواقیت سے اندر کے علاقوں میں مواقیت اور گھر ہے۔

334- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ تَهْلَ بِهَمَا جَمِيعًا مِنْ دَوْرَةِ أَهْلِكَ .

(بقیہ تحریر حدیث 333) اخرجہ البستی فی صحیحہ ابن حبان بترتیب ابن بلبان کتاب الحج باب مواقیت الحج رقم الحدیث: 5760

اخرجہ السلی النیسابوری فی صحیح ابن خزیمة کتاب البناسک باب ذکر مواقیت الإحرام بالحج والعمرة رقم الحدیث: 589

اخرجہ النسائی فی ”سننه الکبریٰ“ کتاب الحج (مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ) رقم الحدیث: 3631

اخرجہ البیهقی فی سننه الکبریٰ کتاب الحج باب مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالشَّامِ وَنَجْدٍ وَالْيَمَنِ رقم الحدیث: 8688

اخرجہ البوصلی فی مسند أبی یعلیٰ مسند عبد الله بن مسعود رقم الحدیث: 5423

اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر أحادیث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب رقم الحدیث: 10911

اخرجہ الطیالسی فی المسند أبو سلمة عن بن عمر رضی اللہ عنہم رقم الحدیث: 1921

اخرجہ الحمیدی فی مسند الحمیدی أحادیث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 623

اخرجہ ابن أبی شیبہ فی المصنف (کتاب الحج) فی مواقیت الحج رقم الحدیث: 14068

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے شہر سے ہی ان دونوں کا احرام باندھ لو۔



بَابُ: الْإِهْلَالُ وَالتَّلْبِيَةُ

باب 100: احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا



335- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ شَاءَ مِمَّنْ لَمْ يَحْجَّ نَسَعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَمَنْ شَاءَ قَرَنَهُمَا جَمِيعًا، وَمَنْ شَاءَ أَفْرَدَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص نے پہلے حج نہیں کیا وہ چاہے تو عمرے (کے بعد احرام کھول) کر حج تمتع کر سکتا ہے۔ اگر چاہے وہ ان دونوں کو ملا کر (حج قرآن) کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو صرف ”حج“ (یعنی حج افراد) کر سکتا ہے۔

336- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا:

”میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں ہر طرح کی

حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

337- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ شِئْتَ اقْتَصَرْتَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِنْ شِئْتَ زِدْتَ عَلَيْهِ كُلَّ ذَلِكَ

خَسَنٌ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو اسی پر اکتفاء کرو اور اگر چاہو تو اس میں ہر اچھی بات کا اضافہ کر سکتے ہو۔



بَابُ: الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ

باب 101: بیت اللہ کا طواف کرنا



338- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْقَارِنِ عَلَيْهِ طَوَافُانِ وَسَعْيَانِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حج قرآن“ کرنے والے شخص پر دو مرتبہ طواف کرنا اور دو مرتبہ سعی کرنا لازم ہوگا۔

339- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَوَّلُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ أَوَّلُ مَا يَدْخُلُ مَكَّةَ يَأْتِي الْكُعْبَةَ يَتَمَسَّحُ بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، وَيَكْبُرُ، وَيَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى، وَيَطُوفُ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، فَذَلِكَ شَوْطٌ، فَلْيُطِفْ كَذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَمَسَّحَ بِالْحَجَرِ فِي كُلِّهَا فَقُلْ: وَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا مَسَحَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِهَا، وَفِي آخِرِهَا، فَإِذَا قَضَى طَوَافَهُ فَلْيَأْتِ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ لِيَسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَتَمَسَّحَ بِالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ، حِينَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الصَّافَا وَالْمَرَوَةِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مناسک حج میں سب سے پہلے آدمی مکہ میں آنے کے بعد خانہ کعبہ کے پاس آئے گا، حجر اسود کو چھوئے گا، تکبیر کہے گا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا پھر طواف کرے گا۔ پھر جب وہ حجر اسود تک پہنچے گا تو ایک چکر پورا ہو جائے گا۔ وہ اسی طرح سات مرتبہ طواف کرے گا اگر وہ کر سکتا ہو تو ہر مرتبہ حجر اسود کو چھوئے گا اور اگر اس کے لئے اس کی گنجائش نہ ہو تو وہ پہلے چکر اور آخری چکر میں اسے چھو لے گا۔ پھر جب وہ اپنا طواف مکمل کرے تو وہ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور وہاں دو رکعات ادا کرے جس میں چار سجدے کرے پھر سلام پھیر دے۔ سلام پھیرنے کے بعد حجر اسود کو چھو لے جب وہ صفا اور مروہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرے۔

340- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يَنْسِي قَبْطُوفَ ثَمَانِيَّةً، فَلْيَزِدْ عَلَيْهَا سِتَّةً حَتَّى تَكُونَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَيُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو بھول کر آٹھ چکر لگالے تو اسے چاہیے کہ چھ مزید چکر لگائے تاکہ وہ چودہ چکر جائیں (اور دو طواف ہو جائیں) اور وہ شخص چار رکعات ادا کرے گا۔



بَابُ: السَّعْيُ بَيْنَ الصَّافَا وَالْمَرَوَةِ

باب 102: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا



341- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَمَّرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾
 قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ عَلَيْهِمَا أَضْنَامٌ فَتَحَرَّجَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا، لِأَجْلِ الْأَضْنَامِ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿لِنَلَّا يَكُونَ عَلَيْهِمْ حَرَجٌ﴾
 فِي الطَّوَافِ مِنْ أَجْلِ الْأَضْنَامِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“

وہ فرماتے ہیں: ان دونوں پہاڑیوں پر پہلے بت ہوا کرتے تھے تو مسلمانوں نے ان دونوں کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا ان بتوں کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اس لئے تاکہ ان پر کوئی حرج نہ ہو (یعنی) بتوں کی وجہ سے طواف کرنے میں۔“

342- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَبْدَأُ بِالصَّفَا، وَيَخْتِمُ بِالْمَرْوَةِ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يُجَاوِزَهُ، فَإِنْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَمْشِيَ رِكَبًا.
 حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی صفا سے آغاز کرے اور مروہ پر ختم کرے گا جب وہ بطن وادی میں پہنچے گا تو بجائے گا یہاں تک کہ اسے پار کرے گا اگر اسے کوئی بیماری ہو جس کی وجہ سے وہ چل نہ سکتا ہو تو وہ سوار ہو جائے گا۔



بَابُ: الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ

باب 103: عرفات میں وقوف کرنا

...—...—...

343- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمُ التَّاسِعِ يَخْطُبُ الْإِمَامُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ الزَّوَالِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَئِذٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَتَيْنِ، وَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ زَوَالٍ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کا دن (ذوالحجہ کا) نواں دن ہے۔ اس میں امام لوٹا۔ خطبہ دے گا۔ زوال کے

بعد ظہر اور عصر کی نماز اس دن ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائے گا وہ زوال کے بعد ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھائے گا۔

344- قَالَ: ثُمَّ يَعْرِفُ النَّاسُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يُفِضُونَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفہ میں وقوف کرے گا پھر لوگ وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

345- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ قَاتَهُ الْمَوْقِفُ بَعْدَ مَعَ النَّاسِ قَاتَاهَا لَيْلًا، ثُمَّ أَدْرَكَ النَّاسَ فِي جَمْعٍ قَبْلَ انْصِرَافِ النَّاسِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص عرفہ میں لوگوں کے ساتھ وقوف نہ کر سکے اور رات کے وقت عرفہ آئے پھر لوگوں کو مزدلفہ میں پالے اس سے پہلے کہ لوگ وہاں سے واپس آچکے ہوں تو اس شخص نے حج کو پایا۔

346- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

الْحَجَّ عَرَفَاتٍ وَالْعُمْرَةَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حج عرفات (میں قیام کا نام ہے) اور عمرہ بیت اللہ کے طواف کا نام ہے۔



بَابُ: الْمَزْدَلَفَةُ وَالْبَيْوتَةُ بِهَا

باب 104: مزدلفہ اور وہاں رات بسر کرنا



347- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُصَلِّيُ الْإِمَامُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ إِلَّا بِجَمْعٍ، حَيْثُ يَخْطُبُ النَّاسُ يُصَلِّيهِمَا بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَبْتَئُونَ بِهَا، فَإِذَا ضَلَّ الْفَجْرَ وَقَفَ بِالنَّاسِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، حَتَّى تَكَادُ الشَّمْسُ تَطْلُعَ، ثُمَّ يُفِضُونَ وَعَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں امام مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا کرے گا جب وہ لوگوں کو خطبہ دے گا ان دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے گا پھر لوگ وہاں رات بسر کریں گے۔ پھر جب وہ فجر کی نماز ادا کرے گا تو لوگوں کو مشعر الحرام کے ساتھ ٹھہرائے گا یہاں تک کہ سورج نکلنے کے قریب ہو جائے گا پھر وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو جائیں گے وہ اطمینان اور سکون سے روانہ ہوں گے۔

348- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَدَمَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَضَعَفَةُ أَهْلِهِ فِي السَّحَرِ، ثُمَّ أَقَامَ هُوَ حَتَّى وَقَفَ بَعْدَ الْفَجْرِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین، بچوں اور اپنے اہل خانہ میں سے کمزور لوگوں کو بحری کے بت ہی آگے بھیج دیا تھا پھر آپ وہاں قیام پذیر رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے فجر کے بعد وقوف کیا تھا۔



بَابُ: رَمَى الْجِمَارِ

باب 105: رمی جمار کا بیان



349- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَيَّامُ الرَّمْيِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَهُوَ يَوْمُ الْعَاشِرِ يَوْمِي فِيهِ جَمْرَةٌ الْعَقَبَةُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ وَلَا يَرْمِي بِوَسِيذٍ مِنَ الْجِمَارِ غَيْرِهَا وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، يَوْمٌ حَادِي عَشَرَ وَيَوْمٌ ثَانِي عَشَرَ وَيَوْمٌ ثَالِثَ عَشَرَ يَوْمِي فِيْهِنَّ الْجِمَارُ الثَّلَاثُ بَعْدَ الزَّوَالِ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمی کے دن یہ ہیں قربانی کا دن یہ دس تاریخ ہے۔ اس میں آدمی جمرہ عقبہ کی رمی کرے گا۔ سورج نکلنے کے بعد وہ سات کنکریاں مارے گا اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے گا۔ اس دن وہ اس کے علاوہ اور کسی جمرے کو کنکریاں نہیں مارے گا۔ قربانی کے دن کے بعد پھر تین دن میں۔ گیارہواں دن، بارہواں دن اور تیرہواں دن ان میں وہ تینوں جمروں کو کنکریاں مارے گا۔ زوال کے بعد مارے گا ہر ایک جمرے کو سات کنکریاں مارے گا اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر

حدیث 348 :-

اخرجه ابوداؤد في "سننه" كتاب المناسك باب التعجيل من جمع' رقم الحديث: 1941

اخرجه الترمذی في سننه' ابواب الحج باب ما جاء في تقديم الضعيف من جمع بليل' رقم الحديث: 893

اخرجه النسائي في المجتبى من السنن' كتاب مناسك الحج باب النهي عن رمي جمره العقبة قبل طلوع الشمس' رقم الحديث: 3065

اخرجه أحمد بن حنبل في البسند' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: 3008

اخرجه النسائي في "سننه الكبرى" كتاب الحج النهي عن رمي جمره العقبة قبل طلوع الشمس' رقم الحديث: 4071

اخرجه الموصلي في مسند أبي يعلى' مسند العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه' رقم الحديث: 6734

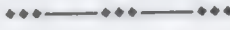
اخرجه الطبراني في المعجم الكبير' أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: 11279

کہے گا۔ وہ پہلے دو جہروں کے پاس وقوف کرے گا لیکن حجرہ عقبہ کے پاس وقوف نہیں کرے گا۔



بَابُ: طَوَافِ الزِّيَارَةِ

باب 106: طواف زیارۃ کا بیان



350- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾

قَالَ: هُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ الطَّوَافُ الْوَاجِبُ، فَإِذَا طَافَ الرَّجُلُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ حَلَّ لَهُ الطَّيِّبُ وَالنِّسَاءُ وَإِنْ قَصَرَ وَذَبَحَ وَلَمْ يَطْفُ حَلَّ لَهُ الطَّيِّبُ وَالصَّيْدُ وَاللِّبَاسُ، وَلَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

”پھر انہیں چاہیے کہ وہ (احرام کی حالت میں بڑھنے والی) اپنی میل کچیل کو پورا (یعنی صاف) کریں اور اپنی نذر کو پورا کر لیں اور بیت عتیق کا طواف کر لیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قربانی کے دن طواف زیارت کرنا ہے اور یہ طواف واجب ہے۔ جب آدمی طواف زیارت کر لے تو اس کے لئے خوشبو لگانا اور خواتین (یعنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا) جائز ہو جاتا ہے اگر وہ بال چھوٹا کروالے اور ذبح کر لے اور طواف زیارت نہ کرے تو اس کے لئے خوشبو لگانا، شکار کرنا اور سلا ہوا کپڑا پہننا تو جائز ہو جائے! لیکن خواتین (یعنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا) اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتا۔

351- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَرَوْضُ الْحَجِّ ثَلَاثَةٌ: الْإِحْرَامُ، وَالْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ، وَطَوَافُ

الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کے فرائض تین ہیں: احرام، عرفہ میں وقوف کرنا اور قربانی کے دن طواف زیارت کرنا۔



بَابُ: طَوَافِ الصَّدْرِ

باب 107: طواف صدر کا بیان



352- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ حَجَّ فَلْيَكُنْ الْخِرُ عِنْدَهُ بِالْبَيْتِ إِلَّا النِّسَاءَ الْحَيْضُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ فِي ذَلِكَ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے سوائے حیض والی خواتین کے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں انہیں رخصت عطا کی ہے۔



بَابُ: اللَّبَاسُ لِلْمُحْرِمِ

باب 108: حالتِ احرام والے شخص کا لباس



353- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ثِيَابًا، وَلَا سَرَائِيلَ وَلَا خُفَّيْنِ، وَلَا عِمَامَةً وَلَا قَلَنْسُوَةً، وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِوَرَسٍ، وَلَا زَعْفَرَانَ قَالَ: وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبَسَ خَفَّيْنِ مَقْطُوعَيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبَسَ سَرَائِيلَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ رِدَاءً وَوَجَدَ قِمِيصًا ارْتَدَى بِهِ، وَلَمْ يَتَدَرَّعْهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حالتِ احرام والا شخص قمیص، شلوار، موزے، عمامہ، ٹوپی، ورس اور زعفران لگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا۔ وہ فرماتے ہیں اگر حالتِ احرام والے شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے جو ٹخنوں سے نیچے کٹے ہوئے ہوں۔ اسے تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اگر اسے چادر نہیں ملتی اور قمیص مل جاتی ہے تو وہ قمیص پہنے اسے لیٹھ لے پہنے نہیں۔

354- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ غَيْرَ مَا صُبِغَ بِطَبِيبٍ، وَتَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْجُبَّةَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حالتِ احرام والی عورت جو چاہے کپڑا پہن سکتی ہے صرف وہ نہیں پہن سکتی جس میں ڈھب لگا لگائی ہو۔ اس طرح وہ موزے، شلوار اور جبہ بھی پہن سکتی ہے۔

355- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد کا احرام اس کا سر ہوتا ہے اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے (یعنی وہ نہیں نہیں ڈھانپ سکتے)

بَابُ: جَزَاءُ الصَّيْدِ

باب 109: شکار کی جزا کا بیان

...—...—...

356-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ وَلَا يُشِيرُ إِلَيْهِ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَلَا يَتَّبِعُهُ .

آثار حضرت علیؓ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص شکار کو قتل نہیں کر سکتا اس کی طرف اشارہ نہیں کر سکتا، اس کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا اور اس کے پیچھے نہیں جاسکتا۔

357-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي النِّعَامِ بُدْنَةٌ، وَفِي الْبُقَرَةِ الْوَحْشِيَّةِ بُدْنَةٌ، وَفِي حِمَارِ الْوَحْشِ بُدْنَةٌ، وَفِي الضَّبِّ شَاةٌ، وَفِي الصَّبْعِ شَاةٌ، وَفِي الْجَرَادَةِ قَبْضَةٌ فِزْ طَعَامٌ .

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: شتر مرغ کے شکار میں ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔ وحشی گائے کے شکار میں ایک اونٹ کی قربانی ہوگی۔ نیل گائے میں ایک اونٹ کی قربانی ہوگی۔ ہرن میں ایک بکری کی قربانی ہوگی۔ گوہ میں بکری کی قربانی ہوگی اور ٹڈی دل میں مٹھی بھراناج دیا جائے گا۔

358-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي وَلايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مُحْرِمِينَ فَاصَابُوا بَيْضَ نَعَامٍ، فَأَوْطَأُوا وَكَسَرُوا وَأَخَذُوا قَالَ: لَقَاتُوا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي وَلايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَمَّ بِهِمْ وَانْتَهَرَهُمْ، ثُمَّ قَالَ اتَّبِعُونِي حَتَّى آتِيَ عَلِيًّا، قَالَ: فَاتُوا عَلِيًّا وَهُوَ فِي أَرْضٍ لَهُ وَبِيَدِهِ مِسْحَاةٌ يُقْلَعُ بِهَا الْأَرْضُ، فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ عَضْدَهُ، وَقَالَ "مَا أَخْطَأْتُ سَمَّاكَ أَبَا تُرَابٍ"

قَالَ فَقَصَّ الْقَوْمُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقِصَّةَ قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: انْطَلِقُوا إِلَى نَوَاقِ ابْنِ أَبِي قَاطِرٍ قَوْمَهَا فَحُلْهَا فَمَا نَتَجَ فَاَنْحَرُوهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ مِنَ الْبَيْضِ مَنْ يَمْدُقُ قَالَ: فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمِنْ النَّوَاقِ مَا يُزْلِقُ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں کچھ لوگ شام سے حالت احرام میں آئے ایک شتر مرغ کا انڈہ ملا۔ انہوں نے اسے پکڑ کر توڑ دیا اور اسے حاصل کر لیا (یعنی کھا لیا) راوی بیان کرتے ہیں وہ لوگ حضرت عمرؓ کی عہد خلافت میں ان کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کی پٹائی کرنے کا ارادہ کیا اور ان کو جھڑکا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے پیچھے آؤ یہاں تک کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی زمین میں تھے اور ان کے ہاتھ میں پھاؤڑا تھا جس کے ذریعے وہ زمین درست کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر مارتے ہوئے کہا: جنہوں نے آپ کا نام ”ابو تراب“ رکھا ہے انہوں نے غلط نہیں رکھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پورا واقعہ سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کم عمر اونٹنی کے پاس جاؤ اور اسے جفتی کے لئے زاونٹ کے پاس لے جاؤ پھر وہ جس بچے کو جنم دے اسے اللہ کی راہ میں قربان کر دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کوئی کنڈا خراب بھی تو ہوتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی اونٹنی وقت سے پہلے بچے کو جنم دیدیتی ہے۔

359- وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِيهِ الْجَزَاءُ قَالَ: زَانٌ لَمْ يَجِدْ مَا تَنْحَرُهُ قَوْمُهُ طَعَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَطْعَمُ صَامَ مَكَانَ كُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا .
وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَارِنِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ
قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْحَلَالِ يَقْتُلُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ الْجَزَاءُ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مُحْرِمًا قَتَلَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ؟ قَالَ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے شکار کی جزاء کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں جزا ہوگی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہیں وہ چیز نہیں ملتی جسے تم قربان کر سکو تو تم اس کی قیمت کے برابر اناج لے کر غریبوں میں صدقہ کر دو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایسی چیز نہیں ملتی جسے تم کھلا سکو تو تم ہر ایک نصف صاع کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو۔ امام ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ”حج قرآن“ کرنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے حالت احرام کے بغیر شخص کے بارے میں دریافت کیا جو حرم کی حدود میں شکار کو مار دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس پر ایک جزا لازم ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ حالت احرام میں ہو اور حرم کی حدود میں شکار کو قتل کر دے تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے۔

بَابُ: الْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ لَا يَجِدَانِ الْهَدْيَ

باب 110: حج قارن اور حج تمتع کرنے والے وہ افراد جنہیں قربانی کا جانور نہ ملے

...—...—...

360- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَلَى الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ هَدْيٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدَا صَامَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ آخِرُهُنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَسَبْعَةَ أَيَّامٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حج قارن اور حج تمتع کرنے والے پر قربانی کا جانور ساتھ لے جانا لازم ہے۔ اگر ان دونوں کو وہ جانور نہیں ملتا تو وہ دونوں حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھیں گے جس میں آخری دن عرفہ کا دن ہوگا اور سات روزے اس وقت رکھیں گے جب وہ اپنے گھر واپس چلے جائیں گے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام میں حاضر ہونے والا نہیں ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ جو مکہ کا رہائشی نہ ہو)

❁—❁—❁

بَابُ: الْحَلْقُ وَالْتَقْصِيرُ

باب 111: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

...—...—...

361- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَوَّلُ الْمَنَاسِكِ يَوْمَ النَّحْرِ رَمْيُ الْجُمُرَةِ، ثُمَّ الذَّبْحُ، ثُمَّ الْحَلْقُ ثُمَّ طَوَافُ الزِّيَارَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قربانی کے دن کے مناسک میں سب سے پہلے جمرہ کرمی کی جائے گی پھر قربانی کی جائے گی پھر سر منڈوایا جائے گا پھر طواف زیارت کیا جائے گا۔

362- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر دے“ ایسا

آپ نے تین مرتبہ کہا: ”اے اللہ بال چھوٹے کروانے والوں کی مغفرت کر دے“ یہ آپ نے ایک مرتبہ کہا۔

363- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِيمَنْ أَصَابَهُ أَدَى مِنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَهُ، يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شَاءَ أَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ، وَإِنْ شَاءَ نَسَكًا ذَبَحَ شَاةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ سر منڈوا دے تو وہ تین دن روزہ رکھے گا۔ اگر وہ چاہے تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اور ہر مسکین کو نصف صاع دے گا اور اگر وہ چاہے تو ایک بکری ذبح کرے گا۔



بَابُ: الْمَحْرَمِ يُجَامِعُ أَوْ يَقْبَلُ

باب 112: حالت احرام والا وہ شخص جو صحبت کرے یا بوسہ لے



364- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَهُمَا مُحْرِمَانِ تَفَرَّقَا حَتَّى يَقْضِيَا نُسُكَهُمَا، وَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ، فَلَا يَنْتَهِيَانِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَصَابَا فِيهِ الْحَدِّثُ إِلَّا وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَإِذَا انْتَهَيَا إِلَيْهِ تَفَرَّقَا حَتَّى يَقْضِيَا نُسُكَهُمَا وَيَنْحَرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هَدْيًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ دونوں حالت احرام میں ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے مناسک حج کو پورا کر لیں گے اور ان پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

وہ جب اس مخصوص مقام پر پہنچیں گے جہاں انہوں نے اس کا ارتکاب کیا تھا تو وہ دونوں حالت احرام میں ہوں گے اور جب وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ مناسک حج ادا کر لیں گے اور ان دونوں میں سے ہر ایک قربانی کرے گا۔

365- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ، ثُمَّ وَقَعَ أَهْلَهُ فَسَدَ حَجُّهُ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ، وَعَلَيْهِ بُدْنَةٌ لِمَا أَفْسَدَ مِنْ حَجَّتِهِ وَقَالَ: زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَحْرَمِ يَقْبَلُ امْرَأَتَهُ أَنْ عَلَيْهِ هَدْيًا فَإِنْ أَمْنَى فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَحَجَّتُهُ تَامَةٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص طواف کے علاوہ حج کے تمام مناسک ادا کر لے اور اس کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ

صحبت کرے تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا اور اس نے اپنے حج کو جو فاسد کیا ہے اس کی وجہ سے قربانی دینا لازم ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ حالت احرام والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اس پر بکری کی قربانی کرنا لازم ہوگا اور اگر اسے انزال ہو گیا، تو اس پر اسی کی مانند لازم ہوگا تاہم اس کا حج مکمل شمار ہوگا۔



بَابُ: اَلدَّهْنُ وَ الطَّيْبُ وَ الْحَجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

باب 113: حالت احرام والے شخص کے لئے تیل لگانا، خوشبو استعمال کرنا اور سچھنے لگوانا



366- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَدَّهْنُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَتَطَيَّبُ، فَإِنْ أَصَابَهُ شِقَاقٌ، دَهَنَهُ مِمَّا يَأْكُلُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حالت احرام والا شخص تیل نہیں لگائے گا، خوشبو نہیں لگائے گا اور اگر اسے تکلیف ہو تو تیل لگائے گا جو وہ کھاتا ہے۔

367- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَنْزِعُ الْمُحْرِمُ صُرْسَهُ، وَلَا ظُفْرَهُ إِلَّا أَنْ يُوْذِيَاهُ، وَإِذَا اشْتَكَاهُ عَيْنُهُ اِكْتَحَلَ بِالصُّبْرِ لَيْسَ فِيهِ زَعْفَرَانٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حالت احرام والا شخص اپنی دانت نہیں نکلوا سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا البتہ وہ اسے اذیت دے رہے ہوں تو ایسا کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ صبر (نامی بوٹی) سرے کے طور پر لگائے گا جس میں زعفران ملا ہوا نہ ہو۔

368- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِنْ شَاءَ بِهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص اگر چاہے تو پچھنے لگوا سکتا ہے۔



بَابُ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْهَوَامِّ وَ الدَّوَابِّ

باب 114: حالت احرام والا شخص کس طرح کے جانوروں کو مار سکتا ہے؟



369- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنْ نَجَاتِ الْأَسْوَدِ وَالْإِفْعَى وَالْعُقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعُقُورِ، وَيَرْمِي الْغُرَابَ، وَيَقْتُلُ مَنْ قَاتَلَهُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حالت احرام والا شخص سیاہ سانپ، دھاری دار سانپ، بچھو، کتے کو قتل کر سکتا ہے۔ کوئے کو نکریاں مار سکتا ہے اور جو بھی اس پر حملہ کرے اسے مار سکتا ہے۔



بَابُ: مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

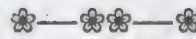
باب 115: حائضہ عورت کون سے مناسک ادا کرے گی؟



370- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا تَعْرِفُ نَفْسُكَ مَعَ النَّاسِ الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا، وَتَأْتِي الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ وَتَرْمِي الْجِمَارَ، وَتَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت عرفات میں وقوف کرے گی، لوگوں کے ساتھ تمام مناسک ادا کرے گی۔ وہ مشعر حرام تک آئے گی، رمی جمار کرے گی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے گی البتہ پاک ہونے سے پہلے وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گی۔



بَابُ: اَلنَّذُورُ فِي الْحَجِّ

باب 116: حج کے بارے میں نذر ماننا



371- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَائِيَةً فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَمْشِيَ قَالَ: فَلْتَرْكَبْ وَعَلَيْهَا شَاةٌ مَكَانَ الْمَشْيِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس عورت نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گی اور وہ پیدل نہ چل سکتی ہو

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ سوار ہو جائے اور اس کے پیدل چلنے کی جگہ اس پر بکری کی قربانی لازم ہوگی۔

372- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ قَالَ إِنْ كَلَّمْتُ فَلَانًا فَعَلَيْ حَاجَّةٍ؟ إِنَّهُ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ: إِنْ كَلَّمْتُهُ فَلِلَّهِ عَلَى حَاجَّةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو یہ کہے کہ ”اگر میں نے فلاں کے ساتھ بات کی تو مجھ پر حج لازم ہوگا“ ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے یہ کہا ”اگر میں نے اس کے ساتھ بات کی تو اللہ کے لئے میرے اوپر حج لازم ہوگا“ تو یہ اس پر لازم ہو جائے گا۔



بَابُ: الْمَحْصِرُ

باب 117: جو شخص محصور ہو جائے



373- قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَحْصِرِ؟ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ خَالِسٍ، أَوْ مَرَضٍ مَانِعٍ يَبْعَثُ هَدِيًّا، وَيُوَاعِدُهُمْ يَوْمًا يَنْحَرُونَهُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَلَّ، فَإِنْ كَانَ مُحَرَّمًا بِعُمْرَةٍ فَعَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَهَا، وَإِنْ كُلتُ عَلَيْهِ حَاجَّةٌ فَعَلَيْهِ حَاجَّةٌ مَكَانَهَا.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے محصور ہونے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہر روکنے والے دشمن یا رکاوٹ بننے والے مرض کی وجہ سے آدمی محصور شمار ہوگا۔ وہ اپنے قربانی کے جانور کو آگے بھیج دے گا اور لوگوں کے ساتھ مخصوص دن کا وعدہ کرے گا اور وہ اسے قربان کر دیں گے جب وہ مخصوص دن آجائے گا تو وہ اپنے احرام کو کھول دے گا اگر اس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو اس کے لئے اس عمرے کی جگہ دوسرا عمرہ کرنا لازم ہوگا اور اگر اس نے حج کا احرام باندھا تھا تو اس کے لئے اس کی جگہ دوسرا حج کرنا لازم ہوگا۔



بَابُ: فِي حَجِّ الصَّبِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْعَيْدِ

باب 118: بچے دیہاتی اور غلام کے حج کا حکم



374- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ أَجْزَأَهُ مَا دَامَ أَعْرَابِيًّا، فَإِذَا هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ، وَإِذَا حَجَّ الصَّبِيُّ أَجْزَأَهُ مَا دَامَ صَبِيًّا، فَإِذَا بَلَغَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ، وَإِذَا حَجَّ الْعَبْدُ أَجْزَأَهُ مَا دَامَ عَبْدًا فَإِذَا عَتَقَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی دیہاتی شخص حج کرے تو یہ جائز ہوگا جب تک وہ دیہاتی ہے (یعنی غیر مسلم ہے) پھر جب وہ ہجرت کرے (یعنی اسلام قبول کرے) تو اب اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا۔ جب کوئی بچہ حج کر لے تو جب تک وہ بچہ ہے یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی لیکن جب وہ بالغ ہو جائے تو اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا اور جب کوئی غلام حج کر لے تو جب تک وہ غلام ہے یہ اس کی طرف سے جائز ہوگا لیکن جب وہ آزاد ہو جائے تو اس پر فرض حج کرنا لازم ہوگا۔



بَابُ: الرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ

باب 119: ایک شخص کا دوسرے کی طرف سے حج کرنا



375- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حدیث 375:

خرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب المناسك من ليس له أن يحج عن غيره' رقم الحديث: 2796

ب. بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن لم يحج عن نفسه حجة الإسلام' رقم الحديث: 2133

ب. بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن لم يحج عن نفسه حجة الإسلام' رقم الحديث: 2138

خرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال الهزئة مع الحاء' رقم الحديث: 735

خرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهزئة' رقم الحديث: 744

خرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الحج باب النيابة في الحج' رقم الحديث: 2441

خرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج باب من ليس له أن يحج عن غيره' رقم الحديث: 8463

خرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحج باب من ليس له أن يحج عن غيره' رقم الحديث: 8459

خرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث: 156

خرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث: 161

خرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحج' في باب المواقيت' رقم الحديث: 162

خرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس' رقم الحديث: 2440

خرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في تابع (مسند عائشة رضي الله عنها) رقم الحديث: 4611

وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يُلَيِّبِي عَنْ شِيرْمَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ شِيرْمَةُ؟ فَقَالَ: أَخِي لَقِيَتْهُ لَه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ كُنْتَ حَاجِبَتْ قَلْبَ عَنْ شِيرْمَةَ، وَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ قَلْبَ عَنْ نَفْسِكَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو شہرہ نامی شخص کی طرف سے تبلیہ پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ شہرہ کون ہے؟ اس نے عرض کی میرا بھائی ہے نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو تم پر حج کر چکے ہو تو تم شہرہ کی طرف سے تبلیہ پڑھو لیکن اگر تم نے حج نہیں کیا ہو تو تم اپنی طرف سے تبلیہ پڑھو۔

376- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ أَوْصَى بِحَاجَةٍ كَانَتْ ثَلَاثَ حِجَجٍ عَنِ الْمُوصِي، وَعَنِ الْمُوصَى إِلَيْهِ، وَعَنِ الْحَاجِّ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص حج کی وصیت کرے تو یہ تین حج ہو جائیں گے یہ وصیت کرنے والے کی طرف سے، جس کو وصیت کی گئی اس کی طرف سے اور جو حج کرے گا اس کی طرف سے۔



بَابُ: الْبُذْنَةُ وَالْهَدْيُ

باب 120: قربانی کا جانور اور اونٹ

...—...—...—...

377- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافً﴾

قَالَ: مَعْقُولَةٌ عَلَى ثَلَاثٍ

﴿فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا﴾ أَيْ فَإِذَا نُحِرَتْ

﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے اور تمہارے لئے اس میں بہتری ہے تو تم ان اللہ کا نام ذکر کرو (ان کی قربانی کرتے ہوئے انہیں) قطار میں کھڑا کر کے۔“

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے تین پاؤں باندھ دیے جائیں۔

”جب ان کے پہلو جھک جائیں گے۔“

یعنی جب انہیں ”نحر“ کر دیا جائے۔

”تو اس میں سے کھال اور ”قانع“ (نہ مانگنے والے) اور ”معر“ (مانگنے والے) کو کھلاؤ۔“

378- قَالَ: الْقَانِعُ الَّذِي يَسْأَلُ، وَالْمُعْتَرُ الَّذِي يَتَعَرَّضُ وَلَا يَسْأَلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: القانع اس شخص کو کہتے ہیں جو مانگتا ہے اور ”معر“ اس شخص کو کہتے ہیں جو تعرض نہیں کرتا اور مانگتا ہے۔

379- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ ضَلَّتْ بُدْنَتُهُ فَيَسِّرُهَا فَالْفَرْيَ مِثْلَهَا مَكَانَهَا، أَوْ خَيْرًا مِنْهَا ثُمَّ وَجَدَ الْأُولَى قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَنْحَرُهُمَا جَمِيعًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جس کا قربانی کا جانور گم ہو جاتا ہے اور وہ اس سے مایوس ہو جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اس کی جگہ اس کی مانند جانور خریدے گا یا اس سے بہتر خریدے گا پھر وہ پہلے جانور کو بائیں بائیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کو ذبح کر لے گا۔

380- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْبُدْنَةِ تَنْتَجُ قَالَ: لَا يُزْبُ مِنْ لَيْثِهَا إِلَّا قَصًّا عَنْ وَلَدِهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ نَحْرَهُمَا جَمِيعًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَحْمِلُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّا فَلْيَحْمِلْهُ سِوَاهُ الْيَتَى وَلَكِنَّهُ وَعَدْلَهُ غَيْرَ بَاغٍ، وَلَا عَادٍ، وَلَا مُتَعَدٍّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ قربانی کے ایسے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بچے کو جنم دے آدمی اس کا دودھ نہیں پئے گا بوائے اس کے جو اس کے بچے کے دودھ پینے کے بعد بیچ جائے اور جب وہ منزل پر پہنچ جائے گا تو ان دونوں کو قربان کر دے گا۔ اگر آدمی کو وہ چیز نہیں ملتی جس پر وہ اس کے بچے کو سوار کر سکے تو وہ بچے کو اس کی ماں پر سوار کرے گا جس نے اسے برباد کیا ہے اور وہ عدل سے کام لے گا کوئی سرکشی حد سے تجاوز اور زیادتی نہیں کرے گا۔

381- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَنِ اعْتَلَّ ظَهْرُهُ عَلَيْهِ فَلْيَرْكَبْ الْمَعْرُوفَ

لَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَمْشُونَ فَأَمَرَهُمْ فَرَكِبُوا هَدْيَهُ وَلَكِنَّهُمْ بِرَأْيِهِ سَنَةِ أَهْدَى مِنْ سَنَةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بیش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کا جانور تھک جائے وہ اپنے قربانی کے جانور پر مناسب طریقے سے سوار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا تو انہیں ہدایت کی تو وہ اپنے قربانی کے جانوروں پر سوار ہو گئے۔ اگر تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے زیادہ ہدایت یافتہ کسی سنت پر عمل نہیں کر سکتے۔



بَابُ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْحَجِّ

باب 121: حج کے قریب دعا کرنا



382- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَبَحَ لُذَّ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ قَالَ:

”وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي
وَنُفْسِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، بِسْمِ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَلِيٍّ“

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ کے بارے میں منقول ہے: جب انہوں نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا تو قبلہ کی طرح رُخ کر

یہ پڑھا:

”میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ دین حنیف پر گامزن رہنے
ہوئے اور مسلمان ہوتے ہوئے اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور
میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اس بات کا حکم دیا گیا
ہے اور میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ سب سے بڑا ہے
”اے اللہ! تیری ہی طرف سے ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! ”علی“ کی طرف سے اسے
قبول کر۔“

383- وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْفَعَهَا حَتَّى تَمُوتَ،

حضرت علیؑ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ (ذبح کرتے ہوئے) چھری کو حرام مغز تک پہنچا دیا جائے اور وہ

اس طرح مر جائے۔

384- وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَطْعِمُ ثَلَاثًا وَيَأْكُلُ ثَلَاثًا وَيَذْخِرُ ثَلَاثًا .

حضرت علیؑ اس کے ایک تہائی حصے کو کھلا دیا کرتے تھے اور ایک تہائی حصہ اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے رکنے

تھے اور ایک تہائی حصے کو ذخیرہ کر لیا کرتے تھے۔



بَابُ: الْأَضْحَىٰ وَآيَامُ النَّحْرِ وَالتَّشْرِيقِ

باب 122: قربانی کا جانور، قربانی اور تشریق کے ایام

...—...—...

385- قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ فِي الْأَضْحِيَّةِ تَكُونُ سَلِيمَةً الْعَيْنِينَ .

پار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی کے جانور کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہونی چاہئے۔

386- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: آيَامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ: الْغَائِصِرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ فِي أَيَّهَا ذَبَحَتْ أَجْزَأُكَ، وَأَشْهُرُ الْحَجِّ وَهِيَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾

سَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَالْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتِ أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْمَعْدُودَاتُ هِيَ أَيَّامُ تَشْرِيقٍ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَتَفَرَّ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ يَوْمَيْنِ فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قربانی کے تین دن ہیں۔ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ اور اس کے بعد والے دو دن۔ تم ان میں کسی میں بھی قربانی کر لو گے وہ جائز ہوگی اور حج کے مہینے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ”حج کے طے شدہ مہینے میں“ یہ سوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں اور طے شدہ دنوں سے مراد دس دن ہیں اور نکتی کے دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں تو جو شخص جو دو دنوں میں جلدی کرے اور قربانی کے بعد چلا جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور جو تاخیر کرے یا پرہی کوئی حرج نہیں ہوگا۔

❁—❁—❁

بَابُ: مَا يُجْزَى مِنَ الْأَضْحِيَّةِ

باب 123: کون سی قربانی جائز ہے

...—...—...

387- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَضْحِيَّةِ سَلِيمَةً الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ، وَالْقَوَائِمِ لَا شَرْقًا وَلَا خَرْقًا وَلَا مُقَابَلَةً، وَلَا مَدَابِرَةً، أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَشْرِفُ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ الشَّيْءَ مِنَ الْمَغْزِ وَالْجَذْعِ مِنَ الضَّانِّ، إِذَا كَانَ سَمِينًا لَا خَرْقًا وَلَا جَذْعًا، وَلَا مَدَابِرَةً، وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ، فَإِذَا أَصَابَهَا شَيْءٌ بَعْدَ مَا تَشْتَرِيهَا فَلَبِغْتَ الْمِنْحَرَ فَلَا بَأْسَ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ قربانی کے جانور کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان ٹھیک ہونا چاہئے۔ اس کے دونوں پاؤں ٹھیک ہونے چاہئے۔ وہ ”شرق“ اور ”خرق“ نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ”مقابلہ“ اور ”مدابرہ“ نہیں ہونا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اس کی آنکھوں اور کان کا جائزہ لے لیں۔ بکری وہ ہو جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور بھیڑ وہ ہو جو ایک سال کی ہو چکی ہو جبکہ وہ موٹا تازہ ہو اور شرق اور خرق نہ ہو (وہ جانور) اور کاٹا نہ ہو۔ جب تم اسے خرید لو اور اس کے بعد اسے کوئی عذر لاحق ہو جائے اور وہ قربان گاہ تک پہنچ جائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔

388- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَسَرَ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الْمَقَابِلَةُ: مَا قُطِعَ طَرَفٌ مِنْ أُذُنِهَا

وَالْمَدَابِرَةُ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ

وَالشَّرْقَا: الْمَوْسُومَةُ، وَالْخَرَقَا: الْمَنْقُوبَةُ الْأُذُنِ .

آراء امام زید علیہ السلام

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں امام زید علیہ السلام نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: ”مقابلہ“ کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کٹا ہوا ہو اور ”مدابرہ“ اسے کہتے ہیں جس کے کان کی جانب کٹی ہوئی ہو اور ”شرقا“ اسے کہتے ہیں جسے داغ لگایا گیا ہو اور خرق اسے کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ کیا گیا ہو۔



بَابُ: جُلُودُ الْأَضَحِيَّةِ

باب 124: قربانی کے جانوروں کی کھال

...—...—...

389- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَبِعُوا الْخِزْيَانَةَ

أَصْحَابِكُمْ، وَلَا جُلُودَهَا، وَكُلُّوا مِنْهَا وَأَطْمَعُوا وَاتَّمَعُوا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قربانی کے جانوروں کا گوشت اور ان کی کھالوں کو فروخت نہ کرو۔ گوشت خود کھاؤ دوسروں کو کھاؤ اور ان (کھالوں سے) نفع حاصل کرو۔

390- وَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ مَعِيَ بِالْهَدْيِ

تَصَدَّقْ بِجُلُودِهَا، وَحَلِيبِهَا وَخَطَمِهَا، وَلَا أُعْطِيَ الْجَاوِزَ مِنْ جُلُودِهَا شَيْئًا .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے قربانی کے جانور کے ہمراہ بھیجا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی کھالوں، ان کے دوہے ہوئے دودھ اور نکیل کو صدقہ کر دوں اور میں اس کی کھال میں سے کوئی بھی چیز (معاوضے کے طور پر) قصائی کو نہ دوں۔



بَابُ: الْأَكْلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

باب 125: قربانی کے جانور کا گوشت کھانا



391- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

حدیث 391:-

أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "مَشْكَلِ الْأَثَارِ" بَابُ بَيَانِ مُشْكَلِ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَعْنَةِ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالتَّعْذِينَ عَلَيْهَا الْبَاسِجِدِ وَالسَّرَجِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 4130

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جَامِعِ الْأَحَادِيثِ" قِسْمَ الْأَقْوَالِ الْهَمْزَةِ مَعَ الْكَافِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 4620

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ السَّيُوطِيُّ فِي "جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَوْ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ" حَرْفَ الْهَمْزَةِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 234

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ الْإِسْفَرَايْنِيُّ فِي "مُسْتَخْرَجِ أَبِي عَوَانَةَ" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْأَضَاحِيِّ بَيَانُ الْأَخْبَارِ النَّبِيَّةِ إِدْخَارَ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6351

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ الْبُوصَيْرِيُّ فِي "إِتْحَافِ الْخَيْرَةِ الْمَهْرَةِ" كِتَابُ الْجَنَائِزِ بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2003

أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ النِّسَابُورِيُّ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" فِي: كِتَابِ الْجَنَائِزِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1387

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ" فِي جُزْءِ 1 رَقْمُ الْحَدِيثِ: 238

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الرُّوضِ الدَّانِي أَوْ الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ" فِي بَابِ الْبَيْمِ مِنْ أَسْمَاءِ مُحَمَّدٍ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 879

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ" فِي بَابِ الْبَاءِ بِرِيدَةِ بْنِ الْحَصِيبِ الْأَسْلَمِيِّ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1152

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكَبِيرِ" فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 6985

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "سُنَنِهِ" فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ - 60 بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1054

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "سُنَنِهِ" فِي كِتَابِ الْأَضَاحِيِّ بَابُ 14 مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1510

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي "سُنَنِهِ" فِي كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ بَابُ 6 مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يَنْبِذَ فِي الظُّرُوفِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 1869

أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي "سُنَنِهِ" فِي كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ وَغَيْرِهَا رَقْمُ الْحَدِيثِ: 69

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكَبِيرِ" فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَتَبْنَى الْمَوْتَ فِي 100 زِيَارَةِ الْقُبُورِ رَقْمُ الْحَدِيثِ: 2160

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِي أَنْ تَدْخِرَهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
وَنَهَى أَنْ تُبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْحَنْتَمِ وَنَهَانَا عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ
قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ قَالَ:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِي أَنْ تَدْخِرُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَذَلِكَ لِغَايَةِ
الْمُسْلِمِينَ لِنَوَاسُوا بَيْنَكُمْ، فَقَدْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَكُلُوا وَاطْعُمُوا وَادْخُرُوا
وَنَهَيْتُكُمْ أَنْ تُبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْحَنْتَمِ فَإِنَّ الْإِنَاءَ لَا يَحِلُّ شَيْئًا، وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَلَكِنْ
إِيَّايَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ

وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَأْتُونَهَا فَيَعْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيَنْحَرُونَ عِنْدَهَا
وَيَقُولُونَ هَجْرًا مِنَ الْقَوْلِ، فَلَا تَفْعَلُوا كَفَعْلِهِمْ
وَلَا بَأْسَ بِأَتْيَانِهَا فَإِنَّ فِي آتِيَانِهَا عِظَةً مَا لَمْ تَقُولُوا هَجْرًا

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے پہلے قربانی کے گوشت کے بارے میں منع کیا کہ ہم اسے تین دن
سے زیادہ ذخیرہ کر کے رکھیں اور آپ نے اس بات سے منع کیا کہ ہم نقیر مزفت یا حنتم میں نبید تیار کریں اور آپ نے ہمیں
قبرستان جانے سے منع کیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ”اے لوگو! میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا یہ اس وجہ سے کیونکہ مسلمان فاقہ کا شکار تھے تاکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو بے شک
اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطا کر دی ہے اور اب اس کو تم خود کھاؤ دوسروں کو کھاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو میں نے تمہیں نہ

(بقیہ تخریج حدیث 391) اخرجہ النسائی فی ”المجتبی من السنن“ فی کتاب الجنائز، فی باب 100 زیارة القبور، رقم الحدیث: 2633

اخرجہ البیہقی فی ”شعب الإیمان“، فی الثامن والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی القاربین والأمانة، رقم الحدیث: 7342

اخرجہ البیہقی فی ”شعب الإیمان“، فی الرابع والستون من شعب الإیمان وهو باب فی الصلاة علی من مات من أهل القبلة، رقم الحدیث: 9289

اخرجہ البوصلی فی ”مسند أبی یعلی“ فی مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 278

اخرجہ البستی فی ”صحیح ابن حبان“ فی: کتاب الأشربة، فی 1-باب آداب الشرب، رقم الحدیث: 5390

اخرجہ أحمد بن حنبل فی ”السند“ فی مسند العشرة البشرين بالجنة (مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1235

اخرجہ ابن أبی شیبہ الکوفی، فی ”المصنف فی الأحادیث والآثار“، کتاب الجنائز من رخص فی زیارة القبور، رقم الحدیث: 11813

اخرجہ ابن ہمام الصنعانی فی ”مصنف عبد الرزاق“، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور 6708

اخرجہ مسلم فی ”صحیحه“ فی کتاب الأصاحی، فی 5-باب بیان ما کان من النہی عن أكل لحوم الأصاحی، رقم الحدیث: 5228

اخرجہ المتقی الہندی فی ”کنز العمال“ فی کتاب الفضائل من قسم الأفعال الباب الأول، فی فضائل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الفصل الثالث فی فضائل متفرقة تنبیء عن التحدث بالنعیم، رقم الحدیث: 32225

کیا تھا دباؤ فقیر، مذمت اور حشم میں نبید تیار کرو برتن کسی بھی چیز کو حلال نہیں کرتے اور حرام نہیں کرتے۔ البتہ تم ہر نشہ آور چیز سے بچنا اور میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین وہاں آتے ہیں وہاں اعتکاف کرتے تھے ان کے پاس قربانی کرتے تھے اور بُری باتیں کہتے تھے تم ان کی مانند عمل نہ کرنا ویسے وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہاں جانے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے جبکہ تم کوئی ناپسندیدہ بات نہ کہو۔

392- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَسَرَّ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الدُّبَّاءُ: الْقَرْعُ وَالنَّقِيرُ: هُوَ نَقِيرُ

النَّخْلِ، وَالْمَرْقَبُ: الْمُقَيَّرُ، وَالْحَنْتَمُ: الْبَرَانِيُّ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: دباء قرع (گھڑے) کو کہتے ہیں اور نقیر سے مراد کھجور کے تنے میں ہونے والا سوراخ ہے اور مرقفت سے مراد رانگ لگا ہوا ہے اور حشم برانی کو کہتے ہیں۔



بَابُ: الدُّبَّاءُ

باب 126: ذبائح کا بیان



393- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ ذَكَرَ ذَبِيحَةَ الظُّفْرِ وَالسِّنِّ وَالْعُظْمِ، وَذَبِيحَةَ الْقَصْبَةِ إِلَّا مَا ذَكَرَ بِحَدِيثِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ناخن، دانت، ہڈی اور بانس کے ذریعے ذبح کیے جانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یہ درست نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے کسی لوہے کی چیز کے ساتھ ذبح کیا جائے۔

394- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِينَ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا ذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى، وَذَبَائِحُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى لَكُمْ حَلَالٌ، إِذَا ذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ الْمُجُوسِ، وَلَا نَصَارَى الْعَرَبِ، فَإِنَّهُمْ لَيَسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسلمانوں کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو اور یہودیوں اور عیسائیوں کا ذبیحہ بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ انہوں نے اللہ کا نام لیا ہو۔ البتہ تم مجوسیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیونکہ یہ لوگ اہل کتاب نہیں ہیں۔

395- وَسَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَبِيحَةِ الْغُلَامِ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَفِظَ الصَّلَاةَ

وَافِرًا فَلَا بَأْسَ

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا أَقَرَّتْ فَلَا بَأْسَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے لڑکے کے ذبیحے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب وہ نماز کی حفاظت مناسب طور پر کر سکتا ہو صحیح طرح ذبح کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے خاتون کے ذبیحے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ رگوں کو کاٹ دیتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



بَابُ: فِي الْجَنِينِ

باب 127: جانور کے پیٹ میں موجود بچے کا بیان



396- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ فِي أَجِنَّةِ الْإِنَامِ ذَكَاتُهُنَّ ذَكَاةُ أُمَهَاتِهِنَّ إِذَا أَشْعَرْنَ .

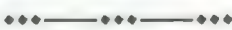
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جانوروں کے پیٹ میں موجود بچوں کی ماؤں کو ذبح کرنا انہیں ذبح کرنا شمار ہوگا جبکہ ان بچوں کے جسم پر بال ہوں۔



بَابُ: الْبَقْرَةِ تَنْدُّ وَالْبَعِيرِ

باب 128: جب کوئی گائے یا اونٹ سرکش ہو جائے



397- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي بَقْرَةٍ أَوْ نَاقَةٍ نَذَتْ وَضُرِبَتْ بِالسَّلَاحِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِلَحْمِهَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ گائے یا اونٹنی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سرکش ہو جائے تو تم اسے ہتھیار کے ذریعے مارو۔ انہوں

نے فرمایا: اس کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

398- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا بَانَ مِنَ الْبَهِيمَةِ يَدًا أَوْ رِجْلًا أَوْ إِيَّاهُ، وَهِيَ حَيَّةٌ لَمْ تُؤْكَلْ لَأَنَّ ذَلِكَ مَيْتَةٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جانور کا جو ہاتھ یا پاؤں یا سرین (مینڈھے کی چکی) زندہ حالت میں جسم سے الگ ہو جائے تو اسے نہ کھایا جائے کیونکہ وہ مردار ہوگا۔

399- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا أَذْرَكَتْ ذَكَاتُهَا وَهِيَ تَطْرُقُ بِعَيْنِهَا أَوْ تَرُكُضُ بِرِجْلِهَا أَوْ تَحْرَكَ ذَنْبُهَا فَقَدْ أَذْرَكَتْ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جانور کی آنکھ حرکت کر رہی ہو یا وہ اپنے پاؤں ہلا رہا ہو یا دم کو حرکت دے رہا ہو اور تمہیں اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو گویا تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل گیا۔

400- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَعِيرِ يَتَرَدَّى فِي الْبُئْرِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَيَّ مِنْحَرِهِ، فَيُطْعَنُ فِي دُبُرِهِ، أَوْ فِي خَاصِرَتِهِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ .

آراء امام زید علیہ السلام

میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر جاتا ہے اس کو خر نہیں کیا جاسکتا اس کی پیٹھ پر یا اس کے پہلو میں نیزہ مار دیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔



بَابُ: فِي الدَّبِيحَةِ يَبِينُ رَأْسُهَا

باب 129: وہ ذبیحہ جس کا سر الگ ہو جائے



401- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً أَوْ طَائِرًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فَأَبَانَ رَأْسَهُ، فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ تِلْكَ ذَكَاةٌ شَرْعِيَّةٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جس نے بکری یا پرندے کو ذبح کیا یا اس کی مانند کسی اور چیز کو اور اس کے سر کو الگ کر دیا تو وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں یہ شرعی طور پر ذبح کرنا ہے۔



بَابُ: الصَّيْدُ

باب 130: شکار کا بیان

...—...—...

402-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاعٍ يَأْتِي بِمَشْوِيَةٍ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَيْثُ أَتَاهُ أَهْدِيَةً أَمْ صَدَقَةً؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلْ هَدِيَّةٌ، فَأَذْنَاهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا فَرَأَى فِي حَيَاهَا دَمًا، قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ: أَمَا تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَثَرُ دَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُونَكُمْ فَقَالَ الْقَوْمُ: إِنَّا كُلُّ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنَّمَا تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعَافَةً قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكُلَ الْقَوْمُ قَالَ: فَقَالَ الرَّاعِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي أَكْلِ الصَّبِّ؟ قَالَ: فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَأْكُلُ، وَلَا نَطْعِمُ مَا لَا نَأْكُلُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي أَرَعِي غَنَمَ أَهْلِي، فَتَكُونُ الْعَارِضَةُ أَخَافُ أَنْ تَفُوتَنِي بِنَفْسِهَا وَلَيْسَتْ مَعِيَ مِدْيَةٌ أَفَذْبَحُ بِسِنِّي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَيُظْفِرِي قَالَ: لَا قَالَ فَيَعْظِمُ قَالَ: لَا فَيَعُودُ قَالَ: لَا قَالَ: فَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِالْمَرْوَةِ وَالْحَجَرَيْنِ تَضْرِبُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، فَإِنْ فَرَى فُكِّلَ وَإِنْ لَمْ يَفِرْ فَلَا تَأْكُلُ، فَقَالَ الرَّاعِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْمِي بِالسَّهْمِ فَأُصِمِّي وَأُنْمِي؟ فَقَالَ: "مَا أَصِمِّيَتْ فُكِّلَ، وَمَا أُنْمِيَتْ فَلَا تَأْكُلُ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چرواہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھڑا ہوا۔ وہ خرگوش لے کر حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا جب وہ آپ کے پاس آیا یہ تحفہ ہے یا صدقہ ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ صدقہ ہے۔ اس نے اسے نبی اکرم ﷺ کے قریب کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کو اس کی حیا میں خون نظر آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس چیز کو دیکھا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! خون کا نشان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آگے کرلو۔ حاضرین نے عرض کی: کیا ہم اسے کھا

حدیث 402:

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والمسائید هذا الحديث مختصراً

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند عمر بن الخطاب رقم الحديث: 29349

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 7 رقم الحديث: 6969

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الصوم من قسم الأفعال فصل في صوم النفل الأيام البيض رقم الحديث: 24612

ہیں؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے ترک کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر لوگوں نے اسے کھالیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس چرواہے نے عرض کی: یا رسول اللہ! گوہ کھانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اسے نہیں کھاتے اور جو چیز ہم نہیں کھاتے وہ ہم کسی کو کھلاتے بھی نہیں ہیں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے مالکوں کی بکریاں چراتا ہوں۔ اچانک کوئی ایسی صورتحال پیش آتی ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ بکری مر جائے گی میرے پاس کوئی چھری بھی نہیں ہوتی کیا میں اپنے دانتوں کے ذریعے اسے ذبح کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی کیا میں ناخنوں کے ذریعے کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی ہڈی کے ذریعے کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی لکڑی کے ذریعے کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے عرض کی پھر کس چیز کے ذریعے کروں؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پتھر کے ذریعے۔ تم دو پتھروں میں سے ایک کو دوسرے کے اوپر لگاؤ۔ اگر وہ (جانور کی گردن کو) کاٹ دے تو ٹھیک ہے اگر نہیں کاٹا تو تم نہ کھاؤ۔ اس چرواہے نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنا تیر پھینکتا ہوں تو وہ نشانے پر لگ بھی جاتا ہے اور کبھی خطا بھی ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نشانے پر لگ جائے تم اسے کھا لو اور جو خطا ہو جائے اسے نہ کھاؤ۔

403- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، فَسَرَكْنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْأَصْمَاءَ مَا كَانَ بِعَيْنِكَ، وَالْإِنْمَاءَ مَا بَيَّنَّا عَنكَ، أَيْ مَا غَابَ عَنْكَ قَالَ: فَلَعَلَّ غَيْرُ سَهْمِكَ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں امام زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: ”اصماء“ اسے کہتے ہیں جو تمہاری نگاہوں کے سامنے ہو اور ”انماء“ اسے کہتے ہیں جو تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو یعنی تم سے غائب ہو جائے۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تمہارے تیر کی بجائے کسی اور تیر نے اسے قتل کیا ہو۔



بَابُ: الرَّجُلُ يُضْحِي قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ

باب 131: وہ شخص جو امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کر لے

...—...—...

404- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ يَوْمِ النَّحْرِ تَلَقَّاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْرِمْنِي الْيَوْمَ بِنَفْسِكَ؟ لَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي أَمَرْتُ بِنُسُكِي قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ أَنْ يُذْبَحَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَبْدَأَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَشَاتَكَ شَاةٌ لَحِمٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عِنَاقًا لِي جَذْعَةً قَالَ:

اذْبَحْهَا، وَلَا رُحْصَةً فِيهَا لِأَحَدٍ بَعْدَكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِ إِذَا كَانَ سَمِينًا سَلِيمًا النَّبِيُّ مِنَ الْمَغْزِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز مکمل کی تو ایک انصاری آپ کے سامنے آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج آپ مجھے عزت بخشیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کس طرح؟ اس نے عرض کی میں نے گھر سے نکلنے سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی ہدایت کر دی تھی۔ میری یہ خواہش تھی کہ میں سب سے پہلے آپ کی دعوت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے (شرعی قربانی نہیں ہے) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک بکری کا ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے۔ جو دوسرے سال میں داخل ہونے والے بکری کے بچے سے مجھے بہتر (محسوس ہوتا) ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے ذبح کر دو تمہارے بعد کسی کے لئے اس کی رخصت نہیں ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری کا وہ بچہ (قربان کیا جائے) جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بھیڑ کا وہ بچہ (قربان کیا جائے) جو ایک سال کا ہو چکا ہو۔ جبکہ وہ موٹے تازے اور (کسی عیب سے) پاک ہوں۔



بَابُ: صَيْدِ الْكِلَابِ وَالْجَوَارِحِ

باب 132: کتے اور حملہ آور جانوروں کے ذریعے شکار کرنا

...—...—...

405- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ طَيِّ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكِلَابِ وَالْجَوَارِحِ وَمَا أَحَلَّ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ، وَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ قُلْ أَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”طے“ قبیلے کے کچھ افراد نے نبی اکرم ﷺ سے کتے اور شکاری جانوروں سے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا کہ ان میں سے کیا حلال ہے اور کیا ان کے لئے حرام ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

حدیث 405:

”لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں ان کے لئے کیا چیز حلال ہے تم فرما دو تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور وہ چیز جو تم اپنے حملہ آوروں کو سکھاتے ہو اس چیز میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم دیا ہے جو وہ تمہارے لئے روکے تم اس میں سے کھا لو اور اس پر اللہ کا نام لو“۔

406- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ وَالْبَازِي وَالصَّقْرِ، إِذَا كَانَ غَيْرَ مُعْلَمٍ إِلَّا مَا أَدْرَكْتَ ذَكَاتِهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّمَا نُحِلَّ اللَّهُ لَكُمْ مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ، فَتَعْلِمُ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ لَا يَأْكُلُ، وَتَعْلِمُ الْبَازِي وَالصَّقْرِ أَنْ يُدْعَى بِبَجِبٍ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہما

امام زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، چیتے، باز اور شرے کے شکار میں سے نہیں کھایا جائے گا جبکہ وہ تربیت یافتہ نہ ہو، ہوائے اس کے جسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم اسے کھاؤ جو انہوں نے تمہارے لئے روکا ہو اور تم ان پر اللہ کا نام لے لو“۔

تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ چیز حلال کی ہے جن شکاری جانوروں کو تم تربیت دیتے ہو۔ کتے اور چیتے کی تعلیم یہ ہے کہ وہ خود اس (شکار میں سے نہ کھائیں) اور باز اور شرے کی تربیت یہ ہے کہ جب انہیں بلایا جائے تو وہ آجائیں۔

407- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّبِّ، وَالضَّبْعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

حدیث 407:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما

اخرجه البيهقي في "معركة السنن والآثار" كتاب الصيد ما يحرم من جهة ما لا تأكل العرب' رقم الحديث : 5920

اخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الضبع في حل أكل لحبها

في حرمة' رقم الحديث : 2958

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأفعال مسند علي بن أبي طالب' رقم الحديث : 34944

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْتَدَأُ كِتَابِ الصَّيْدِ بَيَانُ حَظَرِ أَكْلِ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَابَاحَةُ أَكْلِ

طير ليس له مخلب' رقم الحديث : 6122

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب السير والجهاد

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2' رقم الحديث : 1383

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث : 12994

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوہ، بجو، ہرنو کیلے دانتوں والے درندے اور ہرنو کیلے بچوں والے پرندے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔



- (بقیہ تخریج حدیث 407) اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الصيد في (13) باب أكل ذی ناب من السباع رقم الحديث : 3234
- اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الطهارة باب المنع من الأدهان في عظام الفيلة وغيرها مما لا يؤكل لحبه رقم الحديث : 92
- اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الأضاحي (18) باب ما لا يؤكل من السباع رقم الحديث : 1982
- اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الأطعمة في باب 1 ما جاء في كراهية أكل البصيرة رقم الحديث : 1474
- اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب الصيد والذبائح في باب 33 باب إباحة أكل لحوم الدجاج رقم الحديث : 4348
- اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الصيد والذبائح في باب 38 باب ما ينهى عن أكله من الطير رقم الحديث : 4861
- اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب الصيد والذبائح والأضاحي في (باب أكل الضبع رقم الحديث : 5820
- اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في التاسع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في البطاعم والمشارب الفصل الأول فيما يحل ويحرم من الحيوانات رقم الحديث : 5626
- اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الأطعمة في 2- باب ما يجوز أكله وما لا يجوز رقم الحديث : 5280
- اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه رقم الحديث : 357
- اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة البشرين بالجنة (مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه رقم الحديث : 1253
- اخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب 42 ميمون بن مهران عن بن عباس رضي الله عنهما رقم الحديث : 2745
- اخرجه ابن أبي شبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الصيد ما ينهى عن أكله من الطير والسباع رقم الحديث : 19869
- اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب المناسك (باب كل ذی ناب من السباع رقم الحديث : 8706
- اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الصيد والذبائح في 3 باب تحريم أكل كل ذی ناب من السباع وكل ذی مخلب من الطير رقم الحديث : 5103
- اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب البعثة والعادات من قسم الأقوال الفصل الثاني: في محظورات الأكل فرع في محظورات المأكول للحوم رقم الحديث : 40896

کِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کا بیان



بَابُ: الْبُيُوعُ وَفَضْلُ الْكُسْبِ مِنَ الْحَلَالِ
باب 133: خرید و فروخت اور حلال کمانے کی فضیلت



408- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا كَيْسَابَ مِنَ الْحَلَالِ جِهَادًا، وَانْفَاكَ إِيَّاهُ عَلَى عِيَالِكَ وَأَقَارِبِكَ صَدَقَةً، وَلِكِدْرِهِمْ حَلَالًا مِنْ تِجَارَةِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرَةِ حَلَالٍ مِنْ غَيْرِهِ .
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حلال کمانا جہاد ہے اور تمہارا اسے اپنے گھر والوں پر، اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ تجارت کے نتیجے میں ایک حلال درہم دوسرے طریقے سے دس حلال درہموں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
409- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَجُلٌ خَرَجَ ضَارِبًا فِي الْأَرْضِ يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ يَعُوذُ بِهِ عَلَى عِيَالِهِ .
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

عرش کے سائے کے نیچے جب اس کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہیں ہوگا وہ شخص بھی ہوگا جو زمین میں نکلتا ہے اور اللہ کا فضل تلاش کرتا ہے اور پھر اس فضل کو لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آتا ہے۔

410- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ سَهْلَ الْبَيْعِ، سَهْلَ الشِّرَاءِ، سَهْلَ الْقَضَاءِ، سَهْلَ الْإِقْتِضَاءِ" .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو پسند کرتا ہے جو فروخت

کرتے وقت نرمی سے کام لے، خریدتے ہوئے نرمی سے کام لے، ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور تقاضہ کرتے ہوئے نرمی سے کام لے۔



بَابُ: اَلْفِقْهُ قَبْلَ التِّجَارَةِ

باب 134: تجارت سے پہلے سمجھ بوجھ حاصل کرنا



411- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ التِّجَارَةَ فَأَدْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ لَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْفِقْهُتَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: أَوْ يَكُونُ بَعْضُ ذَلِكَ قَالَ: "وَيَحَكَ الْفِقْهُ، ثُمَّ الْمَتَجَرُّ إِنْ مَنَّا بَاغٍ وَاشْتَرَى وَلَمْ يَسْأَلْ عَنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ ارْتَطَمَ فِي الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ".

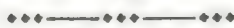
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت: کیا کیا تم نے اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: تجارت کے لئے اس کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو یہ ضروری ہے۔ پہلے دین کی سمجھ بوجھ ہوگی پھر بعد میں تجارت ہوگی کیونکہ جو شخص کوئی چیز فروخت کرے، خرید لے اور حرام اور حلال کے بارے میں نہ جانے تو ہو سکتا ہے وہ سود میں مبتلا ہو جائے۔



بَابُ: اَلْإِمَامُ يَتَجَرَّرُ فِي رَعِيَّتِهِ

باب 135: وہ حکمران جو اپنی رعایا کے ساتھ سودا کرے



412- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَعَنْتُ ثَلَاثَةً، فَلَعَنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى: الْإِمَامُ يَتَجَرَّرُ فِي رَعِيَّتِهِ، وَنَاكِحُ الْهَيْمَةِ وَالَّذِي تَكْرَبُ يَنْكَحُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ اللہ

زید نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔ وہ امام جو اپنی رعایا کے ساتھ سودا کرے اور جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والا اور وہ دو مذکر جو ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں۔



بَابُ: الْكَسْبُ مِنَ الْيَدِ يَعْنِي الصَّانِعَ

باب 136: ہاتھ کے ذریعے کمانا یعنی صنعت گری کرنے والا



413- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْكَسْبِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ يَبِعٍ مَبْرُورٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ، وَمَنْ كَدَّ عَلَى عِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُرَاجِلًا".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی کون سی کمائی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرنا اور ہر جائز سودا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ریکر کو پسند کرتا ہے اور جو شخص بے اہل و عیال کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

414- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: "مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا نَشَأَ عَلَى وَالِدٍ، أَوْ وَلَدٍ، أَوْ زَوْجَةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَوَجَّهَهُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ".

حدیث 413:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصراً

درجہ الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال حرف الهزة إن الشدة مع الهزة رقم الحديث: 7209

درجہ الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهزة رقم الحديث: 2671

درجہ الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 8 من اسمه مقدم رقم الحديث: 8934

درجہ الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العین عبد الله بن عمر بن الخطاب رقم الحديث: 13200

درجہ البيهقي في "شعب الإيمان" في الثالث عشر من شعب الإيمان - وهو باب التوكل بالله عز وجل رقم الحديث: 1237

درجہ المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب البيوع من قسم الأقوال الباب الأول: في الكسب الفصل الأول:

في فضائل الكسب الحلال رقم الحديث: 9199

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دنیا کو حلال طور پر طلب کرے تاکہ وہ اپنے والد، اپنی اولاد یا اپنی بیوی کے ساتھ بہتری کا سلوک کر سکے تو اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا تو اس کی شکل چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی۔



بَابُ: أَكْلُ الرِّبَا وَعَظْمُ اِثْمِهِ وَالْحَلْفُ عَلَى الْبَيْعِ

باب 137: سود کھانے والا اس کے گناہ کا عظیم ہونا اور سودے پر قسم اٹھانا



415- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَبَائِعَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، اسے کھلانے والے، اسے فروخت کرنے والے، اسے

حدیث 415:

اخرجه الإمام السيوطي في "جامع الأحاديث" قسم الأقوال مسند أبي جحيفة' رقم الحديث: 41489

اخرجه البزار في "مسند" في: المجلد الأول 'في: مسند علي بن أبي طالب' رقم الحديث: 822.

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 7' رقم الحديث: 7063

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب التجارات 'في (58) باب التغليظ في الربا' رقم الحديث: 2277

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب ما جاء من التشديد في تحريم الربا' رقم الحديث: 10249

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب البيوع (4) باب في لعن أكل الربا ومؤكله' رقم الحديث: 2535

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب الزينة' في باب 25 الموتشبات وذكر الاختلاف على عبد الله بن مرة والشعبي

في هذا' رقم الحديث: 5103

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الزينة' في باب 32 الموتشبات وذكر اختلاف عبيد الله بن مرة والشعبي' رقم الحديث: 9390

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في الثامن والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في قبض اليد على الأموال المحرمة' رقم الحديث: 5507

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع 'في 6-باب الربا' رقم الحديث: 5025

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: 1364

اخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب 11 ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' رقم الحديث: 343

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي 'في (المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية أكل الربا وما جاء فيه' رقم الحديث: 22000

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الساقاة' في 19-باب لعن أكل الربا ومؤكله' رقم الحديث: 4176

اخرجه البتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب البيوع من قسم الأفعال باب في الربا وأحكامه' رقم الحديث: 10131-

کرنے والے اور اس کے گواہ بننے والے پر لعنت کی ہے۔

416- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي مُحَاصِمٌ مِّنْ أُمَّتِي ثَلَاثَةَ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَاصَمْتُهُ خَصَمْتُهُ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا أَوْ أَكَلَ ثَمَنَهُ وَمَنْ أَخْفَرَ ذِمَّتِي وَمَنْ أَكَلَ الرِّبَا وَأَطْعَمَهُ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میں اپنی امت کے تین طرح کے افراد کا مخالف ہوں گا اور جس شخص کے ساتھ میں جھگڑا کروں گا وہ میرے مد مقابل ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو بیعت کر دے اور اس کی قیمت کھالے۔ دوسرا وہ جو میری دی ہوئی پناہ کو ختم کر دے اور سود کھانے والا یا اسے کھلانے والا۔

417- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْيَمِينُ تَنْفِقُ السِّلْعَةَ، وَتُمْحِقُ الْبَرَكَةَ وَإِنَّ الْيَمِينَ الْفَاجِرَةَ لَتَدْعُ الدِّيَارَ مِنْ أَهْلِهَا بِلَاقِعٍ".

حدیث 416:

درجہ البیہقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب الصلح باب الإجارة رقم الحديث: 3805

۱۔ بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعة البہاجر ، وفی بیعة الأعرابی ما یلزم کل واحد منهما فی بیعته التي بہا رقم الحديث: 1619

درجہ الإمام السيوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأقوال حرف الثاء رقم الحديث: 11222

درجہ الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الثاء رقم الحديث: 126

درجہ الإمام البغوی فی "شرح السنة" کتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرّم

درجہ البیہقی فی "السنن الكبرى" فی کتاب البیوع باب تحریم بیع الحر رقم الحديث: 10836

درجہ ابن ماجہ فی "سننه" فی کتاب الصدقات فی (4) باب أجرة الأجراء رقم الحديث: 2442

درجہ البخاری فی "صحيحه" فی کتاب البیوع فی 106 باب إثم من باع حراً رقم الحديث: 2114

درجہ البخاری فی "صحيحه" فی کتاب الإجارة فی 10 باب إثم من منع أجر الأجير رقم الحديث: 2150

درجہ الموصلی فی "مسند أبي يعلى" فی شهر بن حوشب عن أبي هذيلة رقم الحديث: 6571

درجہ أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه) رقم الحديث: 8677

درجہ المقی الہندی فی "کنز العمال" فی الترهیب الأحادی من الکمال الفصل الثالث فی الترهیب الثلاثی رقم الحديث: 43793

حدیث 417:

درجہ ابن ہبام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب الأیمان والنذور باب الحلف فی البیوع والجکم فیہ رقم الحديث: 15960

درجہ الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة رقم الحديث: 664

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قسم سودے کو کووا دیتی ہے لیکن برکت ختم کر دیتی ہے اور جھوٹی قسم شہروں کو ان کی آبادی سمیت برباد کر دیتی ہے۔



بَابُ: الصَّرْفُ مَعَ الْكَيْلِ وَالْوَزَنِ

باب 138: ماپی جانے والی اور وزن کی جانے والی چیزوں میں بیع ”صرف“ کرنا



418- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ، فَلَمْ يَرُدِّ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ لِبَلَالٍ: ”دُونَكَ هَذَا التَّمْرَ حَتَّى أَسْأَلَكَ عَنْهُ، قَالَ: فَأَنْطَلَقَ بِلَالٌ فَأَعْطَى التَّمْرَ مِثْلَيْنِ، وَأَخَذَ مِثْلًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّتَا بِخَبْنَانَا أَمْ إِنِّتَا بِخَبْنَانَا؟ فَلَمَّا جَاءَ بَلَالٌ بِالتَّمْرِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا الَّذِي اسْتَحْبَبْنَاكَ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا الْحَرَامُ الَّذِي لَا يَصْلِحُ أَكْلُهُ أَنْطَلِقْ فَارْذُدْهُ عَنْ صَاحِبِهِ، وَمُرْهُ لَا يَبِيعُ هَكَذَا، وَلَا يَبْتَاعُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالذَّرَّةُ بِالذَّرَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرَبَى“

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں تحفے کے طور پر پیش کی گئیں آپ نے انہیں استعمال نہیں کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں سنبھال کر رکھ لو میں تم سے لے لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے دو مثل کھجوریں دے کر ایک مثل اچھی کھجوریں لے لیں۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کھجوریں منگوائیں جو نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس رکھوائی تھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب کھجوریں لے کر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا یہ وہ تو نہیں ہیں جو میں نے تمہارے پاس رکھوائی تھیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اس بارے میں بتایا جو انہوں نے کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حرام ہیں انہیں کھانا درست نہیں ہے تم جاؤ اور اپنے ساتھی کو واپس کر دو اور اس سے کہو اس طرح کوئی چیز فروخت نہ کرے اور کوئی چیز خریدے نہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے عوض میں برابر دیا جاسکتا ہے، چاندی کو چاندی کے عوض میں برابر دیا جاسکتا ہے، ذرے کو ذرے کے عوض میں، بر کو بر کے عوض میں، جو کو جو کے عوض میں برابر برابر دیا جاسکتا ہے۔ جو زیادہ

زیادہ لے تو یہ سود ہوگا۔

419- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اخْتَلَفَ النَّوعَانِ مِمَّا يَكَالُ فَلَا بَأْسَ بِهِ مَثَلَانِ بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا يَجُوزُ فِيهِ نِسِيَةٌ وَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوعَانِ مِمَّا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ مَثَلَانِ بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا يَجُوزُ نَسِيئَتُهُ وَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوعَانِ مِمَّا لَا يَكَالُ وَلَا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ مَثَلًا بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ، وَيَجُوزُ نَسِيئَتُهُ.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: جب دونوں قسمیں مختلف ہوں ان چیزوں کی جنہیں ماپ کر دیا جاتا ہے تو برابر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ دست بدست ہو البتہ اس میں ادھار جائز نہیں ہے۔

اگر دو مختلف چیزیں ہوں ان میں سے جن کا وزن کیا جاتا ہے تو ان میں ایک مثل کے عوض میں دو مثل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ دست بدست ہو اور اس میں ادھار جائز نہیں ہے لیکن جب دو مختلف چیزیں ہوں اور ان میں سے نہ ہوں جن کا وزن کیا جاتا ہے یا جن کو ماپ کر دیا جاتا ہے تو اس میں ایک مثل کے عوض میں دو مثل دست بدست دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور ادھار میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔



بَابُ: أَفْضَلُ التَّجَارَاتِ

باب 139: سب سے زیادہ فضیلت والی تجارت

...—...—...

420- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ تِجَارَاتِكُمُ الْبُرِّ، وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الْحَرُّ وَمَنْ عَالَجَ الْجَلْبَ لَمْ يَفْتَقِرْ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہاری سب سے بہترین تجارت نیکی پر ہے اور تمہارا سب سے بہترین کام درزی کا کام ہے اور جو شخص اپنی آمدن کو سنبھال کر رکھے گا وہ غریب نہیں ہوگا۔ (اس کو دیکھنا ہے)

421- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَسْتُ أَتَوَّجَهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا حَوْرَفْتُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْظِرْ شَيْئًا قَدْ أَصَبَتْ فِيهِ مَرَّةٌ فَالْزِمْهُ، قَالَ: الْفَرَضُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْزِمِ الْفَرَضَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی میں جب بھی

کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تو اس میں مہارت حاصل کر لیتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو جسے ایک مرتبہ ٹھیک طرح سے کر چکے ہو۔ اور پھر اسی کو اختیار کر لو اس نے عرض کی: مضاربت، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مضاربت کو اختیار کر لو۔



بَابُ: بَيْعُ الْمُرَابَحَةِ

باب 140: بیع مراحہ کا بیان

...—...—...

422- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ كَذَّبَ فِي مُرَابَحَةٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَبَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمرَةِ الْمُنَافِقِينَ .

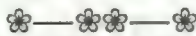
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مراحہ میں جھوٹ بولے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے منافقین کے گروہ میں سے اٹھائے گا۔

423- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ فِي بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ إِذَا بَيَّنَّتْ رَأْسَ الْمَالِ، وَلَا بَأْسَ بِهَا إِذَا يَارِزُهُ وَدَهَ بَدَا وَزِدَهُ إِنَّمَا هَذِهِ لُغَاتُ فَارِسِيَّةٍ فَلَا تَبَالٍ بِأَيِّ لِسَانٍ كَانَ وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ بَشَّرَ السِّلْعَةَ فَتَغَيَّرَ فِي يَدِهِ، فَكَّرَ أَنْ يَبِيعَهَا مُرَابَحَةً حَتَّى يَبِينَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مراحہ کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اصل مال کو بیان کر دیا جائے اور دس اور گیارہ اور بارہ کے سودے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ فارسی زبان کے الفاظ ہیں یعنی تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ زبان کون سی ہے؟ میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر وہ اس کے ہاتھ میں تبدیل ہو جاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ اس کی خرابی کو بیان کئے بغیر اسے مراحہ کے طور پر فروخت کیا جائے۔



بَابُ: مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْبُيُوعِ

باب 141: کس طرح کے سودے ممنوع ہیں

424- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ، وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ، وَعَنْ بَيْعٍ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَعَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَبَيْعٍ مَا لَمْ يُقْبَضْ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ، وَطَرَحِ الْحُصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَعَنْ بَيْعِ الْأَبِقِ حَتَّى يُقْبَضَ -

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک سودے میں دو شرطیں رکھنے سے منع کیا ہے آپ نے بیع سلف و ربیع سے منع کیا ہے آپ نے ایسی چیز کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جو تمہارے پاس نہ ہو اور اس منافع سے جس کا ضمان نہ ہو اور اس سودے سے جو قبضے میں نہ لیا گیا ہو اور ملامسہ سے اور بیع المناذہ سے اور کنکریاں پھینکنے سے اور دھوکے کے سودے سے اور مفرو غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا۔

425- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ، وَالْعَذْرَةِ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هِيَ مَيْتَةٌ" وَعَنْ أَكْلِ ثَمَنِ نُسْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَعَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ حَتَّى يُقْبَضَ، وَعَنْ بَيْعِ الْخُمْسِ حَتَّى يُحَازَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شراب، سور اور غدرہ (پاخانہ) فروخت کرنے سے منع کیا ہے آپ نے فرمایا ہے یہ مردار ہے۔ آپ نے ان میں سے کسی چیز کی قیمت کھانے سے بھی منع کیا ہے اور صدقے کے امور قبضہ میں بنے پہلے اسے فروخت کرنے سے، جس کے تقسیم ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

حدیث 424:

درجہ الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2، رقم الحدیث: 1554

درجہ البیہقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البيوع باب الشرط الذی یفسد البیع، رقم الحدیث: 10610

درجہ الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب البيوع (26 باب فی النهی عن شرطین فی بیع، رقم الحدیث: 2560

درجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب البيوع، فی (10 باب البیع یشرط فیہ شرط لیس منه، رقم الحدیث: 5229

درجہ النسائی فی "المجتبیٰ من السنن" فی کتاب البيوع، فی باب 72 شرطان فی بیع وهو أن یقول أبيعك هذه السلعة إلى شهر بكذا وإلى

شهرین بكذا، رقم الحدیث: 4631

درجہ النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البيوع، فی باب 73 شرطان فی بیع وهو أن یقول أبيعك هذه السلعة إلى شهر بكذا وإلى شهرین

بكذا، رقم الحدیث: 6227

درجہ الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة البهرة" کتاب البيوع باب النهی عن الغش، رقم الحدیث: 2760

درجہ ابن ہمام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" باب النهی عن بیع الطعام حتی یتوفی، رقم الحدیث: 14215

درجہ ابن أبی شیبہ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب البيوع والأقضية من کردہ ان يأکل ربح ما لم یضمن، رقم الحدیث: 22038

درجہ الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب 6X شعيب بن محمد عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما، رقم الحدیث: 2257

426- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَسَرَلْنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ: أَنْ تَقُولَ بِعْتُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ عَلَى أَنَّهَا بِالنَّقْدِ بَكْذَا أَوْ بِالنِّسِيئَةِ بَكْذَا أَوْ عَلَى أَنَّهَا إِلَى أَجَلٍ كَذَا بَكْذَا، وَإِلَى أَجَلٍ كَذَا بَكْذَا،

عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ: أَنْ تُسَلِّفَ فِي الشَّيْءِ، ثُمَّ تَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ تُقْبِضَهُ، وَعَنْ بَيْعٍ مَا لَيْسَ مَا عِنْدَكَ أَنْ تَبِيعَ السِّلْعَةَ، ثُمَّ تَشْتَرِيهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَدْفَعَهَا إِلَى الَّذِي بَعَثَهَا بِهَا

وَرِبْحَ مَا لَمْ يُضْمَنْ: أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ ثُمَّ يَبِيعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا وَيَجْعَلَ لَهُ الْآخَرَ بَعْضَ رِبْحٍ وَبَيْعٍ مَا لَمْ يَقْبِضْ: أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ، ثُمَّ يَبِيعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا

وَبَيْعُ الْمَلَامَسَةِ: بَيْعٌ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَسَاوَمُ الرَّجُلَانِ فِي السِّلْعَةِ فَإِيَهُمَا لَمَسَ صَاحِبُهُ وَجَبَ الْبَيْعُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

وَبَيْعُ الْمُنَابَذَةِ: أَنْ يَتَسَاوَمَ الرَّجُلَانِ فَإِيَهُمَا نَبَذَهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَبَيْعُ الْحِصَاةِ: أَنْ يَتَسَاوَمَ الرَّجُلَانِ فَإِيَهُمَا أَلْقَى حِصَاةً فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

وَبَيْعُ الْغَرَرِ: بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَاللَّبَنِ فِي الصَّرْعِ وَهَذِهِ بَيُوعٌ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں امام زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ایک سود میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہیں یہ چیز فروخت کر رہا ہوں اتنے نقد کے عوض میں یا اتنے ادھار کے عوض میں یا اتنی مدت کے عوض میں یا اتنی مدت تک کے لئے۔

سلف اور بیع کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی چیز میں بیع سلف کرتے ہیں پھر اسے قبضے میں لئے بغیر آگے فروخت کر دیتے ہیں۔

جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے اسے فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی سامان کو فروخت کرتے ہیں پھر اس کے بعد اسے خرید لیتے ہیں اور پھر اس شخص کو دے دیتے ہیں جسے فروخت کیا تھا۔

جس میں ضمان نہ ہو اس کے فائدے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدتا ہے پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے اسے فروخت کر دیتا ہے اور دوسرے آدمی کو اس کے منافع میں سے کچھ دے دیتا ہے۔

جو شے قبضے میں نہیں لی گئی اسے فروخت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدے اور پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کر دے۔

بیع ملامسہ کا مطلب یہ ہے یہ زمانے جاہلیت کی ایک بیع تھی۔ دو آدمی کسی سامان کے بارے میں سودا کیا کرتے تھے۔ ان

میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کو چھو لیتا تو سود اکمل ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھی کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوتا تھا۔
بیع منابذہ یہ ہے کہ دو آدمی سودا کر رہے تھے ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کی طرف چیز پھینک دیتا تھا تو سودا طے ہو جاتا تھا۔

کنکریوں کا سودا یہ ہے کہ دو آدمی سودا کر رہے ہوتے تھے ان میں سے جو کنکری پھینک دیتا تھا تو سودا لازم ہو جاتا تھا۔
دعوے کا سودا یہ ہے کہ پانی میں موجود مچھلی کو فروخت کر دیا جائے یا تھن میں موجود دودھ کو فروخت کر دیا جائے یہ تمام زمانہ جاہلیت کے سودے ہیں۔



بَابُ: الْخِيَارُ فِي الْبَيْعِ

باب 142: سودے میں اختیار ہونا



427- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِيهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ رَضِيَهَا وَالْأَرَدَهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَمَنْ شَرَى مُحَقْلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِيهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ رَضِيَهَا وَالْأَرَدَهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مصراۃ (جانور) خرید لے اسے اس میں سے تین دن تک اختیار ہوگا یا وہ اسے راضی ہو یا پھر اسے واپس کر دے اور اس کے ہمراہ ایک صاع کھجوریں واپس کر دے اور جو شخص محقلہ (جانور) خریدے تو اسے اس میں تین دن تک اختیار ہوگا۔ یا تو وہ اس سے راضی رہے یا پھر اسے واپس کر دے اور پھر اس کے ہمراہ ایک صاع کھجوریں واپس کر دے۔

428- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: فَسَرَّ لَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُصْرَاةُ مِنَ الْإِبِلِ، وَالْمُحَقْلَةُ مِنَ الْغَنَمِ وَهِيَ الَّتِي يُتْرَكُ لَبْنُهَا أَيَّامًا .

آراء امام زیدؒ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں امام زیدؒ نے اس کی وضاحت ہمارے سامنے کرتے ہوئے فرمایا: مصراۃ کا تعلق اونٹنیوں سے ہوتا ہے اور محقلہ کا تعلق بکریوں سے ہوتا ہے۔ جانور جس کے دودھ کو کچھ دن تک (تھنوں میں) رہنے دیا جائے۔
429- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَخَذْتُ فِي الْبَيْعِ فَجَعَلَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

اِشْتَرَاهُ وَبَاعَ الْخِيَارَ ثَلَاثًا.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ساتھ سودے میں دھوکا ہو جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جو چیز وہ خریدے اسے اور جو چیز وہ فروخت کرے اس میں تین دن تک کا اختیار دیا۔

430- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَهْدَةَ الرَّقِيقِ ثَلَاثًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے غلام کی مدت تین دن مقرر کی ہے (یعنی اس میں سودا ختم کیا جاسکتا ہے)

431- قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ الْخِيَارُ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ وَقَالَ الْإِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا، وَلَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَبْطُلُ الْخِيَارُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ بِلِسَانِهِ رَضِيْتُ أَوْ يُجَامِعُ فَإِنْ قِيلَ أَوْ حَدِيث 430:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عہدۃ الرقیق' رقم الحدیث: 5313
اخرجه البيهقي فی "معرفة السنن والآثار" کتاب البيوع عہدۃ الرقیق' رقم الحدیث: 3552
اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى بالعین' رقم الحدیث: 380
اخرجه الحاكم النيسابوري فی "المستدرک" فی: کتاب البيوع' رقم الحدیث: 2198
اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب السین سمرۃ بن جندب الفزاری' رقم الحدیث: 6874
اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العین عقبۃ بن عامر الجهنی' رقم الحدیث: 958
اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب البيوع (18 باب فی الخيار والعہدۃ' رقم الحدیث: 2551
اخرجه البيهقي فی "السنن الكبرى" فی کتاب البيوع باب ما جاء فی عہدۃ الرقیق' رقم الحدیث: 10533
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب التجارات' فی (44) باب عہدۃ الرقیق' رقم الحدیث: 2244
اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي' فی "المصنف فی الأحاديث والآثار" کتاب الرد علی أبي حنیفۃ (هذا ما خالف به أبو حنیفۃ الأثر الذي جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: 36326

اخرجه أحمد بن حنبل فی "السند" فی مسند الشاميين' حدیث عقبۃ بن عامر الجهنی' رقم الحدیث: 17423

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" فی کتاب الإجارة' فی باب فی عہدۃ الرقیق. 3508' رقم الحدیث: -

اخرجه المتقي الهندي فی "كنز العمال" فی کتاب البيوع من قسم الأقوال الباب الثاني: فی البيع الفصل الرابع: فی بيع الخيار' رقم الحدیث: 9696

بَاشِرٌ، أَوْ اسْتَحْدَمَ أَوْ رَكِبَ كَانَ عَلَى الْخِيَارِ -

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین دن سے زیادہ اختیار نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کوئی چیز خریدے اس نے انہیں نہ دیکھا ہو تو جب وہ اسے خریدے تو اسے اختیار ہوگا وہ چاہے تو اسے حاصل کرے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اختیار اس وقت باطل ہوتا ہے جب آدمی اپنی زبان سے کہے کہ میں راضی ہو گیا یا وہ (فروخت شدہ کنیز ہو) اور اس کے ساتھ صحبت کرے یا مباشرت کرے یا اپنی خدمت میں استعمال کرے یا (جانور ہو تو) اس پر سوار ہو جائے تو اس صورت میں اسے اختیار ہوگا۔

432- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ فِيمَا تَبَايَعَا، حَتَّى يَفْتَرِقَا عَنْ رِضَا"

حدیث 432:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما رواه نافع ، عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في التبايعين أنهما بالخيار حتى يفترقا ، إلا ينع الخيار رقم الحديث : 4577

اخرجه البيهقي في "معركة السنن والآثار" كتاب البيوع باب خيار التبايعين رقم الحديث : 3381

اخرجه الإمام الإسفراني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ إِبْطَالِ الْخِيَارِ قَبْلَ الْاِفْتِرَاقِ رقم الحديث : 3985

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" باب الباء الموحدة رقم الحديث : 256

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرر

اخرجه البزار في "مسنده" في مسند أبي برة الأسلمي رضي الله عنه رقم الحديث : 3860

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 1 رقم الحديث : 908

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الحاء حاطب بن الحارث بن معمر رقم الحديث : 3115

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب البيوع (15 باب في البيعان بالخيار ما لم يفترقا رقم الحديث : 2547

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب البيوع رقم الحديث : 14

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب البيوع -26 باب ما جاء فی البيعين بالخيار ما لم يفترقا رقم الحديث : 1246

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب التجارات في (17) باب البيعان بالخيار ما لم يفترقا رقم الحديث : 2183

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع في رقم الحديث : 4904

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب البيوع في (4 باب خيار البيعين حتى يفترقا رقم الحديث : 5111

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب البيوع في باب 4 ما يجب على التجار من التوقيه في مبايعتهم رقم الحديث : 4457

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع في باب 4 ما يجب على التجار من التوقيه في مبايعتهم رقم الحديث : 6049

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب البيوع في 16 باب السهولة والسباحة في الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه في عفاف رقم الحديث : 1973

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب البيوع في 16 باب السهولة والسباحة في الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه في عفاف رقم الحديث : 1976

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سودا کرنے والوں کو اختیار ہوتا ہے جب تک وہ بازی کرتے رہتے ہیں اس وقت تک جب تک وہ اپنی باہمی رضامندی سے الگ نہ ہو جائیں۔

433- فَسَأَلْتُ زَيْدًا بَنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْفُرْقَةِ بِالْأَبْدَانِ، أَوْ بِالْكَلَامِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِالْكَلَامِ، وَإِنَّمَا يَقُولُ: الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ مَنْ لَا يَعْرِفُ كَلَامَ الْعَرَبِ إِلَّا تَوَلَّى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾ إِنَّمَا افْتَرَقُوا بِالْكَلَامِ وَقَدْ كَانَتْ أَبْدَانُهُمْ مُجْتَمِعَةً وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ وَإِنَّمَا فَارَقُوا دِينَهُمْ بِالْكَلَامِ.

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ علیحدگی جسمانی طور پر ہوگی یا زبانی طور پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ زبانی طور پر ہوگی۔

وہ فرماتے ہیں: جسمانی علیحدگی مراد وہ لے گا جو عربوں کے کلام سے واقف نہ ہوگا۔ کیا تم نے اللہ کے اس فرمان کی طرف نہیں دیکھا۔

”اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا اس کے بعد ان کے پاس واضح نشانیاں آ گئی ہیں۔“

یہ لوگ زبانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے ان کے جسم تو ایک ہی جگہ پر تھے۔

(بقیہ تخریج حدیث 432) أخرجه البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: البیوع فی -42 باب کم یجوز الخیار رقم الحدیث: 2002

أخرجه البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: البیوع فی -42 باب کم یجوز الخیار رقم الحدیث: 2003

أخرجه البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: البیوع فی -44 باب البیعان بالخیار ما لم یفترقا رقم الحدیث: 2004

أخرجه البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: البیوع فی -46 باب إذا کان البائع بالخیار هل یجوز البیع رقم الحدیث: 2008

أخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب) 193 حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 1316

أخرجه أبو عمرو النیسابوری فی "مسند الشافعی" (ومن کتاب البیوع رقم الحدیث: 655

أخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البکثرین من الصحابة مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 4484

أخرجه الموصلی فی "مسند أبي يعلى" فی (تابع مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 5822

أخرجه ابن أبي شیبۃ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب البیوع والأقضية من قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا رقم الحدیث: 22564

أخرجه مسلم فی "صحیحہ" فی کتاب البیوع فی -11 باب الصّدق فی البیع والبیان رقم الحدیث: 3937

أخرجه ابوداؤد فی "سننہ" فی کتاب الإجارة فی باب فی خیّار المتبایعین رقم الحدیث: 3459

أخرجه ابن ہمام الصنعانی فی "مسنن عبد الرزاق" کتاب البیوع باب البیعان بالخیار ما لم یفترقا رقم الحدیث: 14262

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا اور وہ کئی گروہوں میں بٹ گئے اور ہمارا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔“

انہوں نے اپنے دین کو زبانی طور پر الگ کیا تھا۔



بَابُ: الْبَيُوعِ إِلَى أَجَلٍ

باب 143: مخصوص مدت تک سودا کرنا



434- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَا يَجُوزُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ لَا يُعْرَفُ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی ایسی مدت تک سودا کرنا جائز نہیں ہے جس کی پہچان نہ ہو۔

435- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا يَجُوزُ الْبَيْعُ إِلَى النَّيَرُوزِ، وَإِلَى الْمَهْرَجَانِ، وَلَا إِلَى صَوْمِ

النَّصَارَى، وَلَا إِلَى إِفْطَارِهِمْ، وَلَا يَجُوزُ الْبَيْعُ إِلَى الْعَطَاءِ، وَلَا إِلَى الْحَصَادِ، وَلَا إِلَى الدِّيَّاسِ، وَلَا إِلَى الْجَذَاذِ، وَلَا إِلَى الْقَطَافِ وَلَا إِلَى الْعَصِيرِ، وَلَا بَأْسَ بِالْبَيْعِ إِلَى الْفِطْرِ، وَالْأَضْحَى، وَالْمَوْسِمِ، وَالْأَجَلِ مَعْرُوفٍ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ فَالْبَيْعُ إِلَى هَذَا الْأَجَلِ جَائِزٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

حضرت امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نوروز یا مہرجان جو (ایرانوں کی مخصوص عید ہے) تک کا سودا کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی صیائیوں کے روزے تک اور نہ ہی ان کی افطاری تک جائز ہے۔ اسی طرح تنخواہ ملنے تک یا کھیت کٹنے تک کا سودا بھی درست نہیں ہے۔ اسی طرح فصل کی کٹاؤ، کھجوریں (درخت سے اتارنے)، پھل اتارے جانے، ان کا رس نچوڑنے (وغیرہ) تک کا سودا کرنا بھی جائز نہیں ہے البتہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ تک کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا موسم (حج کے موقع تک) کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا کسی ایسی متعین مدت میں کوئی حرج نہیں ہے جو مسلمانوں کے نزدیک معروف ہو۔ اس مدت تک سودا کرنا جائز ہے۔



بَابُ: الْخِيَانَةُ فِي الْبَيْعِ

باب 144: سودے میں خیانت کرنا

...—...—...

436- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَتَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ قَالَ: مِنَ الْخِيَانَةِ الْكِذْبُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

”اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو جبکہ تم رکھتے ہو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ خرید و فروخت کے دوران جھوٹ بولا جائے۔

437- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا مُرَابَحَةً ثُمَّ أَطْلَعَ عَلَى أَنَّ الْبَائِعَ قَدْ خَانَ، قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُحْطُ عَنِ الْمُشْتَرِي الْخِيَانَةَ، وَلَا يُحْطُ عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الرَّبْحِ وَسَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا فَقَصَرَهُ أَوْ صَبَّغَهُ أَوْ قَتَلَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْعَهُ مُرَابَحَةً، وَيَضُمُّ إِلَى ثَمَنِهِ مَا انْفَقَ عَلَيْهِ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَبْعُ ذَلِكَ حَتَّى يَبَيِّنَ

وَسَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى سِلْعَةً إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ بَاعَهُ مُرَابَحَةً وَالْمُشْتَرِي لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ اشْتَرَاهَا إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

آراء امام زید علیہ السلام

میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص سے مرابحہ کے طور پر کوئی چیز خرید لیتا ہے اور پھر وہ اس بات پر مطلع ہوتا ہے کہ فروخت کرنے والے نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے تو انہوں نے فرمایا: خریدار سے اس خیانت کے حساب سے کمی کر لی جائے گی لیکن منافع میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کچھ سامان خریدتا ہے اور پھر اسے کم کر دیتا ہے یا اسے رنگ دیتا ہے یا اسے ادھر ادھر کر دیتا ہے اور پھر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی قیمت میں وہ چیز کی شامل کرتا ہے جو اس نے اس پر خرچ کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے بیان نہ کر دے۔

میں نے امام زید علیہ السلام سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک طے شدہ مدت کے لئے کوئی سامان خریدتا ہے پھر اسے مراہی کے طور پر فروخت کر دیتا ہے اور اگر خریدار کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے اسے طے شدہ مدت کے لئے خریدا ہو تو اس کے بعد اسے پتہ چلتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔



بَابُ: الْعُيُوبُ

باب 145: عیب کا بیان



438- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً، ثُمَّ وَطَنَهَا، ثُمَّ وَجَدَ فِيهَا عَيْبًا فَأَلْزَمَهَا الْمُشْتَرِي، وَقَضَى عَلَى الْبَائِعِ بَعْشِرَ الثَّمَنِ

آثار حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ شخص جو کسی دوسرے شخص سے کوئی کنیز خرید لے اور پھر اس کے بعد صحبت کر لے پھر وہ شخص اس کنیز میں کوئی عیب پائے تو وہ کنیز خریدار کے پاس رہے گی اور فروخت کرنے والا شخص اس کی قیمت کا دسواں حصہ (خریدار کو) ادا کرے گا۔

439- قَالَ: وَسَأَلْتُ زَيْدًا ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا مَعْنَى هَذَا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ نَقْصَانُ لُغَبِ الْعُشْرِ

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَجَدَهَا حُبْلَى؟ فَقَالَ: يَرُدُّهَا، قُلْتُ: لِأَن لَمْ يَرُدُّهَا؟ حَتَّى وَلَدَتْ وَلَدًا حَيًّا أَوْ مَيِّتًا؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كَانَ حَيًّا فَإِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُ مِثْلَ نَقْصَانِ الْحَبْلِ، أَوْ أَكْثَرَ لَمْ يَرْجَعْ بِشَيْءٍ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ رَجَعَ بِتَمَامِ نَقْصَانِ الْحَبْلِ، وَإِنْ كَانَ الْوَلَدُ مَيِّتًا رَجَعَ بِنَقْصَانِ الْحَبْلِ كُلِّهِ.

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَجِدُهَا ابْقَةً أَوْ مَجْنُونَةً أَوْ تَبُولَ عَلَى الْفَرَاشِ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا عَيْبٌ فَيَرُدُّهَا

قُلْتُ: فَإِنْ عَرَضَهَا عَلَى بَيْعٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَكُونُ هَذَا رِضًا قَالَ: وَإِنْ كَانَ وَطَنَهَا كَانَ رَضِيَ أَوْ يَقُولُ بِلِسَانِهِ قَدْ رَضِيَتْهَا؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَإِنْ قَبَّلَهَا لِشَهْوَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ رِضًا.

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْبًا فَقَطَعَهُ قِمِيمًا وَخَاطَهُ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا؟ قَالَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كَانَ فَعَلَ ذَلِكَ وَهُوَ يَعْلَمُ، كَانَ ذَلِكَ رِضًا، وَإِنْ كَانَ فَعَلَ ذَلِكَ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمَ بِهِ، بِنُقْصَانِ الْعُيُوبِ .

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى سِلْعَةً فَبَاعَهَا، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَى عَيْبٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَرْجِعُ بِنَقْصَانِ الْعَيْبِ لِأَنَّ الْبَائِعَ كَمْ يَوْفِيهِ شَرْطُهُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اس کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: عیب کی کمی (قیمت کا) دسواں حصہ ہوتی ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کنیز کو خریدتا ہے اور پھر اسے حاملہ پاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ اسے واپس کر دے گا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے واپس نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ کنیز ایک زندہ ایک مردہ بچے کو جنم دے دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ بچہ زندہ ہوتا ہے تو اگر اس بچے کی قیمت حاملہ ہونے کی وجہ سے قیمت کے مانند ہو یا اس سے زیادہ ہو تو وہ پھر کسی چیز میں رجوع نہیں کرے گا لیکن اگر وہ اس سے کم ہو تو وہ حاملہ ہونے کے نتیجے میں جو قیمت میں کمی ہوئی تھی وہ (خریدار سے) واپس لے گا۔

اگر بچہ مردہ ہوتا ہے تو وہ حاملہ ہونے کی وجہ سے قیمت میں ہونے والی کمی (جتنی رقم) واپس لے گا۔
میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک کنیز خریدتا ہے پھر اسے نافرمان یا مجنون پاتا ہے یا وہ کنیز بستر پر پیشاب کر دیتی ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ عیب ہے وہ اس کنیز کو واپس کر دے گا۔
میں نے دریافت کیا: اگر وہ اسے آگے فروخت کرنے کے لئے پیش کر دیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رضامند شمار نہیں ہوگی۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو گویا وہ اس سے راضی ہو گیا یا وہ اپنی زبان کے ذریعہ یہ کہہ دیتا ہے کہ میں اس سے راضی ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لے لیتا ہے تو یہ رضامندی شمار نہیں ہوگی۔
میں نے امام بن زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک کپڑا خریدتا ہے پھر اسے کاٹ کر بے
قیص بنا لیتا ہے اور اسے ہی لیتا ہے پھر وہ اس کپڑے میں کوئی عیب پاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے عیب
کے باوجود ایسا کیا تھا تو یہ اس کی رضامندی شمار ہوگی لیکن اگر اس نے لاعلمی کے اندر ایسا کیا تھا اور بعد میں پتہ چلا تو اسے
کے حوالے سے ہونے والی کمی (خریدار سے) وصول کر لے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی سامان خرید کر پھر اسے فروخت کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اسے عیب کا پتہ چلتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عیب کی وجہ سے ہونے والی کمی واپس لے گا، کیونکہ فروخت کر

والے نے اس کے ساتھ شرط کو پورا نہیں کیا۔



بَابُ: بَيْعِ الثَّمَارِ

باب 146: پھلوں کی خرید و فروخت



440- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يُعْقَدَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَزْهُوَ، يَعْنِي بَشَرًا، أَوْ يَحْمَرُّ

440: ***

خرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب المزبنة والمحاقلة رقم الحديث : 3499

خرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب المزبنة والمحاقلة رقم الحديث : 10422

خرجه الإمام مالك في "الموطأ" برواية البصودي في كتاب البيوع (13 باب ما جاء في المزبنة والمحاقلة رقم الحديث : 1295

خرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ النَّاهِيَةِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ رقم الحديث : 4192

خرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع في 5- باب البيع المنهى عنه رقم الحديث : 4996

خرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع رقم الحديث : 710

خرجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه رقم الحديث : 11035

خرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في من مسند أبي سعيد الخدري رقم الحديث : 1191

خرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: البيوع في 82- باب بيع المزبنة وهي بيع الثمر بالتمر وبيع الزبيب بالكرم وبيع العرايا

رقم الحديث : 2074

440: ***

خرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ حَظْرِ بَيْعِ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ رقم الحديث : 4076

خرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع ما جاء في بيع الحنطة في سنبلها رقم الحديث : 3481

خرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب ما يذكر في بيع الحنطة في سنبلها رقم الحديث : 10392

خرجه الترمذي في "سننه" في كتاب البيوع 15- باب ما جاء كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها رقم الحديث : 1226

خرجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما) رقم الحديث : 4493

خرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع في 13- باب النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ بُدْوِ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ رقم الحديث : 3943

خرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب البيوع في باب: نَهْيُ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا رقم الحديث : 3370

خرجه ابن هبام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها رقم الحديث : 14321

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے محافلہ اور مزانیہ اور درختوں کے تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے، پھل کے پکنے یعنی زرد یا سرخ ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

441- قَالَ الْإِمَامُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَيْعُ الْمَزَانِيَةِ، بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَافِلَةِ: بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْإِزْهَارِ: الْإِصْفِرَارُ وَالْإَحْمِرَارُ.

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ عَلَى أَنْ يَقْطَعَهَا؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ عَلَى أَنْ يَتْرَكَهَا حَتَّى تَبْلُغَ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا لَا يَجُوزُ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مزانیہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں (کھجور کی دوسری قسم کو) فروخت کر دیا جائے۔

اور محافلہ یہ ہے: گندم کے عوض میں کھیت کو فروخت کر دیا جائے۔

لفظ ”ازہار“ کا مطلب زرد یا سرخ ہونا ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی ایسا پھل خریدتا ہے جو ابھی کاٹنے کے قابل نہیں

ہو تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے دریافت کیا اگر وہ پھل کاٹنے کے قابل ہونے سے پہلے خرید لیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اس وقت تک

درخت پر رہنے دے گا جب تک وہ کاٹنے کے قابل نہیں ہو جاتا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال نہیں ہے اور نہ ہی جائز ہے۔

442- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

442: ◆◆◆

اخرجه الطحاوی فی ”مشکل الآثار“ باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله: ليس على المسلم في عبده

فرسه صدقة، رقم الحديث: 1877

اخرجه البيهقي في ”معرفة السنن والآثار“ كتاب الزكاة باب فرض الإبل السائبة، رقم الحديث: 2424

اخرجه الإمام البغوي في ”شرح السنة“ كتاب الحج باب المرأة لا تخرج إلا مع محرّم

اخرجه الإمام السيوطي في ”جمع الجوامع أو الجامع الكبير“ المحلي من البيه، رقم الحديث: 4358

اخرجه الإمام البوصيري في ”إتحاف الخيرة المهرة“ كتاب البيوع باب النهي عن الفش، رقم الحديث: 2759

اخرجه البزار في ”مسنده“ في: المجلد الأول، في: مسند عمر بن الخطاب، رقم الحديث: 112

اخرجه الترمذی فی ”سننه“ فی کتاب البيوع -25 باب ما جاء في ابتياع النخل بعد التأبير والعبد وله مال، رقم الحديث: 1244

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَاعَ نَخْلًا فِيهِ ثَمَرَةٌ فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْرَطَ الْمَتْبَاعُ، وَمَنْ اشْتَرَى عَبْدًا لَهُ مَالٌ

فيه تحريج حديث (442) أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب ما جاء في مال العبد رقم الحديث: 10542

درجه الثاني في "المجتبى من السنن" في كتاب البيوع في باب 76 العبد يباع ويستثنى المشتري ماله رقم الحديث: 4636

درجه الثاني في "السنن الكبرى" في كتاب ما قذفه البحر في باب 19 ذكر العبد يعتق وله مال رقم الحديث: 4992

درجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الساقاة في 18 باب الرجل يكون له مبر أو شرب في حائط أو في نخل رقم الحديث: 2250

درجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع في رقم الحديث: 4922

درجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب الرسالة إلا ما كان معادا رقم الحديث: 1162

درجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المكثرين من الصحابة مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما رقم الحديث: 4552

درجه أبووصلى في "مسند أبي يعلى" في تابع مسند جابر رقم الحديث: 2139

درجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب الإجارة في باب: فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ. رقم الحديث: 3437

درجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع العبد وله مال أو الأرض وفيها زرع لمن يكون رقم الحديث: 14620

درجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية الرجل يشتري العبد له المال أو النخل فيه التمر رقم

الحديث: 22520

442♦♦♦

درجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من البيوع رقم الحديث: 4369

درجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب ثمر الحائط يباع أصله رقم الحديث: 3450

درجه الإمام الإسفرائيني في "مستخرج أبي عوانة" مَبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الْمَوْجِبِ لِبَائِعِ النَّخْلِ تَمَرَّتُهُ بَعْدَ الْإِبَارِ رقم الحديث: 4120

درجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2 رقم الحديث: 2036

درجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما رقم الحديث: 13130

درجه الإمام مالك في "الموطأ" برواية المصودي في كتاب البيوع (7 باب ما جاء في ثمر المال يباع أصله رقم الحديث: 1279

درجه شيباني في "موطأ الإمام محيقي: كتاب (1) البيوع في التجارات والسلام باب من باع نخلا مؤبرا (1) أو عبدا وله مال رقم الحديث: 791

درجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب ثمر الحائط يباع أصله رقم الحديث: 10357

درجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب البيوع في (6 باب بيع الثمار قبل أن تتناهى رقم الحديث: 5160

درجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: البيوع في 90 باب من باع نخلا قد أبرت أو أرضا مزروعة أو بإجارة رقم الحديث: 2090

درجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الشروط في 2 باب إذا باع نخلا قد أبرت رقم الحديث: 2567

درجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب X) 1 ما روى سالم بن عبد الله عن أبيه رضي الله عنهما رقم الحديث: 1805

درجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المكثرين من الصحابة مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما رقم الحديث: 4502

درجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع رقم الحديث: 683

درجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب البيوع رقم الحديث: 684

درجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع في 15 باب مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهِ تَمَرٌ. رقم الحديث: 3982

درجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية الرجل يشتري العبد له المال أو النخل فيه التمر رقم الحديث: 22519

درجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب بيع العبد وله مال أو الأرض وفيها زرع لمن يكون رقم الحديث: 14624

قَالَ الْمَالُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ اشْتَرَى حَقْلًا فِيهِ زَرْعٌ فَالزَّرْعُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی باغ کو فروخت کرے جس میں پھل موجود ہو تو وہ پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت شمار ہوگا سوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے اور جو شخص کوئی باغ غلام خریدے جس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے کی ملکیت شمار ہوگا سوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کر دے اور جو شخص کسی کھیت کو خریدے جس میں فصل موجود ہو تو وہ فصل فروخت کرنے والے کی ہوگی ماسوائے اس کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کر دے۔

443- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ الْعَنْبِ لِمَنْ يَعْصُرُهُ خَمْرًا؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْرَاهُ ذَلِكَ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَمْرَةً بُسْتَانٍ وَاسْتَشْنَى الْبَائِعُ عَلَى الْمُسْتَشْنِ ثَمْرَةً نَخْلَةً غَيْرَ مَعْرُوفَةٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ هَذَا الْبَيْعُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: بَعْتُ هَذَا قَوَاصِرَ وَاسْتَشْنَيْتُ خَمْسَ قَوَاصِرَ لَمْ أَعْلَمْهُنَّ، وَلِيَ الْخِيَارُ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَيْنَكُمَا فَاسِدٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے انگور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا جسے نچوڑ کر شراب بنائی جاتی ہے انہوں نے فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں (یعنی میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں)

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی باغ کا پھل خرید لیتا ہے اور فروخت کرنے اور خریدار کے سامنے کسی غیر متعین درخت کے پھل کا سودا کر لیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سودا جائز نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان نقل ہے: دو آدمی ان کے پاس مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک بولا یہ قواصر فروخت کیا ہے اور میں نے ان میں سے قواصر کو مستثنیٰ کر لیا ہے جن کو میں نے متعین نہیں کیا اور میں نے اختیار بھی اپنے پاس رکھا ہے۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کے درمیان سودا فاسد ہو گیا ہے۔

بَابُ: بَيْعُ الْغَرَرِ

باب 147: دھوکے کا سودا

——***

444- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

ہدیت نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

ذاتیہ: 444:

خرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیہ عن بیع الحصة رقم الحدیث: 4772

خرجه البيهقي فی "معرفة السنن والآثار" کتاب البيوع بیع خيار الرؤية رقم الحدیث: 3373

خرجه الإمام الإسفرایني فی "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانُ حَظَرِ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَى وَبَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ رقم الحدیث: 3955

خرجه الإمام البوصیری فی "تحاف الخيرة البهرة" کتاب البيوع باب تحریم بیع الخمر رقم الحدیث: 2855

خرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 1 رقم الحدیث: 304

خرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب السین سهل بن سعد الساعدي رقم الحدیث: 5899

خرجه الإمام مالك فی "الموطأ" برواية المصودي فی کتاب البيوع (34 باب بیع الغرر رقم الحدیث: 1345

خرجه الشيباني فی "موطأ الإمام محمد" فی: کتاب (1) البيوع فی التجارات والسلم باب بیع (1) الغرر رقم الحدیث: 774

خرجه البيهقي فی "السنن الكبرى" فی کتاب البيوع باب النهی عن بیع السنين رقم الحدیث: 10389

خرجه ابن ماجه فی "سننه" فی کتاب التجارات فی (23) باب النهی عن بیع الحصة وعن بیع الغرر رقم الحدیث: 2195

خرجه النسائي فی "المجتبی من السنن" فی کتاب البيوع فی باب 27 بیع الحصة رقم الحدیث: 4518

خرجه النسائي فی "السنن الكبرى" فی کتاب البيوع فی باب 26 بیع الحصة رقم الحدیث: 6109

خرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب البيوع (20) باب فی النهی عن بیع الغرر رقم الحدیث: 2554

خرجه الدارقطني فی "سننه" فی کتاب البيوع رقم الحدیث: 46

خرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب البيوع 17- باب ما جاء فی کراهية بیع الغرر رقم الحدیث: 1230

خرجه أبو محمد الکسبی فی "المنتخب من مسند عبد بن حمید" فی أحادیث بن عمر رقم الحدیث: 746

خرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی (من مسند بنی هاشم) مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم رقم

الحدیث: 2752

خرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: کتاب البيوع فی 5- باب البيع المنهي عنه رقم الحدیث: 4951

خرجه مسلم فی "صحيحه" فی کتاب البيوع فی 2- باب بطلان بیع الحصة والبيع الذي فيه غرر رقم الحدیث: 3881

خرجه ابن أبي شيبة الكوفي فی "المصنف في الأحاديث والآثار" کتاب البيوع والأقضية فی بیع الغرر والعبد الأبق رقم الحدیث: 20509

خرجه ابن همام الصنعاني فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب البيوع باب بیع المجهول والغرر رقم الحدیث: 14508

445- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَيْعُ مَا فِي بَطْنِ الْأَمَةِ غَرَرٌ وَبَيْعُ مَا فِي بَطْنِ الْأَنْعَامِ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَحْمِلُ الْأَنْعَامُ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَحْمِلُ النَّخْلُ هَذَا الْعَامَ غَرَرٌ، وَبَيْعُ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ غَرَرٌ، وَبَيْعُ مَا تَخْرُجُ شَبْكَةُ الصَّيَادِ غَرَرٌ

قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَإِنْ اشْتَرَى سَمَكَةً فِي مَا كَانَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ تَصْيِدٍ فَالْشِّرَاءُ جَائِزٌ، وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْخَذُ إِلَّا بِتَصْيِدٍ فَهُوَ غَرَرٌ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: کنیز کے پیٹ میں موجود (بچے) کو فروخت کرنا دھوکا ہے۔ جانوروں کے پیٹ میں موجود (بچوں کو) فروخت کرنا دھوکا ہے۔ جانور کو جو حمل ہوگا (یعنی جو بھی اس کے ہاں پیدا ہوگا) اسے فروخت کرنا دھوکا ہے اس سال کھجور کے درخت پر جو پھل لگے لگا اسے فروخت کرنا دھوکا ہے غوطہ خور جو نکال کر لائے گا اس کا سودا کرنا دھوکا ہے۔ صیاد کے جال میں سے جو چیز نکلے گی اسے فروخت کرنا دھوکا ہے۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایسی مچھلی خریدتا ہے جو وہاں سے نکالی جاتی ہے جہاں سے شکار کے بغیر نکل آتی ہے (یعنی تالاب میں سے) تو سودا درست ہوگا اور اگر وہ صرف شکار کے ذریعے نکالی جاسکتی ہے تو یہ بھی دھوکا شمار ہوگا۔



بَابُ: بَيْعُ الطَّعَامِ

باب 148: اناج فروخت کرنا

... — ... — ...

446- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، أَوْ يُوزَنُ فَقَبَضْتَهُ، فَلَا تَبِعَهُ حَتَّى تَكَالَهُ، أَوْ تَزَنَهُ .

آثار حضرت علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: جب کوئی ایسی چیز خرید و جسے ماپا جاتا ہو اور وزن کیا جاتا ہو تم اسے قبضے میں لے لو تو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم خود اسے ماپ نہ لو یا اس کا وزن نہ کر لو۔

447- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْمُجَازَفَةِ مَا لَمْ يُسَمَّ كَيْلًا

حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: ”مجازفہ“ کی طرز کے سودے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک ماپ کا تعین نہ کیا جائے۔

448- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُعَدُّ عَدَدًا مِثْلَ الْجُوزِ وَالْيَبْضِ وَبَضْعُهُ عَلَى عَدَدٍ، فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَعُدَّهُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَإِنْ اشْتَرَيْتَ أَرْضًا مُزَارَعَةً فَبِعْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَزْرَعَهَا، فَذَلِكَ جَائِزٌ.

سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى طَعَامًا عَلَى أَنَّهُ عَشْرَةُ أَصْوَاعٍ فَوَجَدَهُ أَحَدَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْهُ إِلَّا عَشْرَةُ أَصْوَاعٍ قُلْتُ: فَإِنْ وَجَدَهَا تِسْعَةً؟

قَالَ: يَكُونُ لَهُ ذَلِكَ تِسْعَةً إِعْشَارِ الثُّمَنِ، إِنْ شَاءَ أَحَدُ وَانْ شَاءَ رَدًّا لِأَنَّهُ لَمْ يُؤْفِقْهُ شَرْطُهُ.

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ عَلَى أَنَّهُ عَشْرُونَ شَاةً بِعَشْرَةِ دَنَابِيرٍ، فَوَجَدَهَا أَحَدَى وَعِشْرِينَ؟

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْبَيْعُ فَاسِدٌ

قُلْتُ: فَإِنْ وَجَدَهَا تِسْعَةَ عَشَرَ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْبَيْعُ فَاسِدٌ

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ سَمًى لِكُلِّ شَاةٍ ثَمَنًا قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ وَجَدَهَا زَائِدَةً فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً أَخَذَهَا إِنْ أَحَبَّ كُلَّ شَاةٍ بِمَا سَمًى.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی ایسی چیز خریدو جن کی گنتی کی جاتی ہو جیسے بادام یا انڈہ اور تم گنتی کے حساب سے قبضے میں لے لو تو تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم دوبارہ گنتی نہ کرو۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی زمین کو خریدتے ہو جہاں زراعت ہوتی ہے پھر وہاں زراعت کرنے سے پہلے فروخت کر دیتے ہو تو یہ جائز ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی اناج خریدتا ہے اس شرط پر کہ اس میں دس صاع ہوں گے لیکن پھر وہ اسے گیارہ صاع پاتا ہے۔

تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے صرف دس صاع ملیں گے۔

میں نے دریافت کیا: لیکن اگر وہ نو صاع پاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ حق ہوگا کہ وہ قیمت کے دس حصوں میں سے نو ادا کرے۔ اگر وہ چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے (یعنی سودے کو ختم کر دے) کیونکہ دوسرے فریق نے اس شرط کو پورا نہیں کیا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی دوسرے شخص سے بکریوں کا ایک ریوڑ خریدتا ہے اس میں بیس بکریاں ہوں گی اور دس دینار کے عوض میں خریدتا ہے پھر وہ اکیس بکریاں پاتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

بیع فاسد ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ انیس بکریاں پاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: بیع فاسد ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر وہ ہر بکری کی قیمت مقرر کر دیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ زائد بکریاں پاتا ہے تو بیع فاسد ہوگی اور اگر بکریاں کم پائے گا تو اس کی مرضی ہے اگر وہ چاہے تو طے شدہ قیمت کے عوض میں ہر ایک بکری کو لے۔



بَابُ: بَيْعِ الرَّطْبِ بِالتَّمْرِ

باب 149: چھوارے کے عوض میں کھجور کا سودا کرنا



449- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الرَّطْبِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ يَنْقُصُ إِذَا اجْتَفَ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے چھوارے کے عوض میں کھجور کا سودا کرنے سے منع کیا ہے اور اس طرح سودے کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے جب یہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

450- وَقَالَ: سَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قَفِيزٍ حِنْطَةٍ بِقَفِيزٍ دَقِيقٍ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَجُوزُ

وَسَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قَفِيزٍ حِنْطَةٍ بِقَفِيزٍ سَوِيْقٍ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَشْرَةِ أَرْطَالٍ حَلًّا أَوْ أَكْثَرَ بِقَفِيزٍ سَمْسَمٍ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كَانَ فِي الْقَفِيزِ عَشْرَةُ أَرْطَالٍ حَلًّا أَوْ أَكْثَرَ، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ، وَإِنْ كَانَ مَا فِيهِ مِنْ الْحَلِّ أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ أَرْطَالٍ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے آٹے کے ایک قفیز کے عوض میں گندم کا ایک قفیز کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ستو کے ایک قفیز کے عوض میں گندم کے ایک قفیز کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زیدؓ سے دریافت کیا اگر کوئی شخص ایک قفیز تلوں کے عوض میں دس رطل تلوں کا تیل خرید لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر ایک قفیز میں دس رطل تیل آجاتا ہے یا اس سے زیادہ آتا ہے تو بیع فاسد شمار ہوگی لیکن اگر اس میں دس رطل سے کم آتا ہے تو بیع درست شمار ہوگی۔



بَابُ: اَلتَّفْرِيقُ بَيْنَ ذَوَى الْاَرْحَامِ مِنَ الرَّقِيقِ

باب 150: غلاموں میں سے ذوی الارحام کے درمیان علیحدگی کروانا



451- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرَقِيقٍ فَتَصَفَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِيقَ، فَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ كَنِيْسَيْنِ حَزِينَيْنِ بَيْنَ الرَّقِيقِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِي أَرَى هَذَيْنِ كَنِيْسَيْنِ حَزِينَيْنِ مِنْ بَيْنِ الرَّقِيقِ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ عَلَى الرَّقِيقِ، فَبَعْنَا وَلَدًا لَهُمَا فَأَنْفَقْنَا ثَمَنَهُ عَلَى الرَّقِيقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ حَتَّى تَسْتَرِدَّهٖ، مِنْ حَيْثُ بَعْتَهُ فَرَدَّهٖ عَلَى أَبِيهِ وَآمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ بِنَادِي أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَلَّا تَفْرِقُوا بَيْنَ ذَوَى الْاَرْحَامِ مِنَ الرَّقِيقِ"۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن حارثہؓ کچھ غلاموں اور کنیزوں کو لے کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کا جائزہ لیا آپ نے ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو غمگین اور پریشان دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں تمام غلاموں اور کنیزوں میں سے ان دونوں کو غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟ حضرت زیدؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں ان غلاموں اور کنیزوں پر خرچ کرنے کی ضرورت تھی تو ہم نے ان دونوں کے بچے کو فروخت کر دیا اور ان کی قیمت ان غلاموں اور کنیزوں پر خرچ کر دی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اس کو واپس لے کر آؤ جہاں تم نے اسے فروخت کیا ہے اور اسے اس کے ماں باپ کے حوالے کر دو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے منادی سے یہ اعلان کروایا: اللہ کے رسول تم لوگوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں، غلاموں میں ذوی الارحام کے درمیان علیحدگی نہ کروائی جائے۔

بَابُ: الْأَسْتِبْرَاءُ فِي الرِّقِيقِ

باب 151: کنیز کا استبراء

...—...—...—...

452- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلَا يَقْرُبُهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی شخص کسی کنیز کو خریدے تو اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے (یعنی صحبت نہ کرے) جب تک ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء نہ کر لے۔

453- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَمْلُوكَتَانِ اخْتَانَ فَوَطِئَ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَطَأَ الْأُخْرَى؟

فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَأَ الْأُخْرَى حَتَّى يَبِيعَ الَّتِي وَطِئَهَا أَوْ يَزَوِّجَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی زیر ملکیت دو بہنیں ہوں وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور وہ دوسری کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے دوسری کے ساتھ صحبت کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اس کنیز کو فروخت نہیں کر دیتا جس کے ساتھ وہ پہلے صحبت کرتا تھا یا اس کی کہیں اور شادی نہیں کر دیتا۔

454- سَأَلْتُ زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا كَانَتْ لَا تَحِيضُ بِكُمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟

فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِشَهْرٍ

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مَلَكَهَا بَهْبَةً أَوْ مِيرَاثٍ، أَوْ وَقَعَتْ فِي سَهْمِهِ مِنَ الْمَغْنَمِ كُلِّهِ سَوَاءً قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَعَمْ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا جسے حیض نہیں آتا اس کا استبراء کیسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ایک مہینے کے حساب سے ہوگا۔

میں نے دریافت کیا: وہ شخص بہہ یا وراثت کے ذریعے اس کنیز کا مالک بن جاتا ہے یا مال غنیمت میں سے اس کے حصے میں آ جاتی ہے تو یہ تمام صورتیں برابر شمار ہوں گی (ہر ایک میں استبراء ضروری ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

455- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوطَأَنَّ حَتَّى يَضَعَنَّ إِذَا كَانَ الْحَبْلُ مِنْ غَيْرِكَ أَصْبَتْهَا شِرَاءً أَوْ خُمُسًا

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حاملہ عورتوں کے ساتھ محبت کرنے سے منع کیا ہے اس وقت تک جب تک وہ بچے کو جنم نہ دیں۔ اگر وہ حمل تمہاری بجائے کسی اور کا ہو اور تم نے اسے خرید کر یا مالِ فحش میں سے حاصل کیا ہو۔

456- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَاءُ يَسْقِي الْمَاءَ، وَيَشُدُّ الْعَظْمَ، وَيُنْبِتُ اللَّحْمَ"

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: پانی پانی کو سیراب کرتا ہے اور ہڈی کو مضبوط کرتا ہے اور گوشت اگاتا ہے۔

457- وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَاجْرِ مَاءٍ كُلِّ عَسِيبٍ وَهِيَ الْفُحُولُ.

نبی اکرم ﷺ نے فاحشہ عورت کے معاوضے اور جھٹی کے لئے اونٹ (یا نر جانور کرائے پر دینے) سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) اس روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عسیب" سے مراد "تر" ہے۔



بَابُ: الْغَشِّ وَالْإِحْتِكَارُ وَتَلَقُّي الرُّكْبَانِ

باب 152: دھوکا، ذخیرہ اندوزی، تاجروں سے (منڈی سے باہر) ملنا



458- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا بَيْعَ حَاضِرٍ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُوا اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ"

حدیث 458:

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب البيوع باب لا يبيع حاضر لباد رقم الحديث: 3595

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 349

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام رقم الحديث: 1508

اخرجه البزار في "مسنده" في: مسند عمرو بن عوف رضى الله عنه رقم الحديث: 3398

اخرجه الإمام الإسفرايني في "مستخرج أبي عوانة" مبتدأ كتاب البيوع بيان حظر التصرية، وتبيع البصرة رقم الحديث: 4016

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 7 رقم الحديث: 7411

اخرجه الطبراني في "الروض الداني اى المعجم الصغير" في باب السين من اسبه سعد رقم الحديث: 466

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب السين سيرة بن جندب الفزارى رقم الحديث: 6930

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب لا يبيع حاضر لباد رقم الحديث: 10687

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب التجارات في (15) باب النهي أن لا يبيع حاضر لباد رقم الحديث: 2176

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شہری شخص کسی دیہاتی کے ساتھ سودا کرے۔ لوگوں کو رہنے دو اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔

459- وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلْقِي الرُّكْبَانِ .

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (منڈی سے باہر) سواروں سے ملنے سے بھی منع کیا ہے۔

460- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(بقیمہ تخریج حدیث 458) أخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب البيوع، في باب 17 بيع الحاضر للبادي، رقم الحديث: 4495

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع، في باب 16 بيع الحاضر للبادي، رقم الحديث: 6086

أخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب السبق بين الخيل وما روى فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو زيادة في الكتاب، رقم الحديث: 18

أخرجه الترمذی في "سننه" في كتاب البيوع - 13 باب ما جاء لا يبيع حاضر لباد، رقم الحديث: 1223

أخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: البيوع، في - 69 باب من كره أن يبيع حاضر لباد بأجر، رقم الحديث: 2051

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع، في - 5 باب البيع المنهي عنه، رقم الحديث: 4960

أخرجه الطحاوی في "شرح معاني الآثار" في كتاب البيوع، في (3 باب تلقى الجلب، رقم الحديث: 5108

أخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة، (مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم الحديث: 14330

أخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند جابر، رقم الحديث: 1839

أخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب X) 10 ما روى عن أبو الزبير عن جابر رضي الله عنهما، رقم الحديث: 1752

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق، رقم الحديث: 839

أخرجه الحميدي في "مسند الحميدي" (في باب X) أحاديث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه، رقم الحديث: 1270

أخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب البيوع باب لا يبيع حاضر لباد، رقم الحديث: 14872

أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية في بيع الحاضر لباد، رقم الحديث: 20893

حدیث 460:

أخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب البيوع، رقم الحديث: 2154

أخرجه البزار في "مسنده" في: مسند عامر بن ربيعة رضي الله عنه، رقم الحديث: 3797

أخرجه الطحاوی في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بقية الأشياء التي من كانت منه أن يكون

منه صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1136

أخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 4 من اسمه علي، رقم الحديث: 3773

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الهاء هلال بن الحارث أبو الحمراء، رقم الحديث: 524

أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الإيمان، في: باب قول النبي - صلى الله تعالى عليه وسلم - مَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ مِنَّا، رقم الحديث: 294

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع، في رقم الحديث: 4905

أخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب البيوع (10 باب في النهي عن الغش، رقم الحديث: 2541

أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب التجارات، في (36) باب النهي عن الغش، رقم الحديث: 2225

لِلّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَتَنْظَرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَارِجِهِ، فَأَعْجَبَهُ فَأَذْخَلَ يَدَهُ إِلَى دَاخِلِهِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ قَبْضَةً، فَكَانَ أَرْدَأُ مِنَ الْخَارِجِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو انجان فروخت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس کے ظاہری حصے کی طرف دیکھا تو وہ آپ کو پسند آیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا اور اس میں سے ایک مٹھی نکالی تو وہ باہر والے کی بہ نسبت ہلکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے ساتھ دھوکا کرے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

461- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

جَالِبُ الطَّعَامِ مَرْزُوقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ عَاصٍ مُلْعُونٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا احْتِكَارَ إِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جائز طریقے سے) رزق کمانے والے کو رزق دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوز نا فرمان اور ملعون ہیں۔

حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذخیرہ اندوزی صرف گندم، جو اور کھجور میں ہوتی ہے۔

462- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 462:

درجہ ابن ماجہ فی "سننہ" فی کتاب التجارات 'فی (30) باب ماجاء فی کراہیۃ الأیمان فی الشراء والبیع' رقم الحدیث: 2207

درجہ الإمام الإسفراینی فی "مستخرج أبي عوانة" کتاب الإیمان بیان الأغنالی التي یستوجب صاحبها عذاب اللہ وعقابه' رقم الحدیث: 94

درجہ الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة البهرة" کتاب المواعظ باب جامع فی المواعظ' رقم الحدیث: 7191

درجہ البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الشهادات باب تأکید الیمین بالزمان والحلف علی البصاف' رقم الحدیث: 20489

درجہ النسائی فی "المجتبی من السنن" فی کتاب البیوع' فی باب 6 الحلف الواجب للمخدیعة فی البیع' رقم الحدیث: 4462

درجہ النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب القضاء' فی باب 52 الیمین بعد العصر' رقم الحدیث: 6020

درجہ الترمذی فی "سننہ" فی کتاب السیر' باب 35 ما جاء فی نکث البیعة' رقم الحدیث: 1595

درجہ البیهقی فی "شعب الإیمان" فی الرابع والثلاثون من شعب الإیمان و هو باب فی حفظ اللسان عما لا یحتاج إلیہ' رقم الحدیث: 4850

درجہ البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: الشهادات' فی 22- باب الیمین بعد العصر' رقم الحدیث: 2527

درجہ البخاری فی "صحیحہ" فی کتاب: الأحکام' فی 48- باب من بايع رجلا لا یبایعه إلا للدنیا' رقم الحدیث: 6786

درجہ أحمد بن حنبل فی "المسنَد" فی مسند البکثرین من الصحابة (مسند أبي هريرة رضى الله عنه' رقم الحدیث: 7435

درجہ ابوداؤد فی "سننہ" فی کتاب الإجارة' فی باب: فی منع الباء' رقم الحدیث: 3476

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا أَنْ أَعْطَاهُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا، وَفِي لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ لَهُ مَاءٌ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ يَمْنَعُهُ سَابِلَةَ الطَّرِيقِ وَرَجُلٌ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ، لَقَدْ أُعْطِيَ فِي سِلْعَتِهِ كَذًا وَكَذَا فَآخَذَهَا الْآخِرُ مُصَدِّقًا لِلَّذِي قَالَ وَهُوَ كَاذِبٌ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی کی بیعت کرتا ہے اگر وہ امام اسے دنیاوی چیز دے دیتا ہے تو وہ اس بیعت کو پورا کرتا ہے اور اگر امام اسے نہیں دیتا تو وہ اس کو پورا نہیں کرتا۔ ایک وہ شخص جس کا راستے میں پانی (چشمہ یا کنواں) ہو جو راستے کو میراب کر سکتا ہو اور وہ مسافر کو اسے استعمال کرنے سے منع کر دے اور ایک وہ شخص جو عصر کے بعد قسم اٹھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت دی گئی تھی اور دوسرا شخص اس کی قسم کی تصدیق کرتے ہوئے اس کو خرید لے جبکہ اس شخص نے جھوٹی قسم اٹھائی ہو۔



بَابُ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب 153: جب کوئی شخص کسی محرم کا مالک بن جائے

...—...—...—...

463- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ".

حدیث 463:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مراده بقوله: لن یجزی ولد والہ رقم الحدیث: 4706

اخرجه البیہقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب العتق باب العتق رقم الحدیث: 6247

اخرجه عبد اللہ بن المبارک فی "السند" الکفارات والنذور رقم الحدیث: 225

اخرجه الحاکم النیابوری فی "المستدرک" فی: کتاب العتق رقم الحدیث: 2851

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من الیم رقم الحدیث: 2298

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2 رقم الحدیث: 1438

اخرجه ابن ماجہ فی "سننه" فی کتاب العتق فی (5) باب من ملک ذارحم محرم فهو حر رقم الحدیث: 2524

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ محرم آزاد شمار ہوگا۔



بَابُ: بَيْعُ الْمَدْبَرِ وَأُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

باب 154: مدبر یا امہات اولاد کو فروخت کرنا



464- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ بَيْعَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَكَانَ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ سَيِّدًا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَهِيَ حُرَّةٌ مِّنْ نَّصِيْبِهِ، لِأَنَّ الْوَلَدَ قَدْ مَلَكَ مِنْهَا شِقْصًا، وَإِنْ كَانَ لَا وَلَدَ لَهَا بَيْعَتْ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے امہات اولاد کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کا آقا فوت ہو جائے اور اس کنیز کا اس آقا سے بچہ ہو تو وہ کنیز اس آقا کے مال میں سے آزاد شمار ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بچے نے کنیز میں سے ایک حصے کو ملکیت میں لینا ہے لیکن اگر اس کنیز کا کوئی بچہ نہیں ہوتا تو اسے فروخت کر دیا جائے گا۔

465- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ لِي أَمَةً قَدْ وَلَدَتْ مِنِّي أَفَاهُهَا لِأَخِي؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَعَمْ! فَوَهَبَهَا لِأَخِيهِ، فَوَطَّأَ هُمَا فَوَلَدَهَا ثُمَّ آتَاهُ الْآخَرُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَهْبَهَا لِأَخِي الْآخَرِ، قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَعَمْ! فَوَطَّئُوهَا جَمِيعًا وَأَوَلَدُوهُمَا

بخاری تخریج حدیث 463 (اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب السین سیرۃ بن جندب الفزاری رقم الحدیث: 6852)

خرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب العتق باب من یعتق بالملک رقم الحدیث: 21211

خرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب ما قذفه البحر فی باب 7 ذکر اختلاف ألفاظ الناقلین لخبر سیرۃ فی ذلك والاختلاف علی قتادة رقم الحدیث: 4903

خرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الأحکام - 28 باب فمن ملک ذا رحم محرم رقم الحدیث: 1365

خرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب العتاق (فی 2) باب الرجل یبذل ذا رحم محرم منه هل یعتق علیہ أمر لا رقم الحدیث: 4340

خرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند البصریین (ومن حدیث سیرۃ بن جندب رقم الحدیث: 20240

خرجه ابوداؤد فی "سننه" فی کتاب العتق فی باب: فیمن مملک ذّا رحم محرم رقم الحدیث: 3951

خرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب 34 وما أسند عن سیرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 910

وَهُمْ ثَلَاثَةٌ .

حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! میری ایک کنیز ہے جس نے میرے ایک بچے کو جنم دیا ہے کیا میں اس کنیز کو اپنے بھائی کو ہبہ کر سکتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے اس کنیز کو اپنے بھائی کو ہبہ کر دیا اس دوسرے بھائی نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی کنیز نے اس کے بچے بھی جنم دیا پھر وہ دوسرا بھائی حضرت علیؓ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین! کیا میں اسے اپنے دوسرے بھائی کو ہبہ کر سکتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں ان تمام بھائیوں نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی اور اس کنیز نے ان سب کے بچوں کو جنم دیا۔ وہ تین بھائی تھے۔

466- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ عَبْدِي حُرًّا إِنْ حَدَّثَ لِي حَدَثٌ، أَفَلَيْ أَنْ أَبِيعَهُ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ أَيْ فَسَنَ قَالَ: حَدَّثَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَبِيعَهُ

حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ کہا تھا اگر مجھے موت آگئی تو میرا غلام آزاد شمار ہوگا کیا اب میں اسے فروخت کر سکتا ہوں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: نہیں۔ وہ بولا: وہ غلام گنہگار ہو گیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا: اس کا گناہ اس کے اپنے سر ہے تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم اسے فروخت کر دو۔

467- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَارَ الْمَدِيرِ مِنْ نَفْسِهِ، جَارَ ذَلِكَ .

آراء امام زیدؓ

امام زیدؓ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مدبر غلام کو اپنی ذات کے حوالے سے جائز قرار دیدے (یعنی آزاد کر کے لئے کہہ دے) تو یہ جائز ہوگا۔

468- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا اعْتَقَهَا سَيِّدُهَا ثَلَاثَ حِيضٍ .

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ام ولد کو جب اس کا آقا آزاد کر دے تو اس کی عدت تین حیض ہوگی۔



بَابُ: الْعَبْدُ الْمَاذُونُ لَهُ فِي التِّجَارَةِ

باب 155: وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو



469- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ قَدْ اشْتَرَى مِنْ

عَبْدٌ رَجُلٍ قَدْ وَلَّاهُ ضِيعَةً فَقَالَ السَّيِّدُ: لَمْ أَذُنْ لِعَبْدِي فِي التِّجَارَةِ، فَلَزِمَهُ دَيْنٌ قَالَ: يُخَيَّرُ سَيِّدُهُ بَيْنَ أَنْ يَفْتَدِيَهُ
بِالدِّينِ، أَوْ يَبِيعَهُ وَيَقْضِيَ الدِّينَ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الثَّمَنِ، فَإِنْ كَانَ الثَّمَنُ لَا يَفْقِي بِالْدِّينِ، فَلَيْسَ عَلَى السَّيِّدِ غَرَمٌ
أَكْثَرَ مِنْ رَقَبَةِ عَبْدِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا جس نے کسی دوسرے شخص کے غلام سے کوئی چیز
خریدی تھی۔ اس دوسرے شخص نے اس غلام کو اپنے سامان کا نگران مقرر کیا تھا آقا نے کہا: میں نے اپنے غلام کو تجارت کی
اجازت نہیں دی تھی پھر اس شخص پر قرض لازم ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے آقا کو اس بات کا اختیار دیا جائے گا
کہ وہ یا تو اس قرض کا فدیہ ادا کرے یا پھر اس غلام کو فروخت کر دے اور قرض کو ادا کرے جو قیمت کے حوالے سے اس پر لازم
تھا۔ اگر وہ قیمت اس قرض کے برابر نہیں ہوتی تو پھر آقا کے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا جو اس کے غلام کی قیمت سے زیادہ ہو۔

470- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ أَذِنَ لِعَبْدِهِ فِي التِّجَارَةِ فِي نَوْعٍ بَعِنَهُ فَبَاعَ وَاتَّجَرَ فِي
نَاوٍ آخَرَ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَجُوزُ ذَلِكَ

وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْعَبْدِ الْمَآذِنِ لَهُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ إِذَا أَقْرَبَ بَدِينٍ؟
فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَلْزِمُهُ

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ مَحْجُورًا عَلَيْهِ فَاقْرَبَ بَدِينٍ؟ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَلْزِمُهُ حَتَّى يُعْتَقَ فَإِذَا أُعْتِقَ أَخَذَ بِهِ
وَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُدَبَّرِ يَلْزِمُهُ دَيْنٌ، وَقَدْ أَذِنَ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ؟
قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَيْنُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَيَسْعَى فِيهِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کو تجارت کی کسی قسم کی اجازت دے دیتا
ہے لیکن وہ غلام کسی دوسرے قسم کی تجارت کر لیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے خرید و فروخت کی اجازت دی جاتی ہے اگر وہ کسی
فرض کا اقرار کر لیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اس پر لازم ہو جائے گا۔

میں نے دریافت کیا: اگر اس کو تصرف سے منع کر دیا جاتا ہے اور پھر وہ قرض کا اقرار کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ لازم
نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ آزاد نہیں ہو جاتا جب وہ آزاد ہو جائے گا تو وہ قرض اس سے لیا جائے گا۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے ”مدبر“ غلام کے بارے میں دریافت کیا جو قرض کو لازم کر دیتا ہے اور اس کے آقا نے
اسے تجارت کی اجازت دی ہوئی تھی؟ تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا قرض اس کی اپنی ذات پر ہوگا اور وہ اس بارے میں
بشخص کرے گا۔

بَابُ: اَلْسَلَمُ وَهُوَ السَّلَفُ

باب 156: بیع سلم یہ سلف ہے

...—...—...

471- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي طَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ صَاحِبِهِ ذَلِكَ الطَّعَامَ فَقَالَ: خُدْمَتِي غَيْرَهُ بِسَعْرِ يَوْمِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَسْلَفَ فِيهِ، أَوْ رَأْسَ مَالِهِ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ نَوْعًا مِنَ الطَّعَامِ غَيْرَ ذَلِكَ النَّوعِ .

(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بَعْضَ رَأْسِ مَالِكَ، وَبَعْضَ رَأْسِ سَلَمِكَ وَلَا تَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ سَلَمِكَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی طے شدہ مدت تک اناج میں بیع سلف کرے اور پھر وہ اپنے ساتھی کے پاس اس اناج کو نہ پائے اور ساتھی یہ کہے کہ تم آج کے ریٹ پر اس کی بجائے کوئی اور مال مجھ سے۔ لہذا اس پہلے شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا وہ صرف وہی اناج لے سکتا ہے جس کے بارے میں اس نے بیع سلف کی تھا۔ اصل مال واپس لے گا۔ اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس مخصوص قسم کی بجائے کوئی اور قسم حاصل کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر تم اپنی ادا شدہ قیمت کا کچھ حصہ وصول کر لیتے ہو اور بیع سلم سے متعلق کچھ چیز وصول کر لیتے ہو لیکن تم بیع سلم کے علاوہ اور کوئی چیز وصول نہ کرنا۔

472- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَرِهَ الرِّهْنَ وَالْكَفِيلَ فِي

السَّلَمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیع سلم میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

473- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَسْلِمَ مَا يُوزَنُ فِيمَا يُكَالُ، وَمَا يُكَالُ فِيمَا يُوزَنُ وَلَا تُسْلِمُ

يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ، وَلَا مَا يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَإِذَا أَسْلَمْتَ فِي طَعَامٍ، أَوْ فِي غَيْرِهِ، فَسَمِ اجْلِكَ، وَسَمِ مَا أَسْلَمْتَ فِيهِ وَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ تَقْبِضُهُ، وَلَا تَفَارِقْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ الدَّرَاهِمَ، فَإِنْ خَالَفْتَ وَاحِدَةً مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعِ فَسَدَ سَلَمُكَ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الثِّيَابِ، وَلَا كِسْيَةِ إِذَا سُمِّيَتْ الطُّوْلُ وَالْعَرْضُ

وَالرَّقْعَةُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا يَجُوزُ السَّلَمُ فِي الْحَيَوَانِ، وَلَا فِي دِرْهَمٍ وَدِينَارٍ، وَلَا فِي جُلْدٍ

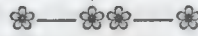
لَحْيَانِ، وَلَا بَأْسَ بِالسَّلَامِ فِي الصَّوْفِ وَالْقُطْنِ وَالْحَرِيرِ، وَجَمِيعِ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مِمَّا يُوجَدُ عِنْدَ النَّاسِ .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: جس چیز کا وزن کیا جاتا ہے اسے اس چیز کے عوض میں بیع سلم میں دے سکتے ہو جسے مایا جاتا ہے اور جس چیز کو مایا جاتا ہے اسے اس چیز کے عوض میں دے سکتے ہو جس کا وزن کیا جاسکتا ہے۔ ماینے والی چیز کو ماینے والی چیز کے عوض میں بیع سلف نہیں کیا جاسکتا اور وزن کی جانے والی چیز کا وزن کی جانے والی چیز کے عوض میں بیع سلف نہیں کیا جاسکتا۔ جب تم اناج یا کسی اور چیز میں بیع سلم کرتے ہو تو تم (ادائیگی کی مدت) کا تعین کر لو اور یہ بتا دو کہ تم کس مدت تک کے بیع سلم کر رہے ہو اور تم کس جگہ پر اسے قبضے میں لو گے اور تم دوسرے فریق سے اس وقت تک الگ نہ ہونا جب تک تم اس قبضے میں نہ لے لو۔ اگر تم نے ان چار میں سے کسی ایک شرط کی بھی خلاف ورزی کی تو تمہاری بیع سلم فاسد ہو جائے گی۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: (ان سلع) کپڑے اور سلعے ہوئے کپڑوں میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر تم ان کی لمبائی، چوڑائی اور رقعہ کے بارے میں بتا دو۔

امام زید علیہ السلام فرماتے ہیں: جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں ہے۔ سامان میں بھی جائز نہیں ہے جانوروں کی کھالوں میں بیع سلم جائز نہیں ہے البتہ اون، روئی، ریشم اور ہر وہ چیز جسے مایا جاسکتا ہے یا وزن کیا جاسکتا ہے جو لوگوں کے پاس ملتی ہے اس میں بیع سلم کرنا جائز ہے۔



بَابُ: الْأَقَالَةُ وَالتَّوْلِيَةُ

باب 157: اقالہ اور تولیہ

——***

474- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَقَالَ نَادِمًا، أَقَالَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ نَارِهِ

474: ♦♦♦

مرجع البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البیوع باب من أقال المسلم إلیه بعض السلم وقبض بعضاً رقم الحدیث: 10912

مرجع البیهقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب البیوع باب من أقال المسلم إلیه بعض السلم وقبض بعضاً رقم الحدیث: 10914

مرجع الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من المیم رقم الحدیث: 4153

474: ♦♦♦

مرجع الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله: من أنظر معسراً، ووضع عنه

نفسه الله عز وجل في ظله يوم لا ظل إلا ظله رقم الحدیث: 3213

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نام ہو کر اقالہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ اقالہ کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست شخص کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا۔

475- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْإِقَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ، وَالتَّوْلِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مَا يُجِيزُ الْبَيْعَ .

آراء امام زید بن النضر

امام زید بن النضر فرماتے ہیں: اقالہ بیع کی مانند ہے اور ”تولیہ“ بیع کی مانند ہے ان دونوں کو ہر وہ چیز فاسد کر دیتی ہے: سودے کو فاسد کرتی ہے اور ان دونوں کو ہر وہ چیز جائز قرار دیتی ہے جو سودے کو جائز قرار دیتی ہے۔



بَابُ: اَلْكَشْفَةُ

باب 158: شفعة کا بیان



(بقیہ تخریج حدیث 474) اخرجہ الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من الميم رقم الحديث: 4291

اخرجہ الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الفتن باب في التلاعن وتحريم دم المسلم رقم الحديث: 7744

اخرجہ الطبراني في "الروض الداني اى المعجم الصغير" في باب العين من اسمہ علی رقم الحديث: 581

اخرجہ الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 1 رقم الحديث: 879

اخرجہ الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب البيوع (50 باب فيمن انظر معسرا رقم الحديث: 2588

اخرجہ الترمذی في "سننه" في كتاب البيوع - 67 باب ما جاء في إنظار المعسر والرفق به رقم الحديث: 1306

اخرجہ البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب البيوع باب ما جاء في إنظار المعسر والتجوز عن الموسر رقم الحديث: 10757

اخرجہ البيهقي في "شعب الإيمان" في السابع والسبعون من شعب الإيمان و هو باب في أن يحب الرجل لأخيه المسلم ما يحب لنفسه فصر

إنظار المعسر والتجاوز عنه والرفق بالموسر والوضع عنه رقم الحديث: 11248

اخرجہ أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المبكرين من الصحابة مسند أبي هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 8696

اخرجہ البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب البيوع في 10- باب الديون رقم الحديث: 5044

اخرجہ أبو محمد الكشي في "المنتخب من مسند عبد بن حميد" في أبو اليسر كعب بن عمرو الأنصاري رقم الحديث: 378

اخرجہ مسلم في "صحيحه" في كتاب الزهد والرقائق في 19- باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر رقم الحديث: 7704

اخرجہ أبو بكر الشيباني في "الأحاد والمثنوي أبو اليسر كعب بن مالك رقم الحديث: 1915

اخرجہ ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية إنظار المعسر والرفق به رقم الحديث: 22169

476- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى لِلْجَارِ بِالشُّفْعَةِ فِي دَارٍ مِنْ دُورِ بَنِي مَرْهَبَةَ بِالْكُوفَةِ، وَأَمَرَ شَرِيحًا أَنْ يَقْضِيَ بِذَلِكَ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے کوفہ میں بنی مرہبہ کے محلے میں ایک گھر کے بارے میں بیوی کے حق میں شفعہ کا فیصلہ دیا تھا انہوں نے قاضی شریح کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کر دیں۔

477- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الشُّفْعَةِ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الشَّرِيكَ أَحَقُّ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارُ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ، وَلَا شُفْعَةَ لْجَارٍ غَيْرَ لَزِيْقٍ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الشَّفِيعُ عَلَى شُفْعَةٍ إِذَا عَلِمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِنْ تَرَكَ الْمُطَالَبَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَطَلَتْ شُفْعَتُهُ

كَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا شُفْعَةَ إِلَّا فِي عِقَارٍ أَوْ أَرْضٍ قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشُّفْعَةُ عَلَى عَدَدِ الرُّؤْسِ لَا عَلَى الْأَنْصِبَاءِ قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا شُفْعَةَ لِلْيَهُودِ وَلَا النَّصَارَى فِي مَدَائِنِ الْعَرَبِ وَخِطَطِهِمْ، وَلَهُمْ شُفْعَةٌ فِي الْقُرَى فِي الْبُلْدَانِ الَّتِي لَهُمْ أَنْ يَسْكُنُوهَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے شفعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: بیوی کے مقابلے میں (جائیداد میں) حصہ دار زیادہ حق رکھتا ہے اور بیوی شخص دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور جو بیوی ساتھ ملا ہو انہو سے شفعہ کا کوئی حق نہیں ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفعہ کو اپنا شفعہ کا حق اس وقت تک رہے گا جب تک اسے علم ہونے کے بعد تین دن نہیں گزر جاتے۔ اگر وہ تین دن تک مطالبہ نہیں کرتا تو اس کا شفعہ کا حق باطل ہو جائے گا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفعہ صرف جائیداد اور زمین میں ہو سکتا ہے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفعہ حصہ داروں کے حساب سے ہوتا ہے حصوں کے حساب سے نہیں ہوتا۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی یا عیسائی کو عربوں کے علاقوں میں شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا البتہ جو ان کے مخصوص اُنکس علاقے ہیں وہاں انہیں شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

بَابُ: الْمُضَارَبَةُ

باب 159: مضاربت کا بیان

...—...—...

478- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْمُضَارَبِ يُصِيعُ بِنَ الْمَالِ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا ضِمَانٌ عَلَيْهِ وَالرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ، وَالْوَضِيعَةُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے مضارب شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس سے مال ضائع ہو جاتا ہے اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اسے منافع اسی حساب سے ملے گا جو انہوں نے آپس میں طے کیا تھا اور کی اصل مال کے اندر سے کر دی جائے گی۔

479- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَجُلٍ يَدْفَعُ إِلَى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ أَوْ بِالثُّلُثِ إِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ، أَوْ عَلَى أَنَّكَ مَا رَبَحْتَ مِنْ رِبْحٍ فَلَكَ فِيهِ مِائَةُ دِرْهَمٍ،

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا كُلُّهُ فَاسِدٌ، وَالرِّبْحُ عَلَى الْمَالِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ، وَلِلْمُضَارَبِ أُجْرَةٌ مِنْهُ. وَإِنْ قَالَ: بِالثُّلُثِ، أَوْ بِالرِّبْعِ، أَوْ بِالْعَشْرِ، فَالْمُضَارَبَةُ جَائِزَةٌ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا تَجُوزُ الْمُضَارَبَةُ إِلَّا بِالْذَّنَائِيرِ وَالذَّرَاهِمِ، وَلَا تَجُوزُ بِالْعَرَضِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا يَبِيعُ الْمُضَارَبُ مَا اشْتَرَى مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ مُرَابَحَةً، وَلَا يَبِيعُ صَاحِبُ الْمَالِ مَا اشْتَرَى مِنَ الْمُضَارَبِ مُرَابَحَةً

وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ أَنْ يَدْفَعَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْمُضَارَبَةَ إِلَى الْيَهُودِ، لِأَنَّهُمْ يَسْتَحِلُّونَ الرِّبَا.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جو دوسرے شخص کو اپنا مال مضارب کے بارے میں دیتا ہے ایک تہائی کی شرط پر اور ایک سو درہم کی شرط پر یا ایک تہائی میں سے ایک سو درہم کم کی شرط پر دیتا ہے یا اس شرط پر دیتا ہے کہ تمہیں جو بھی فائدہ ہوگا تمہیں اس میں سے سو درہم مل جائیں گے۔

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تمام طریقے فاسد ہیں منافع اصل مال کے حساب سے ہوتا ہے اور کی یا نقصان بھی اصل مال کے حساب سے ہوتا ہے اور مضاربت کرنے والے کو اجر مثل مل جائے گا۔

اگر وہ شخص یہ کہے کہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا دسویں حصے کو (کو معاوضے کے طور پر ادا کرے گا) تو مضاربت جائز ہے۔ امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مضاربت صرف دینار اور درہم میں کی جاسکتی ہے۔ یہ سامان میں جائز نہیں ہے۔

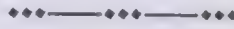
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مضارب شخص اس سامان کو فروخت نہیں کرے گا جو اس نے مال کے مالک سے نفع کے طور پر

خریدا ہو اور مال کا مالک اس مال کو فروخت نہیں کرے گا جو اس نے مضارب شخص سے نفع کے طور پر خریدا ہو۔
امام زید رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی مسلمان شخص مضارب کسی یہودی کو دیدے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ
دل سود کو جائز سمجھتے ہیں۔



بَابُ: الْمَزَارَعَةُ وَالْمُعَامَلَةُ

باب 160: مزارعہ اور معاملہ



480-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حدیث 480:-

- خرجه الإمام الإسفرائيني في "مستخرج أبي عوانة" مُتَبَدَأُ كِتَابِ الْبُيُوعِ بِأَبِ ذَكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَارَضَةِ لِإِبَاحَةِ الْمَزَارَعَةِ بِالثَّلَاثِ 'رقم الحديث: 4168
- خرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 8508
- خرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 6، رقم الحديث: 6160
- خرجه ابن ماجه في "منه" في كتاب الصِّيْقَاتِ 'في (7) باب المزارعة بالثلث والربيع' رقم الحديث: 2452
- خرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الرء رافع بن خديج بن رافع الأنصاري' رقم الحديث: 4355
- خرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب المزارعة باب بيان النهي عنه وأنه مقصور على كراء الأرض ببعض ما يخرج منها دون غير' رقم الحديث: 11491
- خرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب المزارعة' في باب (45) ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربيع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبير' رقم الحديث: 3875
- خرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب المزارعة' في باب 1 ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربيع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبير' رقم الحديث: 4602
- خرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب المزارعة والمساقاة' في 'رقم الحديث: 5486
- خرجه البيهقي في "صحيحه" في كتاب: المزارعة' في -15 باب ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة الثمرة' رقم الحديث: 2215
- خرجه البيهقي في "صحيحه" في كتاب: المزارعة' في -15 باب ما كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة الثمرة' رقم الحديث: 2216
- خرجه البيهقي في "صحيحه" في كتاب: الهبة وفضلها' في -33 باب فضل البنيحة' رقم الحديث: 2489
- خرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع' في -17 باب كِرَاءِ الْأَرْضِ' رقم الحديث: 3999
- خرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب البيوع' في -17 باب كِرَاءِ الْأَرْضِ' رقم الحديث: 4013
- خرجه أحمد بن حنبل في "السنن" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه" رقم الحديث: 14855
- خرجه أحمد بن حنبل في "السنن" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه" رقم الحديث: 15048
- خرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية من كره أن يعطى الأرض بالثلث والربيع' رقم الحديث: 21251

وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قِبَالَةِ الْأَرْضِ بِالْثُلُثِ وَالرُّبْعِ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيُزْرِغْهَا أَوْ لِيَسْمَحْهَا أَخَاهُ". فَتَعَطَّلْتُ كَثِيرٌ مِنَ الْأَرْضَيْنِ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ فَرَخَّصَ لَهُمْ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار بطور کرایہ) کے عوض میں زمین دینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو (کسی معاوضے کے بغیر) دیدے۔ اس کے نتیجے میں بہت سی زمینیں معطل ہو گئیں۔ لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے گزارش کی کہ آپ اس بارے میں انہیں رخصت دیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی۔

481- وَدَفَعَ خَيْرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنْ يَقُومُوا عَلَى نَخْلِهَا يَسْقُونَهُ وَيَلْقَحُونَهُ وَيَحْفَظُونَهُ بِالنِّصْفِ، فَكَانَ إِذَا أَيْنَعَ وَأَنْ صَرَامُهُ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ، وَرَدَّ إِلَيْهِمْ بِحَصَصِهِمْ مِنَ النِّصْفِ

نبی اکرم ﷺ نے خیر کو وہاں کے رہنے والوں کے حوالے کر دیا تھا اس شرط پر کہ وہ وہاں کے باغات میں کام کریں گے انہیں سیراب کریں گے ان کی پیوند کاری کریں گے ان کی حفاظت کریں گے اور ان کو نصف پیداوار ملے گی۔ پھر جب پھل اتارنے کا موسم آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور انہوں نے پھلوں کا اندازہ کیا تو ان کا نصف حصہ ان کے حوالے کر دیا۔

482- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمَزَارَعَةُ جَائِزَةٌ بِالثُّلُثِ، وَالرُّبْعِ إِذَا دُفِعَتِ الْأَرْضُ سَنَةً، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِذَا كَانَ الْعَمَلُ عَلَى الْمُزَارِعِ وَكَانَ الْبَذْرُ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ، أَوْ عَلَى الْمُزَارِعِ، فَذَلِكَ كُلُّهُ جَائِزٌ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الْأَرْضِ شَوَّطَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعَمَلِ، فَسَدَ ذَلِكَ وَبَطَلَ.

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مزارعہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار) کی عوض میں جائز ہے جبکہ زمین کو ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے کے لئے (کام کرنے والے) کے حوالے کرو۔

جبکہ کام کرنا مزارع کے ذمے ہو اور بیج دینا زمین کے مالک کے ذمے ہو یا مزارع کے ذمے ہو۔ تو یہ سب صورتیں جائز ہیں اگر زمین کا مالک کام کرنے کے اندر کوئی شرط عائد کرے تو یہ معاہدہ فاسد ہو جائے گا اور باطل شمار ہوگا۔

483- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُزْرَعَ

الْأَرْضُ بِبِعْرِهَا، وَكَانَ يُرَخِّصُ فِي السَّرَجِينِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ زمین میں (کھاد کے طور پر) اونٹ کی مینگیاں رکھی جائیں البتہ انہوں نے بکریوں کی مینگیوں کو (کھاد کے طور پر) استعمال کرنے کی رخصت دی ہے۔



کتاب الشریکۃ

شرکت کا بیان

484- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا شَرِيكَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا مُوَاطِبًا عَلَى السُّوقِ وَالتِّجَارَةِ، وَكَانَ الْآخَرُ مُوَاطِبًا عَلَى الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ قِسْمَةِ الرِّبْحِ قَالَ الْمُوَاتِبُ عَلَى السُّوقِ: فَضَلْنِي فَإِنِّي كُنْتُ مُوَاطِبًا عَلَى التِّجَارَةِ وَأَنْتَ كُنْتَ مُوَاطِبًا عَلَى الْمَسْجِدِ، فَبَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي كَانَ يُوَاطِبُ عَلَى السُّوقِ إِنَّمَا كُنْتَ تُرْزَقُ بِمُوَاطِبَةِ صَاحِبِكَ عَلَى الْمَسْجِدِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو شرکت دار تھے ان میں سے ایک باقاعدگی کے ساتھ بازار جاتا تھا تجارت کرتا تھا اور دوسرا باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں آتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ جب نفع کی تقسیم کا وقت آیا تو باقاعدگی سے بازار جانے والا شخص بولا: تم مجھے اضافی ادائیگی کرو کیونکہ میں باقاعدگی سے تجارت کرتا رہا ہوں اور تم باقاعدگی سے مسجد جاتے رہے ہو۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا: جو باقاعدگی سے بازار جاتا تھا: تمہارے ساتھی کے مسجد میں باقاعدگی سے جانے کی وجہ سے تمہیں رزق دیا گیا ہے۔

485- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَدُ اللَّهِ مَعَ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَتَحَاوَا، فَإِذَا اتَحَاوَا مُحِقَّتْ تِجَارَتُهُمَا فَرُفِعَتِ الْبُرْكََةُ مِنْهَا .

حدیث 484:

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من اللام رقم الحديث: 177

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الزهد باب 33 في التوكل على الله رقم الحديث: 2345

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب العلم رقم الحديث: 320

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مدد و شرکت داروں کے ساتھ ہوتی ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے خیانت نہیں کرتے۔ جب وہ ایک دوسرے سے خیانت کرتے ہیں تو ان کی تجارت کو ختم کر دیا جاتا ہے اور اس میں سے برکت کو اٹھایا جاتا ہے۔

486- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الشَّرِيكَيْنِ قَالَ: الْبَرْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى قَدْرِ رُؤُسِ أَمْوَالِهِمَا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو شرکت داروں کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کو منافع اسی حساب سے ملے گا جو انہوں نے آپس میں طے کیا تھا اور (نقصان کے نتیجے میں کی جانے والی) کمی ان دونوں کی انویسٹمنٹ کے حساب سے ہوگی۔

487- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الشَّرِكَةُ شَرْكَتَانِ، شَرْكَةُ عِنَانٍ، وَشَرْكَةُ مَفَاوِضَةٍ، فَالْعِنَانُ الشَّرِيكَانِ فِي تَوَعُّعِ مِنَ التِّجَارَةِ خَاصَّةً،

وَالْمَفَاوِضَةُ الشَّرِيكَانِ فِي كُلِّ قَلِيلٍ وَكَثِيرٍ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لَزِمَ أَحَدُ الْمَفَاوِضِينَ لَزِمَ الْآخَرُ وَمَا لَزِمَ أَحَدُ الْعِنَانَيْنِ لَمْ يَلْزِمِ الْآخَرُ، وَلَكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَيْهِ بِذَلِكَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ تِجَارَتِهِمَا .

آراء امام زید علیہ السلام

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت عنان اور ایک شرکت مفاوضہ۔

شرکت عنان یہ ہے کہ دو شرکت دار کسی مخصوص قسم کی تجارت میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔

جبکہ شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو شرکت دار ہر طرح کی کمی اور زیادتی میں شریک ہوں۔

امام زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شرکت مفاوضہ کرنے والوں میں سے کوئی ایک جو چیز لازم کرے گا وہ دوسرے پر بھی لازم ہوگی۔

شرکت عنان کرنے والوں میں سے کوئی ایک جو چیز لازم کرے گا تو وہ دوسرے پر بھی لازم ہوگی لیکن اگر وہ ان دونوں کی تجارت کے نتیجے میں ہو تو وہ اس بارے میں اس سے رجوع کر سکتا ہے۔



بَابُ: الْإِجَارَةُ

باب 161: مزدوری کا بیان



488- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيَعْلَمْهُ بِأَجْرَةٍ، فَإِنْ شَاءَ رَضِيَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ".
حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی کو مزدور رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتا دے اگر وہ مزدور چاہے تو راضی ہو جائے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

489- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ أُتِيَ بِحَمَالٍ كَانَتْ عَلَيْهِ قَارُورَةٌ عَظِيمَةٌ، فِيهَا دُهْنٌ فَكَسَرَهَا فَطَنَّهُ أَيَاهَا.
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مزدور آیا جس نے بڑا سا برتن اٹھایا ہوا تھا جس میں تیل موجود تھا۔ اس مزدور نے اس برتن کو توڑ دیا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس کے تاوان کی ادائیگی اس پر لازم کی۔

490- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُلُّ عَامِلٍ مُشْتَرَكٍ إِذَا أَفْسَدَ فَهُوَ ضَامِنٌ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ہر مشترک مزدور جب کوئی نقصان کرے گا تو وہ ضامن ہوگا۔

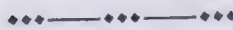
491- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الضَّامِنُ عَلَى الْأَجِيرِ الْمُشْتَرِكِ الَّذِي يَعْمَلُ لِي وَلَكَ، وَلِهَذَا وَالْأَجِيرُ الْخَاصُّ لَا ضِمَانَ عَلَيْهِ إِلَّا فِيمَا خَالَفَ.

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ضمان مشترک مزدور کے ذمے ہوگا جو میرے لئے بھی کام کرتا ہو اور تمہارے لئے بھی کام کرتا ہو اور تیسرے شخص کے لئے بھی کام کرے۔ لیکن جو مزدور خاص ہو اس پر اسی وقت تاوان لازم ہوگا جب وہ (ہدایت کی) خلاف ورزی کرے۔



بَابُ: الرَّهْنُ

باب 162: رهن کا بیان



492- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ إِذَا كَانَ قِيَمَةً، وَالَّذِينَ سَوَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ قِيَمَةٌ أَكْثَرُ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ، وَهُوَ فِي الْفَضْلِ أَمِينٌ، وَإِنْ كَانَتْ قِيَمَتُهُ أَقْلُ رَجَعَ بِفَضْلِ الدِّينِ عَلَى الْقِيَمَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رہن کے طور پر جو بھی چیز رکھوائی گئی ہو اگر اس کی قیمت اور قرض کی رقم برابر ہو (تو حکم بائع ہے) اگر قیمت زیادہ ہو تو رہن کے حساب سے اضافی رقم اس شخص کے پاس امانت ہوگی اور اگر قیمت (قرض کی رقم سے) کم ہو تو (قرض کی عدم وصولی کی صورت میں) وہ شخص مقرض سے اضافی رقم وصول کرے گا۔



بَابُ: الْعَارِيَّةُ وَالْوَدِيعَةُ

باب 163: عاریت اور ودیعت کا بیان



493- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا ضِمَانَ عَلَى مُسْتَعِيرٍ وَلَا مُسْتَوْدِعٍ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ، وَلَا ضِمَانَ مَنْ شَارَكَ فِي الرِّبْحِ، وَلِلْمُسْتَوْدِعِ أَنْ يُودَعَ الْوَدِيعَةُ أَمْرًا تَةً وَلَكَدُهُ رَعْبُهُ وَآجِيرُهُ

قَالَ أَبُو خَالِدٍ أَظُنُّ هَذَا الْكَلَامَ الْأَخِيرَ مِنْ كَلَامِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَيْسَ هُوَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عاریت کے طور پر چیز لینے والے یا جس شخص کو ودیعت کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو اس پر کوئی تاوان لازم نہیں ہوگا سوائے اس صورت کے جب وہ (ہدایت کی) خلاف ورزی کرے۔ جو شخص منافع میں شریک ہوتا ہے اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا ودیعت کے طور پر لینے والے شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس ودیعت کو اپنی بیوی یا اپنی اولاد، اپنے خادم یا اپنے مزدور کے پاس رکھوا دے۔

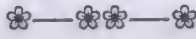
ابو خالد واسطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے یہ آخری جملہ امام زید رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے۔

494- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَنْتَفِعُ الْمُرْتَهِنُ مِنَ الرِّهْنِ بِشَيْءٍ، فَإِنْ وَلَدَ الرِّهْنُ كَانَ الْوَلَدُ نَعْلَ الرِّهْنِ رِهْنًا مَعَ الْمُرْتَهِنِ، وَكَذَلِكَ الثَّمَرَةُ هِيَ رِهْنٌ مِنَ النَّخْلِ، وَلَا يَجُوزُ الرِّهْنُ إِلَّا مَقْبُوضًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ "فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ".

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

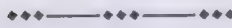
امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چیز رہن رکھوائی گئی ہو وہ رہن میں رکھی ہوئی کسی چیز کے حوالے سے نفع

حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر رہن میں رکھا ہوا (جانور یا کنیر) بچے کو جنم دے تو وہ بچہ بھی رہن شمار ہوگا۔
 اسی طرح رہن کے طور پر رکھے گئے باغ میں موجود پھل کا حکم ہوگا۔
 رہن صرف اسی چیز کو رکھا جاسکتا ہے جس چیز کو قبضے میں لیا جاسکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔
 ”وہ رہن جو قبضے میں رکھے گئے ہیں۔“



بَابُ: الْهَبَةِ وَالصَّدَقَةِ

باب 164: ہبہ اور صدقہ



495- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوزُ هِبَةٌ، وَلَا صَدَقَةٌ إِلَّا مَعْلُومَةٌ مَقْبُوضَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً أَوْ جِبْهًا الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا خَالِصَةً لِلَّهِ تَعَالَى كَمَا أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ.

(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُكَافَأْ عَلَيْهَا، وَكُلُّ هِبَةٍ لِلَّهِ تَعَالَى وَصَدَقَةٌ، فَلَيْسَ لِصَاحِبِهَا أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

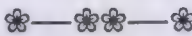
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہبہ کرنا اور صدقہ کرنا صرف طے شدہ چیز میں جائز ہے۔ جسے تقسیم کیا جاسکتا ہو اور قبضے میں لیا جاسکتا ہو۔ البتہ جو شخص جو صدقہ خود اپنے اوپر لازم کرتا ہے اس کا حکم مختلف ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اس کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے جیسا کہ اس نے اسے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس میں رجوع کرے جب تک اس کا بدلہ نہیں دیا جاتا لیکن ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کے لئے ہبہ یا صدقہ کیا گیا ہو اس کے مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے۔

496- وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْهِبَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهِبَةُ لِأَقَارِبِ الْمَحَارِمِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے لئے ہبہ کرنے کی ایک قسم یہ ہے کہ آدمی اپنے قریبی رشتے داروں کو یا قریبی محرم رشتے داروں کو ہبہ کرے۔



بَابُ: اَللَّقِطَةُ وَاللَّقِيطَةُ

باب 165: گری ہوئی چیز اور گرے ہوئے بچے کا حکم

...—...—...

497- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً عَرَفَهَا خَوْلًا، فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ، وَلَا تَصَدَّقَ بِهَا بَعْدَ السَّنَةِ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا خَيْرَ بَيْنِ الْأَجْرِ وَالضَّمَانِ، وَإِنْ اخْتَارَ الْأَجْرَ فَلَهُ أَجْرُهَا وَثَوَابُهَا، وَإِنْ اخْتَارَ الضَّمَانَ كَانَ الْأَجْرُ وَلَا ثَوَابَ لِلْمَتَقِطِهَا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی گری ہوئی چیز کو پائے تو وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرے اگر اس کا طلب گار آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ ایک سال کے بعد وہ اسے صدقہ کر دے۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار ہوگا کہ وہ اجر لے یا تادان وصول کر لے۔ اگر وہ اجر کو اختیار کرتا ہے تو اس مالک کو اس چیز کا اجر و ثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر وہ تادان کو اختیار کرتا ہے تو وہ اجر و ثواب اٹھانے والے کو ملے گا۔

498- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَللَّقِيطُ حُرٌّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گرا ہوا بچہ (جس کے نسب کا پتہ نہ ہو) آزاد شمار ہوگا۔

——*

بَابُ: جَعَلَ الْأَبَقِ

باب 166: مفروز غلام کو لانے کا انعام

...—...—...

499- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ جَعَلَ الْأَبَقِ أَرْبَعِينَ يَوْمَهُمَا إِنْ كَانَ جَاءَ بِهِ مِنْ مَسِيرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَإِنْ جَاءَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ رُصِخَ لَهُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے مفروز غلام کو لانے والے کو چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی۔ اگر وہ شخص اس مفروز غلام کو تین دن کے فاصلے سے زیادہ دور سے لایا ہو لیکن اگر وہ اسے اس سے کم فاصلے سے لایا ہو تو اسے انعام کے طور پر کچھ بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

——*

بَابُ: الغصب والضمان

باب 167: غصب اور ضمان کا بیان

...—...—...

500- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ خَرَقَ ثَوْبًا لِغَيْرِهِ، أَوْ أَكَلَ طَعَامًا لِغَيْرِهِ، أَوْ كَسَرَ عُدًّا لِغَيْرِهِ ضَمِنَ، وَمَنْ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا لِغَيْرِهِ ضَمِنَ، وَمَنْ رَكَبَ دَابَّةً غَيْرَهُ ضَمِنَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص کسی دوسرے کے کپڑے کو پھاڑ دے یا اس کے اناج کو کھالے یا دوسرے کی لکڑی کو توڑ دے تو وہ ضامن ہوگا۔
جو شخص کسی دوسرے کے غلام سے مدد لے تو وہ ضامن ہوگا۔ جو شخص کسی دوسرے کی سواری پر سوار ہو جائے تو وہ بھی ضامن ہوگا۔

——*

بَابُ: الْحَوَالَةِ وَالْكَفَالَةِ وَالضَّمَانَةِ

باب 168: حوالہ، کفالت، ضمانت

...—...—...

501- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا كَفَلَ لِرَجُلٍ بِنَفْسِ رَجُلٍ فَحَبَسَهُ حَتَّى جَاءَ بِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی شخص کے لئے اپنی ذات کو کفیل بنالے تو اس شخص کو روکا جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اس کو لے آئے۔

502- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَوَالَةِ لَا تَرَاءَ عَلَى مُسْلِمٍ إِذَا أَفْلَسَ الْمُحْتَالُ رَجَعَ صَاحِبُ الْحَقِّ عَلَى الَّذِي أَحَالَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ”حوالہ“ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس میں کسی مسلمان کو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جب ”محتال“ مفلس ہو جائے تو حقدار شخص اس کی طرف رجوع کرے گا جس کا اس نے حوالہ کیا تھا۔

503- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ،
يَكْفُلُ لَهُ رَجُلٌ بِالْمَالِ قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُمَا بِالْمَالِ .

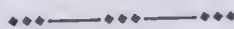
حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق ہو اور کوئی تیسرا شخص (اس کی جگہ) مال کے حوالے سے تکفیل بن جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس شخص کو ان دونوں سے مال وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔



بَابُ: الْوَكَالَةُ

باب 169: وکالت کا بیان



504- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ وَكَّلَ الْخُصُومَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا قُضِيَ لَهْ فِلْي، وَمَا قُضِيَ عَلَيْهِ فَعَلَى، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ وَكَّلَ الْخُصُومَةَ إِلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى تَوَفَّى .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک خصومت میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو وکیل مقرر کیا اور فرمایا تھا جو اس کے حق میں ہوگا وہ میرا ہوگا اور جو اس کے خلاف ہوگا اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی۔ اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ خصومت میں عقیل بن ابی طالب کو وکیل مقرر کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا (تو انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو وکیل مقرر کیا)

کتاب الشهادات

گواہی کا بیان

505- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ مَنْتَهَبٍ وَلَا ظَنِينٍ، وَلَا مَحْدُودٍ فِي قَذْفٍ وَلَا مُجَرَّبٍ فِي كَذِبٍ، وَلَا جَارٍ إِلَى نَفْسِهِ نَفْعًا، وَلَا دَافِعٍ عَنْهَا ضَرَرًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص پر الزام لگایا گیا ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور بہت زیادہ بدگمانی کرنے والے شخص کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور جس پر حد قذف لگائی گئی ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور جو شخص تجربہ شدہ جھوٹا ہوا کر کی نہیں ہوگی اور نہ ہی ایسے شخص کی ہوگی جسے کوئی فائدہ حاصل ہو رہا ہو یا جس کا کوئی نقصان ہو رہا ہو۔

506- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى شَهَادَةِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، حَتَّى يَكُونَا شَاهِدَيْنِ عَلَى شَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کی گواہی پر ایک شخص کی گواہی جائز نہیں ہے جب تک دو گواہ دو گواہوں سے متعلق گواہی نہ دیں۔

507- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا رَجَعَ الشَّاهِدُ ضَمِنَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب گواہ رجوع کر لے تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

508- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ وَلَدٍ لَوَالِدِهِ، وَلَا وَالِدٍ لَوَلَدِهِ إِلَّا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ لَهُمَا بِالْجَنَّةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹا اپنے باپ کے لئے گواہی نہیں دے سکتا۔ باپ اپنے بیٹے کے لئے گواہی نہیں دے سکتا۔ صرف حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لئے جنت کی گواہی دی ہے۔

بَابُ: الْيَمِينُ وَالْبَيِّنَةُ

باب 170: قسم اور ثبوت

...—...—...

509- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ رَجُلًا مَعَ بَيِّنَتِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک شخص سے اس کے ثبوت کے ہمراہ قسم بھی لی تھی۔

510- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي

وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُنْكَرِ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعویٰ کرنے والے کو ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا اور انکار کرنے والے پر قسم اٹھانا لازم ہے۔

511- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَاهِدٍ وَيَمِينٍ قَالَ: لَا إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

”إِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ“ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک گواہ اور ایک قسم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: دو گواہ ضروری ہیں جیسا

کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ”اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں“۔

❀—❀—❀

بَابُ: الْقَضَاءُ

باب 171: فیصلہ کرنا

...—...—...

512- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَوَّلُ الْقَضَاءِ مَا فِي كِتَابِ

لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّالِحُونَ، فَإِنْ لَمْ يَوْجَدْ ذَلِكَ

لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَا فِي السُّنَّةِ، وَلَا فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّالِحُونَ، اجْتَهِدَ الْإِمَامُ فِي ذَلِكَ لَا يَأْلُوا احْتِطَاءً،

وَأَعْتَبَرُوا قَاسَ الْأُمُورِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، فَإِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْحَقُّ أَمْضَاهُ وَلِقَاضِي الْمُسْلِمِينَ مِنْ ذَلِكَ مَا لِأَمَامِهِمْ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے فیصلہ اس کے مطابق ہوگا جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے پھر اس کے حساب

سے جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پھر اس حساب سے ہوگا جس پر نیک لوگوں کا اتفاق ہو اگر کوئی حکم اللہ کی کتاب میں نہیں ملتا سنت میں نہیں ملتا اور اس بارے میں نیک لوگوں کا اتفاق بھی نہیں ملتا تو امام اس بارے میں اجتہاد کرے گا۔ وہ قیاس سے کام لے گا۔ ایک معاملے کو دوسرے پر قیاس کر لے گا اگر حق اس کے سامنے واضح ہو جائے تو وہ اسے جاری کر دے گا اس بارے میں مسلمانوں کے قاضی کو بھی وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو ان کے حکمرانوں کو حاصل ہیں۔

513- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْعَنِي وَأَنَا شَابٌّ لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي وَدَعَانِي فَقَالَ: "اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ وَلَقِّنْهُ الصَّوَابَ، وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا إِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَعْجَلْ بِالْقَضَاءِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الْآخَرُ، يَا عَلِيُّ لَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانُ وَلَا تَقْبَلْ هَدِيَّةَ مُخَاصِمٍ، وَلَا تَضِيقْهُ دُونَ خَصْمِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ". قَالَ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں جوان آدمی ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے حق میں دعا کی اور فرمایا "اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت نصیب کر اور اس کی زبان کو ثابت رکھ اور اسے درگاہِ تلقین کر اور اسے قول ثابت پر ثابت رکھ۔"

پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تم دو مخالف فریقوں کے سامنے بیٹھو تو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرو: جب تک تم دوسرے فریق کی بات نہ سُن لو۔

اے علی! تم دو آدمیوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تم غصے کی حالت میں ہو اور تم کسی ایک فریق کی طرف

حدیث 513:-

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روی عن النبی علیہ السلام فی نہجہ أبا ذر أن یتولی قضاء بین اثْنین وأن یؤدی أمانة
رقم الحدیث: 37

اخرجه البیہقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب أدب القاضي ما علی القاضي فی الخصوم والشهود رقم الحدیث: 6049

اخرجه البزار فی "مسندہ" فی: المجلد الأول، فی: مسند علی بن أبی طالب رقم الحدیث: 733۔

اخرجه البیہقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب آداب القاضي قال اللہ جل ثناؤه إن اللہ یرکمه أن تؤدوا الأمانات إلی أهلها رقم الحدیث: 19941

اخرجه النسائی فی "السنن الکبریٰ"، فی کتاب الخصائص، فی باب ذکر اختلاف ألفاظ الناقلین لهذا الخبر رقم الحدیث: 8419

اخرجه الموصلی فی "مسند أبی یعلیٰ" فی مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 401

اخرجه ابن أبی شیمہ الکوفی فی "المنصف فی الأحادیث والآثار" کتاب أقضية رسول اللہ رقم الحدیث: 29098

ے کوئی تحفہ قبول نہ کرنا یا ایک فریق کو چھوڑ کر دوسرے کو مہمان نہ بنالینا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت نصیب کرے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد مجھے فیصلہ کرتے ہوئے کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔

514- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ بَنِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ، قَاضٍ قَضَى فُتْرَكَ الْحَقَّ وَهُوَ يَعْلَمُ، وَقَاضٍ قَضَى بِغَيْرِ الْحَقِّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَهَذَا بَنِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں دو طرح کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک طرح کا قاضی جنت میں جائے گا۔

ایک قاضی وہ ہے جو فیصلہ کرتے ہوئے حق کو ترک کر دیتا ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے ایک قاضی وہ ہے جو ناحق فیصلہ کرتا ہے اور لاعلمی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے یہ دونوں جہنم میں جائیں گے ایک قاضی وہ ہے جو حق کے مطابق ایسا فیصلہ کرتا ہے اور علم کے ساتھ ایسا کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔

515- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا قَضَى الْقَاضِيُ وَأَخْطَا لَمْ يَعْلَمْ رُدَّ قَضَاؤُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی قاضی فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کرے تو جب اسے علم ہو تو وہ اپنے فیصلے کو واپس لے۔

516- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا حَبَسَ الْقَاضِيُ رَجُلًا بِنِ دَيْنٍ، ثُمَّ تَبَيَّنَ لَهُ إِفْلَاسُهُ وَحَاجَّتَهُ أَخْرَجَهُ حَتَّى يَسْتَفِيدَ مَالًا، ثُمَّ يَقُولُ إِذَا اسْتَفْدَتَ مَالًا فَاقْسِمْهُ بَيْنَ عُرْمَانِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قاضی کسی شخص کو قرض کے معاملے میں قید کر دے پھر اس کے سامنے اس شخص کا منسل ہونا واضح ہو جائے اور اس کا ضرورت مند ہونا واضح ہو جائے تو وہ اسے قید سے نکال دے یہاں تک کہ وہ شخص مال حاصل کرے پھر قاضی اسے یہ کہے کہ جب تم مال کما لو تو اسے اپنے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔

517- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) قَالَ: الصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے ماسوائے اس صلح کے جو کسی حرام چیز کو حلال

کردے یا کسی حلال چیز کو حرام کر دے۔

518- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ فِي يَدِهِ دَابَّةٌ شَهِدَ لَهُ عَلَيْهَا شَاهِدَانِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَتْ عَنْهُ وَأَقَامَ رَجُلٌ شَاهِدَيْنِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ وَلَمْ يَشْهَدْ شَاهِدَاهُ أَنَّهَا نَتَجَتْ عَنْهُ فَقَضَى أَنَّ النَّاتِجَ أَوْلَى مِنَ الْعَارِفِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس کے پاس ایک جانور موجود تھا اور دو گواہوں نے اس کے حق میں یہ گواہی دی تھی کہ یہ اس کا جانور ہے اور یہ جانور اس شخص کے ہاں ہی پیدا ہوا تھا جبکہ ایک اور شخص نے دو گواہ اس بات پر پیش کئے تھے کہ وہ جانور اس کا ہے لیکن اس کے دونوں گواہوں نے یہ گواہی نہیں دی تھی کہ یہ جانور اس شخص کے ہاں پیدا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے شخص کے حق میں فیصلہ کر دیا تھا۔

519- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ شُرَيْعًا بِالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَكَانَ يُعْطَى شُرَيْعًا عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقًا مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ قاضی شریع کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ بڑی مسجد میں بیٹھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ قاضی شریع کو فیصلہ کرنے کی ذمہ داری کا معاوضہ دیا کرتے تھے اور بیت المال میں سے ادا کیا کرتے تھے۔

520- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَلْبَيْنَةُ الْعَادِلَةُ أَوْلَى مِنَ

الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جھوٹی قسم کے مقابلے میں سچا ثبوت زیادہ بہتر ہے۔

521- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ تَفْسِيرِ ذَلِكَ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّ الرَّجُلِ،

ثُمَّ تَقُومُ الْبَيِّنَةُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ عَلَى حَقِّهِ فَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت دریافت کی انہوں نے فرمایا: ایک شخص دوسرے شخص کے حق کے بارے میں قسم اٹھا لیتا ہے پھر ثبوت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ حقدار کے پاس ہی ہے تو امام کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ ثبوت کے حساب سے فیصلہ کرے۔

522- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَمْسَةُ أَشْيَاءَ إِلَى

الْإِمَامِ: صَلَوةُ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ، وَآخُذُ الصَّدَقَاتِ وَالْحُدُودِ وَالْقَضَاءُ، وَالْقَصَاصُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزوں کی ادائیگی امام کے ذمے ہے (یعنی حکمران کے ذمے ہے) جمعہ کی نماز،

عیدین کی نماز (پڑھانا) صدقات وصول کرنا، حدود قائم کرنا، فیصلہ کرنا اور قصاص دلوانا۔

523- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي دَابَّةٍ بِيَدِ رَجُلٍ ادَّعَاهَا

رَجُلٌ

وَلَا أَحَدَهُمَا شَاهِدَانِ وَلَا آخِرِ ثَلَاثَةِ شُهُودٍ قَالَ: هُوَ بَيْنَهَا عَلَى خُمُسَةِ لِسَابِ الشَّاهِدَيْنِ الْخُمُسَانِ،
وَالصَّاحِبِ الثَّلَاثَةِ ثَلَاثَةَ الْآخُمَاسِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک جانور جو ایک شخص کے پاس ہے اور ایک دوسرا شخص اس پر دعویٰ کر دیتا ہے اور دونوں میں سے ایک کے پاس دو گواہ ہیں اور دوسرے کے پاس تین گواہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان کے درمیان پانچ کے حساب سے ہوگا۔

دو گواہوں والے کو پانچ میں سے دو حصے ملیں گے اور تین گواہوں والے کو پانچ میں سے تین حصے ملیں گے۔

524- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَطَنَهَا خَبِيعًا، فَوَلَدَتْ إِنَاً قَالَ: فَهُوَ ابْنُهُمَا جَمِيعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو وہ دونوں اس کے ساتھ صحبت کر چکے ہوں اور کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ان دونوں کا بچہ شمار ہوگا۔ وہ بچہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس بچے کے وارث بنیں گے اور دیگر معاملات میں وہ ان دونوں کا بیٹا شمار ہوگا۔

525- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي سِتَّةِ غِلْمَةٍ سَبَحُوا فَعَرَقَ أَحَدُهُمْ فِي الْفَرَاتِ، فَشَهِدَ اثْنَانِ عَلَى ثَلَاثَةٍ أَنَّهُمْ أَغْرَقُوهُ، وَشَهِدَ الثَّلَاثَةُ عَلَى الْإِثْنَيْنِ أَنَّهُمْ أَغْرَقَاهُ، فَقَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِخُمُسَيْنِ الدِّيَّةِ عَلَى الثَّلَاثَةِ، وَبِثَلَاثَةِ آخُمَاسِ الدِّيَّةِ عَلَى الْإِثْنَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے چھ بچوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تیر رہے تھے ان میں سے ایک دریائے فرات میں ڈوب گیا۔ باقی پانچ میں سے دو نے تین کے خلاف یہ گواہی دی کہ ان تینوں نے اسے ڈبوایا ہے اور تین نے دو کے خلاف یہ گواہی دی کہ ان دونوں نے اسے ڈبوایا ہے تو امیر المومنین نے دیت کے پانچ حصے کئے۔

پانچ میں سے دو حصوں کی ادائیگی تین آدمیوں پر لازم ہوگی اور پانچ میں سے تین حصوں کی ادائیگی دو آدمیوں پر لازم ہوگی۔

526- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى بِشَهَادَةِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ، وَكَانَتْ قَابِلَةً عَلَى الْوِلَادَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ بِشَهَادَتِهَا وَوَرَثَهُ بِشَهَادَتِهَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیدیا تھا جو ولادت کے وقت موجود تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی گواہی کی وجہ سے اس بچے کی نماز جنازہ بھی پڑھائی تھی اور اس خاتون کی گواہی کی وجہ سے اسے وارث بھی قرار دیا تھا۔

527- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا بَاعَ الرَّجُلُ مَتَاعًا مِنْ رَجُلٍ وَقَبِضَهُ، ثُمَّ أَفْلَسَ قَالَ الْبَائِعُ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدے اور اسے قبضے میں لے اور پھر وہ مفلس ہو جائے تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں: فروخت کرنے والا شخص اس بارے میں قرض دار کی طرح ہوگا۔

528- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ مَتَاعَ الْمُفْلِسِ إِذَا التَّوَى فِي غُرْمَائِهِ، وَإِذَا أَبِي أَنْ يَقْضَى ذِيُونَهُ .

حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مفلس شخص کا سامان فروخت کروادیا کرتے تھے جب وہ قرض خواہوں کو پریشان کرتا تھا اور جب وہ قرض ادا کرنے سے انکار کرتا تھا۔

529- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ فِي النَّفَقَةِ، وَفِي الدِّينِ، وَفِي الْقَصَاصِ، وَفِي الْحُدُودِ، وَفِي جَمِيعِ الْحُقُوقِ، وَكَانَ يَقْبِذُ الدِّعَارَ بِقِيُودِ لَهَا أَقْفَالٌ وَيُؤْكَلُ بِهِمْ مَنْ يَحِلُّهَا لَهُمْ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ مِنْ أَحَدِ الْجَانِبَيْنِ .

حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خرچ ادا نہ کرنے کے نتیجے میں قرض نہ دینے کے نتیجے میں اور قصاص کے نتیجے میں لوگوں کو قید کروادیا تھا اسی طرح حدود کے نتیجے میں اور تمام امور کے نتیجے میں (قید کروادیا کرتے تھے)

حضرت علیؑ کو واکوؤں کو قید کروایا کرتے تھے جن کی زنجیروں پر تالے لگے ہوئے ہوتے تھے انہوں نے ان کے لئے آدمی مقرر کئے ہوئے تھے جو نماز کے اوقات میں ان کو ایک طرف سے کھول دیا کرتے تھے۔

530- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ بَنَى سِجْنًا وَسَمَّاهُ نَافِعًا ثُمَّ بَدَّلَهُ فَنَقَضَهُ وَسَمَّاهُ مُحِيسًا وَجَعَلَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ:

أَلَمْ تَرَانِي كَيْسًا مَكِيْسًا بَنِيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُحِيسًا

حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک جیل بنوائی اور اس کا نام ”نافع“ رکھا۔ پھر انہوں نے مناسب سمجھ کر اسے تبدیل کر دیا اور اس کا نام ”محیس“ رکھا۔ حضرت علیؑ رجز کے طور پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

”کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں کتنا سجدار ہوں میں نے ”نافع“ کے بعد ”محیس“ بنائی ہے۔“

531- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانٍ أَنْ يَحْجَرَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ اشْتَرَى شَيْئًا فَعَبَنَ فِيهِ بِأَمْرِ مُقْرِطٍ .

حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ سے یہ کہا کہ آپ عبد اللہ بن جعفرؓ کو

تصرف کرنے سے روک دیں اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں پتہ چلا تھا کہ انہوں نے کوئی چیز خریدی تھی اور اس میں انہوں نے خاصہ نہیں کیا تھا۔

532- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى فِي الشَّرْبِ أَنَّ أَهْلَ السَّفَلِ أُمَرَاءَ عَلَى أَهْلِ الْعُلُوِّ، وَجَعَلَهُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْحِصَصِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ نیچے والے لوگ اوپر والوں پر غالب ہوں گے۔ انہوں نے اس پانی کو حصوں کے حساب سے تقسیم کیا تھا۔

533- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى فِي الْعَبْدِ يَلْزِمُهُ الدِّينَ، ثُمَّ يَعْتَقَهُ سَيِّدُهُ أَنَّ السَّيِّدَ ضَامِنٌ لِدِينِهِ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ بِاللِّدِينِ، وَإِنْ كَانَ أَعْتَقَهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ بِاللِّدِينِ ضَمِنَ لِيَمْتِهِ لِلْغَرَمَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو اپنے اوپر قرض لازم کر لیتا ہے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے تو وہ آقا اس کے قرض کا ضامن ہوگا اگر اس کو اس کے قرض کا علم ہوتا ہے لیکن اگر وہ اسے آزاد کر دے اور اسے قرض کا علم نہیں ہوتا تو وہ اس کی قیمت کو قرض خواہوں میں دینے کا ضامن ہوگا۔

534- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدَ غَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِ السَّيِّدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ، وَمَنْ رَكِبَ دَابَّةً بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا، فَهُوَ ضَامِنٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی دوسرے شخص کی اجازت کے بغیر اس کے غلام سے مدد لے تو وہ ضامن ہوگا اور جس شخص نے کسی دوسرے شخص کی سواری پر اس کی اجازت کے بغیر سواری کی تو وہ ضامن ہوگا۔

535- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ مُسْلِمًا قَتَلَ حَنْزِيرًا لِنَصْرَانِيٍّ، فَضَمِنَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيمَةً وَقَالَ: إِنَّمَا أُعْطِينَاهُمُ الدِّمَّةَ عَلَى أَنْ يَتْرُكُوا يَسْتَحِلُّونَ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَسْتَحِلُّونَ مِنْ قَبْلُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک مسلمان نے عیسائی کے خنزیر کو قتل کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کا ضمان اسے دلویا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے انہیں ذمہ اس شرط پر دیا تھا کہ وہ اپنے دین میں ان چیزوں کو بدستور حلال سمجھیں گے جنہیں وہ اس سے پہلے حلال سمجھتے تھے۔

536- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: دِبَاغُ الْإِهَابِ طُحُورَةٌ وَإِنْ كَانَ مَيْتَةً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ فرماتے ہیں: کھال دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے اگرچہ مردار کی

ہو۔

537- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ أَخَذَ شَاهِدَ الزُّورِ فَقَرَأَهُ، وَطَافَ بِهِ فِي حَبِّهِ وَشَهْرِهِ، وَنَهَى أَنْ يُسْتَشْهَدَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے جھوٹی گواہی دینے والے ایک شخص کو پکڑ کر سزا دی تھی اور اس کے قبیلے اور شہر میں اس کا چکر لگوا دیا تھا اور اس سے گواہی لینے سے منع کر دیا تھا۔

538- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي نِكَاحٍ وَلَا طَلَاقٍ، وَلَا حَدٍّ، وَلَا قِصَاصٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نکاح، طلاق، حد، قصاص میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

539- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَةً فَيَخْتَلِفَانِ فِي مَتَاعِ الْبَيْتِ فَقَضَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ يَكُونُ لِلرِّجَالِ، فَهُوَ لِلرِّجَالِ، وَمَا كَانَ يَكُونُ لِلنِّسَاءِ، فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ يَكُونُ لِلنِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور گھر کے سامان کے بارے میں میاں بیوی کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا جو سامان مردوں کے لئے مخصوص ہو وہ شوہر کو ملے گا اور جو خواتین کے لئے مخصوص ہو وہ بیوی کو ملے گا اور جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہو وہ ان دونوں کے درمیان نصف، نصف تقسیم ہو جائے گا۔



کِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان



بَابُ: فَضْلُ النِّكَاحِ وَمَا جَاءَ فِي ذَلِكَ

باب 172: نکاح کی فضیلت اور اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

540- حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَزَوُّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِّرُ بِكُمْ الْأَمَمَ".

حدیث 540:-

اخرجه الإمام الإسفرائینی فی "مستخرج أبی عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ النِّكَاحِ وَمَا شَاكِلُهُ بِأَبِ ذَكْرِ حَضَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -عَلَى تَزْوِيجِ الْأَنْكَارِ الْوُدُودِ الْوُلُودُ رقم الحديث: 3246

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 8960

اخرجه البيهقي فی "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب الترغيب في النكاح رقم الحديث: 4281

اخرجه الطبراني فی "المعجم الأوسط" فی جزء 5 من اسمه محمد رقم الحديث: 5099

اخرجه الحاكم النيسابوري فی "المستدرک" فی: كتاب النكاح رقم الحديث: 2685.

اخرجه الطبراني فی "المعجم الأوسط" فی جزء 6 رقم الحديث: 5746

اخرجه الطبراني فی "المعجم الكبير" فی باب البیم معقل بن یسار یکنی أبا علی رقم الحديث: 508

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی كتاب النكاح فی (1) باب ما جاء فی فضل النكاح رقم الحديث: 1846

اخرجه البيهقي فی "السنن الكبرى" فی كتاب النكاح باب الرغبة فی النكاح رقم الحديث: 13235

اخرجه النسائي فی "السنن الكبرى" فی كتاب النكاح فی باب 14 النهی عن تزویج المرأة التي لا تلد رقم الحديث: 5342

اخرجه النسائي فی "المجتبی من السنن" فی كتاب النكاح فی باب 11 كراهية تزویج العقیم رقم الحديث: 3227

اخرجه البيهقي فی "شعب الإيمان" فی السابع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب فی تحریم الفروج وما يجب من التعفف عنها فصل فی

الترغيب فی النكاح لما فیہ من العون علی حفظ الفرج رقم الحديث: 5485

اخرجه سعيد بن منصور فی "السنن" فی كتاب الوصايا باب الترغيب فی النكاح رقم الحديث: 473

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المكثرين من الصحابة (مسند أنس بن مالك رضي الله عنه رقم الحديث: 12634

اخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب النكاح فی رقم الحديث: 4028

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شادی کرو کیونکہ میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

541- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا نَظَرَ الْعَبْدُ إِلَى وَجْهِ زَوْجِهِ، وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ اللَّهُ إِلَهُمَا نَظَرَ رَحْمَةً، فَإِذَا أَخَذَ بِكِفِّهَا، وَأَخَذَتْ بِكِفِّهِ تَسَاقَطَتْ دُنُوبُهُمَا مِنْ خِلَالِ أَصَابِعِهِمَا فَإِذَا تَغَشَّاهَا حَفَّتْ بِهِمَا الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَكَانَتْ كُلُّ لَذَّةٍ وَكُلُّ شَهْوَةٍ حَسَنَاتٍ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ فَإِذَا حَمَلَتْ كَانَ لَهَا أَجْرُ الْمُصَلِّي الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ تَعْلَمْ نَفْسٌ مَّا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قَرَّةٍ أَعْيَنٍ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بندہ اپنی بیوی کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اور وہ عورت اس کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے۔ جب بندہ بیوی کی ہتھیلی کو پکڑتا ہے اور وہ عورت اس کی ہتھیلی کو پکڑتی ہے تو ان کی انگلیوں کے درمیان میں سے ان دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جب بندہ اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو فرشتے زمین سے لے کر آسمان تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ہر لذت اور ہر شہوت ان کے لئے پہاڑوں کی مانند نیکیوں کی طرح ہوتی ہے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے نمازی، روزے دار، قیام کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند اجر و ثواب ملتا ہے اور پھر جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے (جنت میں) کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے (یعنی اسے جنت نصیب ہوگئی)

542- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ النِّسَاءِ الْوَلُودُ الْوَدُودُ الَّتِي إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ، وَإِذَا غَبَّتْ عَنْهَا حَفِظْتَكَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین خواتین وہ ہیں جو بچے پیدا کرنے کی (صلاحیت رکھتی ہوں) محبت کرنے والی ہوں جب تم ان کی طرف دیکھو تو وہ تمہیں خوش کر دیں اور جب تم ان کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تمہاری حفاظت کریں۔



بَابُ: الْمَهْوَرُ

باب 173: مہر کا بیان

543- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَكُونُ مَهْرٌ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ لَيْسَ نِكَاحُ الْحَلَالِ مِثْلَ مَهْرِ الْبَغِيِّ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ حلال نکاح، فاحشہ عورت کے معاوضے کی طرح نہیں ہوتا۔

544- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَحِلُّ فَرْجٌ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہر کے بغیر شرمگاہ حلال نہیں ہوتی۔

545- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَنْكَحَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى اثْنَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنُصْفٍ مِنْ فِصَّةٍ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے ساتھ چاندی

حدیث 543:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث موقوفاً

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الصداق باب ما يجوز أن يكون مهرًا: رقم الحديث: 14166

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الصداق باب ما يجوز أن يكون مهرًا: رقم الحديث: 14167

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب السركة باب ما جاء عن الصحابة رضي الله عنهم فيما يجب به القطع: رقم الحديث: 16971

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحدود والديات وغيره: رقم الحديث: 349

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب النكاح: في (باب المهر: رقم الحديث: 13

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب النكاح: في (باب المهر: رقم الحديث: 14

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب النكاح: في (باب المهر: رقم الحديث: 16

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب النكاح: في (باب المهر: رقم الحديث: 20

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب النكاح (باب غلاء الصداق: رقم الحديث: 10416

حدیث 545:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث موقوفاً

اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه: رقم الحديث: 470

اخرجه الإمام البوصهري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب النكاح باب ما على الزوجين من الخدمة: رقم الحديث: 3271

اخرجه الحق الهندي في "كنز العمال" في كتاب الفضائل من قسم الأفعال نكاح فاطمة رضي الله عنها: رقم الحديث: 37743

کے ساڑھے بارہ اوقیہ بطور مہر کے عوض میں کی تھی۔

546- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا نَكَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ أَوْ قِيَّةً فِضَّةً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی خاتون کے ساتھ نکاح کیا وہ بارہ اوقیہ چاندی (مہر) کے عوض میں تھا۔

547- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَغَالُوا فِي مَهْرِ النِّسَاءِ فَتَكُونَ عِدَاوَةً .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خواتین کے مہر میں زیادتی نہ کرو ورنہ یہ بات (آپس میں) ناچاقی کا باعث ہوگی۔

548- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجَهَا، وَدَخَلَ بِهَا وَاسْمُيْ لَهَا مَهْرًا وَاسْمُيْ لِمَهْرِهَا أَجَلًا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا أَجَلَ لَكَ فِي مَهْرِهَا إِذَا دَخَلْتَ بِهَا فَحَقَّقَهَا حَالًا فَإِنَّ إِلَيْهَا حَقَّهَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک خاتون ان کے پاس آئی ایک شخص نے اس کے ساتھ شادی کی تھی اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی تھی۔ اس کا مہر بھی طے کر دیا تھا اس مہر کی ادائیگی کی مدت بھی طے کر دی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کے مہر کے حوالے سے تمہارے لئے کوئی مدت نہیں ہے جب تم اس کے ساتھ صحبت کر چکے ہو مہر اس کا حق ہے تم اسے اس کا حق ادا کرو۔

549- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ

حدیث 546:-

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث موقوفاً

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح، في باب 66 القسط في الأصدقة رقم الحديث: 3349

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح، في باب 66 التزويج على اثنتي عشرة أوقية رقم الحديث: 5511

اخرجه الترمذی في "سننه" في كتاب النكاح - 22 باب منه رقم الحديث: 1114

اخرجه الطحاوی في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن عمر رضي الله عنه من نهيه أن يغالي في صدقات النساء، ومن احتجاجة في ذلك بأصدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء، ومن أصدقة أزواج بناته بناته رقم الحديث: 4420

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه رقم الحديث: 285

اخرجه الحميدي في "مسند الحميدي" في باب أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 23

اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في كتاب الوصايا باب ما جاء في الصداق رقم الحديث: 575

اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في كتاب الوصايا باب ما جاء في الصداق رقم الحديث: 581

يَوْضُ لَهَا صِدَاقًا ثُمَّ تَوَفَّى قَبْلَ الْفَرَضِ لَهَا وَقَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَهَا الْيَمِيرَاتُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَا صِدَاقَ لَهَا .
حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے لئے کوئی مہر مقرر نہیں کرتا اور وہ مہر مقرر کرنے سے پہلے اور اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عورت کو وراثت میں سے حصہ ملے گا۔ وہ عدت بسر کرے گی البتہ اسے مہر نہیں ملے گا۔



بَابُ: الْوَلِيِّ وَالشَّهْوُذُ فِي النِّكَاحِ

باب 174: نکاح میں سرپرست اور گواہوں کا بیان



550- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَشَاهِدَيْنِ، لَيْسَ بِالْدَّرْهِمِ وَلَا بِالْدَّرْهَمَيْنِ، وَلَا الْيَوْمَ وَلَا الْيَوْمَيْنِ شِبْهَ السَّفَاحِ، وَلَا شَرْطُ فِي نِكَاحٍ .
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک سرپرست اور دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا اور نہ ہی ایک یا دو درہم (مقرر کرنے پر) درست ہوتا ہے اور نہ ہی ایک یا دو یوم (یعنی دو دن کی شادی) کی شرط پر مقرر ہوتا ہے جو سفاح (وقتی آرزو پوری کرنے) سے مشابہت رکھتا ہو اور نکاح میں کوئی شرط نہیں ہوتی۔

551- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ عَامَ خَيْبَرَ .

حدیث 551:

خرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب نكاح المتعة' رقم الحديث: 4463

خرجه الإمام الإسفرائيني في "مستخرج أبي عوانة" مُبْتَدَأُ كِتَابِ النِّكَاحِ وَمَا شَاكِلُهُ بَابُ بَيَانِ إِنْطَالِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ' رقم الحديث: 3289

أخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2' رقم الحديث: 1794

أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب النكاح' في (44) باب النهي عن نكاح المتعة' رقم الحديث: 1961

أخرجه الإمام مالك في "الموطأ" برواية المصمودي' في كتاب النكاح (18) باب نكاح المتعة' رقم الحديث: 1129

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب السون سيرة بن معبد بن عوسجة الجهني' رقم الحديث: 6530

أخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: المغازی' في 36- باب غزوة خيبر' رقم الحديث: 3979

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب النكاح' في باب نكاح المتعة' رقم الحديث: 4140

أخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب الصيد والذبائح' في باب (31) تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية' رقم الحديث: 4334

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الصيد والذبائح' في باب 34 تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية' رقم الحديث: 4846

أخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب النكاح (16) باب النهي عن متعة النساء' رقم الحديث: 2196

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے سال ”نکاح متعہ“ سے منع کر دیا تھا۔

552- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُسْتَأْمَرُ الْآيِمُ فِي نَفْسِهَا قَالُوا فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيُ قَالَ: إِذْنُهَا صُمَاتُهَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ یا طلاق یافتہ سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی لوگوں نے عرض کی کنواری لڑکی تو شرما جاتی ہے نبی اکرم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی۔

553- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ، ثُمَّ بَلَغَتْ، ثُمَّ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى وَإِنْ كَانَتْ كَبِيرَةً فَكِرْهَتْ لَمْ يَلْزِمَهَا النِّكَاحُ .

(بقیہ تخریج حدیث 551) أخرجه الترمذی فی ”سننه“ فی کتاب النکاح - 28 باب ما جاء فی تحریم نکاح المتعہ رقم الحدیث: 1121

أخرجه البيهقي فی ”السنن الكبرى“ فی کتاب النکاح باب نکاح المتعہ رقم الحدیث: 13925

أخرجه أحمد بن حنبل فی ”المسند“ فی مسند البکیمین (حدیث سيرة بن معبد رضى الله عنه رقم الحدیث: 15386

أخرجه الموصلي فی ”مسند أبي يعلى“ فی مسند علی بن أبی طالب رضى الله عنه رقم الحدیث: 576

أخرجه مسلم فی ”صحيحه“ فی کتاب النکاح فی - 3 باب نکاح النکح وبيان أنه أبيض ثم نكح ثم أبيض ثم نكح واستقر تحريره إلى يوم النكاح رقم الحدیث: 3492

أخرجه الطيالسي فی ”مسند الطيالسي“ (فی باب 4) أحاديث علی بن أبی طالب رقم الحدیث: 111

أخرجه أبو عمرو التيسابوري فی ”مسند الشافعي“ (ومن كتاب اختلاف الحديث وترك البعاد منها رقم الحدیث: 784

أخرجه الحميدي فی ”مسند الحميدي“ (فی باب 4) أحاديث علی بن أبی طالب رضى الله عنه رقم الحدیث: 37

أخرجه المتقي الهندي فی ”كنز العمال“ فی حرف النون من قسم الأفعال كتاب النکاح محررات النکاح رقم الحدیث: 45727

أخرجه سعيد بن منصور فی ”السنن“ فی كتاب الوصايا باب ما جاء فی المتعہ رقم الحدیث: 815

حدیث 552:

أخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

أخرجه البغاري فی ”صحيحه“ فی كتاب: النکاح فی - 42 باب لا ينكح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاها رقم الحدیث: 4843

أخرجه البغاري فی ”صحيحه“ فی كتاب: الحيل فی - 10 باب فی النکاح رقم الحدیث: 6569

أخرجه الإمام السيوطي فی ”جمع الجوامع أو الجامع الكبير“ المحلى من اللام رقم الحدیث: 1066

أخرجه الطبراني فی ”المعجم الأوسط“ فی من اسبه مقدم رقم الحدیث: 8820

أخرجه النسائي فی ”المجتبى من السنن“ فی كتاب النکاح فی باب 34 إذن البكر رقم الحدیث: 3267

أخرجه النسائي فی ”السنن الكبرى“ فی كتاب النکاح فی باب 30 إذن البكر رقم الحدیث: 5377

أخرجه البيهقي فی ”السنن الكبرى“ فی كتاب النکاح باب إذن البكر الصمت واذن الثيب الكلام رقم الحدیث: 13478

أخرجه أحمد بن حنبل فی ”المسند“ فی مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضى الله عنه رقم الحدیث: 9603

أخرجه مسلم فی ”صحيحه“ فی كتاب النکاح فی - 9 باب استؤذان الثيب فی النکاح بالنطق والبكر بالسكوت رقم الحدیث: 3538

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ جب کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرے جو کم سن ہو پھر وہ بالغ ہو جائے تو نکاح درست ہوگا اسے اس کو مسترد کرنے کا اختیار نہیں ہوگا لیکن اگر وہ بڑی ہو (اور اس وقت شادی ہو) اور وہ اس کو ناپسند کرے تو نکاح لازم نہیں ہوگا۔

554- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ عَلَى الْيَتَامَى إِلَّا بِالْأَبَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ کم سن بچوں کا نکاح صرف ان کے آباؤ اجداد کر سکتے ہیں۔



بَابُ: مَنْ لَا يَحِلُّ نِكَاحُهُ مِنْ قَرَابَاتِ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ

باب 175: شوہر اور بیوی کے جن قریبی رشتے داروں کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے



555- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ النَّسَبِ نَعْمًا، وَمِنْ الصَّهْرِ سَبْعًا، فَإِمَّا السَّبْعُ مِنَ النَّسَبِ فَهِيَ الْأُمُّ وَالْإِبْنَةُ وَالْأُخْتُ، وَبِنْتُ الْأَخِ، وَبِنْتُ الْأَخْتِ، وَالْعَمَةُ وَالْخَالََةُ، وَالسَّبْعُ مِنَ الصَّهْرِ فَأُمُّرَأَةُ الْأَبِ وَأُمُّرَأَةُ الْإِبْنِ، وَأُمُّ الْمَرْأَةِ دَخَلَ بِالْإِبْنَةِ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَابْنَةُ الزَّوْجَةِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِأُمِّهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا، فَهِيَ حَلَالٌ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ وَالْأُمِّ مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَالْأُخْتُ مِنَ الرِّضَاعَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ نے نسب کے اعتبار سے سات رشتے داروں کو حرام قرار دیا ہے اور سرالی رشتے کے اعتبار سے بھی سات رشتوں کو حرام قرار دیا ہے جہاں تک نسب سے تعلق رکھنے والے سات رشتے داروں کا تعلق ہے زنان میں ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی، بھانجی، پھوپھی، خالہ شامل ہیں۔ جہاں تک سرالی سات رشتوں کا تعلق ہے تو اس میں اورت کا باپ، عورت کا بیٹا، عورت کی ماں خواہ اس ماں کی بیٹی کے ساتھ صحبت کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو اور بیوی کی بیٹی اگر اس بیٹی کی ماں کے ساتھ صحبت کی گئی ہو اگر اس کی ماں کے ساتھ صحبت نہیں کی گئی تو وہ بیٹی حلال ہوگی۔ دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح کرنا یا رضاعی ماں کے ساتھ نکاح کرنا یا رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کرنا (حرام) ہے۔

556- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْزَوِجَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلَى خَالَتِهَا، وَلَا عَلَى ابْنَةِ أُخِيَّتِهَا، وَلَا عَلَى ابْنَةِ أُخْتِهَا لَا

الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى، وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی عورت کی پھوپھی نکاح میں ہو تو اس عورت کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی خالہ (پہلے نکاح میں موجود ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی بھینجی (پہلے سے نکاح میں ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا اس کی بھانجی (پہلے سے نکاح میں ہو) تو اس کے ساتھ شادی نہیں کی جائے گی یا بڑی بہن (پہلے سے نکاح میں ہو) تو چھوٹی بہن سے شادی نہیں کی جائے گی یا چھوٹی بہن (پہلے سے نکاح میں ہو) تو بڑی بہن سے شادی نہیں کی جائے گی۔

557- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ

اُخْتَيْنِ مِنَ الْإِمَاءِ .

حدیث 556:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجمع بين العيتين ، والجمع بين العالتين ، وعن الجمع بين الخالة والعمة رقم الحديث: 5205

اخرجه البيهقي في "معركة السنن والآثار" كتاب التفليس باب التفليس رقم الحديث: 3730

اخرجه البزار في "مسنده" في: المجلد الأول في: مسند علي بن أبي طالب رقم الحديث: 888.

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام رقم الحديث: 1073

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 1 رقم الحديث: 973

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب رقم الحديث: 11805

اخرجه الطبراني في "الروض الداني أو المعجم الصغير" في (باب من اسمه إبراهيم) رقم الحديث: 240

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح في باب 47 الجمع بين المرأة وعمتها رقم الحديث: 3292

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح في باب 44 تحريم الجمع بين المرأة وعمتها رقم الحديث: 5424

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح باب ما جاء في الجمع بين المرأة وعمتها وبين خالتها رقم الحديث: 13724

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب النكاح في (31) باب لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها رقم الحديث: 1929

اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في كتاب الوصايا باب ما جاء في الرجل لا ينكح امرأة على عمتها ولا خالتها رقم الحديث: 630

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب النكاح في 4- باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح رقم الحديث: 3506

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه) رقم الحديث: 577

اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في حديث ميمونة زوج النبي -صلى الله عليه وسلم- رقم الحديث: 7225

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب النكاح في: رقم الحديث: 4068

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب النكاح في البراءة تنكح على عمتها أو خالتها رقم الحديث: 16760

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في الباب الرابع في أحكام النكاح وما يتعلق به الفصل الرابع في محرمات النكاح رقم الحديث: 44746

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کنیزوں میں سے دو بہنوں کو ایک ساتھ جمع کرنا (دونوں کے ساتھ صحبت کرنا) حرام ہے۔



بَابُ: نِكَاحُ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

باب 176: کنیزوں اور غلاموں کا نکاح



558- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لَا تُتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُتَزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ، وَلَا يُتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّةَ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ، وَتُتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ مِنَ الْقَسَمِ، وَلِلْأَمَةِ يَوْمٌ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز سے شادی نہیں کی جاسکتی البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے۔

کوئی مسلمان شخص یہودی عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا اور کسی عیسائی عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا جبکہ پہلی بیوی مسلمان ہو لیکن اگر پہلی بیوی مسلمان یا عیسائی ہو تو پھر مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ تقسیم میں آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا

559- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلِيهِ فَهُوَ زَانٍ".

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور زنا کرنے والا شمار ہوگا۔

560- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يُتَزَوَّجُ الْعَبْدُ أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْنِ، وَلَا الْحُرُّ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غلام دو سے زیادہ عورتوں سے شادی نہیں کر سکتا اور آزاد شخص چار عورتوں سے زیادہ

شادی نہیں کر سکتا۔

561- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدِي تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِي فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَرَّقْ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهِ: طَلِّقْهَا يَا عَبْدُو اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْسَّيِّدِ: قَدْ أَجَزْتَ النِّكَاحَ، فَإِنْ شِئْتَ أَتَيْهَا الْعَبْدُ فَطَلِّقْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَمْسِكْ .

حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرے غلام نے میری اجازت کے بغیر شادی کر لی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا: تم ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادو۔ آقا نے اپنے غلام سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دیدو اے اللہ کے دشمن! حضرت علیؓ نے آقا سے کہا: تم نے طلاق کو درست قرار دیدیا ہے اے غلام! اب اگر تم چاہو تو اسے طلاق دو اور اگر چاہو تو اسے طلاق نہ دو۔

562- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صِدَاقَهَا،

حدیث 562:۔

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب الحاء (باب من اسبه الحسین) رقم الحدیث: 386

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 5 (من اسبه محمد) رقم الحدیث: 5358

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخیرة المہرة" کتاب النکاح باب ما جاء فی الولیمة رقم الحدیث: 3287

اخرجه البیهقی فی "معرفة السنن والآثار" کتاب النکاح باب إنکاح العبد ونکاحهم رقم الحدیث: 4342

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" فی ذکر أزواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیفة بنت حنی بن أخطب زوج النبی رقم الحدیث: 178

اخرجه البیهقی فی "السنن الکبری" فی کتاب النکاح باب ما روى من أنه تزوج صلیفة وجعل عتقها صداقها رقم الحدیث: 13144

اخرجه ابن ماجہ فی "سننه" فی کتاب النکاح فی (42) باب الرجل یعتق أمة ثم یتزوجها رقم الحدیث: 1957

اخرجه النسائی فی "السنن الکبری" فی کتاب السور فی باب (14) الغارة والبیات رقم الحدیث: 8597

اخرجه الدارقطنی فی "سننه" فی کتاب النکاح فی (باب المهر) رقم الحدیث: 149

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب النکاح-23 باب ما جاء فی الرجل یعتق الأمة ثم یتزوجها رقم الحدیث: 1115

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب النکاح (45) باب فی الأمة یجعل عتقها صداقها رقم الحدیث: 2243

اخرجه البخاری فی "صحیحه" فی کتاب النکاح فی -14 باب من جعل عتق الأمة صداقها رقم الحدیث: 4798

اخرجه البستی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب النکاح فی رقم الحدیث: 4063

اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب النکاح فی (5) باب الرجل یعتق أمة علی أن عتقها صداقها رقم الحدیث: 3977

اخرجه ابن ہمام الصنعانی فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب الطلاق باب عتقها صداقها رقم الحدیث: 13107

اخرجه مسلم فی "صحیحه" فی کتاب النکاح فی -14 باب قُضِلَتْ إِمَّتُهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رقم الحدیث: 3569

اخرجه الطیالسی فی "مسند الطیالسی" فی باب 1 ما روى عنه قتادة رضي الله عنه رقم الحدیث: 1991

اخرجه البوصلی فی "مسند أبي يعلى" فی قتادة عن أنس رقم الحدیث: 3050

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا۔

563- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَنْسِرِيَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَلَا يَحِلُّ فَرْجُ إِلَّا يَنْكَاحَ أَوْ مِلْكَ يَمِينٍ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے غلام کے بارے میں دریافت کیا، کیا اس کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز بنائے (یعنی کنیز خرید کر اس کے ساتھ آقا کے طور پر صحبت کرے) انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں“ اور اپنی بیویوں اور اپنی زیر ملکیت (کنیزوں) کے حوالے سے انہیں کوئی ملامت نہیں ہوتی۔

شرمگاہ صرف نکاح کی صورت میں حلال ہوتی ہے یا ملکیت کی وجہ سے حلال ہوتی ہے۔



بَابُ: الْأَكْفَاءُ

باب 177: کفو کا بیان

...—...—...—...

564- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ نِكَاحِ الْأَكْفَاءِ؟ فَقَالَ: النَّاسُ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ لِبَعْضٍ عَرَبِيُّهُمْ وَعَجَمِيُّهُمْ قَرَشِيَّتُهُمْ وَهَاشِمِيَّتُهُمْ إِذَا اسْلَمُوا وَآمَنُوا قَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، لَهُمْ مَأْنَاءٌ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْنَا، دِمَاؤُهُمْ وَاحِدَةٌ وَدِيَانَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، وَفَرَائِصُهُمْ وَاحِدَةٌ، لَيْسَ لِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا فَإِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ جَمِيعًا الْعَرَبِيَّ وَالْعَجَمِيَّ أَنْ يَنْكِحُوا بَنَاتِ الْمُشْرِكِينَ جَمِيعًا عَرَبِيَّتُهُمْ وَعَجَمِيَّتُهُمْ إِذَا اسْلَمُوا،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو کفو میں نکاح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ ایک دوسرے کا کفو ہیں۔ اس میں عربی، عجمی، قریشی، یا عجمی سب شامل ہیں۔ جب یہ مسلمان ہو جائیں اور ایمان لے آئیں اور

ان کا دین ایک ہو ان کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور ان پر وہی فرائض لازم ہوں گے جو ہم پر لازم ہیں ان کا خون ایک جیسی حیثیت رکھتا ہے ان کی نیت ایک جیسی ہوگی۔ ان کے فرائض ایک جیسے ہوں گے۔ اس حوالے سے ان کو ایک دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم مشرک مردوں کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہو جائیں۔“
تو اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کے لئے اجازت دی ہے خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں کہ وہ مشرکین کی (مسلمان) لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں۔ وہ سب خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں جب کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

565- وَقَدْ تَزَوَّجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَهُوَ مَوْلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَرَشِيَّةً،

تَزَوَّجَ بِلَالُ هَالَةَ بِنْتِ عَوْفٍ أُخْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

وَتَزَوَّجَ زَيْقُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَةَ بِنْتِ بَشْرِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ،

وَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ بِنْتًا لِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ،

وَتَزَوَّجَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ أُخْتًا لِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، وَتَزَوَّجَ أَبُو مَجْدَامٍ بْنُ أَبِي فُكَيْهَةَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي زُهْرَةَ

آثارِ صحابہؓ

حضرت زید بن حارثہؓ نے جو ایک غلام تھے سیدہ زینب بنت جحشؓ کے ساتھ شادی کی تھی جو قریشی خاتون تھیں۔

حضرت بلالؓ نے ہالہ بنت عوف کے ساتھ شادی کی تھی جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی بہن تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کے غلام رزق نے عمرہ بنت بشر بن ابوالعاص بن امیہ کے ساتھ شادی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جو حضرت معاویہؓ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عمرو بن حریث کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کی تھی۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمرو بن حریث کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی۔

ابو جہزم نے بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی۔

566- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَأَلْنَا أَهْلَ النِّخْوَةِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْنَا: أَخْبِرُونَا عَنْ

نِكَاحِ الْعَجَمِيِّ لِلْعَرَبِيَّةِ حَرَامٌ هُوَ أَمْ حَلَالٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَلَالٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَرَامٌ، فَقُلْنَا لَهُمْ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ

وَلَدَتْ وَلَدًا هَلْ يَتَبَنَّى نَسَبُهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ قُلْنَا: إِذَا حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَتَبَنَّى نَسَبُهُ، أَرَأَيْتُمْ إِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ؟ أَرَأَيْتُمْ إِنْ دَخَلَ بِهَا هَلْ يَكُونُ لَهَا الْمُسْمَى أَوْ مَهْرٌ مِثْلُهَا؟ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

دَخَلَ بِهَا هَذَا الْأَعْجَمِيُّ هَلْ يَحِلُّ لَهَا ذَلِكَ الزَّوْجُ الَّذِي قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا؟ أَرَأَيْتُمْ إِنْ مَاتَ وَلَهُ مَالٌ هَلْ تَوَرَّثَتْهَا

مِنْهُ؟ أَرَأَيْتُمْ إِنْ رَضِيَ بِهَذَا أَبُوْهَا أَوْ أَخُوْهَا هَلْ هُوَ جَائِزٌ وَبَاطِلٌ هَذَا كُلُّهُ جَائِزٌ وَهُوَ نِكَاحٌ حَلَالٌ .

آراء امام زید زین العابدین

امام زید بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم بددماغ اور تکبر کرنے والے اہل عرب سے یہ سوال کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بتاؤ کہ کسی عجمی شخص کا کسی عربی عورت کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے یا حلال ہے۔ تو ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہ حلال ہے اور کوئی یہ کہے گا یہ حرام ہے۔

ہم ان سے یہ کہیں گے تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عورت بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کا نسب ثابت ہوگا تو وہ جواب دیں گے جی ہاں۔ تو ہم یہ کہیں گے پھر وہ نکاح حلال ہوا اگر حرام ہوتا تو اس بچے کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر مرد اس عورت کو صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو اس عورت کو نصف مہر ملے گا۔

تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو کیا اسے طے شدہ مہر یا مہر مثل ملے گا؟
تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو کیا اس عجمی شخص کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس عورت کو تین طلاقیں دیدے؟
تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عجمی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اس کا مال بھی ہوتا ہے تو کیا تم لوگ اس عورت کو اس شخص کا وارث قرار دو گے۔

تمہارا کیا خیال ہے اگر اس نکاح کے ساتھ اس عورت کا بھائی یا باپ راضی ہو جائے تو کیا یہ نکاح جائز ہوگا یا باطل ہوگا۔
جب یہ سب صورتیں جائز ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نکاح حلال ہے۔



بَابُ: نِكَاحِ أَهْلِ الْكُفْرِ

باب 178: اہل کفر کے ساتھ نکاح کرنا

...—...—...

567-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ، وَلَا يَتَزَوَّجُ الْمَجُوسِيَّةَ وَلَا الْمَشْرِكَةَ، وَكَرِهَ اللَّهُ عَنْهُ نِكَاحَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَالنَّصَارَى الْعَرَبِ وَقَالَ: لَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمان شخص یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن وہ مجوسی یا مشرک

عورت کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل عرب کے عیسائیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ لوگ درحقیقت اہل کتاب نہیں ہیں۔

568- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْيَهُودِيِّ تَسْلِيمُ امْرَأَتِهِ إِنْ أَسْلَمَا كَانَا عَلَى النِّكَاحِ، وَإِنْ أَسْلَمَ هُوَ وَلَمْ تُسَلِّمْ امْرَأَتُهُ كَانَا عَلَى النِّكَاحِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے یہودی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی بیوی مسلمان ہو جاتی ہے اگر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں تو دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے اگر مرد مسلمان ہو جاتا ہے اور عورت مسلمان نہیں ہوتی تو بھی یہ اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے۔

569- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي مَجُوسِيٍّ لَهُ ابْنَةٌ ابْنٌ، وَلَهُ ابْنٌ آخَرُ فَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَهُ، ثُمَّ أَسْلَمُوا جَمِيعًا فَخَطَبَهَا ابْنُ عَمِّهَا فَجَاؤُا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: إِنْ كَانَ الْجَدُّ دَخَلَ بِهَا لَمْ تَحِلْ لِابْنِ عَمِّهَا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَلَّتْ لَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے مجوسی کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی ایک پوتی ہے اور اس کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ اپنی پوتی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر وہ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اس کا چچا زاد اس لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے۔ یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں فرمایا: اگر دادا نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو وہ اس کے چچا زاد کے لئے جائز نہیں ہوگی۔ اگر دادا نے صحبت نہیں کی تھی تو وہ اس کے لئے جائز ہوگی۔



بَابُ: الْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب 179: بیویوں کے درمیان عدل سے کام لینا



570- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

“وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ”

قَالَ هَذَا فِي الْحُبِّ وَالْجَمَاعِ، وَأَمَّا النِّفَقَةُ وَالْكِسُوفَةُ وَالْيَتُوتَةُ فَلَا بَدَّ مِنَ الْعَدْلِ فِي ذَلِكَ، وَلَا حَظٌّ لِلْسَّرَارِيِّ فِي ذَلِكَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

”تم یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ تم اپنی بیویوں کے درمیان عدل سے کام لو اگرچہ تمہیں اس کا لالچ ہو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ محبت اور صحبت کرنے کے بارے میں ہے جہاں تک خرچ، کپڑوں اور رہائش کا تعلق ہے اس بارے میں عدل کرنا ضروری ہے اور اس بارے میں کینروں کا کوئی حق نہیں ہے۔

571- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ بَكْرًا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ نَثِيًّا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کنواری اہلیہ کے ساتھ شادی کی تھی تو آپ نے سات دن ان کے ساتھ قیام کیا تھا اور جب آپ شیبہ خاتون کے ساتھ شادی کرتے تھے تو تین دن تک ان کے ساتھ قیام کرتے تھے۔



بَابُ: النِّفَقَةُ عَلَى الزَّوْجَةِ

باب 180: بیوی پر خرچ کرنا

...—...—...—...

572- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِي نَفَقَتِهَا فَقَضَى لَهَا يَنْصِفُ صَاعٍ مِنْ بُرِّ فَيُكَلِّ يَوْمٍ.

حدیث 571:

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهيمزة رقم الحديث: 1632

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب الحال التي يختلف فيها حال النساء رقم الحديث: 4633

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 9 رقم الحديث: 9011

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب القسم والنشوز باب الحال التي يختلف فيها حال النساء رقم الحديث: 14538

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب القسم والنشوز باب الحال التي يختلف فيها حال النساء رقم الحديث: 14540

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الرضاع في 12 باب قدر ما تستجبه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف. رقم الحديث: 3699

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب النكاح - 40 باب ما جاء في القسمة للبكر والثيب رقم الحديث: 1139

اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في كتاب الوصايا باب الإقامة عند البكر والثيب رقم الحديث: 751

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب النكاح في الرجل يتزوج المرأة بكرة أو ثيبا كم يقيم عندها رقم الحديث: 16949

اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب النكاح في 7 باب مقدار ما يقيم الرجل عند الثيب أو البكر إذا تزوجها رقم الحديث: 3999

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک عورت اپنے خرچ کے بارے میں اپنے خاوند سے متعلق مقدمہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے حق میں گندم کے نصف صاع یومیہ کا فیصلہ دیا۔



بَابُ: الْأَحْصَانُ

باب 181: احسان کا بیان



573- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُحْصِنُ الْمُسْلِمُ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلَا بِالْأَمَةِ وَلَا بِالصَّبِيَّةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمان مرد کسی یہودی، عیسائی، کنیزی یا بچی کے ساتھ شادی کرنے سے محسن نہیں ہوتا۔



بَابُ: الْعَيْبُ يَجِدُهُ الرَّجُلُ بِأَمْرَاتِهِ

باب 182: جب کوئی آدمی اپنی بیوی میں عیب پائے



574- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَرُدُّ النِّكَاحُ، مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَذَامِ وَالْجُنُونِ، وَالْبَرَصِ وَالْفَتَقِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں چار خامیوں کی وجہ سے نکاح ختم ہو سکتا ہے۔ جذام، جنون، برص اور شرمگاہ کی بیماری۔

575- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَجَدَهَا عَذِيوًا فَكَّرَ هَتَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی پھر اسے پایا کہ اس کی شرمگاہ میں کوئی بیماری ہے اس کی وجہ سے اس نے اسے ناپسند کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

576- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ خَصِيًّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَهِيَ

لَا تَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمْتَ فَكُفِّرْهُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر کوئی خفی شخص کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس عورت کو اس کا علم نہیں ہوتا پھر جب اسے علم ہوتا ہے تو وہ اس کو ناپسند کرتی ہے تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔



بَابُ: مَسَائِلُ فِي النِّكَاحِ

باب 183: نکاح کے مسائل



577- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الشَّغَارِ،

حدیث 577:

- اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح كتاب الشغار' رقم الحديث: 4458
- اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 8994
- اخرجه البزار في "مسند" في: مسند عمران بن حصين رضي الله عنه' رقم الحديث: 3534.
- اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب النكاح باب الشغار' رقم الحديث: 3237
- اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 4 من اسمه عبد الله' رقم الحديث: 4311
- اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب اليوم من اسمه معاوية' رقم الحديث: 803
- اخرجه الشيباني في "موطأ" الإمام محمد "في: كتاب النكاح باب نكاح الشغار' رقم الحديث: 532
- اخرجه الإمام مالك في "الموطأ" برواية المصودي' في كتاب النكاح (11 باب جامع ما لا يجوز من النكاح' رقم الحديث: 1112
- اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح باب الشغار' رقم الحديث: 13912
- اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح باب الشغار' رقم الحديث: 13913
- اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب النكاح -29 باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار' رقم الحديث: 1124
- اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح' في باب 57 باب النهي عن الشغار' رقم الحديث: 5494
- اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح' في باب 58 تفسير الشغار' رقم الحديث: 5497
- اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح' في باب 60 باب الشغار' رقم الحديث: 3334
- اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح' في باب 61 تفسير الشغار' رقم الحديث: 3337
- اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب النكاح' في باب الشغار' رقم الحديث: 4152
- اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: النكاح' في -29 باب الشغار' رقم الحديث: 4822
- اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الحيل' في -4 باب الحيلة في النكاح' رقم الحديث: 6559
- اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في (تابع مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنه) رقم الحديث: 5819
- اخرجه أحمد بن حنبل في "السنن" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب' رقم الحديث: 4692

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نکاح شغار سے منع کیا ہے۔

578- قَالَ: فَسَأَلْتُ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَفْسِيرِ ذَلِكَ قَالَ: هُوَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِنْتِ الرَّجُلِ عَلَى أَنَّهُ يَزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَا مَهْرَ لَوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دے گا اور دونوں بیویوں میں سے کسی کو کوئی مہر نہیں ملے گا۔

579- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالِ: مَنْ وَطِئَ جَارِيَةً لَأَقْلٍ مِنْ تِسْعِ بَنِينَ فَهُوَ ضَامِنٌ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص نو سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ صحبت کر لے اسے ضمان دینا ہوگا۔

580- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَرَفَّتْ إِلَيْهَا أُخْتُهَا، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَضَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لِلثَّانِيَةِ مَهْرَهَا بِالْوَطِئِ، وَلَا يَقْرُبُ الْأُولَى حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّةَ الْأُخْرَى .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس شخص کے بارے میں جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کرتا ہے اور (غلطی سے) اس کی بہن کو اس کے گھر بچوایا جاتا ہے جبکہ اس شخص کو علم نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: دوسری بہن کو صحبت کئے جانے کی وجہ سے مہر ملے گا اور وہ مرد پہلی عورت کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکے گا جب تک دوسری عورت کی عدت نہیں ختم ہو جاتی۔

(بقیہ تخریج حدیث 577) أخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رقم الحديث: 5289)

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب الشغار' رقم الحديث: 1236)

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب الشغار' رقم الحديث: 1237)

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب النكاح من الإملاء' رقم الحديث: 1733)

أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب النكاح' في 7-باب تحريم نكاح الشغار وبطلانيه' رقم الحديث: 3530

أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب النكاح' في 7-باب تحريم نكاح الشغار وبطلانيه' رقم الحديث: 3532

أخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب النكاح ما قالوا في نكاح الشغار' رقم الحديث: 17507

أخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في حرف النون من قسم الأقوال وفيه كتب النكاح الباب الثالث في آداب النكاح' رقم الحديث: 44566

بَابُ: الرَّضَاعُ

باب 184: رضاعت کا بیان

581- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَنُوقُ إِلَى نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَلَا تَحْطُبُ بَنَاتِ عَمِكَ؟ قَالَ: "وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟" قُلْتُ: ابْنَةُ عَمِكَ حَمْزَةَ قَالَ: إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَا عَلِيُّ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ قریش کی خواتین میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن آپ نے اپنی چچا زادوں کو نکاح کا پیغام نہیں بھجوایا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی پیشکش ہے۔ میں نے جواب دیا: آپ کے چچا حمزہ کی صاحبزادی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اے علی! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے انہیں رشتوں کو حرام قرار دیا ہے جنہیں اس نے اپنی کتاب میں نسب کے حوالے سے حرام قرار دیا ہے۔

582- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ: "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ". قَالَ: الرَّضَاعُ سِتَتَانِ، فَمَا كَانَ مِنْ رَضَاعٍ فِي الْحَوْلَيْنِ حَرَّمَ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَلَا يَحْرُمُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا"،

حدیث 581:

- اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح في باب 50 تحريم بنت الأخ من الرضاعة رقم الحديث: 3306
اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح في باب 46 ما يحرم بالرضاعة رقم الحديث: 5438
اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب النكاح في (34) باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب رقم الحديث: 1938
اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 9032
اخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه رقم الحديث: 381
اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند العشرة المبشرين بالجنة (مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه رقم الحديث: 1096
اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الرضاعة في 3- باب تحريم ابنة الأخ من الرضاعة رقم الحديث: 3654
اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الرضاعة باب ما يجوز من الرضاعة وما لا يجوز رقم الحديث: 3359
اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الرضاعة باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة رقم الحديث: 15390
اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين أحاديث عبد الله بن العباس رقم الحديث: 10697
اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب الطلاق باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب رقم الحديث: 13946
اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الرضاعة من قسم الأفعال رقم الحديث: 15704

فَالْحَمْلُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، وَالرَّضَاعُ حَوْلَانِ كَامِلَانِ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس تک دودھ پلائیں گی یہ حکم ان کے لئے ہے جو رضاعت کو مکمل کرنا چاہتے ہوں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رضاعت دو سال تک ہوتی ہے جو رضاعت دو سال کے دوران ہو وہ حرمت کو ثابت کر دے گی جو دو سال کے بعد ہو وہ حرمت ثابت نہیں کرے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانے کا عمل تیس ماہ ہے۔“

تو حمل چھ ماہ کا ہوتا ہے اور رضاعت مکمل دو سال کی ہوتی ہے۔

583- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُصَّةِ وَالْمُصَّتَيْنِ؟ قَالَ: تَحْرِمُ،

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ؟ فَقَالَ: يَحْرُمُ،

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّةً صَغِيرَةً فَأَرْضَعَتْهَا أُمُّهُ؟ قَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَدْ حُرِّمَتْ

عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِ نِصْفُ صِدَاقِ الصَّبِيَّةِ، وَيَرْجِعُ عَلَى أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ قَدْ تَعَمَّدَتْ الْفَسَادَ .

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِأُمِّ امْرَأَتِهِ؟ قَالَ: قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ،

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایک یا دو گھونٹ (دودھ پی لینے کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حرمت کو ثابت کر دیتے ہیں۔

میں نے ان سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا جس کی وجہ سے عورت کو (دودھ آتا ہے) انہوں نے فرمایا: وہ حرام ہوتا ہے۔ میں نے ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کسن بچی کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس شخص کی ماں اس بچی کو دودھ پلا دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ لڑکی اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی اور اس مرد کو اس بچی کا نصف مہر دینا ہوگا اور اگر اس کی ماں نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا کیا ہے تو وہ اپنی ماں سے اس کا تاوان وصول کرے گا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عورت اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی۔

584- ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْتَنَيْهَا

لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ“

حدیث نبوی ﷺ

پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کی طرف نظر کرے

وہ بنت کی خوشبو نہیں پاسکے گا۔

585- قُلْتُ: فَإِنْ قَبَّلَهَا لِشَهْوَةٍ، أَوْ لَمَسَهَا لِشَهْوَةٍ؟ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ إِلَّا الْغَشْيَانُ

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِأَمْرَأَةٍ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ .

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى خَادِمٍ؟ قَالَ: لَهَا خَادِمٌ وَسَطٌ،

وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلَيْنِ يَدْعِيَانِ امْرَأَةً كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَهُ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ

قَالَ: الشَّهَادَةُ بَاطِلَةٌ، قُلْتُ: فَإِنْ وَقَعَتْ إِحْدَى الشَّهَادَتَيْنِ وَقَعْنَا قَبْلَ الشَّهَادَةِ الْآخَرَى؟ قَالَ: هُوَ أَحَقُّ بِهَا،

وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ يَخْتَلِفَانِ فِي الْمَهْرِ؟ قَالَ: لَهَا مَهْرٌ مِثْلُهَا مِنْ قَوْمِهَا .

میں نے دریافت کیا: اگر وہ اس عورت (اپنی ساس یا اپنی بیوی کی بیٹی) کو شہوت کے ساتھ بوسہ لے لیتا ہے یا شہوت

کے ساتھ چھو لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ اس وقت تک حرام نہیں ہوگی جب تک وہ صحبت نہیں کرتا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے اور پھر اس کے ساتھ شادی

کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایک خادم کی شرط پر (خادم مہر ہونے کے طور پر) کسی عورت

کے ساتھ شادی کر لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس عورت کو درمیانے درجے کا خادم دیا جائے گا۔

میں نے ان سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک عورت کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں (کہ یہ

اس کی بیوی ہے) اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس گواہ موجود ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ اس کی بیوی ہے۔ امام

زیدؒ نے فرمایا: وہ گواہی باطل شمار ہوگی۔

میں نے دریافت کیا: اگر ان دونوں گواہوں میں سے کسی ایک گواہی کے ذریعے پہلے والے وقت کا تعین ہو جاتا ہے کہ

وہ دوسری گواہی کے مقابلے میں پہلے ہے

انہوں نے فرمایا: وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ میں نے ان سے ایسے مرد اور عورت کے بارے میں دریافت کیا جن

کا مہر کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس عورت کو اس کی قوم سے تعلق رکھنے والی (دیگر عورتوں) کی

مانند مہر مثل ملے گا۔

586- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يَخْلُو بِأَمْرَأَةٍ، ثُمَّ

يُطَلِّقُهَا؟ قَالَ: لَهَا الْمَهْرُ إِذَا أَجَافَ الْبَابُ وَأَسْبَلَ السَّتْرُ .

آثار حضرت علیؒ

حضرت علیؒ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ خلوت میں جاتا ہے اور پھر اسے طلاق

دے دیتا ہے حضرت علیؒ فرماتے ہیں: اس عورت کو مہر ملے گا جب وہ دروازہ بند کر دیتا ہے اور پردہ گرا دیتا ہے۔

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان



بَابُ: طَلَاقُ السَّنَةِ

باب 185: سنت طلاق کا بیان



587- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ طَلَاقِ السَّنَةِ؟ قَالَ: هُوَ طَلَاقَانِ طَلَاقٌ تَحِلُّ لَهُ، وَإِنْ لَمْ تَنْكِحْ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَطَلَاقٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ،
أَمَّا الَّتِي تَحِلُّ لَهُ فَهُوَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهِيَ طَاهِرَةٌ مِنَ الْجَمَاعِ وَالْحَيْضِ، ثُمَّ يُمَهِّلُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثًا فَإِذَا حَاضَتْ ثَلَاثًا، فَقَدْ حَلَّ أَجْلُهَا وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَالَهُمْ تَحِيضَ حَيْضَةٍ، فَإِذَا اغْتَسَلَتْ كَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ فَإِنْ عَادَ فَتَزَوَّجَهَا كَانَتْ مَعَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ مُسْتَقْبَلَتَيْنِ،
وَأَمَّا الطَّلَاقُ الَّتِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَهُوَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيقَةً، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَالَهُمْ تَقَعُ التَّطْلِيقَةُ الثَّلَاثَةُ، فَإِذَا طَلَّقَهَا التَّطْلِيقَةَ الثَّلَاثَةَ لَمْ تَحِلَّ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَيَبْقَى عَلَيْهَا مِنْ عِدَّتِهَا حَيْضَةٌ.

آراء امام زید علیہ السلام

میں نے امام زید علیہ السلام سے جب سنت طلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ دو طلاقیں ہیں

ایک وہ جس کے ذریعے عورت مرد کے لئے حلال رہتی ہے اگرچہ وہ دوسری شادی نہ کرے

اور ایک وہ طلاق ہے جس کے ذریعے عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہ کرے۔

جہاں تک اس طلاق کا تعلق ہے جس کے نتیجے میں عورت مرد کے لئے حلال رہتی ہے وہ یہ ہے کہ مرد اسے ایک طلاق دے ایسی حالت میں جب وہ صحبت اور حیض سے پاک ہو پھر وہ اسے یونہی رہنے دے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ حیض آجائے جب اسے تین مرتبہ حیض آجائے گا تو اس کی مدت پوری ہو جائے گی تاہم اس دوران وہ مرد عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہوگا جب تک اس عورت کو تیسرا حیض نہیں آجاتا۔

پھر جب وہ غسل کر لیتی ہے تو وہ مرد اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اگر وہ دوبارہ اس کے ساتھ شادی کر لے تو وہ عورت اس کے ساتھ رہ سکتی ہے اور آئندہ دو طلاقوں کا اختیار باقی ہوگا۔

جہاں تک اس طلاق کا تعلق ہے جس کے نتیجے میں عورت مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک وہ دوسری شادی نہ کر لے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرد عورت کو ہر طہر کے اندر ایک طلاق دے اور وہ مرد اس عورت کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ تیسری طلاق نہیں دیتا لیکن جب وہ تیسری طلاق دے دیتا ہے تو عورت اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی تاہم اس عورت پر ایک (یعنی تیسرا) حیض عیدت بسر کرنا باقی ہوگا۔

588- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: طَلَاُ الْآمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ حُرًّا كَانَ زَوْجَهَا، أَوْ عَبْدًا، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ حُرًّا كَانَ زَوْجَهَا أَوْ عَبْدًا

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کنیز کو دو طلاقیں دی جاتی ہیں۔ اس کا شوہر آزاد شخص ہو یا غلام شخص ہو اور کنیز کی عدت بھی دو حیض ہوتی ہے خواہ اس کا شوہر آزاد شخص ہو یا غلام شخص ہو۔

589- قَالَ أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَتُطَلَّقُ الصَّغِيرَةُ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ، وَتَطْلُقُ الْمُؤَيَّسَةُ لِلْسِّنَةِ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ، وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنْ حَدِّ الْإِيَّاسِ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَرْأَةُ خَمْسِينَ سَنَةً فَقَدْ آيَسَتْ، وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْحَامِلِ كَيْفَ تُطَلَّقُ لِلْسِّنَةِ؟ قَالَ: عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ وَأَجْلُهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ کم سن لڑکی جو ابھی بالغ بھی نہیں ہوئی اس کو ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے گی اور اس کی عدت تین مہینے ہوگی۔

جو عورت سن ایاس ہو چکی ہو اس کی طلاق بھی ہر مہینے ہوگی اور اس کی عدت بھی تین ماہ ہوگی۔

میں نے ان سے سن ایاس کی عمر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب عورت کی عمر پچاس سال ہو جائے تو وہ سن ایاس تک پہنچ جاتی ہے۔

میں نے ان سے حاملہ عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ اسے سنت کے مطابق کیسے طلاق دی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: ہر مہینے اور اس کی عدت یہ ہے کہ وہ بچے کو جنم دے۔

بَابُ: الْعِدَّةُ

باب 186: عدت کا بیان

590- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِرَجْعَةٍ أَمْرَاتِهِ مَا لَمْ تَغْتَسِلَ مِنْ آخِرِ حَيْضَةٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مرد اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے جب تک وہ آخری حیض کے بعد غسل نہیں کر لیتی۔

591- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَجَلُ الْحَامِلِ الْمُتَوَلَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حُرَّةٌ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرَ، وَإِنْ كَانَتْ حُبْلَى فَاجْلُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَأَجَلُ الْأَمَةِ إِذَا تَوَلَّى عَنْهَا زَوْجَهَا نِصْفُ أَجَلِ الْحُرَّةِ شَهْرَانِ وَخَمْسَةَ أَيَّامٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آزاد بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

اگر وہ حاملہ بھی ہو تو اس کی عدت وہ ہوگی جو زیادہ مدت پر مشتمل ہو۔

بیوہ ہو جانے والی کنیز کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہوگی یعنی دو ماہ اور پانچ دن۔

592- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَامِلٌ فَتَلِدُ مِنْ تَطْلِيقِهَا تِلْكَ قَالَ: قَدْ حَلَّ أَجْلُهَا وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا وَلَدَانِ فَوَلَدَتِ أَحَدَهُمَا فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَلِدِ الثَّانِي .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور وہ حاملہ ہوتی ہے اور وہ اس کو طلاق دینے کے فوراً بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کی عدت پوری ہوگی۔

اگر عورت کے پیٹ میں دو بچے موجود ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو جنم دیدے تو مرد اس سے رجوع کا حق رکھے گا جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہیں دیتی۔

593- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ الْمُطَلَّقةُ وَاحِدَةً وَثَنَيْنِ وَثَلَاثًا، لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا، حَتَّى يَحِلَّ أَجْلُهَا، وَالْمُتَوَلَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَبِيتُ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا لَيْلًا، وَلَا تَقْرُبُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَيْنَةً، وَلَا طَبِيبًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَلَا بَأْسَ أَنْ تَطِيبَ وَتَزِينُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ایک، دو یا تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ رات یا دن کے وقت بھی اپنے گھر سے نہیں نکل سکتی جب تک اس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

جس عورت کا شوہر فوت ہو چکا ہو وہ دن کے وقت گھر سے باہر نکل سکتی ہے البتہ وہ رات اپنے گھر میں بسر کرے گی۔

ان دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی آرائش و زیبائش یا خوشبو کے قریب نہیں جاسکتی البتہ اگر اسے ایک یا دو طلاقیں

دی گئی ہوں تو اس کے خوشبو استعمال کرنے یا آرائش و زیبائش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

594- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي زَوْجَةٌ، فَطَالَ صُحْبَتُهَا وَلَمْ تَلِدْ فَطَلَّقْتُهَا، وَلَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَأَعْتَدْتُ بِالشُّهُورِ، وَكَانَ تَرَى أَنَّهَا مِنَ الْقَوَاعِدِ، فَتَزَوَّجْتُ زَوْجًا فَمَكَّنْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا، فَحَاصَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَإِلَى زَوْجِهَا فَسَأَلَهُمَا عَنْ ذَلِكَ، فَاخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اعْتَدَتْ بِالشُّهُورِ مِنْ غَيْرِ حَيْضٍ فَقَالَ لِلْآخِرِ: لَا شَيْءَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا، وَلَهَا الْمَهْرُ بِدُخُولِكَ بِهَا، وَقَالَ لِأَوَّلِ: هِيَ امْرَأَتُكَ وَلَا تَقْرُبُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا مِنْ هَذَا الْآخِرِ، قَالَتْ: فِيمَا أَعْتَدْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بِالْحَيْضِ، قَالَ: فَهَلَكْتُ الْمَرْأَةُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَوَرِثَهَا الزَّوْجُ الْأَوَّلُ، وَلَمْ يَرِثَهَا الْآخِرُ.

حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المومنین میری بیوی تھی وہ کافی عرصے تک میرے ساتھ رہی اس نے کسی بچے کو جنم نہیں دیا پھر میں نے اسے طلاق دے دی اسے حیض نہیں آیا اس نے مہینے کے حساب سے عدت بسر کی وہ یہ سمجھتی تھی کہ اس کی حیض کی عمر گزر چکی ہے پھر اس نے ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لی وہ تیس ماہ اس کے پاس رہی اس کے بعد اسے حیض آ گیا تو حضرت علیؓ نے اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کو بلوایا اور دونوں سے اس بارے میں دریافت کیا عورت نے آپ کو اس بارے میں بتایا کہ اس نے مہینوں کے حساب سے حیض کے بغیر عدت بسر کی تھی (لیکن اب اسے حیض آ گیا ہے) تو حضرت علیؓ نے دوسرے شوہر سے کہا: تمہارے اور اس عورت کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے تم نے اس کے ساتھ جو صحبت کی تھی اس کی وجہ سے اسے مہر مل جائے گا۔ آپ نے پہلے شوہر سے کہا: یہ تمہاری بیوی ہے لیکن تم اس کے قریب اس وقت تک نہ جانا جب تک یہ دوسرے شوہر سے عدت کو پورا نہیں کر لیتی۔ اس عورت نے عرض کی اے امیر المومنین میں کس حساب سے عدت شمار کروں حضرت علیؓ نے فرمایا: حیض کے حساب سے۔ راوی بیان کرتے ہیں اس عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت علیؓ نے اس کے پہلے شوہر کو اس کا وارث قرار دیا اور دوسرے شوہر کو اس کا وارث قرار نہیں دیا۔

595- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْأَقْرَاءُ: الْحَيْضُ.

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں لفظ ”اقراء“ سے مراد حیض ہے۔

596- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّةِ بَن زَوْجٍ كَانَ لَهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَقَضَى عَلَيْهِ بِمَهْرِهَا لِلْوَطَنِ، وَجَعَلَ عَلَيْهَا عِدَّةً مِنْهُمَا جَمِيعًا.

حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کر لی جو پہلے شوہر کی عدت بسر کر رہی تھی تو حضرت علیؓ نے اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی اور اس مرد کو صحبت کرنے کی وجہ

سے مہر کی ادائیگی کا حکم دیا اور عدت کو دونوں شوہروں کی طرف سے ایک ساتھ قرار دیا۔

597- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ جَعَلَ لِلْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا السَّكْنَى وَالنَّفَقَةَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔



بَابُ: الطَّلَاقُ الْبَائِنُ

باب 187: طلاق بائنہ



598- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ طَلَّقَ امْرَأَةً مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَانَتْ مِنْهُ ثَلَاثٌ، وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ مَعْصِيَةً فِي عُنُقِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا: تین طلاقیں کی وجہ سے وہ الگ ہوگئی ہے باقی ستانوے اس شخص کی گردن میں گناہ ہوں گی۔

599- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْلِلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ .

حدیث 599:

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب النکاح (53 باب فی النهی عن التحلیل) رقم الحدیث: 2258

اخرجه ابن ماجہ فی "سننہ" فی کتاب النکاح (33 باب المحلل والمحلل له) رقم الحدیث: 1934

اخرجه الإمام السیوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلی من اللام رقم الحدیث: 212

اخرجه الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث: 9065

اخرجه المہدی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب النکاح باب ما جاء فی نکاح المحلل رقم الحدیث: 13961

اخرجه سعید بن منصور فی "السنن" فی کتاب الطلاق باب ما جاء فی الإیلاء رقم الحدیث: 1876

اخرجه ابن ابی شیبہ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب الرد علی أبی حنیفة (هذا ما خالف به أبو حنیفة الأثر الذی جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رقم الحدیث: 36190

اخرجه المتقی الہندی فی "کنز العمال" فی کتاب الطلاق من قسم الأنفال التحلیل رقم الحدیث: 28062

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت کی

۶۔

600- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَتْلَةِ وَالْبَائِنِ وَالْحَرَامِ نُوقِفُهُ فَنَقُولُ: مَا نَوَيْتُ، فَإِنْ قَالَ: نَوَيْتُ وَاحِدَةً، كَانَتْ وَاحِدَةً بَائِنًا، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا، وَإِنْ قَالَ: نَوَيْتُ ثَلَاثًا كَانَتْ حَرَامًا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَلَا تَحِلَّ لِأَوَّلٍ حَتَّى تَدْخُلَ بِالثَّانِي وَتَذُوقُ مِنْ عُسْبِلَتِهَا وَتَذُوقُ مِنْ عُسْبِلَتِهِ .

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: لفظ ”خلیہ“، لفظ ”بر“ یہ لفظ ”البتلۃ“ لفظ ”بتہ“ لفظ ”بائن“ اور ”حرام“ میں ہم وقوف کریں گے اور یہ کہیں گے کہ تمہاری جو نیت ہے (اس کے مطابق ہی حکم ہوگا)

اگر مرد یہ کہے کہ میں نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگئی اور عورت اپنے نفس کی خود مالک ہوگی۔ اگر وہ یہ کہے کہ میں نے تین طلاقیں کی نیت کی ہے تو وہ عورت اس کے لئے حرام ہو جائے گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک وہ دوسری شادی نہیں کر لیتی اور پہلے مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرا شخص اس کے ساتھ محبت نہیں کر لیتا اور مرد اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا اور وہ عورت اس مرد سے شہد نہیں چکھ لیتی۔

601- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ اِغْسِي، قَالَ: إِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا بَائِنًا، لِأَنَّهَا لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ يَمْلِكُ بِهَا الرُّجْعَةَ .

امام زید بن علیؑ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علیؑ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ تم گنتی کرو! وہ فرماتے ہیں: اگر اس مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی تو طلاق بائنہ ہوگی کیونکہ اس عورت پر کوئی عدت لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو ایک طلاق ہوگی اور وہ اس عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا مالک ہوگا۔

602- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا لَعَبَ فِيهِنَّ: الْنِكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْإِعْتَاقُ .

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: تین طرح کی چیزوں میں کوئی مذاق نہیں ہوتا۔ نکاح، طلاق اور غلام آزاد کرنا۔

603- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: طَلَاقُ السُّكْرَانِ جَائِزٌ .

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: نشہ میں ڈوبے ہوئے شخص کی طلاق درست ہوتی ہے۔

604- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: النَّائِمُ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے سوا یہ شخص جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، پاگل جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتا اور بچہ جب تک بالغ نہیں ہو جاتا۔

605-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ اثْنَيْ عَشَرَ سَنَةً أَجْرِي عَلَيْهِ، وَلَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى، فَإِذَا طَلَعَتِ الْعَانَةُ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لڑکا بارہ سال کا ہو جائے تو اس پر احکام جاری ہوں گے اور اسے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان احکام کا پابند کرنا ہوگا اور جب اس کے زیر ناف بال اُگ آئیں تو اس پر حدود واجب ہو جائیں گی۔

606-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يُطْلِقُ امْرَأَةً تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَيَتَزَوَّجُ بِهَا رَوْحَ غَيْرِهِ، وَيَدْخُلُ بِهَا ثُمَّ تَعُودُ إِلَى الْأَوَّلِ قَالَ: تَكُونُ مَعَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلَاقِ لَا يَهْدُمُ النِّكَاحُ الثَّانِي الْوَاحِدَةَ وَالثَّانِيَيْنِ، وَيَهْدُمُ الثَّلَاثَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے یا دو طلاقیں دیتا ہے پھر عورت دوسری شادی کر لیتی ہے وہ مرد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر وہ پہلے شوہر کے پاس واپس آ جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت اس شوہر کے ساتھ رہے گی اور جتنی طلاقیں باقی رہ گئی تھیں ان کا حق باقی رہے گا دوسرا نکاح ایک یا دو طلاقوں کو ختم نہیں کرتا۔ البتہ وہ تین کو ختم کر دیتا ہے (یعنی اگر پہلی مرتبہ تین ملی ہوں تو اکثر کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہو جائے گا)

607-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ عُقْدَتُهُ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طلاق اور غلام آزاد کرنا اسی کا درست شمار ہوتا ہے جسے (شرعی طور پر) اس کا اختیار ہو۔

608-(سَالَتْ) زَيْدًا بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ يَوْمَ اتَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ؟ قَالَ: أَكْرَهْتُ وَلَيْسَتْ بِحَرَامٍ،

آراء امام زید علیہ السلام

میں نے امام بن زید بن علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو یہ کہتا ہے میں نے جس دن فلاں خاتون کے ساتھ شادی کی اسے طلاق ہو جائے تو امام زید علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں لیکن یہ حرام نہیں ہوگی۔

609- (وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ طَلَّاقِ الْمُكْرَهِ قَالَ:

(حَدَّثَنِي) ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُ خَطَايَئَ وَعَمْدُهُنَّ وَهَزْلُهُنَّ، وَجِدُّهُنَّ سَوَاءٌ الطَّلَاقُ، وَالْعِتَاقُ، وَالنِّكَاحُ

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

میں نے ان سے زبردستی کی طلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن میں خطا اور جان بوجھ کر کرنا مزاح یا سنجیدگی میں برابر ہیں۔ طلاق، غلام آزاد کرنا اور نکاح۔

610- (وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الطَّلَاقِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالْقِبْطِيَّةِ؟ قَالَ: الطَّلَاقُ بِكُلِّ لِسَانٍ،

(وَسَأَلْتُهُ) عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي نَفْسِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِهِ؟ قَالَ: لَا تُطَلِّقُ،

(وَسَأَلْتُهُ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ إِنْ قَالَ لِامْرَأَةٍ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، أَوْ قَالَ لِعَبْدِهِ: أَنْتَ حُرٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ قَالَ: لَا تُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، وَلَا يُعْتَقُ عَبْدُهُ،

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ الرَّجُلِ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ وَطَالِقِي وَطَالِقِي قَالَ: إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا ثَلَاثًا، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَوَاحِدَةً، وَإِنْ قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ دَخَلَ بِهَا أَمْ لَمْ يَدْخُلْ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے ان سے فارسی یا قبطی زبان سے طلاق دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: طلاق ہر زبان میں ہو جاتی ہے۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے ذہن میں طلاق دے دیتا ہے اور زبان کے ذریعے نہیں کہتا تو انہوں نے فرمایا: وہ طلاق نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہو اور اپنے غلام کو یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم آزاد ہو تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی اور اس کا غلام آزاد نہیں ہوگا۔

میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے، تمہیں طلاق ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر صحبت نہیں کی تو ایک طلاق ہوگی لیکن اگر وہ یہ کہتا ہے تمہیں تین طلاقیں ہیں تو اسے تین طلاقیں ہی ہوں گی خواہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

بَابُ: اَلْخُلْعُ

باب 188: خلع کا بیان

...—...—...

611- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِذَا قَبِلَ الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ فِدْيَةً فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف سے فدیہ قبول کر لے تو عورت اس سے ”ایک طلاق“ یافتہ کے طور پر الگ ہو جائے گی۔

612- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ اَلْمُخْتَلَعَةُ لَهَا السُّكْنَى، لَا نَفَقَةَ لَهَا، وَيَلْحَقُهَا الطَّلَاقُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورت کو رہائش کا حق ملے گا لیکن خرچ نہیں ملے گا اور جب تک وہ عدت بسر کر رہی ہے اسے اگلی طلاق دی جاسکتی ہے۔

613- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يُطْلَقُ امْرَأَتَهُ طَلَاً بَائِناً؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أَحْتَهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَجْلُهَا، وَفِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسَوَةٍ فَيُطْلَقُ أَحَدَاهُنَّ طَلَاً بَائِناً، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُطَلَّاقَةِ مِنْهُنَّ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب تک اس عورت کی عدت پوری نہیں ہوتی اس سے پہلے اس کی بہن کے ساتھ شادی کرے۔

آپ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی چار بیویاں ہیں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق بائنہ دے دیتا ہے آپ فرماتے ہیں اس کو اس وقت تک پانچویں عورت سے شادی کرنے کا حق نہیں ہوگا جب تک طلاق یافتہ عورت عدت پوری نہیں کر لیتی۔



بَابُ: اَلْعَيْنِ وَالْمَفْقُودُ

باب 189: نامرد یا مفقود (شوہر) کا حکم

...—...—...

614- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً فَقَدَتْ زَوْجَهَا

نَزَّوَجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْأَوَّلُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نِكَاحُ الْأَخِيرِ فَاسِدٌ، وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَرَدَّهَا إِلَى الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَا تَقْرُبُهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَخِيرِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک عورت کا شوہر لاپتہ ہو گیا اس نے دوسرے مرد کے ساتھ شادی کر لی پھر پہلا شوہر آ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسرا نکاح فاسد شمار ہوگا اور دوسرے شوہر نے جو اس کے ساتھ صحبت کی ہے تو اس عورت کو مہر ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو پہلے شوہر کی طرف بھجوا دیا اور فرمایا: تم اس عورت کے اس وقت تک قریب نہیں جانا جب تک یہ دوسرے شوہر سے عدت کو پورا نہیں کر لیتی۔

615- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُوجِلُ الْعَيْنِ سَنَةً، فَإِنْ وَصَلَ وَلَا فَرَقَ بَيْنَهُمَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نامرد شخص کو ایک سال تک مہلت دی جائے گی اگر وہ صحبت کرنے پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔



بَابُ: الْأَمَةُ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ عَلَى أَنَّهَا حُرَّةٌ

باب 190: جب کوئی مرد کسی کنیز کے ساتھ اس شرط پر شادی کرے کہ وہ آزاد ہوگی



616- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ أَمَةً أَبَقَتْ إِلَى الْيَمِينِ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَأَوْلَدَهَا أَوْلَادًا، ثُمَّ أَنَّ سَيِّدَهَا اعْتَرَفَهَا بِالْبَيِّنَةِ الْعَادِلَةِ فَقَالَ: يَأْخُذُهَا سَيِّدُهَا وَأَوْلَادُهَا أَحْرَارًا، وَعَلَى أَبِيهِمْ قِيَمَتُهُمْ عَلَى قَدْرِ أَسْنَانِهِمْ صِغَارًا فَصِغَارًا، وَكِبَارًا فَكِبَارًا، وَيَرْجِعُ عَلَى الْيَدِ غَرَّةً فِيهَا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کنیز بھاگ جائے پھر کوئی شخص اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے ہاں بچے ہو جائیں پھر اس کنیز کا آقا مضبوط گواہی کے ذریعے یہ ثابت کر دے کہ یہ اس کی کنیز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا آقا اس کنیز کو حاصل کر لے گا لیکن اس عورت کے بچے آزاد شمار ہوں گے اور ان بچوں کے باپ پر ان بچوں کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگی۔ ان کی عمروں کے حساب سے چھوٹوں کی چھوٹوں کے حساب سے اور بڑوں کی بڑوں کے حساب سے اور وہ رجوع کرے گا اس کی طرف جس نے اس بارے میں اس سے دھوکا کیا ہے۔



بَابُ: الْخِيَارُ

باب 191: اختیار کا بیان

...—...—...

617- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا خَيْرَهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ، وَإِذَا قَالَ لَهَا: أَمُرْكِ إِلَيْكَ فَالْقَضَاءُ مَا قَضَيْتَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ وَإِنْ قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ فَلَا خِيَارَ لَهَا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مرد عورت کو اختیار دے اور عورت شوہر کو اختیار کر لے تو اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لے تو وہ ایک طلاق بانہ ہو جائے گی۔ اگر مرد عورت کو یہ کہتا ہے تمہارا معاملہ تمہارے سپرد ہے تو اس بارے میں فیصلہ وہ ہوگا جو عورت کرے گی۔ جب تک وہ بات نہیں کرتی۔

اگر وہ اختیار کرنے سے پہلے اس محفل سے اٹھ کر چلی جاتی ہے تو پھر اسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

——*

بَابُ: الظَّهَارُ

باب 192: ظہار کا بیان

...—...—...

618- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ يَظَاهِرُ مِنْ أَمْرٍ أَوْ فَعَلٍ الْكَفَّارَةُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: عِتْقُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ كَانَتْ أَوْ كَافِرَةٍ وَقَالَ فِي الْقَتْلِ خَطَا لَا يَجُوزُ إِلَّا رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا فِي الظَّهَارِ، وَلَا يَجْزِيهِ ذَلِكَ فِي الْقَتْلِ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر کفارہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”غلام آزاد کرنا“۔

وہ غلام مومن بھی ہو سکتا ہے اور کافر بھی ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قتل خطا کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس میں صرف مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا اور اگر وہ نہیں ملتا تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنے ہوں گے اگر وہ بھی نہیں ہوتا تو ساٹھ

سکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا لیکن یہ حکم ظہار کے بارے میں ہے قتل کے اندر (کفارے کے طور پر روزے رکھنا یا مسکینوں کو کھانا کھلانا) ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

619- سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ أَمَتِهِ؟ فَقَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَسَأَلْتُهُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) عَنِ الْمَرْأَةِ تُظَاهِرُ مِنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهَا، وَسَأَلْتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ؟ فَقَالَ: أَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ فِي كُلِّمَةٍ، قَالَ ذَلِكَ، أَوْ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَإِنْ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ بَرَارًا، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي مَجَالِسٍ شَيْءٌ فَفِي كُلِّ مَجْلِسٍ كَفَّارَةٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے ساتھ ظہار کر لیتی ہے انہوں نے فرمایا: اس عورت پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

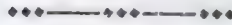
میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی چار بیویوں کے ساتھ ظہار کرتا ہو تو انہوں نے فرمایا: اگر اس نے ایک کلمے کے ذریعے ایسا کیا ہے یا چار کلمات کے ذریعے ایسا کیا ہے تو اس پر چار کفارے لازم ہوں گے۔

اگر وہ ایک ہی بیوی کے ساتھ کئی مرتبہ ظہار کرتا ہے تو اگر اس نے ایک محفل میں یہ الفاظ استعمال کئے تھے تو اس کا کفارہ ایک ہوگا لیکن اگر محافل مختلف تھیں تو ہر محفل کا ایک کفارہ ہوگا۔



بَابُ: الْإِيلَاءُ

باب 193: إيلاء کا بیان



620- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْإِيلَاءُ هُوَ الْقَسَمُ، وَهُوَ الْحَلْفُ، وَإِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَقْرُبُ امْرَأَةً أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ مُؤَلٍّ، وَإِنْ كَانَ دُونَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ فَلَيْسَ بِمُؤَلٍّ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایلاء ایک قسم ہے اور حلف ہے جب کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس

چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصہ نہیں جائے گا تو وہ ایلاء کرنے والا شمار ہوگا اگر وہ چار ماہ سے کم عرصے کی قسم اٹھاتا ہے تو ایلاء کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

621- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُوقِفُ الْمُرْلَى بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ فَيَقُولُ: أَمَّا أَنْ تَفِي، وَأَمَّا أَنْ تَعْزِمَ الطَّلَاقَ، فَإِنْ عَزَمَ الطَّلَاقَ كَانَتْ تَطْلِيقًا بَاطِلَةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ ایلاء کرنے والا شخص چار ماہ تک موقوف رکھتے تھے۔ پھر وہ یہ فرماتے: یا تو تم اس سے رجوع کرو یا تم طلاق کا ارادہ کرلو۔ اگر وہ طلاق کا ارادہ کر لیتا تو یہ ایک بائسہ طلاق شمار ہوتی۔



بَابُ: اللَّعَانُ

باب 194: لعان کا بیان

◆◆◆ —◆◆◆ —◆◆◆

622- (حَدَّثَنِي) رَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الرَّجُلِ تَأْتِيْ أَمْرَاتِهِ بِوَلَدٍ فَيَنْفِيهِ قَالَ: يَلَاغِيَنَّ الْإِمَامَ بَيْنَهُمَا، يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فَيَشْهَدُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ، أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ تَشْهَدُ الْمَرْأَةُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، فَإِذَا فَعَلَا ذَلِكَ، فَفَرَّقَ الْإِمَامُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَجْتَمِعَا أَبَدًا، وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ فَجَعَلَ أُمُّهُ عَصْبَتَهُ، وَجَعَلَ عَاقِلَتُهُ عَلَى قَوْمِ أُمِّهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علیؓ ایسے مرد کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کے بچے کے نسب کی نفی کر دیتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: امام اس عورت کے ساتھ اس کا لعان کروائے گا۔ پہلے مرد آغاز کرے گا وہ چار مرتبہ اللہ کے نام پر اس بات کی گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے گا وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت چار مرتبہ اللہ کے نام پر یہ گواہی دے گی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے گی کہ اگر وہ مرد سچا ہو تو اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جب وہ دونوں ایسا کر لیں گے تو امام ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور وہ دونوں پھر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔ امام بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر دے گا اس کی ماں اس بچے کی عصبہ ہوگی اور اس کی عاقلہ اس کی ماں کی قوم کے افراد ہوں گے۔



كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان



بَابُ: حَدُّ الزَّانِي

باب 195: زانی کی حد



623- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ الزَّانَا فَرَدَّهَ النَّبِيُّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا جَاءَهُ الْخَامِسَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَدْرِي مَا الزَّانَا؟ قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُهَا حَرَامًا حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنِّي فِي ذَلِكَ مِنْهَا، كَمَا يَغِيبُ الْمَرْوُودُ فِي الْمِكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبَيْرِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِ فَرُجِمَ، فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ الْجِجَارَةَ، فَرَفَلَقِيَهُ رَجُلٌ يَلْحِي جَمَلٍ، فَرَجَمَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَرَ كُتْمُوهُ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجَمْتَهُ، ثُمَّ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الرَّجْمَ يُطَهِّرُ ذُنُوبَهُ وَيُكَفِّرُهَا كَمَا يُطَهِّرُ أَحَدُكُمْ ثَوْبَهُ مِنْ دَنْسِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ السَّاعَةَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَخَضَّضُ فِيهَا".

حدیث 623:

اخرجه الطحاوی فی "مشکل الآثار" باب بیان مشکل ما روى عنه عليه السلام فی صلاته علی انجهنية التي رجها یاقرارها عنده بالزنى وفي

تركه الصلاة على ما عر الذي رجبه یاقراره عنده رقم الحديث: 368

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 1835

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 1836

اخرجه الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب الحدود (14 باب الحفر لمن يرد رجبه رقم الحديث: 2320

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" کتاب الحدود باب حد الزانی

اخرجه الإمام الإسفراینی فی "مستخرج أبي عوانة" کتاب الحدود بیان السنة فی رجيم من يُقرُّ على نفسه بالزنا رقم الحديث: 5049

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 باب من اسبه محمود رقم الحديث: 7813

اخرجه الحاكم النيسابوري فی "المستدرک" فی: کتاب الحدود رقم الحديث: 8082

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ اسے واپس کر دیا۔ جب پانچویں مرتبہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کسے کہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طریقے سے صحبت کی ہے۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے اندر داخل ہو گئی۔ بالکل اسی طرح جیسے سلائی سرمہ دانی کے اندر داخل ہو جاتی ہے یا جسے ڈول کی رسی کنویں کے اندر چلی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو وہ بھاگا۔ لچی جمل میں ایک شخص اس کے سامنے آیا اس نے اسے پتھر مار کر قتل کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے اور پھر اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنگسار کیے جانے اس کے گناہ کو دھو دیا ہے اور اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اپنے کپڑے سے میل کو دھوتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ہے اور ان میں غوطے لگا رہا ہے۔

624- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً اتَّهَتْ فَأَعْتَرَفَتْ بِالزَّانَا فَرَدَّهَا حَتَّى فَعَلْتَ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ حَبَسَهَا حَتَّى وَضَعَتْ حَمْلَهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ لَمْ يُرْجَمْهَا حَتَّى وَجَدَ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَبَجِلَتْ، ثُمَّ حُفِرَ لَهَا بِنَاءٌ إِلَى ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ رُجِمَ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَرْجُمُوا، ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا حَدٍّ أَقَامَهُ الْإِمَامُ بِأَقْرَارٍ رَجَمَ الْإِمَامُ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ، وَأَيُّمَا حَدٍّ أَقَامَهُ الْإِمَامُ بِشُهُودٍ رَجَمَ الشُّهُودُ، ثُمَّ يَرْجُمُ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَرْجُمُ الْمُسْلِمُونَ، ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بقیہ تخریج حدیث 623) أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الحدود، في (9) باب الرجم، رقم الحديث: 2554

أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحدود باب من أجاز أن لا يحضر الإمام الرجومين ولا الشهود، رقم الحديث: 16735

أخرجه الترمذی في "سننه" في كتاب الحدود، في باب 5 ما جاء في ذرء الحد عن المعترف إذا رجع، رقم الحديث: 1428

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الرجم، في باب 20 إذا اعترف بالزنا ثم رجع عنه، رقم الحديث: 7204

أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الرجم، في باب 20 إذا اعترف بالزنا ثم رجع عنه، رقم الحديث: 7205

أخرجه ابن هبام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" باب الرجم والإحصان، رقم الحديث: 13337

أخرجه ابن أبي شبة الكوفي "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الحدود في الزاني كم مرة يرد وما يصنع به بعد إقراره، رقم الحديث: 28767

أخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه)، رقم الحديث: 9808

أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الحدود، في 1- باب الزني وحده، رقم الحديث: 4439

أخرجه أبو بكر الشيباني في "الأحاد والمثنائين المجلد الرابع"، رقم الحديث: 2393

أخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الحدود من قسم الأفعال فصل في أنواع الحدود، رقم الحديث: 13560

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک خاتون ان کے پاس آئی۔ اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ ایسا کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے بچے کو جنم دیا۔ جب اس نے بچے کو جنم دیدیا پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار نہیں کیا۔ جب تک انہیں وہ شخص نہیں مل گیا جو اس کے بچے کا نگران ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے کوڑے لگوائے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے سینے تک گرہ کھدوایا پھر اسے سنگسار کیا پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ سنگسار کریں۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہر وہ حد جسے حکمران اقرار کی وجہ سے قائم کرے اس میں امام پہلے پتھر مارے گا اور پھر لوگ پتھر ماریں گے لیکن ہر وہ حد جسے امام گواہوں کی وجہ سے قائم کرے اسے اس میں گواہ پہلے پتھر ماریں گے پھر امام مارے گا پھر عام مسلمان ماریں گے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اللہ یک کتاب کے مطابق اسے کوڑے لگوائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کیا ہے۔

625- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْتِيْبُ بِالثَّيْبِ، جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالْجَسُ سَنَةً."

حدیث 625:

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما اخرج الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله عليه السلام من نهجه أمته أن يقولوا: ما شاء الله وشاء محمد وأمره إياهم أن يقولوا مكان ذلك: ما شاء الله، ثم ما شاء محمد، رقم الحديث: 206

اخرج الإمام الإسفرائيني في "مستخرج أبي عوانة" كتاب الحدود بيان الخبر الموجب على الزاني الثيب جلد مائة ثم الرجم، وعلى البكر جلد مائة ثم نفى سنة، وأن إمساكهن في البيوت منسوخ، رقم الحديث: 5040

اخرج الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الخاء، رقم الحديث: 12180

اخرج الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 560

اخرج الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 1812

اخرج الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الحدود باب حد الزنى

اخرجه البزار في "مسند" في: المجلد الثاني مسند عبادة بن الصامت رضى الله عنه، رقم الحديث: 2686.

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2، رقم الحديث: 2002

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى"، في كتاب الحدود باب ما يستدل به على أن السبيل هو جلد الزانيين ورجم الثيب، رقم الحديث: 16685

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الحدود باب ما جاء في نفى البكر، رقم الحديث: 16745

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الحدود (19 باب في تفسير قول الله تعالى (أو يجعل الله لهن سبيلا))، رقم الحديث: 2327

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شادی شدہ مرد کو شادی شدہ عورت کے ساتھ (زنا کرنے کے نتیجے میں) سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اسے سنگسار کیا جائے گا اور کنوارے مرد کو کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے قید کر دیا جائے گا۔

626- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدَّ الْعَبْدُ نِصْفُ حَدِّ

الْحُرِّ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کی حد آزاد شخص کی حد کا نصف ہے۔

627- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي وَلَايَةِ عُمَرَ ابْنِي بِامْرَأَةٍ حَامِلٍ فَسَأَلَهَا عُمَرُ، فَأَعْتَرَفَتْ بِالْفُجُورِ؟ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ، فَلَقِيَهَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا بَالُ هَذِهِ؟ قَالُوا: أَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ فَرَدَّهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَمَرْتُ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ اعْتَرَفَتْ عِنْدِي بِالْفُجُورِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا سُلْطَانُكَ عَلَيْهَا، فَمَا سُلْطَانُكَ عَلَيَّ مَا فِي بَطْنِهَا قَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهَا حَبْلِي؟ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ لَمْ تَعْلَمْ فَاسْتَبِرْ أَرْحَمَهَا ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَلَعَلَّكَ انْتَهَرْتَهَا أَوْ أَخَفْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَوْ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا حَدَّ عَلَى مُعْتَرِفٍ بَعْدَ بَلَاءٍ أَنَّهُ مَنْ قَيَّدَتْ أَوْ حَبَسَتْ أَوْ تَهَدَّدَتْ فَلَا أَقْرَارَ لَهُ" قَالَ: فَخَلَّى عُمَرُ سَبِيلَهَا، ثُمَّ قَالَ: عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ تَلِدَ مِثْلَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، لَوْلَا عَلِيٌّ لَهْلَكَ عُمَرُ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ایک خاتون لائی گئی جو حاملہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(بقیہ تحریر حدیث 625) أخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الرجم، في باب 2 عقوبة الزاني الثيب، رقم الحديث: 7143

أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب الحدود، في (1) باب حد البكر في الزنا، رقم الحديث: 4467

أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب الحدود، في (2) باب حد الزاني المحسن ما هو، رقم الحديث: 4483

أخرجه أحمد بن حنبل في "المسند"، رقم الحديث: 15951

أخرجه أحمد بن حنبل في "المسند"، في: باقي مسند الأنصار، حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه، رقم الحديث: 22718

أخرجه أبو عمرو النيسابوري في "مسند الشافعي" (ومن كتاب اختلاف الحديث وترك البعاد منها) رقم الحديث: 794

أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الحدود، في 3- باب حد الزنا، رقم الحديث: 4509

أخرجه البتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الحدود من قسم الأقوال الباب الثاني: في أنواع الحدود الفصل الأول: في الزنا الفرع

الرابع: "في حد الزنا" رقم الحديث: 13098

نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کیا جانے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سامنا اس خاتون سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا: اس کا کیا مسئلہ ہے لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو واپس کر دیا اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: کیا آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے میرے سامنے گناہ کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو آپ کے زیر نگرانی آتی ہے لیکن جو اس کے پیٹ میں موجود ہے اس پر آپ کی کیا حکومت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ حاملہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کو اس کا علم نہیں تھا تو آپ کو استبرائے رحم کروانا چاہئے تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید آپ نے اسے ڈانٹا ہوگا اور شاید اسے ڈرایا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے سنا نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: سختی کرنے کے بعد اعتراف کرنے والے پر حد جاری نہیں ہوگی جسے تم قید کر لو یا جسے تم روک لو جسے ڈراؤ دھمکاؤ اس کے اقرار کی کوئی نیشیت نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا اور پھر فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ علی بن ابی طالب جیسے بچے کو جنم دے سکیں۔ اگر علی نہ ہوتا تو (آج) عمر ہلاک ہو جاتا۔

628- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِجَارِيَةٍ مِنَ الْخُمْسِ، فَلَمْ يَحْدُثْهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ .

ایک شخص نے مال خمس کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری نہیں کی اور فرمایا اس مال خمس میں اس کا بھی حصہ ہے۔

629- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي عَبْدٍ عَتَقَ نِصْفَهُ زَنَى فُجِّلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خُمُسًا وَسَبْعِينَ جَلْدَةً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام کے بارے میں منقول ہے: جس کا نصف حصہ آزاد ہو چکا ہو اور وہ زنا کا اعتراف کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو پچھتر کوڑے لگوائے تھے۔



بَابُ: حَدُّ الْقَاذِفِ

باب 196: زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کی حد



630- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يُجْلَدُ الْقَاذِفُ، وَعَلَيْهِ

ثِيَابُهُ، وَيُتَزَعُ عَنْهُ الْحَشْوُ وَالْجِلْدُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قاذف کو کوڑے لگائے جائیں گے جبکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے لیکن اوپری لباس (کوٹ وغیرہ) اتار دیا جائے گا۔

631- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُعَزَّرُ فِي التَّعْرِيطِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے پر) سزا دیا کرتے تھے۔

632- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ آتَاهُ امْرَأَةً فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ زَوْجِي وَقَعَ عَلَى وَلِيدَتِي فَقَالَ: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) : إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكَ قَالَ: ثُمَّ أَقِمَتِ الصَّلَاةُ فَدَهَبَتْ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: اے امیر المؤمنین! میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو ہم اسے سنگسار کریں گے اور اگر تم جھوٹ کہہ رہی ہو تو ہم تمہیں کوڑے لگوائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر نماز قائم ہوئی اور اس دوران وہ عورت چلی گئی۔



بَابُ: حَدُّ اللُّوَطِيِّ

باب 197: قوم لوط کا ساعمل کرنے کی حد

633- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الذَّكَرَيْنِ يَنْكِحُ أَحَدَهُمَا

الْآخَرَ إِنْ حَدَّهُمَا حَدَّ الزَّانِي إِنْ كَانَ أَحَصَنَا رَجَمًا، وَإِنْ كَانَا لَمْ يُحْصِنَا جُلْدًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو ایسے مردوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر لیتے ہیں ان دونوں پر زنا کرنے والے کی طرح حد جاری کی جائے گی۔ پھر وہ دونوں اگر محسن ہوں گے تو سنگسار کئے جائیں گے اور اگر محسن نہیں ہوں گے تو انہیں کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ: الْحَدُّ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

باب 198: شراب پینے کی حد

634- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي حَدِّ الرِّزَا وَالْقَذْفِ فَلَا دِيَّةَ لَهُ، كِتَابُ اللَّهِ فَتَلَّهِ وَمَنْ مَاتَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فِدْيَةٌ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّهُ شَيْءٌ رَأْيَانَهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص زنا کی حد کے نتیجے میں مر جاتا ہے یا قذف کے نتیجے میں مر جائے اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی کیونکہ اللہ کی کتاب نے اسے قتل کرایا ہے لیکن جو شخص شراب کی حد کے دوران مر جائے تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ یہ وہ سزا ہے جو ہم نے اپنی رائے کے تحت بیان کی ہے۔

635- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِدُ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ فِي الْمُسْكِرِ مِنَ النَّبِيذِ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نشہ آور نبذ پینے اور شراب پینے پر چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

636- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔



بَابُ: حَدِّ السَّارِقِ

باب 199: چور کی حد

...—...—...

637- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ وَالْقَصَاصِ، وَكَانَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَةً عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ وَلَا قَصَاصٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدود اور قصاص میں خواتین کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حد اور قصاص میں گواہی پر گواہی قبول نہیں کرتے۔

638- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قَطْعَ فِي أَقْلٍ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: دس درہم سے کم (چیز کی چوری میں) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

639- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قَطْعَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ وَلَا فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ، وَلَا قَطْعَ فِي صَيْدٍ وَلَا رَيْشٍ، وَلَا قَطْعَ فِي عَامِ سَنَةٍ، وَلَا قَطْعَ عَلَى سَارِقٍ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ لَهُ فِيهِ نَصِيبًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیانت کرنے والے، اچک کر لے جانے والے، چوری کرنے والے، شکار کرنے والے پر چوری کرنے والے یا قحط سالی کے دوران چوری کرنے والا کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اسی طرح بیت المال میں سے چوری کرنے والا کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

640- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ عَبْدِي سَرَقَ مَتَاعِي فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا لَكَ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میرے غلام نے میرے سامان کو چوری کر لیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے ایک مال نے دوسرے کو چوری کر لیا ہے۔

641- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ يَمِينَ السَّارِقِ فَإِنْ عَادَ فَسَرَقَ قَطَعَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَادَ فَسَرَقَ اسْتَوْدَعَهُ السِّجْنَ، وَقَالَ إِنِّي لَا سَتَجِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ أَتْرُكَهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَأْكُلُ بِهِ، وَلَا يَشْرَبُ، وَلَا يَسْتَجِي بِهِ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک چور کا پہلے دایاں ہاتھ کٹوایا تھا پھر اگر اس نے چوری کی تو اس کا بائیں پاؤں کٹوایا پھر جب اس نے چوری کی تو اسے قید میں ڈلوادیا اور فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ یہ کچھ کھا بھی نہ سکتا ہو اور پی بھی نہ سکتا ہو اور استنجاء بھی نہ کر سکتا ہو۔ جب اس نے نماز پڑھنی ہو۔

642- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ شَاهِدَيْنِ شَهِدَا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ سُرْقَةً فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ بِالْآخَرِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ غَلَطْنَا هَذَا الَّذِي سَرَقَ وَالْأَوَّلُ بَرِيٌّ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَلَيْكُمَا دِيَّةُ الْأَوَّلِ، وَلَا أَصَدِّقُكُمَا عَلَى هَذَا الْآخَرِ، وَلَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكُمْ تَعَمَّدْتُمَا فِي قَطْعِ يَدِهِ لَقَطَعْتُ أَيْدِيكُمَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ کٹوایا پھر وہ دونوں ایک اور آدمی کو لے کر آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! یہ شخص ہے جس نے چوری کی ہے اس بارے میں ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی پہلے والا شخص بری الذمہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو پہلے شخص کی دیت ادا کرنی ہوگی اور اس دوسرے شخص کے بارے میں تمہاری بات کو سچ نہیں سمجھوں گا اور اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ تم نے جان بوجھ کر پہلے کا ہاتھ کٹوایا ہے تو میں تم دونوں کے بھی ہاتھ کٹوادوں گا۔

بَابُ: حَدُّ السَّاحِرِ وَالزَّانِدِ

باب 200: جادوگر اور زانیق کی حد

...—...—...

643- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَدُّ السَّاحِرِ الْقَتْلُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

644- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ حَرَّقَ زَانِدَةً مِنَ السَّوَادِ

بِالنَّارِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ”سواد“ کے رہنے والے زانیقوں کو آگ میں جلوا دیا

تھا۔

645- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَتَمَ نَبِيًّا قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ زَانَا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ قَتَلْنَاهُ، فَإِنَّمَا أُعْطِيَتْهُمْ الدِّمَةُ عَلَى أَنْ لَا يَشْتُمُوا نَبِيًّا، وَلَا يَنْكِحُوا نِسَاءَنَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص کسی نبی کو برا کہے ہم اسے قتل کروادیں گے۔ اہل ذمہ سے تعلق رکھنے والا جو شخص کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے تو ہم اسے قتل کروادیں گے کیونکہ ہم نے اسے ذمہ اس شرط پر دیا ہے کہ وہ ہمارے نبی کو برا نہ کہے اور ہماری عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرے۔

——***

بَابُ: الدِّيَاتِ

باب 201: دیت کا بیان

...—...—...

646- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: فِي النَّفْسِ فِي قَتْلِ الْخَطَا مِنْ الْوَرَقِ عَشْرَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ، وَمِنْ الذَّهَبِ أَلْفٌ مِثْقَالٍ، وَمِنْ الْإِبِلِ مِائَةٌ بَعِيرٍ رُبْعٌ جِدَاعٍ، وَرُبْعٌ حِقَاقٍ وَرُبْعٌ بَنَاتٍ لَبُونٍ، وَرُبْعٌ بَنَاتٍ مَخَاضٍ، وَمِنْ الْغَنَمِ أَلْفًا شَاةٍ، وَمِنْ الْبَقَرِ مِائَتًا بَقَرَةً، وَمِنْ الْحُلِيِّ مِائَتًا حَلَةً يَمَانِيَّةً، وَفِي شِبْهِ الْعَمْدِ مِنَ الْوَرَقِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَمِنْ الذَّهَبِ أَلْفٌ مِثْقَالٍ، وَمِائَتًا مِثْقَالٍ، وَمِنْ الْإِبِلِ مِائَةٌ بَعِيرٍ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ جِدْعَةً وَثَلَاثُونَ حَقَّةً، وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خَلْفَةٌ، وَمِنْ

الْغَنَمِ الْفَاشِقِ وَأَرْبَعُمِائَةِ شَاةٍ، وَمِنَ الْبَقَرِ مِائَتًا بَقَرَةً وَأَرْبَعُونَ بَقَرَةً، وَمِنَ الْخِلَالِ مِائَتًا حُلَةً وَأَرْبَعُونَ حُلَةً يَمَانِيَةً.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قتلِ خطا کے اندر چاندی کے دس ہزار درہم ہوں گے اور سونے کی ایک ہزار مثقال ہوں گی اور اونٹوں میں سے دیت ایک سواونٹ ہوگی جس کا ایک چوتھائی حصہ جذاع ہوں گے اور ایک چوتھائی حصہ بچے ہوں گے اور ایک چوتھائی بنت لبون ہوں گے اور ایک چوتھائی بنت مخاض ہوں گے۔

بکریوں میں سے دو ہزار بکریاں ہوں گی، گائے میں سے دو سو گائے ہوں گی، حلوں میں سے دو سو یعنی خلتے ہوں گے۔ قتلِ شبہ عمد میں چاندی کے بارہ ہزار درہم ہوں گے۔ سونے کے بارہ سو مثقال ہوں گے اونٹوں میں ایک سواونٹ ہوں گے جس میں 33 جذعے، 33 بچے اور 34 وہ اونٹ ہوں گے جو ”ثنیہ“ اور ”بازل“ کے درمیان ہیں۔

جبکہ بکریوں میں سے چودہ سو بکریاں ہوں گی۔ گائے میں سے دو سو چالیس گائے ہوں گی۔ حلوں میں سے دو سو چالیس یعنی خلتے ہوں گے۔

647- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْعَمْدُ قَتْلُ السَّيْفِ وَالْحَدِيدِ، وَشِبْهُ الْعَمْدِ قَتْلُ الْحَجَرِ، وَالْعَصَا وَالْخَطَا مَا أَرَادَ الْقَاتِلُ غَيْرَهُ فَآخِطَاهُ فَقَتَلَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتلِ عمد تلوار کے ذریعے یا دھاری دار چیز کے ذریعے قتل کرنا ہے اور شبہ عمد پتھر کے ذریعے یا لاٹھی کے ذریعے قتل کرنا ہے۔ اور قتلِ خطا یہ ہے کہ آدمی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہو اور غلطی سے دوسرے شخص کو قتل کر دے۔

648- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي النَّفْسِ الدِّيَّةُ أَرْبَاعٌ، رُبْعٌ جَدَاعٌ وَرُبْعٌ حَقَاقٌ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ كَبُونٍ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ،

وَفِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتَوْصَلَ مِثْلَ الدِّيَّةِ أَرْبَاعًا وَفِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتَوْصَلَ أَوْ قُطِعَ مَارِئُهُ الدِّيَّةُ أَرْبَاعًا، رُبْعٌ جَدَاعٌ وَرُبْعٌ حَقَاقٌ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ كَبُونٍ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ، وَفِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتَوْصَلَ الدِّيَّةُ أَرْبَاعًا، وَفِي الْحَشْفَةِ الدِّيَّةُ أَرْبَاعًا

وَفِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَّةِ، وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي إِحْدَى الْأَنْثَيْنِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي إِحْدَى الشَّفَتَيْنِ نِصْفُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ،

وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسُ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرَتَيْنِ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسُ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسُ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرَتَيْنِ مِنَ الْإِبِلِ، كُلُّ ذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَمَا كَانَ دُونَ السِّنِّ فِي الْمَوْضِحَةِ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جان کی دیت میں چار حصے ہوں گے ایک حصہ جزاع ہوگا ایک حصہ حقائق پر مشتمل ہوگا ایک بنت لبون پر ہوگا اور ایک بنت مخاض پر مشتمل ہوگا۔

جب زبان کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت بھی اسی چار حصوں کی طرح ہوگی۔ ناک کو جب جڑ سے کاٹ دیا جائے یا اس کے بانے کو کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت بھی چار حصے ہوگی۔

ایک حصے میں جذبے ہوں گے، ایک حصہ حقائق پر مبنی ہوگا، ایک میں بنت لبون ہوں گی اور ایک میں بنت مخاض ہوں گی۔

شرمگاہ کو جب سرے سے کاٹ لیا جائے تو اس کی دیت بھی چار حصے ہوگی۔

حشفہ کی دیت چار حصوں میں ہوگی، آنکھوں کی نصف دیت ہوگی، کان کی نصف دیت ہوگی، ہاتھ کی نصف دیت ہوگی، پاؤں کی نصف دیت ہوگی، دو خسیوں میں سے ایک کی نصف دیت ہوگی، دو ہونٹوں میں سے ایک کی نصف دیت ہوگی، مامومہ زخم کی ایک تہائی دیت ہوگی، جانفہ کی ایک تہائی دیت ہوگی، منقلہ کی پندرہ اونٹ ہوگی، ہاشمہ کی دس اونٹ ہوگی، موضحہ کی پانچ اونٹ ہوگی، دانتوں میں سے ہر دانت کی پانچ اونٹ ہوگی، ہر ایک انگلی کی دس اونٹ ہوگی اور یہ سب عاقلہ کی ذمہ داری ہوگی۔ دانت سے کم جو موضحہ زخم ہو اس میں عاقلہ ادائیگی کرنے کی پابند نہیں ہوگی۔

649- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا، وَلَا صَلْحًا، وَلَا اعْتِرَافًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: عاقلہ، قتل عمد، صلح یا اعتراف کی صورت میں ادائیگی کی پابند نہیں ہوگی۔

650- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَاؤُهُ سَوَاءٌ، كُلُّ ذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَمَا كَانَ دُونَ السِّنِّ وَالْمَوْضِحَةِ فَلَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: بچے کا قتل عمد یا قتل خطا برابر کی حیثیت رکھتے ہیں ان سب کی ذمہ داری عاقلہ پر عائد ہوگی اور جو دانت سے کم ہو یا موضحہ زخم سے کم ہو عاقلہ اس کی ادائیگی نہیں کرے گی۔

651- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا قِصَاصَ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فِيمَا دُونَ النَّفْسِ، وَلَا قِصَاصَ فِيمَا بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالْعَبِيدِ، فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص نہیں لیا جاسکتا، اس معاملے میں جو جان سے کم ہو اسی طرح آزاد شخص اور غلام کے درمیان قصاص نہیں لیا جاسکتا جو جان کے علاوہ ہو۔

652- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَرَّاحَةُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَّاحَةِ الرَّجُلِ فِي كُلِّ شَيْءٍ، لَا تُسَاوِي بَيْنَهَا فِي سِنِّ، وَلَا جَرَّاحَةٍ، وَلَا مَوْضِحَةٍ، وَلَا غَيْرَهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہر معاملے میں عورت کا زخم مرد کے زخم سے نصف ہوگا۔ دانت کا زخم، موضحہ یا اس

کے علاوہ کسی اور زخم میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

653- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَجْرِي جَرَاحَاتُ الْعَبْدِ عَلَى مَجْرَى جَرَاحَاتِ الْأَحْرَارِ فِي عَيْنِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي يَدِهِ نِصْفُ ثَمَنِهِ، وَفِي أَنْفِهِ جَمِيعُ ثَمَنِهِ، وَفِي مَوْضِعِهِ نِصْفُ عَشْرِ ثَمَنِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: غلام کے تمام زخم آزاد شخص کے تمام زخم کی جگہ شمار ہوں گے۔ آنکھ میں اس کی نصف قیمت ہوگی، ہاتھ میں نصف قیمت ہوگی، ناک میں پوری قیمت ہوگی، موضع زخم میں اس کے قیمت کے دسویں حصے کا نصف ہوگا۔

654- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ بِعَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچے (کو مارنے کا تاوان) ایک غلام یا کنیر ہے۔

655- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى لِلْإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ نَصِيبُهُمْ مِنَ الدَّمِ، وَوَرِثَ الزَّوْجَةُ مِنَ الدَّمِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ انہیں خون (یعنی قتل کی دیت) میں حصہ ملے گا اور آپ نے بیوی کو خون (یعنی قتل کی دیت) میں وارث قرار دیا تھا۔

656- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

657- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَتَلَ مُسْلِمًا بِدِمِّي، ثُمَّ قَالَ: أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِدِمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک ذمی کے بدلے میں ایک مسلمان کو قتل کروا دیا تھا اور یہ ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ حضرت محمد ﷺ کے ذمے کو پورا کروں۔

658- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ، أَوْ سَلَّتِ الْيَدُ، أَوْ أَبْيَضَّتِ الْعَيْنُ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب (ضرب لگنے سے) دانت سیاہ ہو جائیں اور ہاتھ مثلث ہو جائے یا آنکھ سفید ہو جائے تو دیت پوری ہوگی۔

659- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْتَصُّ وَلَدٌ مِّنَ وَالِدِهِ، وَلَا عَبْدٌ مِّنَ سَيِّدِهِ وَلَا يُقَامُ حَدٌّ فِي مَسْجِدٍ".
 ♦♦♦659♦♦♦

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما اخرج الطحاوي في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل الواجب فيما اختلف فيه أهل العلم في تمثيل الرجل بعبد من عتاق عليه بذلك ، ومن سواه ما لا عتاق معه' رقم الحديث : 4646

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الحدود' رقم الحديث : 8101

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الحدود' رقم الحديث : 8104

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 8 من اسمه مطلب' رقم الحديث : 8657

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النفقات باب ما روى فيمن قتل عبده أو مثل به' رقم الحديث : 15726

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث : 2036

♦♦♦659♦♦♦

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الديات (6) باب القود بين الوالد والولد' رقم الحديث : 2357

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الديات' في باب 9 ما جاء في الرجل يقتل ابنه يقاد منه أمر لا' رقم الحديث : 1401

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الحدود' في (31) باب النهي عن إقامة الحدود في المساجد' رقم الحديث : 2599

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث : 14

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث : 180

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحدود والديات وغيره' رقم الحديث : 184

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند"، رقم الحديث : 15617

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النفقات باب الرجل يقتل ابنه' رقم الحديث : 15744

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب النفقات باب الرجل يقتل ابنه' رقم الحديث : 15745

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث : 7774

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث : 768

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث : 769

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام' رقم الحديث : 770

اخرجه الإمام البوصيري في "تحاف الخيرة المهرة" المجلد الثاني 9- كتاب المساجد باب النهي عن البصاق في المسجد وما جاء في تشييك الأصابع وإقامة الحدود وإنشاد الشعر فيه وأن يتخذ طوقاً' رقم الحديث : 1007

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الحدود' رقم الحديث : 8104

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الحدود' رقم الحديث : 8138

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الجيم جعفر بن أبي طالب الطيار' رقم الحديث : 1590

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الحاء حاطب بن الحارث بن معير' رقم الحديث : 3131

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين أحاديث عبد الله بن العباس' رقم الحديث : 10846

اخرجه ابن أبي شبة الكوفي' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الحدود من كره إقامة الحدود في المساجد' رقم الحديث : 28647

اخرجه ابن أبي شبة الكوفي' في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب الحدود من كره إقامة الحدود في المساجد' رقم الحديث : 28651

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" كتاب الصلاة باب هل تقام الحدود في المسجد' رقم الحديث : 1710

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹا اپنے باپ سے اور غلام اپنے آقا سے قصاص نہیں لے سکتا اور مسجد میں حد قائم نہیں کی جاسکتی۔

660-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمَعْدَنُ جَبَّارٌ وَالْبِئْرُ جَبَّارٌ وَالِدَابَةُ الْمُنْفَلَتَةُ جَبَّارٌ وَالرَّجُلُ جَبَّارٌ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے: کان میں گر کر مرنا رائیگاں جاتا ہے، کنویں میں گر کر مرنا رائیگاں جاتا ہے، جانور کے مارنے سے مرنا رائیگاں جاتا ہے۔

661-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ، فَاتَّزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ: ابْتَرُكَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْصِمُهَا، كَمَا يَقْصِمُ الْفَحْلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا تو دوسرے نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے کھینچا تو پہلے شخص کے دونوں دانت نکل آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی چیز لام نہیں کی۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے یوں چباتے جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے۔

662-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي لِسَانِ الْآخَرِ، وَرَجُلٍ الْأَعْرَجِ، وَذَكَرِ الْخَصِي وَالْعَيْنِ، حُكْمَةُ الْإِمَامِ.

حدیث 660:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسائيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الساقاة في 4-باب من حفر بئرا في ملكه لم يضمن' رقم الحديث: 2228

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الديات' في (27) باب الجبار' رقم الحديث: 2675

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من البيه' رقم الحديث: 237

اخرجه الإمام الإسفراني في "مستخرج أبي عوانة" كتاب الحدود باب إسقاط الحكم في الدية عن أصحاب الدواب والأنعام' رقم الحديث: 5129

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين عمرو بن عوف بن ملحمة البزني' رقم الحديث: 6

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الأشربة والحد فيها باب الدابة تنفج برجلها' رقم الحديث: 17470

اخرجه أحمد بن حنبل في "السند" في مسند المبكرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 10399

اخرجه السلمي في "صحيح ابن خزيمة" في كتاب الزكوة' رقم الحديث: 2326

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب الديات (19) باب العجاء جرحها جبار' رقم الحديث: 2379

اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الحدود والديات وغيره 213

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: گوئے شخص کی زبان، لکڑے کی ٹانگ، خسی یا عنین کی شرمگاہ کے قصاص کے بارے میں امام فیصلہ اپنی صوابدید پر کرے گا۔

663- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: فِي جَنَائَةِ الْعَبْدِ لَا يَغْرُمُ سَيِّدُهُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ، وَلَا يَبْلُغُ دِيَّةَ عَبْدٍ دِيَّةَ حُرٍّ.

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: غلام کی غلطی کا وہ تاوان آقا نہیں بھرے گا جو اس غلام کی قیمت سے زیادہ ہو اور غلام کی دیت آزاد شخص کی دیت کے برابر نہیں ہو سکتی۔

664- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي مَكَاتِبٍ قَتَلَ قَالَ: يُؤَدَّى بِحَسَابِ مَا عَتِقَ مِنْهُ دِيَّةَ حُرٍّ، وَبِحَسَابِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ كِتَابَتَهُ دِيَّةَ عَبْدٍ.

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکاتب شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے قتل کیا ہو: وہ مکاتب شخص اس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہے اس حساب سے وہ آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جتنا حصہ آزاد نہیں ہوا اس حساب سے وہ غلام کی دیت ادا کرے گا۔

665- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي قَتِيلٍ وَجَدَ فِي مَحَلَّةٍ لَا يُدْرِي مَنْ قَتَلَهُ فَقَضَى عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ: أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ أَنْ يُقْسِمَ مِنْهُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا بِاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا لَهُ قَاتِلًا، ثُمَّ يَغْرُمُونَ الدِّيَّةَ.

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص کسی محلے میں مقتول پایا گیا ہو اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس نے اسے قتل کیا ہے تو حضرت علیؓ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: اہل محلہ میں سے پچاس آدمی یہ قسم اٹھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور ہمیں اس کے قاتل کا علم نہیں ہے پھر وہ سب لوگ اس کی دیت ادا کریں گے۔

666- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ فَارِسِينَ اصْطَدَمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا فَقَضَى عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَيِّ بِدِيَةِ الْمَيِّتِ.

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اگر دو گھڑ سوار آپس میں ٹکرا جائیں اور ان میں سے ایک مر جائے تو حضرت علیؓ نے یہ فیصلہ دیا تھا: زندہ رہنے والا شخص مردہ کی دیت دے گا۔

667- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ أَوْقَفَ ذَابَّةً فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ فِي سَوَاقِهِمْ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ بِبَيْدِهَا، أَوْ بِرَجْلِهَا.

حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جو شخص اپنے جانوروں کو مسلمانوں کے راستے میں ٹھہرا لے یا کسی بازار میں ٹھہرا لے تو وہ شخص اس بات کا تاوان ادا کرے گا جو اس جانور کے ہاتھ یا پاؤں مارنے کی وجہ سے نقصان ہوگا۔

668- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ لِسَانَ رَجُلٍ

فَصَارَ بَعْضُ كَلَامِهِ يَبِينُ، وَبَعْضُهُ لَا يَبِينُ فَقَضَى عَلَيْهِ مِنَ الدِّيَةِ بِحَسَابِ مَا اسْتَعَجَمَ مِنْ حُرُوفِ الْهَجَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی زبان پر مارا تو اس شخص کی زبان سے کچھ کلام واضح طور پر ادا ہوتا ہے اور کچھ واضح طور پر ادا نہیں ہوتا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں دیت کا اس حساب سے فیصلہ دیا کہ جن حروف پہنچی کو وہ ٹھیک طرح سے ادا نہیں کر سکتا اتنے کے حساب سے دیت دینی ہوگی۔

669-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَضَى عَلَى أَرْبَعَةٍ أَطْلَعُوا عَلَى أَسَدٍ فِي رَبِيْعٍ فَسَقَطَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَتَعَلَّقَ بِأَخْرَ، وَتَعَلَّقَ الثَّانِي بِالثَّالِثِ، وَتَعَلَّقَ الثَّالِثُ بِالرَّابِعِ فَقَتَلَهُمُ الْأَسَدُ جَمِيعًا فَقَضَى لِلرَّابِعِ بِدِيَّةٍ، وَلِلثَّالِثِ بِنِصْفِ دِيَّةٍ، وَلِلثَّانِي بِثُلْثِ دِيَّةٍ، وَلِلْأَوَّلِ بِرُبْعِ دِيَّةٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے چار ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جو ایک گڑھے میں ایک شیر پر مطلع ہوئے۔ ان میں سے ایک شخص نیچے گر گیا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا دوسرے نے تیسرے کو پکڑ لیا تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا لیکن شیر نے ان سب کو مار دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوتھے شخص کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ دیا تیسرے کے بارے میں نصف دیت کا فیصلہ دیا دوسرے کے بارے میں ایک تہائی دیت کا دیا اور پہلے کے بارے میں ایک چوتھائی دیت کا فیصلہ دیا۔



کتاب السیر وما جاء من ذلك

سیر کا بیان اور اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

——***

باب: الْغَزْوُ وَالسَّيْرُ

باب 202: غزوہ اور سیر کا بیان

...—...—...

670- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعَثَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا ثُمَّ قَالَ: "انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، أَنْتُمْ جُنْدُ اللَّهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ أَدْعُوا إِلَى شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ فَإِنْ آمَنُوا فَأَخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ، لَهُمْ مَا لَكُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْكُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَنَاصِبُوهُمْ حَرْبًا وَاسْتَعِينُوا عَلَيْهِمْ بِاللَّهِ فَإِنْ أَظْهَرَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا شَيْخًا كَبِيرًا لَا يُطِيقُ قِتَالَكُمْ وَلَا تَغْرُرُوا عَيْنًا، وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا إِلَّا شَجَرًا يَصُرُّكُمْ وَلَا تَمْثَلُوا بِأَدْمِيٍّ، وَلَا بِهَيْمَةٍ، وَلَا تَظْلَمُوا وَلَا تَعْتَدُوا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أَقْصَاكُمْ أَوْ أَدْنَاكُمْ مِّنْ أَحْرَارِكُمْ أَوْ عَبِيدِكُمْ أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ أَمَانًا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ إِشَارَتَهُ فَلَهُ الْأَمَانُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ أَوْ كِتَابَ اللَّهِ، فَإِنْ قَبِلَ فَأَخْوَكُمُ فِي دِينِكُمْ، وَإِنْ أَبَى فَرُدُّوهُ إِلَى مَأْمَنِهِ، وَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِ، لَا تُعْطُوا الْقَوْمَ ذِمَّتِي وَلَا ذِمَّةَ اللَّهِ فَالْمُخْفِرُ ذِمَّةَ اللَّهِ لَا قِيَاسَ لَهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ سَاحِطٌ أُعْطَوْهُمْ ذِمَّتَكُمْ، وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ وَقَوْلَاهُمْ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَانَ يُخْفِرَ ذِمَّتَهُ وَذِمَّةَ أَبِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُخْفِرَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب مسلمانوں کا کوئی لشکر روانہ کرتے تو ایک شخص کو ان کا امیر بنا دیتے تھے پھر آپ ارشاد فرماتے تھے: اب اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اللہ کے رسول کے دین پر قائم رہتے ہوئے روانہ ہو جاؤ تم لوگ اللہ کا لشکر ہو اور تم لوگ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو گے جو اللہ کا انکار کرتے ہیں تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے

رسول ہیں اور وہ اقرار کریں اس چیز کا جسے حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اگر وہ ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں انہیں وہی کچھ ملے گا جو تمہیں ملتا ہے اور ان پر وہی چیزیں لازم ہوں گی جو تم پر لازم ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو تم ان کے ساتھ جنگ کرو اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ دیدے تو تم ان کے کم سن بچے یا خاتون یا ایسے بوڑھے آدمی کو قتل نہ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی تم ان کے چشموں کو برباد کرو نہ ہی ان کے درختوں کو کاٹو سوائے اس درخت کے جو تمہیں نقصان پہنچاتے ہوں تم کسی جانور یا انسان کا مسئلہ نہ کرو، تم ظلم نہ کرو، حد سے تجاوز نہ کرو، تم میں سے جو بھی بڑا یا چھوٹا آزاد یا غلام شخص ان میں سے کسی شخص کو پناہ دے یا اپنے ہاتھ کے ذریعے اسکی طرف (پناہ دینے کا) اشارہ کر دے اور وہ اس کے اشارے کی طرف آجائے تو اس شخص کو امان ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے کلام کو سن لے (یعنی اللہ کی کتاب کو سن لے) اگر وہ قبول کر لے تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور اگر انکار کر دیں تو تم انہیں امن دیدو اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو تم کسی قوم کو میرا یا اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ دو کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے کی خلاف ورزی کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا تم ان لوگوں کو اپنی پناہ دو اور اپنے آباؤ اجداد کی پناہ دو اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی شخص اپنے ذمے یا اپنے آباؤ اجداد کے ذمے کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اللہ کے ذمے یا اللہ کے رسول کے ذمے کی خلاف ورزی کرے۔



بَابُ: فَضْلُ الْجِهَادِ

باب 203: جہاد کی فضیلت



671- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ وَالزَّكَاةِ الْوَأَجِبَةِ، وَحَاجَّةِ الْإِسْلَامِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالِدُّعَاءُ إِلَى دِينِ اللَّهِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ عَدْلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ الدُّعَاءُ إِلَى اللَّهِ فِي سُلْطَانِ الْكَافِرِينَ، وَعَدْلُ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَرَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدَوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا."

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز، فرض زکوٰۃ، فرض حج اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور اُس کے دین کی طرف دعوت دینا ہے۔ نیکی کا حکم دینا ہے برائی سے منع کرنا ہے۔ کافروں کی حکومت میں نیکی کے حکم دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے

برابر ہے اور برائی سے منع کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور صبح کے وقت اللہ کی طرف جانا اور شام کے وقت جانا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

672- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: غَزَاةٌ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حَجَّةً، وَرَبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَوْمِ شَهْرٍ، وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنگ پچاس (نفل) حج سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے تک (نفل) روزہ رکھنے اس میں قیام کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص پہرہ دیتے وقت مر جائے اُس کا عمل قیامت تک جاری رہے گا اور اُسے قبر کے عذاب سے نجات ملے گی۔

673- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُفْسِدُ الْجِهَادَ وَالْحَجَّ جَوْرٌ جَائِزٌ، كَمَا لَا يُفْسِدُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَبَةُ أَهْلِ الْفُسْقِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جہاد اور حج کو کسی ظالم کا ظلم فاسد نہیں کرتے بالکل اسی طرح جیسے فاسق لوگوں کا غلبہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کو فاسد نہیں کرتا۔

674- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ إِغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَلَى النَّارِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَوْ قَصَرَ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ، وَمَنْ ضَرَبَ بِسَيْفٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَتْ حَجَّ عَشْرٍ حَجَّ حَجَّةٍ فِي أَثَرِ حَجَّةٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے دور رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کے لئے حرام کر دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تیر چھیکے خواہ وہ اپنے نشانے تک پہنچے یا نہ پہنچے تو یہ اُس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار اٹھائے تو گویا اس نے دس بار حج کیا ہے۔ ایسے ہی حج دس مرتبہ حج کئے۔ ایسے حج جو یکے بعد دیگرے ہوں۔



بَابُ: فَضْلُ الشَّهَادَةِ

باب 204: شہادت کی فضیلت

675- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلشَّهِيدِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ فَأَوَّلُ دَرَجَاتِهِ أَنْ يَرَى مَنْزِلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَبْلَ خُرُوجِ رُوحِهِ فَيَهْوَنَ عَلَيْهِ

مَا بِهِ وَالتَّائِيَةُ أَنْ تَبَرَّرَ لَهُ زَوْجَةٌ مِنْ حُورِ الْجَنَّةِ فَيَقُولَ لَهُ ابْشُرْ يَا وَلِيَّ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا عِنْدَ
أَهْلِكَ وَالثَّلَاثَةُ إِذَا خَرَجْتَ نَفْسُهُ جَاءَهُ خِدْمُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَوْلُوا غُسْلُهُ وَكَفْنُهُ وَطَبْخُوهُ مِنْ طَيِّبِ الْجَنَّةِ وَالرَّابِعَةُ
أَنْ لَا يَهْوُونَ عَلَى مُسْلِمٍ خُرُوجَ نَفْسِهِ مِثْلَ مَا يَهْوُونَ عَلَى الشَّهِيدِ وَالْخَامِسَةُ أَنْ يُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرُوحًا
تَنْبِئُ بِمَسْكَانِ الشَّهَدَاءِ بِرَأْسِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّادِسَةُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَقْرَبَ مِنْزِلًا مِنْ عَرْشِ الرَّحْمَنِ
مِنَ الشَّهَدَاءِ وَالسَّابِعَةُ أَنَّ لَهُمْ كُلَّ جُمُعَةٍ زُورَةٌ يَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَحْيُونَ بِتَحِيَّةِ الْكِرَامَةِ وَيَتَحَنَّنُ
بِتَحَنُّنِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُنْصَرَفُونَ فَيَقَالُ: هَؤُلَاءِ زُورُ الرَّحْمَنِ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شہید کو سات درجات ملیں گے اُن میں سب سے پہلا درجہ یہ ہوگا کہ وہ جنت میں اپنے مقام کو اپنی روح نکلنے سے پہلے دیکھ لے گا اور روح کا نکلنا اُس کے لئے آسان ہوگا۔ دوسرا یہ ہے کہ جنت کی حوروں سے تعلق رکھنے والی اُس کی بیوی اُس کے سامنے آئے گی اور یہ کہے گی ”اے اللہ کے دوست تمہیں خوشخبری ہو اللہ کی قسم جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہارے لئے تمہارے گھر والوں کے پاس ہے۔ تیسرا یہ کہ جب اُس کی جان نکلے گی اُس کے جنت کے خادم اُس کے پاس آئیں گے اور وہ اُس کو غسل دیں گے اُس کو کفن دیں گے اور اُسے جنت کی خوشبو لگائیں گے۔ چوتھا یہ کہ کسی بھی مسلمان کی جان اتنی آسانی سے نہیں نکلتی جتنی کہ شہید کی جان آسانی سے نکلتی ہے۔ پانچواں یہ کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے زندہ کرے گا تو اُس کے رخصوں میں سے ششک کی خوشبو نکل رہی ہوگی اور قیامت کے دن شہید لوگ اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ چھٹا یہ کہ رحمان کے عرش کے قریب قدر و منزلت کے اعتبار سے شہداء سے زیادہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ ساتواں یہ کہ یہ لوگ ہر جمعے کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے جائیں گے وہاں انہیں عزت کا سلام کیا جائے گا اور جنت کے تحفے دیئے جائیں گے اور یہ کہ جب یہ واپس آئیں گے تو کہا جائے گا: یہ رحمان کے ملاقاتی ہیں۔

676- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَقَعُ عَلَيْهِ الْهَدْمُ شَهِيدٌ وَالْأَبْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِي عَنِ الْمُنْكَرِ شَهِيدٌ".

حدیث 676:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسائيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الشيباني في "موطأ الإمام محمد" في: أبواب الصلاة باب ما يكون من الموت شهادة رقم الحديث: 302

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين عقبة بن عامر الجهني يكنى أبا حباد رقم الحديث: 900

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب الجنائز رقم الحديث: 1300

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الصلاة فضل صلاة العشاء والفجر في الجماعة

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ نفاس کے عالم میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ جس شخص کے اوپر کوئی ملبہ گر جائے وہ شہید ہے۔ نیکی کا حکم دینے والا شہید ہے اور برائی سے روکنے والا شہید ہے۔



بَابُ: قِسْمَةُ الْغَنَائِمِ

باب 205: مالِ غنیمت تقسیم کرنا



677- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهَمٍ، سَهْمٌ لَهُ، وَسَهْمَانِ لِلْفَرَسِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

بقیہ تخریج حدیث (676) أخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في السبعون من شعب الإيمان و هو باب في الصبر على المصائب و عما تنزع إليه نفس من لذة و شهوة فصل في ذكر ما في الأوجاع و الأمراض و المصيبات من الكفارات رقم الحديث: 9881
أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الجهاد في (17) باب ما يرجي فيه الشهادة رقم الحديث: 2804
أخرجه البخاري في "صحيحه" في كتاب: الجهاد و السير في 30- باب الشهادة سبع سوى القتل رقم الحديث: 2674
أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الجنائز في باب 2- باب المريض و ما يتعلق به رقم الحديث: 3188
حدیث 677:

أخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما
أخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الجهاد في (36) باب قسمة الغنائم رقم الحديث: 2854
أخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المبهره" باب قسمة خيبر على أهل الحديبية رقم الحديث: 4598
أخرجه البيهقي في "معرفه السنن و الآثار" كتاب السير سهم الفارس و الراجل رقم الحديث: 5573
أخرجه البيهقي في "معرفه السنن و الآثار" كتاب قسم الفیء و الغنیمه سهم الفارس رقم الحديث: 4141
أخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في كتاب السیر (33) باب في سهان الخيل رقم الحديث: 2472
أخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب السیر رقم الحديث: 24

أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب قسم الفیء و الغنیمه باب ما جاء في سهم الراجل و الفارس رقم الحديث: 12659
أخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب السیر في 14- باب الغنائم و قسمتها رقم الحديث: 4811
أخرجه الموصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس رقم الحديث: 2528

أخرجه ابن أبي شيبه الكوفي في "المصنف في الأحاديث و الآثار" كتاب السیر في الفارس كم يقسم له من قال ثلاثة أسهم رقم الحديث: 33177

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے دیئے تھے ایک اس شخص کا حصہ اور دو اس کے گھوڑے کے لئے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا تھا۔

678- قَالَ: وَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِذَا غَلَبَ الْإِمَامُ عَلَى أَرْضٍ قَرَأَى، أَنْ يَمُنَّ عَلَى أَهْلِهَا جَعَلَ الْخِرَاجَ عَلَى رُؤُسِهِمْ، فَإِنْ رَأَى أَنْ يَقْسِمَهَا جَعَلَهَا أَرْضَ عَشْرِ (قَالَ): وَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَتَاعٍ لِرَجُلٍ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَأَعْتَرَفَهُ قَبْلَ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ أَخَذَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَإِنْ جَاءَ بَعْدَ الْقِسْمَةِ أَخَذَهُ بِشَيْئِهِ، فَإِنْ أَسْلَمَ أَهْلُ الْحَرْبِ، وَهُوَ فِي أَيْدِيهِمْ فَهُوَ لَهُمْ، وَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهِمْ سَبِيلٌ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حکمران کسی جگہ کو فتح کر لے تو پھر وہ اگر یہ مناسب سمجھے کہ وہاں کے رہنے والوں پر احسان کرنا چاہئے تو ان لوگوں پر خراج لازم کر دے اور اگر وہ چاہے تو اُس جگہ کو تقسیم کر کے اُس کو عشری جگہ بنا دے۔

میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے سامان کے بارے میں دریافت کیا جس پر مشرکین قبضہ کر لیتے ہیں پھر اُس کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں وہ آجاتا ہے؟ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُس کا مالک آکر اُس کا اعتراف کر لے تو پھر وہ کسی معاوضے کے بغیر اُسے ملے گا لیکن اگر وہ تقسیم کے بعد آتا ہے تو پھر وہ معاوضے کے ساتھ لے گا۔ اگر اہل حرب مسلمان ہو جائیں اور وہ سامان اُس وقت ان لوگوں کے پاس ہو تو وہ اُن ہی کی ملکیت شمار ہوگا۔ سابقہ مالک کے لیے اُسے لینے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

بَابُ: الْعَهْدُ وَالْذِمَّةُ

باب 206: عہد اور ذمہ

...—...—...—...

679- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُقْبَلُ مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ إِلَّا الْإِسْلَامُ أَوْ السَّيْفُ، وَأَمَّا مُشْرِكُوا الْعَجَمِ فَتَوَخَّذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ، وَأَمَّا أَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يُسَلِّمُوا، أَوْ سَأَلُونَا أَنْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ قَبْلَنَا مِنْهُمْ الْجِزْيَةُ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرب میں بسنے والے مشرکین یا تو اسلام قبول کر لیں ورنہ ان سے جنگ ہوگی۔ البتہ

بن بنے والے مشرکین سے جزیہ لیا جاسکتا ہے عرب یا عجم سے تعلق رکھنے والے اہل کتاب کا جہاں تک تعلق ہے تو اگر وہ عجم قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہم سے یہ درخواست کرتے ہیں وہ لوگ ذمی بن کر رہیں گے تو ہم ان سے یہ جزیہ لے کر لیں گے۔



بَابُ: الْأَلْوِيَّةُ وَالرَّايَاتُ

باب 207: بڑے اور چھوٹے جھنڈے



680-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

حدیث 680:-

درجہ الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب الألف من اسبہ أحد' رقم الحدیث: 39

درجہ الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 2' رقم الحدیث: 1873

درجہ الإمام ابن الأثیر فی "جامع الأصول من أحادیث الرسول"، رقم الحدیث: 8241

درجہ الترمذی فی "سننه" فی کتاب اللباس' باب 11 ما جاء فی العمامة السوداء' رقم الحدیث: 1735

درجہ البیہقی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الجمعة' باب 8 ما يستحب للإمام من حسن الهيئة وما يعتزم وما ورد فی لبس السواد' رقم الحدیث: 5772

درجہ ابن ماجہ فی "سننه" فی کتاب الجہاد' فی (22) باب لبس العمامة فی الحرب' رقم الحدیث: 2822

ابن یونس من شعب الإیمان وهو باب فی اللباس والزی والأواني وما یکره منها فصل فی العمامة' رقم الحدیث: 6246

درجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" فی کتاب مناسک الحج' فی 36 باب دخول الحرم هل یصلح بغير إحرام' رقم الحدیث: 3847

درجہ النسائی فی "المجتبیٰ من السنن" فی کتاب مناسک الحج' فی باب 107 دخول مكة بغير إحرام' رقم الحدیث: 2869

درجہ النسائی فی "السنن الکبریٰ" فی کتاب الحج' فی باب 107 دخول مكة بغير إحرام' رقم الحدیث: 3852

درجہ الدارمی فی "سنن الدارمی" فی کتاب المناسک (88) باب فی دخول مكة بغير إحرام حج ولا عمرة' رقم الحدیث: 1939

درجہ البیہقی فی "صحیح ابن حبان" فی: کتاب الحج' فی باب فضل مكة' رقم الحدیث: 3722

درجہ البوصلی فی "مسند أبي يعلى" فی تأیعم مسند جابر' رقم الحدیث: 2146

درجہ أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند اکثرین من الصحابة (مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه' رقم الحدیث: 14947

درجہ مسلم فی "صحیحه" فی کتاب الحج' فی 84-باب جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ' رقم الحدیث: 3376

درجہ الحیثمی فی "مسند الحیثمی" (فی باب) حدیث عمرو بن حرث رضى الله عنه' رقم الحدیث: 566

درجہ الطیالسی فی "مسند الطیالسی" (فی باب) 10 ما روى عن أبو الزبير عن جابر رضى الله عنهما' رقم الحدیث: 1749

درجہ ابن أبی شیبہ الکوفی فی "المصنف فی الأحادیث والآثار" کتاب العقیقة فی العقیقة من رآها فی العمامة السوداء' رقم الحدیث: 24952

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

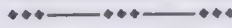
681-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَتْ رَايَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُودًا وَالْوَلِيَّتَهُ بَيْضًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے بڑے جھنڈے سیاہ اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔



بَابُ: الْخُمْسُ وَالْأَنْفَالُ

باب 208: خمس اور انفال



682-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ بِالرُّبْعِ وَالْخُمْسِ وَالثُّلُثِ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ انفال میں چوتھا، پانچواں یا تیسرا حصہ رکھا کرتے تھے۔

683-قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّمَا النَّفْلُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ، وَلَا نَفْلَ بَعْدَ الْقِسْمَةِ،

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انفال تقسیم سے پہلے ہوگی اور تقسیم کے بعد کوئی انفال نہیں ہوگا۔

684-سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْخُمْسِ؟ قَالَ: هُوَ لَنَا مَا احْتَجْنَا إِلَيْهِ فَإِذَا اسْتَغْنَيْنَا فَلَا حَقَّ لَنَا فِيهِ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ قَرَّنَا مَعَ الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ فَإِذَا بَلَغَ الْيَتِيمُ وَاسْتَغْنَى الْمَسْكِينُ، وَآمَنَ ابْنُ السَّبِيلِ، فَلَا حَقَّ لَهُمْ، وَكَذَلِكَ نَحْنُ إِذَا اسْتَغْنَيْنَا فَلَا حَقَّ لَنَا .

حدیث 682:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب قسم الفیء رقم الحديث: 2599

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في: کتاب قسم الفیء والغنیمة باب النفل بعد الخمس رقم الحديث: 12587

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 1177

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب قسم الفیء والغنیمة الوجه الثاني من النفل رقم الحديث: 4121

میں نے امام زید علیہ السلام سے خمس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے لئے اُس کی اجازت اس وقت تک نہیں ہے جب ہمیں اس کی ضرورت تھی جب ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہی تو ہمارا اس میں کوئی حق نہیں۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ملایا ہے جب یتیم بالغ ہو جائے، غریب خوشحال ہو جائے اور غریب کی حالت میں آجائے تو اب ان لوگوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ یہی صورت ہماری ہے کہ جب ہمیں اس کی ضرورت نہ ہو ہمارا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا۔



بَابُ: الْمُرْتَدُّ

باب 209: مرتد کا بیان



685- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَيْبُ الْمُرْتَدَّ فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا قَتَلَهُ، وَقَسَمَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ .

نار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ مرتد کو توبہ کرنے کے لیے تین مرتبہ کہتے تھے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تھا تو توبہ ورنہ اُسے قتل کروادیتے تھے اور اس کی میراث مسلمان وارثوں کے درمیان تقسیم کروادیتے تھے۔

686- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ لَوْلَا صِغَارٌ، فَالْوَلَدُ مُسْلِمُونَ بِأَسْلَامِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْأَبَوَيْنِ، فَإِنْ كَبِرَ الْوَلَدُ وَأَبَوَا الْإِسْلَامَ قُتِلُوا، وَإِنْ كَانَ الْوَلَدُ كِبَارًا بِالْعَيْنِ لَمْ يَكُونُوا مُسْلِمِينَ بِأَسْلَامِ الْأَبَوَيْنِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ماں و باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے اور ان کے بچے نابالغ ہوں تو ماں و باپ میں سے جس نے بھی اسلام قبول کیا، اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے وہ بچے مسلمان شمار ہوں گے اگر وہ بچے ہو کر اسلام کا انکار کریں تو انہیں قتل کروادیا جائے گا۔

لیکن (اگر ماں باپ کے اسلام قبول کرنے کے وقت) بچے بڑے تھے اور نابالغ تھے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے مسلمان شمار نہیں ہوں گے۔



بَابُ: الْغُلُولُ

باب 210: مال غنیمت میں خیانت

687- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ لَمْ تَغْلُ أُمَّتِي مَا قَوِيَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّ لَهُمْ"

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میری امت مال غنیمت میں خیانت نہیں کرتی تو دشمن بھی اُن پر غالب نہیں آسکے گا۔

688- سَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَأْكُلُ مِنَ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقَسِّمَ، وَيَعْلِفُ ذَابْتَهُ مِنَ الْعَلْفِ قَبْلَ أَنْ يُقَسِّمَ؟ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ بِعَالٍ، وَسَأَلْتَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ السَّلَاحِ؟ فَقَالَ: يُقَاتَلُ بِهِ فَإِذَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْرَارَهَا رُدَّ فِي الْغَنَائِمِ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اناج میں سے کچھ کھا لیتا ہے یا چارے میں سے اپنے جانور کو مال کی تقسیم سے پہلے کچھ کھلا دیتا ہے تو امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خیانت کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

میں نے اُن سے ہتھیار کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ اُس کے ذریعے جنگ میں حصہ لیتا رہے گا اور جب جنگ ختم ہو جائے گی تو اُس کو مال غنیمت میں واپس جمع کروادیا جائے گا۔



بَابُ: قِتَالُ أَهْلِ الْبَغْيِ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ

باب 211: اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے باغیوں کے ساتھ جنگ کرنا



689- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُسَبَّى أَهْلُ الْقِبْلَةِ، وَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِنْجَنِيْقٌ وَلَا يَمْنَعُونَ مِنَ الْمِيرَةِ، وَلَا طَعَامٍ، وَلَا شَرَابٍ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُمْ فِتْنَةٌ أُجْهِزَ عَلَى جَرِيحِهِمْ، اتَّبَعَ مُدْبِرُهُمْ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ فِتْنَةٌ لَمْ يُجْهِزْ عَلَى جَرِيحِهِمْ، وَلَمْ يُتَّبَعْ مُدْبِرُهُمْ، وَلَا يَحِلُّ مِنْ مَلِكِهِمْ شَيْءٌ إِلَّا بِمَا كَانَ فِي مَعْسَكِهِمْ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل قبلہ کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا نہ ان کے لئے منجنیق نصب کی جاسکتی ہیں نہ انہیں خوراک حاصل کرنے سے روکا جاسکتا ہے نہ انہیں اناج سے نہ پینے کی چیزوں سے اگر وہ گروہ کی شکل میں ہوں تو ان کے

زمینوں کی تیار داری کی جائے گی اور بھاگنے والوں کا تعاقب کیا جائے گا اگر وہ گروہ کی شکل میں نہ ہوں تو نہ ہی زمینوں کی تیار داری کی جائے گی اور نہ ہی بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے گا۔ اور جو شخص اُن کا مالک ہو جائے تو اس کے لئے صرف وہی چیز حلال ہوگی جو ان کے لشکر میں موجود ہو۔

690- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَا فِي دُورِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ خِرَاجِ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بصرہ کے گھروں سے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔ سوائے اُس چیز کے جو مسلمانوں کے بیت المال کا خراج تھا۔

691- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ خُمُسُ مَا حَوَاهُ عَسْكَرُ أَهْلِ النَّهْرَوَانَ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ مَا سِوَى ذَلِكَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: اہل نہروان اور اہل بصرہ کے لشکر میں جو چیز تھی انہوں نے اُس کا پانچواں حصہ لیا تھا اس کے علاوہ اور کسی چیز سے تعرض نہیں کیا تھا۔



بَابُ: مَتَى يَجِبُ عَلَى أَهْلِ الْعَدْلِ قِتَالُ الْفِتْنَةِ الْبَاغِيَةِ

باب 212: اہل عدل پر باغی گروہ کے ساتھ جنگ کرنا کب واجب ہوتا ہے



692- قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي قَلَّةٍ مِنَ الْعَدَدِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ قِتَالُ أَهْلِ الْبَغْيِ فَإِذَا كَانَ أَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبَضَعَ عَشْرَةَ أَهْلَ بَدْرٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الْقِتَالُ، وَلَمْ يَعْدُرُوا بَتْرِكَ الْقِتَالِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْأَعْمَالِ شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنْ جِهَادِهِمْ .

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

حضرت امام زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب امام کے ساتھیوں کی تعداد تھوڑی ہو تو اب اُس پر باغیوں کے ساتھ جنگ کرنا واجب نہیں ہوگا لیکن جب امام کے ساتھیوں کی تعداد تین سو دس سے زیادہ ہو جو غزوہ بدر کے اصحاب کی تعداد تھی تو اب امام پر اور اس کے ساتھیوں پر جنگ کرنا لازم ہو جاتا ہے اور وہ جنگ ترک کرنے کے حوالے سے کوئی عذر پیش نہیں کر سکتے اس لئے کیونکہ اُن کے جہاد کرنے سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی عمل نہیں ہے۔



بَابُ: طَاعَةُ الْإِمَامِ
باب 213: امام کی پیروی کرنا

...—...—...—...

693- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، إِذَا كَانَ الْإِمَامُ عَدْلًا بَرًّا نَقِيًّا .
آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو جائے کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرا جبکہ امام عادل ہو، نیک ہو، پرہیزگار ہو۔

694- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: حَقٌّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْ يَعْدَلَ فِي الرِّعَايَةِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَحَقٌّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا، وَأَنْ يُطِيعُوا، وَأَنْ يُجِيبُوا إِذَا دُعُوا، وَأَيْمًا إِمَامٌ لَمْ يَحْكُمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَلَا طَاعَةَ لَهُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام پر یہ لازم ہے کہ وہ اُس چیز کے مطابق فیصلہ کرے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اپنی رعایا کے درمیان انصاف سے کام لے، اگر وہ ایسا کرتا ہے تو لوگوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور جب وہ انہیں بلائے تو اس کی بات مانیں اور جو امام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (حکم) کے مطابق فیصلے نہیں کرتا اس کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔

695- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا وَالٍ احْتَجَبَ مِنْ حَوَائِجِ النَّاسِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی حکمران لوگوں کی ضرورت سے پردے میں رہے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے پردے میں رہے گا۔

❀—❀—❀

بَابُ: قِطَاعُ الطَّرِيقِ
باب 214: ڈاکہ ڈالنا

...—...—...—...

696- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا قَطَعَ الطَّرِيقُ
الْمُصَوِّصُ، وَأَشْهَرُوا السَّلَاحَ، وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالًا وَلَمْ يَقْتُلُوا مُسْلِمًا، ثُمَّ أَخَذُوا حَبْسًا حَتَّى يَمُوتُوا، وَذَلِكَ
نَفِيُّهُمْ مِنَ الْأَرْضِ، فَإِذَا أَخَذُوا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوا قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَإِذَا قَتَلُوا وَأَخَذُوا
الْمَالَ قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَصَلَبُوا حَتَّى يَمُوتُوا، فَإِنْ تَابُوا قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذُوا ضَمَّنُوا الْمَالَ
وَأَقْتَصَّ مِنْهُمْ، وَلَمْ يُحْدُوا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چور ڈاکہ ڈالیں اور ہتھیار دکھائیں لیکن نہ مال لیں اور نہ ہی مسلمانوں کو قتل کریں تو
اگر وہ پکڑے جائیں تو انہیں قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ یا پھر انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا اگر وہ مال پر قبضہ
کر لیتے ہیں اور لوگوں کو قتل نہیں کرتے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر وہ قتل بھی کرتے
ہیں اور مال پر قبضہ بھی کر لیتے ہیں تو ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں گے اور انہیں سولی پر لٹکا دیا
جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔ اگر وہ پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لیتے ہیں تو وہ مال کا تاوان دیں گے اور ان سے
قصاص لیا جائے گا لیکن ان پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔



کتاب الفرائض
فرائض کا بیان

— — — — —

بَابُ: الْفَرَائِضُ وَالْمَوَارِثُ

باب 215: فرائض اور مواریت

◆ ◆ ◆ ——— ◆ ◆ ◆

697- (حَدَّثَنِي) رَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْإِبْنُ أَدْنَى الْعَصِيَّةِ، ثُمَّ ابْنُ الْإِبْنِ، وَإِنْ نَزَلَ ثُمَّ الْآبُ، ثُمَّ الْجَدُّ وَإِنْ رُتِفَ، ثُمَّ الْآخُ مِنَ الْآبِ وَالْأُمُّ، ثُمَّ الْآخُ مِنَ الْآبِ ثُمَّ ابْنُ الْآخِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ، ثُمَّ ابْنُ الْآخِ مِنَ الْآبِ ثُمَّ الْعَمُّ لِلْآبِ، ثُمَّ ابْنُ الْعَمِّ لِلْآبِ وَالْأُمِّ ثُمَّ ابْنُ الْعَمِّ لِلْآبِ فَذَلِكَ اثْنِي عَشَرَ رَجُلًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹا سب سے قریبی عصب ہوتا ہے پھر پوتا ہوتا ہے پھر اس کے بعد نچلے طبقے کے (پوتے) ہیں پھر باپ ہے پھر دادا ہے پھر (اس سے اوپر والے دادا ہیں) پھر سگا بھائی ہے پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی ہے پھر سگے بھائی کا بیٹا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔ پھر سگا چچا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک چچا ہے۔ پھر سگے چچا کا بیٹا ہے پھر باپ کی طرف سے شریک چچا کا بیٹا ہے۔ یہ بارہ افراد ہیں۔

698- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لِبَنَاتِ الْوَاحِدَةِ الْبَيْضُ، وَلِلْبَنَاتَيْنِ وَالْأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ الثَّلَاثُ، وَلِبَنَاتِ الْإِبْنِ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةً لثَلَاثِينَ، وَلَا شَيْءَ لِبَنَاتِ الْإِبْنِ مَعَ الصُّلْبِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُنَّ أَخٌ لَهُنَّ يُعَصِّبُهُنَّ وَلِلْأَخِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ الْبَيْضُ، وَلِلْبَنَاتَيْنِ وَالْأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ الثَّلَاثُ وَلِلْأَخَوَاتِ مِنَ الْآبِ مَعَ الْأَخَوَاتِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ بِمَنْزِلَةِ بَنَاتِ الْإِبْنِ مَعَ بَنَاتِ الصُّلْبِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بیٹی کو نصف حصہ ملے گا دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کو دو تہائی حصہ ملے گا اور پوتی کو بیٹی کے ساتھ چھٹا حصہ ملے گا تاکہ دو تہائی حصے مکمل ہو جائیں۔ پوتیوں کو سگی بیٹی کی موجودگی میں اسی وقت ملے گا جب پوتیوں

کے ساتھ کوئی ان کا بھائی بھی ہو جو انہیں عصبہ بنا دے۔ سگی بہن کو نصف حصہ ملے گا اگر وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی ملے گا۔ باپ کی طرف سے شریک بہنیں اگر سگی بہنوں کے ساتھ ہوں تو وہ سگی بیٹیوں کے ساتھ موجود پوتیوں کی مانند ہوں گی۔

699- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْأَخَوَاتُ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ بنتی ہیں۔

700- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي زَوْجِ ابْنَيْنِ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَّا بَقِيَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شوہر اور دو ماں باپ (میں وراثت کی تقسیم کے بارے میں فرماتے ہیں) شوہر کو نصف حصہ ملے گا ماں کو باقی مال کا تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ باپ کو ملے گا۔

701- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي امْرَأَةٍ ابْنَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبْعُ، وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَّا بَقِيَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بیوی اور دو ماں باپ کے بارے میں فرماتے ہیں: عورت کو چوتھا حصہ ملے گا۔ باقی بچ جانے والے مال کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا اور جو باقی بچے گا وہ باپ کو ملے گا۔

702- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَرِثُ أَخٌ لَأُمِّ مَعَ وَلَدٍ، وَلَا وَالِدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ماں کے ہمراہ (میت کی) اولاد یا والد موجود ہوں تو اس کا بھائی وارث نہیں بنے گا۔

703- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُشْرِكُ وَكَانَ يُعِيلُ الْفَرَائِضَ، وَكَانَ يَحْجُبُ الْأُمَّ بِالْأَخَوَيْنِ، وَلَا يَحْجُبُهَا بِالْأَخْتَيْنِ، وَكَانَ لَا يَحْجُبُهَا بِأَخٍ وَأُخْتٍ، وَكَانَ لَا يَحْجُبُ بِالْأَخَوَاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُنَّ أَخٌ لَهُنَّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ شریک کرتے تھے وہ فرائض میں عول کیا کرتے تھے۔ وہ دو بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو محجوب قرار دیتے تھے لیکن دو بہنوں کی موجودگی میں ماں کو محجوب قرار نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح وہ ایک بھائی اور ایک بہن کی موجودگی میں اسے محجوب قرار نہیں دیتے تھے۔ وہ بہنوں کو اس وقت محجوب قرار دیتے تھے جب ان کے ساتھ ان کا کوئی بھائی شریک ہو۔

704- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ لَا يَزِيدُ الْأُمَّ عَلَى

السُّدُسُ مَعَ الْوَلَدِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیٹے کی موجودگی میں ماں کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔
705- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي ابْنِ عَمٍّ أَحَدَهُمَا أَخْلَامٌ قَالَ: لِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: دو ایسے چچا زاد جن میں سے ایک ماں کی طرف سے شریک بھائی بھی ہو تو اُن کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: ماں کی طرف سے شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی مال بچے کا وہ اُن دونوں کو نصف نصف ملے گا۔

706- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُعِيلُ الْفَرَائِضَ، وَسَأَلَهُ ابْنُ الْكُؤَيْبِ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنِ ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ؟ فَقَالَ: صَارَ لِمَنْهَا تِسْعًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرائض میں عول کیا کرتے تھے ابن کوی نے ان سے دریافت کیا: وہ اُس وقت منبر پر خطبہ دے رہے تھے اُس نے دو بیٹیوں، دو ماں باپ اور ایک بیوی کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے آٹھ حصوں کو نو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور (پھر عول ہوگا)



بَابُ: الْجَدَّاتُ

باب 216: نانیں و دادیوں کا بیان

...—...—...

707- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا تَرِثُ جَدَّةٌ مَعَ أُمٍّ . وَلِلْجَدَّاتِ السُّدُسُ لَا يَزِدُّنَ عَلَيْهِ، وَلَا تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ الْأُمِّ شَيْئًا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کی موجودگی میں نانی وارث نہیں بن سکتی ہے اور دادی ہو یا نانی ہو انہیں چھٹا حصہ مل سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ ماں کی موجودگی میں نانی بھی کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی۔

708- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ جَدَّتَيْ أَبِيهِ وَجَدَّتَيْ أُمِّهِ فَوَرِثَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَدَّتَيْ الْأَبِ وَاحْدَتَيْنِ وَالْأُمِّ الَّتِي مِنْ قَبْلِ أَبِيهَا فَلَمْ يُوَرِّثْهَا شَيْئًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جاتا ہے اور وہ باپ کی طرف سے دادی اور نانی

چھوڑتا ہے اور ماں کی طرف سے دادی اور نانی چھوڑتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باپ کی طرف سے دادی اور نانی کو وارث قرار دیا اور ماں کی طرف والی دادی جو کہ اُس کی ماں کی دادی ہے۔ نے اسے کسی چیز کا وارث قرار نہیں دیا۔

709- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ لَا يُورِثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا، وَلَا مَعَ ابْنَتِهَا شَيْئًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ میت کے بیٹے کی موجودگی میں اس کی دادی کو وارث قرار نہیں دیتے اسی طرح وہ اُس کی بیٹی کی موجودگی میں بھی دادی کو وارث قرار نہیں دیتے۔



بَابُ: الْجَدُّ

باب 217: دادا کا بیان

...—...—...

710- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ بِمَنْزِلَةِ أَخٍ إِلَى السُّدُسِ، وَكَانَ يُعْطَى الْأُخْتُ التِّصْفَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَكَانَ يُعْطَى الْأَخْتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، كَانَ لَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إِلَّا أَنْ يَفْضَلَ مِنَ الْمَالِ شَيْءٌ فَيَكُونُ لَهُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھٹے حصے تک دادا بھائی کی مانند ہوگا۔ وہ بہن کو نصف دیتے ہیں اور جو باقی بچ جائے وہ دادا کو ملے گا۔ وہ دو بہنوں کو یا دو سے زیادہ بہنوں کو دو تہائی دیتے ہیں اور جو باقی حصہ بچ جائے وہ دادا کو ملے گا۔ میت کے بیٹے کی موجودگی میں دادا کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں مل سکتا سوائے اس صورت کے کہ اگر مال میں کوئی چیز اضافی بچ رہی ہو تو وہ اسے مل جائے گی۔

711- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أُخْتِ لَابٍ وَأُمِّ، وَأُخْتِ لَابٍ، وَجَدِّ، لِلْأُخْتِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ التِّصْفَ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْآبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ، وَكَانَ يَقُولُ فِي أُمِّ وَامْرَأَةٍ، وَأَخَوَاتٍ، وَأَخَوَةٍ، وَجَدِّ لِلْمَرْأَةِ الرَّبْعُ، وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْأَخَوَاتِ وَالْأَخَوَةِ وَالْجَدِّ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثِيَيْنِ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَخٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سُدُسُ جَمِيعِ الْمَالِ خَيْرًا لَهُ فَيُعْطِيهِ سُدُسُ جَمِيعِ الْمَالِ، وَكَانَ لَا يُورِثُ ابْنَ أَخٍ مَعَ جَدِّ، وَلَا أَخَا لَامٍ مَعَ جَدِّ، وَكَانَ يَقُولُ: فِي أُمِّ وَزَوْجٍ وَأُخْتٍ وَجَدِّ لِلزَّوْجِ التِّصْفُ ثَلَاثَةً، وَلِلْأُخْتِ ثَلَاثَةً، وَلِلْأُمِّ الثَّلَاثُ سَهْمَانِ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ، فَصَارَتْ بَسْعَةً وَكَذَلِكَ كَانَ يُعِيلُ الْفَرَائِضَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سگی بہن ہو اور ایک باپ کی طرف سے شریک بہن ہو ایک دادا ہو تو سگی بہن کو نصف ملے گا۔ باپ کی طرف سے شریک بہن کو چھٹا حصہ ملے گا یوں دو تہائی حصہ مکمل ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ دادا کو مل جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ میت کی ماں، اُس کی بیوی، اُس کی بہنوں اور بھائیوں اور دادا کے بارے میں فرماتے ہیں: بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا ماں کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچ جائے گا وہ بہنوں بھائیوں اور دادا کو مل جائے گا۔ اس اصول کے تحت ایک مذکر کا حصہ دو مونث کے برابر ہوگا۔ اس صورت میں دادا بھائی کی مانند ہوگا البتہ اگر تمام مال کا چھٹا حصہ دادا کے حق میں زیادہ بہتر ہو تو اسے تمام مال کا چھٹا حصہ دیدیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بھیجے کو وارث قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں ماں کی طرف سے شریک بھائی کو بھی وارث قرار نہیں دیتے۔

اگر میت کی ماں موجود ہو، شوہر ہو، بہنیں ہوں، دادا ہو، تو شوہر کو تیسرے حصے کا نصف ملے گا۔ بہنوں کو تیسرا حصہ ملے گا ماں کو تیسرے حصے میں سے دو حصے ملیں گے۔ دادا کو چھٹا حصہ ملے گا یوں ان کے نو حصے ہو جائیں گے وہ اسی طرح فرائض کا ”عول“ کرتے ہیں۔



بَابُ: الرَّدِّ وَذَوِي الْأَرْحَامِ

باب 218: رد (کے احکام) اور ذوی الارحام

...—...—...

712- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مَا أَبَقَتِ السِّهَامُ عَلَى كُلِّ وَارِثٍ بِقَدْرِ سَهْمِهِ إِلَّا الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ باقی بچ جانے والے حصوں کو شوہر اور بیوی کے علاوہ تمام وارثوں کی طرف واپس کرتے ہیں۔

713- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْخَالََةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ، وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْعَمِّ، وَبَنَتُ الْأَخِ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ، وَبَنَتُ الْأُخْتِ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ خالہ کو ماں کی جگہ اور پھوپھی کو چچا کی جگہ رکھتے تھے اور بھتیجی کو بھائی کی جگہ اور بھانجی کو بہن کی جگہ رکھتے تھے۔

بَابُ: الْوَلَاءُ

باب 219: ولاء کا بیان

...—...—...

714- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي بِنْتٍ وَمَوْلَاءَ عِتَاقَةٍ قَالَ: لِبِنْتِ الْيَصْفِ، وَمَا بَقِيَ فَرَدَّ عَلَيْهَا وَكَانَ لَا يُورِثُ الْمَوْلَاءَ مَعَ ذَوِي السَّهَامِ إِلَّا مَعَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بیٹی اور ایک مولیٰ عتاقہ کے بارے میں فرماتے ہیں: بیٹی کو نصف ملے گا جو باقی بچ گیا وہ اس کی طرف رد ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ”ذوی السہام“ کی موجودگی میں مولیٰ کو وارث قرار نہیں دیتے۔ البتہ اگر صرف شوہر ہو یا بیوی ہو تو پھر وارث قرار دیتے ہیں۔

715- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُورِثُ مَوْلَى الْعِتَاقَةِ دُونَ الْخَالَةِ وَالْعَمَةِ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ خالہ یا پھوپھی یا ان دونوں کے علاوہ دیگر ذوی الارحام کی بجائے مولیٰ عتاقہ کو وارث قرار دیتے ہیں۔

716- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَاءٌ وَلَا عِلَاءٌ إِلَّا لِلَّذِي نِعْمَةٌ وَلَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ وَكَانَ يَقْضَىٰ بِالْوَلَاءِ لِلْكَبِيرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ولاء کا حق اُس شخص کو حاصل ہوگا جو نعمت کا مالک ہو اور خواتین ولاء میں کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتیں سوائے اس کے جنہیں انہوں نے خود آزاد کیا ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔



بَابُ: فَرَائِضُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ

باب 220: اہل کتاب اور مجوسیوں کی وراثت

...—...—...

717- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُورِثُ الْمَجُوسَ بِالْقَرَابَةِ مِنْ وَجْهَيْنِ وَلَا يُورِثُهُمْ بِنِكَاحٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ الْإِسْلَامُ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: دو حوالوں سے رشتے دار مجوسی کو وارث قرار دیتے ہیں البتہ وہ کسی

ایسے نکاح کی وجہ سے اسے وارث قرار نہیں دیتے جو اسلام میں حلال نہ ہو۔

718- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ"۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے: دو دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔



بَابُ: الْغَرَقَى وَالْهَدْمَى

باب 221: ڈوب جانے والے اور بلے کے نیچے آنے والے



حدیث 718:-

- اخرجه عبد الله بن المبارك في "المسند" من الفرائض رقم الحديث: 166
- اخرجه البيهقي في "معركة السنن والآثار" كتاب الفرائض باب الفرائض رقم الحديث: 3956
- اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلى من اللام رقم الحديث: 1544
- اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 7373
- اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب الفرائض باب الأسباب التي تمنع الميراث
- اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 8 (من اسبه معاذ) رقم الحديث: 8466
- اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب التفسير باب: قرأت النبي صلى الله عليه وسلم ما لم يخرجناه وقد صح سننه رقم الحديث: 2944
- اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الشهادات ومن تجوز شهادته باب قول الله تعالى: (يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم رقم الحديث: 4936)
- اخرجه الدارقطني في "سننه" في كتاب الفرائض والسير وغير ذلك رقم الحديث: 16
- اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب الفرائض باب 16 لا يتوارث أهل ملتين رقم الحديث: 2108
- اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الفرائض باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم رقم الحديث: 12009
- اخرجه ابن ماجه في "سننه" في كتاب الفرائض 'ف' (5) باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك رقم الحديث: 2731
- اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب الفرائض في باب 25 سقوط الموارثة بين الملتين رقم الحديث: 6381
- اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" في كتاب السير في (16) باب ميراث المرتد لمن هو رقم الحديث: 4898
- اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند البكرين من الصحابة (مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما) رقم الحديث: 6664
- اخرجه سعيد بن منصور في "السنن" في باب لا يتوارث أهل ملتين رقم الحديث: 135
- اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" (كتاب أهل الكتاب) (لا يتوارث أهل ملتين) رقم الحديث: 9857

719- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يُورِثُ الْغُرَقَى وَالْهَذْمَى وَالْقَتْلَى الَّذِينَ لَا يُعْلَمُ أَثَرُهُمْ مَاتَ أَوْ لَا بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَلَا يُورِثُ أَحَدًا مِنْهُمْ مَا وَرِثَ مِنْهُ صَاحِبُهُ نَبَأًا.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ڈوب کر مرنے والوں اور بلے کے نیچے آکر مرنے والوں کو وارث قرار دیا ہے اور ان قتل ہونے والوں کو بھی جن کے بارے میں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ان میں سے کون پہلے مرا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے کسی بھی ایک کو اس چیز میں وارث قرار نہیں دیتے، جو اس شخص نے اپنے ساتھی کی وراثت میں پائی ہو۔



بَابُ: الْخُنْثَى

باب 222: یحجرے کا بیان



720- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أُوتِيَتْ مُعَاوِيَةُ وَهِيَ بِالشَّامِ بِمَوْلُودٍ لَهُ فَرَجٌ كَفَرَجِ الرَّجُلِ وَفَرَجٌ كَفَرَجِ الْمَرْأَةِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقْضَى فِيهِ، فَبَعَثَ قَوْمًا يَسْأَلُونَ عَنْهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا هَذَا بِالْعِرَاقِ؟ فَاصْدُقُونِي فَاخْبَرُوهُ الْخَبْرَ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا بَرِضُونَ بِحُكْمِنَا، وَيَسْتَحِلُّونَ قِتَالَنَا، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى مَبَالِهِ فَإِنْ كَانَ يُؤُولُ مِنْ حَيْثُ يُؤُولُ الرَّجُلُ، فَهُوَ رَجُلٌ، وَإِنْ كَانَ يُؤُولُ مِنْ حَيْثُ تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَهُوَ امْرَأَةٌ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ يُؤُولُ مِنَ الْمَوْضِعَيْنِ جَمِيعًا؟ قَالَ: فَلَهُ نِصْفُ الرَّجُلِ، وَنِصْفُ الْمَرْأَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مقدمہ آیا کہ جب وہ شام میں موجود تھے ایک بچہ ہے جس کی ایک شرمگاہ مرد کی شرمگاہ کی طرح ہے اور ایک شرمگاہ عورت کی شرمگاہ کی طرح ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ کریں انہوں نے کچھ لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ اس بارے میں دریافت کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ صورتحال عراق میں پیش نہیں آئی۔ تم مجھے سچ بتاؤ لوگوں نے انہیں حقیقت بتائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جو ہمارے فیصلے سے راضی ہوتے ہیں لیکن ہمارے ساتھ جنگ کرنے کو درست سمجھتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کے پیشاب کرنے کا جائزہ لو۔ وہ مرد کی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہے تو

وہ مرد ہوگا اور اگر وہ وہاں سے پیشاب کرتا ہے جہاں سے عورت پیشاب کرتی ہے تو وہ عورت شمار ہوگا۔ ان لوگوں نے عرض کی اے امیر المؤمنین! وہ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر اسے نصف حصہ مرد کے حصے کا ملے گا اور نصف عورت کے حصے کا ملے گا۔



بَابُ: الْعِتَاقَةُ

باب 223: عتاقہ کا بیان

...—...—...

721- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يُعْتَقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبِيدِهِ مَا شَاءَ وَيَسْتَرِقُ مِنْهُمْ مَا شَاءَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلاموں میں سے جسے چاہے آزاد کر سکتا ہے اور جنہیں چاہے اپنے پاس غلام رکھ سکتا ہے۔

722- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا قَالَ: يَقُومُ بِالْعَدْلِ فَيُضْمِنُ لَشَرِّيكِهِ حِصَّتَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اسے آزاد کر دے کہ اس کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور (آزاد کرنے والا شخص) اپنے شراکت دار کو اس کے حصے کی (قیمت بطور) تاوان ادا کرے گا۔

723- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُحْطَ مِنَ الْمُكَاتِبِ رُبْعُ الْكِتَابَةِ وَيَعْلُو: أَوْ تَوْهَمُ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي اتَّكُمُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے مکاتب سے اس کے کتابت کے معاوضے کے چوتھے حصے کو معاف کر دیا جائے۔ آپ یہ تلاوت کیا کرتے تھے۔
”تم انہیں اس مال میں سے دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔“

724- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْضِي بَعْضَ الْمُكَاتِبِ حَتَّى يَتَوَالِيَ عَلَيْهِ دَجْمَانِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مکاتب کے عاجز ہونے کا اس وقت تک فیصلہ نہیں دیتے جب تک اس نے لگاتار دو قسطیں نہ دی ہوں۔

بَابُ: الْمَكَاتِبُ يُعْتَقُ بَعْضُهُ كَيْفَ يَرِثُ

باب 224: وہ مکاتب جس کا بعض حصہ آزاد ہوا ہو وہ کیسے وارث بنے گا؟

...—...—...—...

725- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ مَاتَ، وَخَلَفَ ابْنَيْنِ أَحَدُهُمَا حُرًّا، وَالْآخَرَ عِتَقَ نِصْفَهُ؟ قَالَ: أَلْمَالُ بَيْنَهُمَا اثْلَاثًا لِلَّذِي عَتَقَ كُلَّهُ، ثُلَاثًا أَلْمَالِ، وَلِلَّذِي عَتَقَ نِصْفَهُ ثُلُثُ أَلْمَالِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو جاتا ہے وہ اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑتا ہے ان میں سے ایک آزاد ہے اور دوسرے کا نصف حصہ آزاد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مال ان دونوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم ہوگا جو شخص مکمل طور پر آزاد ہے اس کو مال کے دو حصے ملیں گے جس کا نصف حصہ آزاد ہوگا اس کو مال کا ایک حصہ ملے گا۔

726- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي أَبِي حُرٍّ، وَابْنِ نِصْفِهِ حُرًّا؟ قَالَ: لِأَبِ النِّصْفِ وَلِلْإِبْنِ النِّصْفُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک آزاد باپ اور اس کے نصف آزاد بیٹے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: باپ کو نصف ملے گا اور بیٹے کو بھی نصف ملے گا۔

727- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي أُمِّ حُرَّةٍ وَثَلَاثِ أَخَوَاتٍ نِصْفٌ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ حُرٌّ وَعَمُّ حُرٌّ قَالَ: لِلْأُمِّ تِسْعَةٌ مِنْ سِتَّةِ ثَلَاثِينَ وَهُوَ رُبْعُ أَلْمَالِ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْأَخَوَاتِ سِتَّةٌ، لِلْعَمِّ تِسْعَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ آزاد ماں ایسی تین بہنیں جن میں سے ہر ایک نصف آزاد ہے اور آزاد چچا (کی وراثت کے بارے میں فرماتے ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماں کو نوواں حصہ ملے گا جو 36 میں سے ہوگا۔ یہ کل مال کا چوتھائی حصہ ہے اور ان بہنوں میں سے ہر ایک کو چھ، چھ حصے ملیں گے اور چچا کو 9 حصے ملیں گے۔

✽—✽—✽—✽

بَابُ: الْإِقْرَارُ بِالْوَارِثِ وَبِالذَّيْنِ

باب 225: وارث کے لئے اقرار کرنا یا قرض کا اقرار کرنا

728- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي رَجُلٍ يَمُوتُ، وَيُخْلِفُ

إِبْنِ فَقْرٍ أَحَدَهُمَا بَاخٍ لَهُ قَالَ: يَسْتَوْفِي الَّذِي أَقَرَّ حَقَّهُ، يَدْفَعُ الْفَضْلَ .

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو فوت ہو گیا اس نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے۔ ان میں سے اپنے بھائی کے لئے اقرار کر لیتا ہے تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جس نے اس کے حق کا اقرار کیا ہے وہ اضافی حصہ ادا کر دے گا۔

729- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْوَرِثَةِ يُقَرُّ بَعْضُهُمْ بِبَدَنِ، قَالَ: يَدْفَعُ الَّذِي أَقَرَّ حَصَّتَهُ مِنَ الدِّينِ .

حضرت علیؑ ایسے وارثوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے کوئی ایک قرض کا اقرار کر لیتا ہے وہ فرماتے ہیں: جس نے اقرار کیا ہے وہ اپنے حصے میں سے قرض کو ادا کرے گا۔



بَابُ: قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ

باب 226: وراثت کی تقسیم



730- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَجْرُ الْقَاسِمِ سُحْتٌ .

آثار حضرت علیؑ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: تقسیم کرنے والے کا معاوضہ حرام ہے۔

731- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُلُّ رِبَاعٍ أَوْ أَرْضَيْنِ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قِسْمَتَيْهَا، وَكُلُّ رِبَاعٍ أَوْ أَرْضَيْنِ أَذَرَ كُهُمَا الْإِسْلَامَ، فَهِيَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ .

حضرت علیؑ ارشاد فرماتے ہیں: ہر وہ زمین یا جاگیر جسے زمانہ جاہلیت میں تقسیم کیا گیا ہو وہ اس تقسیم کے حساب سے رہے گی اور ہر وہ جاگیر یا زمین جسے اسلام کا زمانہ نصیب ہو گیا تو وہ اسلامی تقسیم کے حساب سے ہوگی۔



بَابُ: الْوَصَايَا

باب 227: وصیت کا بیان

732- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وَصِيَّةَ لِقَاتِلٍ، وَلَا

لِوَارِثٍ، وَلَا لَحَرَبِيٍّ -

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قاتل کے لئے وصیت نہیں ہوتی وارث کے لئے نہیں ہوتی اور حربی کے لئے نہیں ہوتی۔

733- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا وَصِيَّةَ وَلَا مِيرَاثَ حَتَّى يُقْضَى الدِّينُ وَلَا أَنْ أُوصِيَ بِالْخُمْسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالرُّبْعِ، وَلَا أَنْ أُوصِيَ بِالرُّبْعِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالثَّلْثِ، وَمَنْ أُوصِيَ بِالثَّلْثِ، فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا،

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وصیت اور میراث اس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک قرض ادا نہ کر لیا جائے۔

میں پانچویں حصے کی وصیت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چوتھے حصے کی وصیت کروں اور میں چوتھے حصے کی وصیت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک تہائی حصے کی وصیت کروں جس شخص نے ایک تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

734- سَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِثُلْثِ مَالِهِ، وَلَا خَرَ بَرُبْعِهِ؟ فَقَالَ: خُذْ مَا لَا لَهُ ثُلْثٌ، وَرُبْعٌ، وَهُوَ اثْنَا عَشَرَ فَالْثُلْثُ أَرْبَعَةٌ وَالرُّبْعُ ثَلَاثَةٌ فَيَكُونُ الثَّلْثُ بَيْنَهُمَا عَلَى سَبْعَةٍ.

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کر دیتا ہے اور دوسرے کے لئے چوتھائی مال کی وصیت کر دیتا ہے۔ امام زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا تیسرا اور چوتھا حصہ کرو یہ بارہ حصے بن جائیں گے تو وہ تہائی مال چار حصے ہوں گے اور چوتھائی حصہ تین حصے ہوں گے۔ یوں وہ تہائی مال ان دونوں کے درمیان سات حصوں کی شکل میں تقسیم ہو جائے گا۔



بَابُ: الصَّدَقَةُ الْمَوْقُوفَةُ

باب 228: وہ صدقہ جسے وقف کیا گیا ہو



735- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا الصَّدَقَةُ الْجَارِيَةُ، فَإِنَّهَا تُكْتَبُ لَهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میت کے مرنے کے بعد اس کا کوئی عمل اس کے پیچھے نہیں جاتا سوائے صدقہ جاریہ کے کیونکہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

736- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَتَبَ فِي صَدَقَتِهِ هَذَا مَا أَوْضَى بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَضَى بِهِ فِي مَالِهِ:

أَنْتَى تَصَدَّقْتُ بِبَيْعِ وَادِي الْقُرَى وَالْأَذْيَنَةِ وَرَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَوَجْهٍ ابْتِغَى بِهَا مَرَصَاتِ اللَّهِ يُنْفَقُ مِنْهَا فِي كُلِّ نَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَوَجْهٍ فِي الْحَرْبِ وَالسَّلَامِ وَالْجُنُودِ وَذَوِي الرَّحِمِ، وَالْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ، لَا تَبَاعُ، وَلَا تُوَهَّبُ، وَلَا تُورَثُ حَيًّا أَنَا أَوْ مَيِّتًا ابْتِغَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ، لَا ابْتِغَى إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى، فَإِنْ يَقْبَلُهَا وَهُوَ يَرْتُهَا وَهُوَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ، فَذَلِكَ الَّذِي قَضَيْتُ فِيهَا فِيمَا بَيْنِي، وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَدَمُ مُنْذُ قَدِمْتُ مَسْكَنَ وَاجِبَةَ بَتْلَةَ حَيًّا أَنَا أَوْ مَيِّتًا لِوَلَجْنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ الْجَنَّةَ، وَيَصْرِفُنِي عَنِ النَّارِ، وَيَصْرِفُ النَّارَ عَنْ وَجْهِ يَوْمَ تَبْيَضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ وَقَضَيْتُ أَنَّ رِبَاحًا وَأَبَا نِزْرَ وَجُبَيْرًا إِنْ حَدَّثَ بَنِي حَدَثٍ مُحَرَّرُونَ لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا سَبِيلَ عَلَيْهِمْ، وَقَضَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ إِلَّا الْكَبَرُ فَلَا كَبَرَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْكَرْضِيِّينَ، هَدِيَّتُهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے اپنے صدقہ (کئے ہوئے مال) کے بارے میں یہ تحریر کیا تھا:

یہ وہ وصیت ہے جو علی بن ابوطالب نے کی ہے اور اپنے مال کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے میں ”بئیع“ وادی قری، اذینہ اور وراہ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس میں سے ہر وہ خرچ کیا جاسکے گا جو اللہ کی راہ میں ہو خواہ وہ جنگ ہو یا سلامتی ہو۔ لشکر ہوں یا رشتے دار ہوں، قریبی ہوں یا دور کے ہوں۔ اس کو فروخت نہیں کیا جاسکتا اس کہ ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔ زندگی یا موت کسی بھی عالم میں اس کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا۔ میں اس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کا طلب گار ہوں۔ میں صرف اللہ کی ذات کا طلب گار ہوں کہ وہ اسے قبول کرے اور وہ اس کا وارث بن جائے بے شک وہ سب سے بہترین وارث ہے۔

یہ وہ ہے جو میں نے فیصلہ کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ اور میرے درمیان ہے آج سے جب میں مسکن نامی جگہ پر آیا ہوں۔ یہ واجب ہو جاتا ہے لازمی طور پر زندگی یا موت ہر حالت میں اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے اور جہنم کو مجھ سے دور کر دے اس دن جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ رباح ابو نذر اور جبیر (جو میرے غلام ہیں) اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے (یعنی اگر میں فوت ہو جاتا ہوں) تو یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گے اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ علی کی اولاد میں سے درجہ بدرجہ لوگ اس کے پابند ہوں گے کہ وہ اس کا خیال رکھیں اس کو امانت سمجھیں اور اس کی بہتری کے لئے کام کریں۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تکملة الكتاب

736/1- (قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ إِسْحَاقَ) رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا الْاِخْرُ أَبْوَابٍ فِي الْفِقْهِ مِنْ أَصْلِ الْقَاضِي أَبِي الْقَسِمِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ وَثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا أَحَادِيثُ حَسَنَانٍ فِي كُلِّ قَنْ فَاحْبَبْتُ أَنْ أَكْتُبَ هَذِهِ الْأَلْفَاظَ تَلِيَّ كِتَابَ الْفِقْهِ إِذْ كَانَتْ فِيهِ وَمِنْ أَصْلِهِ ثُمَّ أَعُوذُ إِلَى بَابِ الْحَدِيثِ فَأَكْتُبُهُ .

عبد العزیز بن اسحاق بیان کرتے ہیں قاضی ابی القسّم علی بن محمد نخعی سے منقول فقہی مجموعے کے یہ آخری ابواب ہیں۔
تین ابواب وہ ہیں جن میں ہر فن کے حوالے سے بہترین احادیث منقول ہیں اس لئے میری یہ خواہش ہے کہ میں اس فقہی مجموعے کے ساتھ اس مجموعے کو بھی شامل کر دوں تو میں اس پر تحریر کرتا ہوں۔

736/2- (حَدَّثَنِي) عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارَبِيُّ جَدِّي أَبُو أُمَيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مَرْجَمٍ الْمُنْقَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ عَلَى غَيْرِ هَذَا التَّأْلِيفِ إِنَّمَا كَانَ يُمْلِئُ عَلَيْنَا مَا كَتَبَاهُ إِمْلَاءً فَإِنَّمَا هَذَا الْكِتَابَ الَّذِي عَلَى التَّمَامِ فَلَمْ يَرَوْهُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الزُّبَرْقَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِجَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ أَبُو خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَرْقَانَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ خَاصًّا بِأَبِي خَالِدٍ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ سَأَلْتُ أَبَا خَالِدٍ كَيْفَ سَمِعْتَ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ كِتَابٍ مَعَهُ قَدْ وَطَّاهُ وَجَمَعَهُ، فَمَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ سَمِعَهُ إِلَّا قَبِلَ غَيْرِي قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَرْقَانَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مُسَاوِرٍ قَالَ: الْغَائِلَةُ عَنْ أَوْثَقٍ مَنْ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، فَقُلْتُ لَهُ: فَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَعْطِنُ فِيهِ فَقَالَ: لَا يَطْعَنُ فِي أَبِي خَالِدٍ زَيْدِيُّ قَطُّ، إِنَّمَا يَطْعَنُ فِيهِ رَافِضِيٌّ أَوْ مَنَاصِبٌ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَرْقَانَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُسَاوِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ أَنَّهُ صَحِبَ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ قُدُومِهِ إِلَى الْكُوفَةِ خَمْسَ سِنِينَ أُقِيمَ عِنْدَ كُلِّ سَنَةِ أَشْهُرٌ كُلَّمَا حَاجَّجْتُ لَمْ أَفَارِقْهُ، وَحِينَ قَدِمَ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى قُبِلَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْعَتِهِ فَمَا أَخَذْتُ عَنْهُ حَدِيثًا، إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُهُ

مِنْهُ مَرَّةً، أَوْ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَارْبَعًا وَخَمْسًا وَكَثْرَ مِنْ ذَلِكَ،

فَقَالَ أَبُو خَالِدٍ: مَا رَأَيْتُ هَاشِمِيًّا قَطُّ مِثْلَ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَلَا أَفْصَحَ مِنْهُ، وَلَا أَرْهَدَ، وَلَا أَعْلَمَ، وَلَا أَوْزَعُ، وَلَا أَبْلَغُ فِي قَوْلٍ وَلَا أَعْرِفُ بِاخْتِلَافِ النَّاسِ، وَلَا أَشَدُّ حَالًا، وَلَا أَقْوَمُ بِحُجَّةٍ، فَلِذَلِكَ اخْتَرْتُ صُحْبَةَ عَلِيٍّ جَمِيعَ النَّاسِ رَحْمَةً لِلَّهِ وَصَلَوْتَهُ عَلَيْهِ، وَبَلَغَ رُوحَهُ مِنَّا السَّلَامَ، وَأَرْوَاهُ آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ، تَمَّ الْكِتَابُ بِحَمْدِ اللَّهِ.

عبد العزیز بن اسحاق بن جعفر بغدادی بیان کرتے ہیں، ابوالقاسم علی بن محمد مخفی نے مجھے یہ بتایا انہوں نے بتایا: سلیمان بن ابراہیم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے جو میرے نانا ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نصر بن مزاحم منقری نے یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے اس کتاب کو ابوالخالد واسطیؓ سے سنا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جو انہوں نے ہمیں املاء کروائی تھی اور جسے ہم نے املاء کے طور پر لکھا تھا جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے تو وہ مکمل ہو چکی ہے لیکن اسے ابوالخالد کے حوالے سے امام زیدؓ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے حضرت علیؓ سے ابراہیم بن زبرقان کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا لیکن اس کتاب میں جو احادیث موجود ہیں انہیں ابوالخالد واسطیؓ نے امام زیدؓ کے حوالے سے حضرت امام حسینؓ کے حوالے سے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن زبرقان نیک مسلمان تھے اور وہ ابوالخالد کے مخصوص احباب میں سے ایک تھے۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالخالد سے دریافت کیا، آپ نے اس کتاب کو امام زیدؓ کی زبانی کیسے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ کتاب ان سے سنی ہے انہوں نے اسے پڑھا اور اسے جمع کیا امام زیدؓ کے اصحاب میں سے اب کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جس نے اس کتاب کو سنا ہو۔ ہر ایک شہید ہو گیا صرف میں باقی ہوں۔

ابراہیم بن زبرقان بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن مساور سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: واپس لوٹنے والا اس سے زیادہ قابل اعتماد ہے جس نے اسے امام زیدؓ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ابوالخالد واسطیؓ بیان کرتے ہیں میں نے ان سے کہا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو اس میں اعتراض کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: ابوالخالد واسطیؓ کے بارے میں کوئی زیدی اعتراض نہیں کر سکتا ان کے بارے میں کوئی رافضی اعتراض کرے گا یا (آل محمد کا) مخالف اعتراض کرے گا۔

ابراہیم بن زبرقان بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن مساور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: ابوالخالد واسطیؓ نے ہمیں یہ بتایا: وہ مدینہ منورہ میں امام زیدؓ کے ساتھ رہے، امام زیدؓ کے کوفہ آنے سے پہلے اور پانچ برس تک رہے، اور سال کے بارہ مہینے رہے، جب بھی امام زیدؓ نے حج کیا میں ان سے جدا نہیں ہوا پھر جب وہ کوفہ تشریف لے آئے تو انہیں شہید کر دیا گیا اور ان کے گردہ کو بھی شہید کر دیا گیا میں نے ان سے جو بھی حدیث سنی اسے ایک مرتبہ پھر دو مرتبہ تین مرتبہ چار مرتبہ پانچ مرتبہ بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

ابو خالد واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے کسی بھی ہاشمی کو امام زید رضی اللہ عنہ کی مانند نہیں دیکھا ان سے زیادہ فصیح کوئی نہیں تھا۔ ان سے زیادہ پرہیزگار کوئی نہیں تھا زیادہ عالم کوئی نہیں تھا، زیادہ تقویٰ والا کوئی نہیں تھا اور زیادہ بلیغ گفتگو کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ لوگوں کے اختلاف کے بارے میں علم رکھنے والا کوئی نہیں تھا حال کے اعتبار سے زبردست کوئی نہیں تھا، صحت (مستند ہونے) کے اعتبار سے مضبوط کوئی نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تمام لوگوں کو چھوڑ کر ان کا ساتھ اختیار کیا۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں اور ہماری طرف سے ان کی روح کو سلام پہنچائے اور ان کی پاک آباء کی ارواح کو بھی سلام پہنچائے۔ اللہ کی تعریف کے ہمراہ یہ کتاب مکمل ہوئی۔

بَابُ: فَضْلِ الْعُلَمَاءِ

باب 229: علماء کی فضیلت

...—...—...—...

737- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: عَالِمٌ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، الْعَالِمُ يَسْتَفِدُّ عِبَادَةَ اللَّهِ مِنَ الضَّلَالِ إِلَى الْهُدَى، وَالْعَابِدُ يُوشِكُ أَنْ يَقْدَحَ الشُّكُّ فِي قَلْبِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي وَادِي الْهَلَكَاتِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: عالم شخص کو ایک ہزار عبادت گزاروں پر فضیلت حاصل ہے۔
عالم شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہی سے بچا کر ہدایت کی طرف لے آتا ہے اور عبادت گزار شخص کے بارے میں اس بات کا امکان ہے کہ اس کے دل میں شک آجائے تو وہ ہلاکت کی وادی میں چلا جائے۔

738- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُخْلَفُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا تَرَكُوا الْعِلْمَ مِيرَاثًا بَيْنَ الْعُلَمَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں انبیاء اپنے پیچھے دینار یا درہم نہیں چھوڑ کر جاتے وہ علم کو علماء کے درمیان میراث کے طور پر چھوڑ کر جاتے ہیں۔

739- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عَدُوَّهُ يَنْقُورُ عَنْهُ تَحْرِيفُ الْعَالِينَ وَانْتِحَالُ الْمُبْطِلِينَ وَتَاوِيلُ الْجَاهِلِينَ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

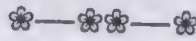
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بعد میں آنے والوں سے اس علم کو وہ لوگ حاصل کریں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل نظریات اور جاہلانہ تاویلات کی اس سے نفی کر دیں گے۔

740- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَّبِعُ

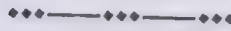
أَجْنَحَتْهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَأَنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى حِيتَانُ الْبَحْرِ، وَهَوَامُّ الْبَرِّ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ“۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت کے راستے پر چلا دے گا اور فرشتے اپنے پر علم کے طلبگار کے لئے بچھا دیتے ہیں اور علم کے طلبگار کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے جو آسمان میں اور جو زمین میں موجود ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی ایسا کرتی ہیں اور خشکی کے جانور بھی ایسا کرتے ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہے۔



بَابُ: الْإِخْلَاصُ

باب 230: اخلاص کا بیان



741- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَأْكُلُ الْحَلَالَ صَائِمًا نَهَارُهُ قَائِمًا لَيْلُهُ، أَجْرِي اللَّهِ سُبْحَانَهُ يَتَابِعُ الْحُكْمَةَ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ .

حدیث 740

باب بیان مشکل حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ترکہ أخذ میراث مولاه الذی سقط من نخلة فبات فأمره بدغم میراثہ إلى أهل قریته

رقم الحدیث: 815

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 5825

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" المحلي من البيه: رقم الحديث: 5200

اخرجه الإمام البغوي في "شرح السنة" كتاب العلم باب العصومة في القرآن

اخرجه ابن ماجه في "سننه" في افتتاح الكتاب في الإيمان وفوائد الصحابة والعلم في باب: 17 باب فضل العلماء والحث على طلب العلم رقم الحديث: 223

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب العلم باب 19 ما جاء في فضل الفقه على العبادة 2682

اخرجه الدارمي في "سنن الدارمي" في المقدمة (32 باب في فضل العلم والعالم رقم الحديث: 342

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في السابع عشر من شعب الإيمان وهو باب في طلب العلم رقم الحديث: 1697

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب العلم في باب الزجر عن كعبة البرء السنن مخافة أن يتكل عليها دون الحفظ لها رقم الحديث: 88

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند"، في: مسند الأنصار (باقي حديث أبي الدرداء رضى الله عنه رقم الحديث: 21763

اخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب العلم في باب: الْحَقَّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ (1). رقم الحديث: 3643

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في حرف العين كتاب العلم من قسم الأقوال في الباب الأول: في الترغيب فيه رقم الحديث: 28746

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص چالیس دن تک روزانہ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے لئے پورے خلوص کے ساتھ روزہ رکھے گا اور رات کے وقت نوافل ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ذریعے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دے گا۔

742- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ، إِنَّمَا أَنَا لَا أَقُولُ لَكُمْ هَكَذَا وَأَنَا بِيَدِهِ، وَلَكِنْ يَكُونُ الْعَالِمُ فِي الْقَبِيلَةِ فَيَمُوتُ فَيَذْهَبَ بِعِلْمِهِ فَيَتَّخِذَ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُهَاثًا، فَيَسْأَلُونَ فَيَقُولُونَ بِالرَّأْيِ، وَيَتْرَكُونَ الْأَثَارَ وَالسَّنَنَ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ، وَعِنْدَ ذَلِكَ هَلَكَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کو حاصل کرو اس سے پہلے کہ اسے اٹھایا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا، انہوں نے اپنا ہاتھ ہمیں دکھایا کہ ایسا ہوگا بلکہ یہ ہوگا ایک قبیلے میں ایک عالم ہوگا جو فوت ہو جائے گا اور اپنے علم کو ساتھ لے جائے گا۔ تو پھر لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے سوال کریں گے اور وہ لوگ اپنی رائے کے مطابق جواب دیں گے۔ سنتوں کو ترک کر دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ایسے وقت میں یہ اُمت ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔

743- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حدیث 743:

اخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار "باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله عليه السلام فی رفع العلم عن الناس وقبضه منهم" رقم الحديث: 268

اخرجه عبد الله بن المبارك فی "السند" رقم الحديث: 26

اخرجه الإمام السيوطی فی "جامع الأحادیث" قسم الأقوال إن الشددة مع الهزيمة رقم الحديث: 6979

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب العلم رفع العلم رقم الحديث: 5871

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير"، رقم الحديث: 2426

اخرجه الإمام البغوی فی "شرح السنة" كتاب الطهارة باب فضل الوضوء

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 1 رقم الحديث: 55

اخرجه البزار فی "مسند" فی: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما رقم الحديث: 2423.

اخرجه البخاری فی "صحيحه" فی كتاب: العلم، فی: 34 باب كيف يقبض العلم رقم الحديث: 100

اخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: كتاب السير، فی: 3 باب طاعة الأئمة رقم الحديث: 4571

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی كتاب العلم، باب 5 ما جاء فی ذهاب العلم رقم الحديث: 2652

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی افتتاح الكتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم (8) باب اجتنب الرأي والقياس رقم الحديث: 52

اخرجه الطبرانی فی "الروض الداني ای المعجم الصغير" فی باب الزای من اسمه ذكرياً رقم الحديث: 459

اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی كتاب العلم، فی: 5 باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان رقم الحديث: 6971

اخرجه البتلي الهندي فی "مكتز العمال" فی حرف العين كتاب العلم من قسم الأقوال الباب الثاني: فی آفات العلم ووعيد من لم يعمل بعلمه رقم الحديث: 28981

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَرْفَعُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ يَقْبِضُهُ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءُ بِعِلْمِهِمْ فَيَقْبِي النَّاسُ حَيَارَى فِي الْأَرْضِ فَعِنْدَ ذَلِكَ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئاً."

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا کہ علم کو ہی قبض کر لے، بلکہ علماء کو قبض کر کے اس علم کو اٹھائے گا تو پھر لوگوں کے اندر چھان بورا رہ جائے گا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

744- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا دَخَلَ نَوْمٌ عَيْنِي، وَلَا غَمَضَ رَأْسِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَلِمْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا نَزَلَ بِهِ جِبْرِيلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ حَلَالٍ، أَوْ سُنَّةٍ، أَوْ كِتَا، أَوْ أَمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ وَفِيمَنْ نَزَلَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس وقت کبھی بھی میری آنکھ میں نیند داخل نہیں ہوئی کبھی بھی میرا سر ڈھکا نہیں جب تک مجھے یہ علم حاصل نہیں ہو گیا کہ اس دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حلال یا سنت یا کتاب یا حکم یا ممانعت میں سے کیا لے کر نازل ہوئے تھے اور کس چیز کے بارے میں وہ نازل ہوا۔

745- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَا يُفْتِي النَّاسَ إِلَّا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَعَلِمَ النَّاسِيخَ وَالْمَنْسُوخَ وَفَقَّهَ السُّنَّةَ، وَعَلِمَ الْفَرَائِضَ وَالْمَوَارِثَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: لوگوں کو فتویٰ وہ شخص دے جو قرآن کا عالم ہو، ناسخ منسوخ کا علم رکھتا ہو، سنت کی سمجھ رکھتا ہو، فرائض اور وراثت سے واقف ہو۔

746- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَرْبَاعٍ رُبُعٌ حَلَالٌ، وَرُبُعٌ حَرَامٌ، وَرُبُعٌ مَوَاعِظُ وَأَمْثَالٌ، وَرُبُعٌ قَصَصٌ وَأَخْبَارٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرآن چار قسموں پر نازل ہوا ہے ایک قسم حلال سے متعلق ہے۔ ایک حرام سے متعلق ہے۔ ایک وعظ و امثال سے متعلق ہے اور ایک قصص و اخبار سے متعلق ہے۔



بَابُ:

باب 131:



747- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ: "مَنْ أَكْبَسُ النَّاسِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَشَدَّهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے فرمایا: سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: وہ شخص جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے لئے زیادہ اچھے طریقے سے تیاری کرے۔

748- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَدِيمُوا ذِكْرَهَا زِمِ اللَّذَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هَازِمُ اللَّذَاتِ؟ قَالَ: الْمَوْتُ، فَإِنَّهُ مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ سَلِيَ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَمَنْ سَلِيَ عَنِ الشَّهَوَاتِ هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ، سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لذات کو ختم کرنے والی کو ہمیشہ یاد رکھو۔ لوگوں نے عرض کی لذات کو ختم کرنے والی چیز کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: موت، کیونکہ جو شخص موت کو زیادہ یاد رکھے گا وہ شہوات سے باز رہے گا اور جو شہوات سے بچا رہے گا اس کے لئے مصائب آسان ہو جائیں گے اور جس شخص کے لئے مصائب آسان ہو جائیں گے وہ نیکی کی طرف جلدی سے آئے گا۔

749- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ، وَمَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَةَ بَنِي، فَإِنَّكُمْ لَنْ تُصَابُوا بِمِثْلِ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اجر مصیبت کے حساب سے ہوتا ہے جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ تم لوگوں کو میری مانند مصیبت لاحق نہیں ہو سکتی۔

750- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ

حدیث 747:

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العین عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 13536

اخرجه الطبرانی فی "الروض الدانی ای المعجم الصغیر" فی باب البیمر من اسبہ محبہ رقم الحدیث: 1008

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 6 رقم الحدیث: 6488

اخرجه الإمام البوصیری فی "تحف الخیرة البهرة" کتاب الزهد باب قصر الأمل والإکتار من ذکر الموت والاستعداد له رقم الحدیث: 7296

اخرجه المتقی الہندی فی "کنز العمال" فی کتاب الموت من قسم الأفعال ذکر الموت رقم الحدیث: 42792

يُسْأَلُ عَمَّا يُسْأَلُ عَنْهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ عَنِ الرِّسَالَةِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرآن کے عالم سے وہی سوال کیا جائے گا جو انبیاء سے کیا جائے گا البتہ وہ عالم رسالت کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا۔

751- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَتَفْقَهُوا بِهِ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَلَا تَسْتَكَلُّوهُمْ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِي يَقْرَؤُونَهُ وَيَتَفَقَّهُونَ بِهِ يَسْأَلُونَ النَّاسَ لَا خَلْقَ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ" .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل سیکرو لوگوں کو اس کی تعلیم دو اور اسے چھوڑ نہ دو کیونکہ میرے بعد عنقریب وہ لوگ آئیں گے جو اسے پڑھیں گے اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کریں گے اور وہ لوگوں سے (مال و دولت) مانگیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

752- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ، فَظَنَّ أَنَّ أَحَدًا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللَّهُ، وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ تَعَالَى .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص قرآن کو پڑھے اسے یاد کرے اور پھر یہ گمان کرے کہ اسے اُحد پہاڑ جتنا (سونا) دیدیا جائے تو اس نے اس چیز کو عظیم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے حقیر قرار دیا ہے اور اس چیز کو حقیر سمجھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عظیم قرار دیا ہے۔

753- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيَّ الْخَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ، وَيُبْغِضُ الْبَذِيَّ الْفَاحِشَ الْمُلْحِ الْمُلْحِفَ" الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدًا كَثِيرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ حیا کرنے والے، بردباد، پاک دامن، مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے اور بد زبان، فحش کلامی کرنے والے، ترش مزاج اور لپٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آغاز کرتا ہوں۔

754- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَكُونَ كَلًّا وَعِيَالًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ" .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مسلمانوں پر بوجھ بن جائے۔

755- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ أَهْوَنُهَا إِلَيْهِمْ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص سورۃ فاتحہ پڑھے اور یہ کہے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پا کیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو۔“

تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کر دے گا جس میں سب سے کم شدید غم ہوگا۔



بَابُ:

باب 232:



756- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْزِلٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عُدْنَاهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَضْرِبُ غُلَامًا لَهُ وَالْغُلَامُ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ، كُلُّ ذَلِكَ لَا يَكْفُ عَنْهُ سَيِّدُهُ قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَكَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ عَائِدَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُجَارَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْقَاكُمْ أَرْقَاكُمْ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَنْجِرُوا مِنْ شَجَرَةٍ، وَلَمْ يَنْحِتُوا مِنْ جَبَلٍ أَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاسْقَوْهُمْ مِمَّا تَشْرَبُونَ وَانْكَسَوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ".

حدیث 756

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة و الاختصار كما

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 5896

اخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الأيمان، في 8-باب صحبة النباليك و كفارة من لطم عتده، رقم الحديث: 4399

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" (كتاب العقول) (باب ضرب النساء و الخدم، رقم الحديث: 17957

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے گھر سے نکلے وہاں ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ وہ غلام یہ کہہ رہا تھا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں لیکن اس کے باوجود اس کے آقا نے اس کی پٹائی بند نہیں کی۔ جب اس غلام نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو بولا میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں تو اس شخص نے ہاتھ روک لیا۔ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ اللہ کی پناہ لینے والا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے غلام تمہارے غلام۔ یہ کسی درخت سے نہیں اگے ہیں، یہ کسی پہاڑ سے نیچے نہیں گرے ہیں تم انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو تم انہیں وہی پلاؤ جو تم خود پیتے ہو اور تم انہیں وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔

757-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَوُفُّوا، وَلَا تَوُفُّوا حَتَّى تَحَابُّوا، إِلَّا أَذْلَكُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَتَوَاصَلُوا وَتَبَادَّلُوا"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے

حدیث 757

اخرجه الإمام الإسفرائینی فی "مستخرج أبي عوانة" کتاب الإیمان بیان المعاصی التي إذا قالها العبد أو عبها لم يدخل الجنة بعصيته" رقم الحديث: 66

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الدال رقم الحديث: 12498

اخرجه الإمام ابن الأثير فی "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 4770

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" فی افتتاح الكتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم (9) باب فی الإیمان رقم الحديث: 68

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخيرة المهرة" المجلد السادس کتاب الأدب وغیره باب إنشاء السلام وفضله وغیر ذلك مما يذكر رقم الحديث: 5274

اخرجه البيهقي فی "شعب الإیمان" فی الثالث والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی الحث علی ترك الغل والحسد رقم الحديث: 6613

اخرجه الترمذی فی "سننه" فی کتاب الاستئذان باب 1 ما جاء فی إنشاء السلام رقم الحديث: 2688

اخرجه البيهقي فی "السنن الكبرى" فی کتاب الشهادات باب شهادة أهل العصابة رقم الحديث: 20853

اخرجه البستي فی "صحيح ابن حبان" فی: کتاب الإیمان فی 5-باب ما جاء فی صفات المؤمنين رقم الحديث: 236

اخرجه أحمد بن حنبل فی "المسند" فی مسند المبكرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 9073

اخرجه مسلم فی "صحيحه" فی کتاب الإیمان فی: باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإیمان وأن إنشاء السلام سبب لحصولها رقم الحديث: 203

اخرجه ابن همام الصنعاني فی "مصنف عبد الرزاق" کتاب أهل الكتابين باب إنشاء السلام رقم الحديث: 19438

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي فی "المصنف في الأحاديث والآثار" (كتاب الأدب ما قالوا فی إنشاء السلام رقم الحديث: 25742

جب تک تم ایمان نہ لے آؤ۔ اور اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں؟ جب تم اسے کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہو اور ایک دوسرے پر خرچ کرو۔

758- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي عَدَا، أَوْ جَبَّكُمْ عَلَى شَفَاعَةِ أَصَدِّقِكُمْ لِسَانًا، وَإِذَا كُفَّ لَمَانَتُهُ، وَأَحْسَنَكُمْ خُلُقًا وَأَقْرَبَكُمْ مِنَ النَّاسِ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کل (قیامت کے دن) میرے سب سے زیادہ تربیب وہ شخص ہوگا اور شفاعت کا مستحق سب سے زیادہ وہ شخص ہوگا جو زبان کے اعتبار سے سب سے سچا ہوگا سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا اور سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہوگا اور لوگوں کے سب سے زیادہ قریب رہتا ہوگا۔

759- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَعَا عَبْدًا مِنْ شِرْكٍ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِعَتَقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی بندے کو شرک سے اسلام کی طرف دعوت دے تو اس شخص کو حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے غلام آزاد کرنے کی مانند اجر ملے گا۔

760- قَالَ: وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ دَعَا عَبْدًا مِنْ ضَلَالَةٍ إِلَى مَعْرِفَةٍ حَقٍّ، فَأَجَابَهُ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِعَتَقِ نَسَمَةٍ

آثار امام حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی دوسرے شخص کو گمراہی سے حق کی معرفت کی طرف دعوت دے اور دوسرا شخص اس کو قبول کرے تو اس شخص کو غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔

761- قَالَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ أُطِيعَ أَمْ عُصِيَ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

آراء امام زید رضی اللہ عنہ

امام زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے خواہ اس کی فرمانبرداری کی جائے یا نہ فرمانی کی جائے تو وہ شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

762- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَفْضَلَكُمْ إِيمَانًا أَحْسَنُكُمْ اخْلَاقًا الْمُؤْتُونَ أَكْثَافًا الْمُوَاصِلُونَ لِرَحَامِهِمُ الْبَادِلُونَ لِمَعْرُوفِهِمْ، الْكَافُونَ لِذَاهِمٍ، الْعَافُونَ بَعْدَ قُدْرَةٍ"۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو جو نہایت مہربان - صلہ رحمی کرنے والا ہو، بھلائی کو پھیلانے والا ہو، اذیت کو دور کرنے والا ہو اور (بدلہ لینے کی) قدرت حاصل ہونے کے باوجود معاف کرنے والا ہو۔

763- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کر لوں گا اور میری طرف اگر ایک دت (تختے کے طور پر دی جائے) تو میں قبول کر لوں گا (اس کو چیک کرنا ہے)

764- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: يَكَاذُ النَّاسُ أَنْ يَنْقُصُوا

حدیث 763

اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" كتاب النكاح باب الولية" رقم الحديث: 4590

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 5589

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمة" رقم الحديث: 280

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" كتاب الصداق وفيه الولية باب فيمن لم يدع ثم جاء فأكل لم يحل له" رقم الحديث: 3294

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 2" رقم الحديث: 1526

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في كتاب الهبات باب التحريض على الهمة والهدية صلة بين الناس" رقم الحديث: 11/20

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب من يعرف من النساء بالكنى أم حكيم بنت وداغ الخزاعية" رقم الحديث: 11/20

اخرجه الترمذی في "سننه" في كتاب الأحكام - 10 باب ما جاء في قبول الهدية وإجابة الدعوة" رقم الحديث: 1338

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في الحادی و الستون من شعب الإيمان وهو باب في مقاربة أهل الدين وموالاتهم وإنشاء السلام بينهم قصة

إبراهيم في المعانقة في الثالث والثلاثين من التاريخ" رقم الحديث: 8977

اخرجه البخاری في "صحيحه" في كتاب: الهمة وفضلها" في 2- باب القليل من الهبة" رقم الحديث: 2429

اخرجه البخاری في "صحيحه" في كتاب: النكاح" في 73- باب من أجاب إلى كراع" رقم الحديث: 4883

اخرجه البستي في "صحيح ابن حبان" في: كتاب الأطعمة" في 3- باب الضافة" رقم الحديث: 5292

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في مسند المكثرين من الصحابة (مسند أبي هريرة رضي الله عنه" رقم الحديث: 9481

اخرجه ابن أبي شيبة الكوفي في "المصنف في الأحاديث والآثار" كتاب البيوع والأقضية كفى الرجل يهدي إلى الرجل أو يبعث إليه" رقم الحديث: 21986

اخرجه ابن همام الصنعاني في "مصنف عبد الرزاق" (كتاب أهل الكتابين) (باب الهدية)" رقم الحديث: 19668

اخرجه المتقي الهندي في "كنز العمال" في كتاب الإمارة والقضاء من قسم الأقوال الباب الثاني: في القضاء الفصل الثالث: في الهدية والرشوة

رقم الحديث: 15060

حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى إِمْرَأَتِ مُسْلِمٍ مِنْ أَخٍ مُؤْمِنٍ أَوْ دِرْهَمٍ مِنْ حَلَالٍ، وَأَنَّى لَهُ بِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غریب لوگ کمی کریں گے یہاں تک کہ کسی مسلمان کے نزدیک اس کے مومن بھائی یا ایک حلال درہم سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوگی خواہ وہ اسے کہیں سے بھی مل جائے۔

765- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مِنْ تَكْرِمَةِ الرَّجُلِ لَا حَيْهَ أَنْ يَقْبَلَ بِرَّهٖ، وَتُحَفَّتْهُ وَأَنْ يُنَحِّفَهُ بِمَا عِنْدَهُ، وَلَا يَتَكَلَّفُ لَهُ قَالَ:

وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا أَحَبُّ الْمُتَكَلِّفِينَ" حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آدمی کے اپنے بھائی کی عزت افزائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس کی اچھائی کو قبول کرے اور اس کے تحفے کو بھی قبول کر لے اور جو اس کے پاس موجود ہو اس کے حساب سے اسے تحفہ دیدے اور اس وقت تکلف سے کام نہ لے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں تکلف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

766- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَإِنْ أَخْرَجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأَشْتَرِي صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَذِرَاعًا مِنْ لَحْمٍ ثُمَّ أَدْعُوا نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعَيِّقَ رَقَبَةً .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تمہارے بازار میں جاؤں، وہاں اناج کا ایک صاع لوں اور گوشت کی ایک ران لوں اور پھر اپنے بھائیوں کی دعوت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک غلام آزاد کر دوں۔

767- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَلِيْمَةَ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ خَرَسٍ أَوْ عَرَسٍ، أَوْ إِعْدَارٍ" .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دعوت صرف تین صورتوں میں ہوتی ہے۔

بچے کی پیدائش کے وقت، شادی کے وقت یا ختنے کے وقت۔

768/1- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخُوهُ فَلْيَاكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلْيَشْرِبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت کے لئے بلائے تو وہ اس کا کھانا کھالے اور شراب کو پی لے اور خود کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے۔

768/2 - (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْوَلِيْمَةُ أَوَّلُ يَوْمِ سَنَةٍ، وَالثَّانِيَةُ رِيَاءٌ، وَالثَّالِثَةُ سُمْعَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پہلے دن ولیمہ کرنا سنت ہے، دوسرے دن دکھاوا ہے اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔

769 - (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ سِتُّ خِصَالٍ يَعْرِفُ اسْمَهُ، وَاسْمَ أَبِيهِ، وَمَنْزِلَهُ وَيَسْأَلُ عَنْهُ إِذَا غَابَ، وَيَعُوذُ إِذَا مَرِضَ، وَيَجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّيْتُهُ إِذَا عَطَسَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مسلمان کے دوسرے پر چھ حق ہیں اس کا نام جانتا ہو، اس کے باپ کا نام جانتا ہو، اس کے گھر کو جانتا ہو اور جب موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں دریافت کرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے جب وہ چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔

770 - (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا وَاحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَنَكَحَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ رَجُلٌ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا فَأَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى، وَحَقَّ مَوْلَاهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ شَفَعَ شَفَاعَ خَيْرِ أَجْرِهِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ، كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِيْ فَلَهُ أَجْرَانِ."

حدیث 770 -

اخرج اصحاب الجوامع و السنن والمسانيد هذا الحديث مختصراً

اخرجه الطحاوى في "مشكل الآثار" باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله: ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين رقم الحديث: رقم الحديث: 1684

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول"، رقم الحديث: 5901

اخرجه الإمام الإسفراني في "مستخرج أبي عوانة" كتاب الإيمان بيان ثواب من آمن بحبيب (صلى الله عليه وسلم) من أهل الكتاب رقم الحديث: 224

اخرجه البيهقي في "شعب الإيمان" في التاسع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حق السادة على الباليك رقم الحديث: 8609

اخرجه النسائي في "المجتبى من السنن" في كتاب النكاح في باب 65 عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها رقم الحديث: 3344

اخرجه النسائي في "السنن الكبرى" في كتاب النكاح في باب 60 ثواب من أعتق جاريته ثم تزوجها رقم الحديث: 5502

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في أول مسند الكوفيين حديث أبي موسى الأشعري رضي الله عنه رقم الحديث: 19618

اخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" في أول مسند الكوفيين حديث أبي موسى الأشعري رضي الله عنه رقم الحديث: 19651

اخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب 14 أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه رضي الله عنها) رقم الحديث: 502

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار طرح کے لوگوں کو دو گنا اجر ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس کوئی کنیز ہو اور وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اسے دو گنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رزق عطا کیا ہو اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو اور اپنے مولیٰ کے حق کو بھی ادا کرتا ہو اس کو بھی دو گنا اجر ملے گا۔

ایک وہ شخص جو کسی بھلائی کی سفارش کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کی وجہ سے اسے جاری کر دے تو اسے بھی دو گنا اجر ملے گا۔

ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے اور مجھ پر بھی ایمان لائے اسے دو گنا اجر ملے گا۔

771- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ السُّوقَ فَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَمِينٍ فَاجِرَةٍ وَصَفَقَةٍ خَاسِرَةٍ، وَمِنْ شَرِّ مَا أَحَاطْتُ بِهِ، أَوْ جَاءَتْ بِهِ السُّوقُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھو۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اے اللہ! میں جھوٹی قسم سے اور خسارے والے سودے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس نے اسے گھیرا ہوا ہے یا جو بازار میں موجود ہوتی ہے۔“

772- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى كَوْكَبًا مُنْقَضًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ، وَقِنَا شَرَّ مَا تُرِيدُ بِهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ کوئی ٹوٹا ہوا تارادیکھتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! اسے ٹھیک کر دے اور اس کے ذریعے سب کچھ ٹھیک کر دے اور اس کے ذریعے تو نے جس برائی (کو ظاہر کرنے) کا ارادہ کیا ہے اس سے ہمیں بچالے۔“

773- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ خَلْقِي، وَحَسَّنَ خَلْقِي، وَصَوَّرَنِي فَأَحْسَنَ صُورَتِي، وَعَافَانِي فِي جَسَدِي .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ آئینے میں دیکھتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے میرے ظاہری جسم کو اور اخلاق کو بہتر کیا ہے اور مجھے اچھی شکل عطا کی ہے اور میرے جسم کو عافیت عطا کی ہے۔“

774- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَنْتُمْ لَنَا فُرْطٌ، وَأَنَا لَكُمْ لَا حِقْوَنَ، إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ قبرستان داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے: ”سلام ہو! مسلمانوں کی بستی اور مومنوں کی بستی میں رہنے والوں پر تم لوگ ہمارے پیش رو ہو اور ہم لوگ تمہارے پیچھے آلیں گے۔ بے شک ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

775- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَّتِ الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَأَذَانِي مِنْهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اذْهَبِ الشَّيْطَانَ مِنْ صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِذَا خِفْتَ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ رَبَّ أَنْ يَحْضُرُونِي، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصْرِي، وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي، وَأَشْرَحْ بِهِ صَدْرِي، وَيَسِّرْ بِهِ أَمْرِي، وَأَفْرِجْ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَاسْتَعْمَلْ بِهِ جَسَدِي وَقَوِّنِي لِدَلِيلِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تُعِيدُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ يَرْجُو عَنْكَ.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میرے سینے سے قرآن نکل جاتا ہے آپ نے مجھے اپنے قریب کیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور دعا کی: ”اے اللہ! اس کے سینے سے شیطان کو لے جا۔“

یہ آپ نے تین مرتبہ کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اس بارے میں خوف محسوس کرو تو یہ پڑھو۔ ”میں سننے والے، علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کے شر سے اور شیطانی دوسوں سے۔ اے میرے پروردگار میں تیری اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس موجود ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہی سننے

والا اور علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اپنی کتاب کے ذریعے میری بینائی نورانی کر دے اور میری زبان کو کھول دے اور میرے سینے کو کشادہ کر دے اور اس کے ذریعے میرے معاملے کو آسان کر دے اور اس کی وجہ سے میرے دل کو کشادہ کر دے اور میرے جسم کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور مجھے اس کی قوت بھی دے بے شک عظیم اور بلند برتر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

یہ بات تم تین مرتبہ پڑھو تو وہ (معاملہ) تم سے دور ہو جائے گا۔

776- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَوْتُ فَرْعٌ فَإِذَا بَلَغَ أَحَدُكُمْ مَوْتَ أَخِيهِ فَلْيَقُلْ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَاخْلُفْ عَلَى عَقِبِهِ فِي الْآخِرِينَ، اللَّهُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: موت ایک گھبراہٹ ہے جب کوئی شخص اپنے بھائی کی موت کے پاس موجود ہو تو وہی کہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! اسے اپنے پاس نیکی کرنے والوں میں لکھ لے اور اس کی کتاب کو علیین میں شامل کر لے اور اس کے پیچھے والوں کا نگہبان ہو جا! اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا۔

III- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ عِنْدَ مَنَامِهِ اتَّكَأَ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ وَضَعَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ: "بِسْمِكَ اللَّهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، اللَّهُمَّ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَخْرَجْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو سوتے وقت آپ اپنے دائیں پہلو کی طرف لیٹتے تھے پھر آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے گال کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ پڑھا کرتے تھے:

حدیث 776 :

اخرج اصحاب الجوامع والسنن والمسانيد في هذا المعنى باختلاف الالفاظ مع الزيادة والاختصار كما

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمة رقم الحديث: 1579

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب رقم الحديث: 12469

”اے اللہ! تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا۔
اے اللہ! اگر تو میری جان کو روکے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اسے مہلت دے تو اس کی حفاظت کرنا اس چیز کے
ہمراہ جس کے ذریعے تو نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

778- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَرَى فِي سُورِ الْإِبِلِ، وَمَشَى الرَّجُلُ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ، وَشَرِبَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ: فَدَخَلَ الرَّحْبَةَ، وَأَنَا مَعَهُ وَالْحَسَنُ قَالَ: وَدَعَا بِنَاقَةٍ لَهُ فَسَقَاهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، ثُمَّ تَنَاوَلَ زَكْوَةً فَعَرَفَ مِنْ فَضْلِهَا، وَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ انْتَعَلَ بِإِخْدَى نَعْلِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: قَدْ رَأَيْتَ، فَإِنْ كُنْتَ بِنَا تَقْتَدِي، فَقَدْ رَأَيْتَ مَا فَعَلْنَا .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے کہا: اونٹ کے جوٹھے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اے امیر المؤمنین اور آدمی کے ایک جوتا پہن کر چلنے کے بارے میں اور کھڑے ہو کر کچھ پینے کے بارے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی منگوائی اسے پانی پلایا پھر اس برتن کو اپنی طرف کیا اور بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اس پانی کو پیا پھر آپ نے ایک جوتا پہنا اور صحن سے باہر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے دیکھا اگر تم ہماری پیروی کرتے ہو تو تم نے وہ دیکھ لیا ہے جو ہم کرتے ہیں۔

779- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطُوفٌ فِي نَخْلٍ، وَصَاحِبُ النَّخْلِ مَعَنَا، فَإِذَا هُوَ بِمِطْهَرَةٍ مُعَلَّقَةٍ عَلَى نَخْلَةٍ قَالَ: فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِطْهَرَةَ وَهُوَ قَائِمٌ فَجَعَلَ يَشْنُهَا فِي فِيهِ شَاءَ، وَهُوَ قَائِمٌ .

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہم نے ایک باغ کا چکر لگایا۔ باغ کا مالک ہمارے ساتھ تھا وہاں ایک مشکیزہ ایک درخت پر لٹکا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مشکیزے کی طرف بڑھے اور کھڑے ہو کر اس کے منہ سے منہ لگا کر پی لیا جبکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

780- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لَوَالٍ مِنَ الْوَلَاةِ، وَلَا لِمَلِكٍ أَنْ تَبْلُغَ عُقُوبَةُ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ عِزَّ وَجَلَّ، وَأَيُّمَا وَالٍ مِنَ الْوَلَاةِ أَوْ مَلِكٍ بَلَغَتْ عُقُوبَتُهُ حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِ .

قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدُّ الْمُلُوكِ فِي آذَنِي الْحُدُودِ أَرْبَعُونَ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ تَبْلُغَ عُقُوبَةُ حَدِّ الْمُلُوكِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی حکمران کے لئے یا کسی بھی بادشاہ کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سزا دیتے ہوئے اللہ کی حدود تک پہنچ جائے جو بھی حکمران یا جو بھی بادشاہ اللہ کی حدود کی حد تک سزا دے تو جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کی حد شرعی حدود کا سب سے کم تر حصہ ہوگی۔ یعنی چالیس کوڑے اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ سزا دیتے ہوئے بادشاہ کی حد تک پہنچ جائے (یعنی چالیس کوڑوں کی سزا نہیں دینی چاہئے)

781- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنَّا نَبَايَعُهُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَكْرِهِ وَالْمُنْشِطِ، وَفِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَفِي الْأَثَرَةِ عَلَيْنَا، وَأَنْ نَقِيمَ أَلْسِنَتَنَا بِالْعَدْلِ وَلَا تَأْخُذَنَا فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ، فَلَمَّا كَثُرَ الْإِسْلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "الْحَقُّ فِيهَا وَإِنْ تَمْنَعُوا رَسُولَ اللَّهِ وَذَرَيْتَهُ مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَذَرَايَكُمْ"

قَالَ: فَوَضَعَتْهَا وَاللَّهِ عَلَى رِقَابِ الْقَوْمِ فَوْقًا بِهَا مِنْ وَفَا، وَهَلَكَ بِهَا مَنْ هَلَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہم نے آپ کے دست اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی۔ پسندیدگی، ناپسندیدگی، آسانی اور تنگی (ہر حالت میں) خواہ ہمارے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے اور یہ کہ ہم اپنی زبانوں کو عدل کے ساتھ قائم رکھیں گے اور اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ جب اسلام زیادہ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”تم اس میں یہ بات شامل کر لو کہ اگر تم لوگوں نے اللہ کے رسول اور ان کی اولاد کو روکا اس چیز سے جس سے تم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو روکتے ہو۔“

راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اسے لوگوں کی گردنوں پر رکھا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے پورا کیا اور کچھ لوگ اس بارے میں ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

782- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حدیث 782:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَعْنْتُ سَبْعَةً فَلَعْنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُسْتَجَابٍ الدَّعْوَةُ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ تَعَالَى، وَالْمُخَالِفُ لِسُنَّتِي، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِزَّتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ لِعِزِّ مَا أَذَلَّ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَا أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُسْتَأْثِرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بِفَنِينِهِمْ مُسْتَحِلًّا لَهُ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں سات طرح کے لوگوں پر لعنت کرتا ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر مستجاب الدعوت نبی نے بھی لعنت کی ہے: اللہ کی کتاب میں کوئی اضافہ کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انکار کرنے والا، میری سنت کی مخالفت کرنے والا، میری اولاد (کے قتل کو) حلال کرنے والا یعنی اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور زبردستی مسلط ہونے والا تاکہ وہ اس شخص کو عزت دے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو حلال قرار دینے والا اور مسلمانوں کے ساتھ مال میں امتیازی سلوک کرنے والا اور اسے درست سمجھنے والا۔

783- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَلِيُّ لَعْنَتِكَ مِنْ لَعْنَتِي وَلَعْنَتِي مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تمہاری لعنت میری لعنت ہے اور میری لعنت اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کر دے تو تمہیں اس کا کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

784- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَالْبَيْتُ غَاصُّ بَمَنْ فِيهِ قَالَ: "أَدْعُوا إِلَيَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَدَعَوْنَهُمَا فَجَعَلَ يُلِيَّهُمَا حَتَّى أُغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُمَا عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: دَعُهُمَا يَتَمَتَّعَانِ مِنِّي، وَاتَمَتَّعَ مِنْهُمَا فَإِنَّهُ سَيَصِيبُهُمَا بَعْدِي أَثَرَةٌ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي خَلَفْتُ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ، وَسُنَّتِي وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي فَالْمُضِيعُ لِكِتَابِ اللَّهِ كَالْمُضِيعِ لِسُنَّتِي وَالْمُضِيعُ لِسُنَّتِي كَالْمُضِيعِ لِعِزَّتِي، إِمَّا إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى أَلْقَاهُ عَلَى الْحَوْضِ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی اور آپ کے گھر میں لوگوں کا ہجوم زیادہ تھا تو آپ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لے آؤ میں ان دونوں کو بلا کر لایا آپ نے انہیں اپنے ساتھ چٹا لیا۔ یہاں تک کہ آپ پر مدہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا ان دونوں کو رہنے دو یہ میرے ساتھ چھڑے رہیں اور میں ان سے ان کے ساتھ لگا رہوں کیونکہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ ترجیحی سلوک ہوگا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں اپنے پیچھے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب اور

اپنی سنت اور اپنی عزت یعنی اہل بیت کو چھوڑ کر جا رہا ہوں تو اللہ کی کتاب کو ضائع کرنے والا میری سنت کو ضائع کرنے والے کی مانند ہوگا اور میری سنت کو ضائع کرنے والا میری عزت کو ضائع کرنے والے کی مانند ہوگا۔ جب یہ دونوں جدا ہوں گے تو میں حوض پران سے ملاقات کروں گا۔

785- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي مَوْطِنٍ قَبْلَ وَقَاةٍ: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، وَبِعَلِيٍّ وَآهْلِ بَيْتِهِ أَوْلِيَاءَ، كَانَ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ، وَكَانَ مَعَنَا عَدَا هَكَذَا، وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص مرنے کے موقع پر یہ پڑھ لے:

”میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے ولی ہونے سے راضی ہوں۔“

تو یہ بات اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ کا باعث بن جائے گی اور وہ کل ہمارے ساتھ اس طرح ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

786- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرْعَى غَمًّا بَطْنِ نَخْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرَ الْإِسْلَامُ، فَأَتَانِي أَبُو طَالِبٍ وَنَحْنُ نُصَلِّي فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَا تَصْنَعَانِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَرَى مِمَّا تَقُولَانِ بَأْسًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَعْلُوْنِي أَسْتَى أَبَدًا. قَالَ: ثُمَّ ضَحِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى بَدَتْ ضَوَاحِكُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَعْتَرِفُ بِعَبْدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدُكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ بَشَرٌ سَبْعَ سِنِينَ.

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے میں اور نبی اکرم ﷺ ایک باغ میں بکریاں چرا رہے تھے۔ اسی دوران جناب ابوطالب تشریف لے آئے ہم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے تم دونوں کیا کر رہے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ابوطالب نے فرمایا: میرے خیال میں تم دونوں جو کہہ رہے ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اللہ کی قسم! تم میری سرین کو اوپر نہیں اٹھا سکو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! تیرے نبی کے علاوہ میں اس اُمت کے کسی بندے کے بارے میں یہ اعتراف نہیں کرتا کہ اس نے مجھ سے پہلے (اسلام قبول کیا ہو) یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی بھی شخص کے نماز پڑھنے سے پہلے سات سال تک نماز ادا کی ہے۔

787- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْتَ آخِي وَوَزِيرِي وَخَيْرٌ مَنْ أَخْلَفَهُ بَعْدِي بِحَبْلِكَ يَعْرِفُ الْمُؤْمِنُونَ وَيَبْعِضُكَ يَعْرِفُ الْمُنَافِقُونَ مَنْ أَحَبَّكَ مِنْ أُمَّتِي فَقَدْ بَرِيَ مِنَ النِّفَاقِ وَمَنْ أَبْغَضَكَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنَافِقًا."

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میرے وزیر ہو اور اپنے پیچھے جنہیں میں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم سب سے بہتر ہو تمہاری محبت کی وجہ سے اہل ایمان پہچانے جائیں گے اور تمہاری بغض کی وجہ سے منافقین پہچانے جائیں گے۔ میری امت کا جو شخص تم سے محبت کرے گا وہ نفاق سے بری ہوگا اور جو تم سے بغض رکھے گا وہ منافق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

788- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي رَبِّي لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، مَنْ خَلَفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ يَا رَبِّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي انْتَخَبْتُكَ بِرِسَالَتِي وَأَصْطَفَيْتُكَ لِنَفْسِي فَأَنْتَ نَبِيٌّ وَخَيْرُ نَبِيٍّ مِنْ خَلْقِي، ثُمَّ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ طِينَتِكَ وَجَعَلْتَهُ وَزِيرَكَ وَأَبَا سِبْطِكَ السَّيِّدِينَ الشَّهِيدِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُطَهَّرِينَ سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَوْجَتَهُ خَيْرَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، أَنْتَ شَجَرَةٌ، وَعَلَيٌّ أَغْصَانُهَا وَقَاطِمَةُ وَرَقُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِمَارُهَا خَلَقْتُكُمْ مِنْ طِينَةِ عَلِيِّينَ، وَخَلَقْتُ شِيعَتَكُمْ مِنْكُمْ أَنْهُمْ لَوْ ضَرَبُوا عَلَى أَعْنَاقِهِمْ بِالسُّيُوفِ لَمْ يَزِدَادُوا لَكُمْ إِلَّا حُبًّا، قُلْتُ: يَا رَبِّ، وَمَنِ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ؟ قَالَ: أَخُوكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: بَشَّرَنِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنَاؤِي الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مِنْهَا وَذَلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جس رات جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا تم اپنی اُمت میں اپنے پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو اے محمد! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے عرض کی تو زیادہ بہتر جانتا ہے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے تمہیں اپنی رسالت کے لئے منتخب کر لیا ہے اور تمہیں اپنی ذات کے لئے چُن لیا ہے۔ تم میرے نبی ہو اور میری مخلوق کے سب سے بہترین شخص ہو پھر اس کے بعد سب سے بڑا سچا ہے جو پاک ہے پاک کرنے والا ہے جسے میں نے تمہاری طینت سے پیدا کیا ہے اور اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور

تمہارے دونوں اسوں جو دونوں سردار ہوں گے۔ دونوں شہید ہوں گے۔ دونوں پاک ہوں گے صاف سترے ہوں گے۔ وہ دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں گے ان کا والد بنایا ہے اور میں اس کی شادی تمام جہانوں کی سب سے بہتر خاتون کے ساتھ کروں گا تم درخت ہو علی اس کی ٹہنیاں ہیں فاطمہ علیہا السلام اس کے پتے ہیں اور حسن اور حسین علیہما السلام اس کا پھل ہیں۔ میں نے تمہیں ”علیین“ کی طینت سے پیدا کیا ہے اور تم میں سے تمہارا ایک گروہ پیدا کیا ہے اگر مخالفین ان کی گردنوں پر تلواریں ماریں تو پھر بھی تمہارے لئے ان کی محبت میں اضافہ ہوگا میں نے دریافت کیا: اے پروردگار! سب سے بڑا سچا کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: وہ تمہارا بھائی علی بن ابوطالب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ خوشخبری دی اور دو بیٹوں کی حسن اور حسین علیہما السلام کی دی۔ یہ ہجرت سے تین سال پہلے کی بات ہے۔

789- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ غَزْوَةُ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا زَيْدًا وَجَعْفَرًا، فَعَرَضَ عَلِيٌّ جَعْفَرًا أَنْ يَسْتَخْلِفَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَأَهْلِيهِ، فَأَبَى وَخَلَفَ أَنْ لَا يَتَخَلَّفَ عَنْهُ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَرَضَ ذَلِكَ عَلَى زَيْدٍ فَاسْتَعَاذَهُ مِنْ ذَلِكَ فَاعَاذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَانِي فَذَهَبْتُ لَا تَكَلِّمُ فَقَالَ لِي لَا تَتَكَلَّمُ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَذِنَ لَكَ فَاعْزُزْ عَيْنَايَ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِي أَذِنَ لِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خِلَالِ ثَلَاثٍ مَالِي مِنْهُمْ غِنًا قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ شَيْئًا، وَمَا عِنْدِي شَيْءٌ، وَمَا بِي غِنًا عَنْ سَهْمٍ أُصِيبُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَعُوذُ بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ، وَأَمَّا الْأُخْرَى فَمَا بِي غِنًا عَنْ أَنْ أَطَأَ مَوْطِنًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ، وَلَا أَقْطَعُ وَادِيًا، وَلَا يَصِيْبُنِي ظَمَأٌ، وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِيَكْتُبَ اللَّهُ لِي بِهِ أَجْرًا حَسَنًا، وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَقُولَ قُرَيْشٌ مَا أَسْرَعَ مَا أَخَذَلَ ابْنَ عَمِّهِ، وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْ نَفْسِهِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنْتَى مُجِيبٌ فِي جَمِيعٍ مَا قُلْتَ إِمَّا تَرْجُو مِنَ السَّهْمِ فَإِنَّهُ قَدْ آتَانَا بِهَارٍ مِنْ فَلْفَلٍ قَبْعُهُ، وَاسْتَنْفَعَ بِهِ حَتَّى يَرْزُقَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِمَّا رَغِبْتَكَ فِي الْأَجْرِ فِي الْمَخْمَصَةِ، وَالنَّصَبِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَفَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَإِمَّا قَوْلُكَ أَنْ قُرَيْشًا سَتَقُولَ مَا أَسْرَعَ مَا أَخَذَلَ ابْنَ عَمِّهِ، فَقَدْ قَالُوا لِي أَشَدَّ مِنْ هَذَا قَالُوا: إِنِّي سَاحِرٌ، وَكَذَّابٌ فَمَا ضَرَبَنِي ذَلِكَ شَيْئًا“ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوہ (تبوک) کا موقع آیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا: زید اور جعفر کو بلایا۔ آپ نے جعفر کو یہ پیشکش کی کہ آپ اسے اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں اور اپنے اہل خانہ میں اپنا نائب چھوڑ جائیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور یہ قسم اٹھائی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے زید کو یہ پیشکش کی۔ انہوں نے اس سے پناہ مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پناہ دیدی۔ پھر آپ نے مجھے بلایا میں بات کرنے لگا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تم کوئی بات نہ کرو جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب آپ نے میری یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے مجھے اجازت دی۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! تین چیزیں ہیں جن کی مجھے ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا؟

میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم میری ملکیت میں کوئی چیز نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس حصے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا جو مسلمان پائیں گے۔ میں اس کے ذریعے اپنے لئے اور آپ کے اہل خانہ کے لئے مددلوں گا۔ جہاں تک دوسری چیز کا تعلق ہے تو میں اس چیز سے بھی بے نیاز نہیں رہ سکتا کہ میں ایسا سفر کروں جس میں کفار پر سختی ہو اور میں وادیاں پار کر لوں اور مجھے بھوک، سختی اور تنگی اللہ کی راہ میں لاحق نہ ہو تاکہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے لئے نیک اجر لکھ لے۔ جہاں تک تیسری چیز کا تعلق ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ قریش کہیں گے کہ اس نے کتنی جلدی اپنے چچا زاد کو رسوا کر دیا ہے اور انہیں چھوڑ کر خود کو (جنگ سے محفوظ کر لیا ہے)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ان سب باتوں کا جواب دیتا ہوں جو تم نے کہی ہیں۔ جہاں تک تمہارے حصے کا تعلق ہے تو ہمارے پاس جو مصالحہ جات وغیرہ کا جو حصہ آئے گا تم اسے فروخت کر دینا اور نفع حاصل کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت تمہیں رزق عطا کر دے گا۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں تنگی و مشکل کے حوالے سے اجر کا تعلق ہے تو کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون علی موسیٰ کے ساتھ تھی البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جہاں تک تمہارے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ قریش یہ کہیں گے کہ اس نے کتنی جلدی اپنے چچا زاد کو رسوا کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے اس سے پہلے مجھے بھی اس طرح کی سخت باتیں کہی ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں جادوگر ہوں اور جھوٹا ہوں تو یہ چیز مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔

790- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا مُفْتَرٍ كَذَّابٌ، فَقَالَهَا رَجُلٌ فَاصَابَتْهُ جَنَّةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ رَأْسَهُ فِي الْجُدْرَاتِ حَتَّى مَاتَ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے رسول کا بھائی ہوں۔ یہ بات میرے بعد صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جو انفرادی کرنے والا اور جھوٹا ہو۔
راوی کہتے ہیں بعد میں ایک شخص نے یہی بات کہی تو اسے جنون لاحق ہو گیا۔ وہ اپنا سر دیواروں میں مارا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گیا۔

791- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَاللَّهِ مَا كَذَّبْتُ وَلَا كَذَّبْتُ وَلَا ابْتَدَعْتُ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِلَّا فِي الْقَدَرِیَّةِ خَاصَّةً: "إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسَعِيرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مَسَّ سَقَرٍ، إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلْقْنَاهُ بِقَدَرٍ" .
إِلَّا أَنَّهُمْ مَجُوسٌ هَذِهِ الْأَمَّةِ، فَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُوذُ دُورُهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُ أَوْجَانُهُمْ، سُبْحَانَ اللَّهِ

عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوءًا كَبِيرًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا میں نے کبھی کسی کو جھٹلایا نہیں اور کبھی بدعت اختیار نہیں کی یہ آیت صرف بطور خاص ”قدریہ“ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

”بے شک جرم کرنے والے لوگ گمراہی اور جہنم میں ہوں گے اس دن جب انہیں منہ کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا (اور کہا جائے گا) چکھو ستر (جہنم) کا ذائقہ بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے۔“
خبردار! یہ لوگ اس امت کے مجوسی ہیں۔ وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہو اللہ کی ذات پاک ہے اس چیز سے جو یہ کہتے ہیں بلند و برتر ہے۔

792- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، ثُمَّ خَلَقَ الدَّوَاةَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِيَخْطُ كُلَّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ خَلْقٍ أَوْ أَجَلٍ أَوْ رِزْقٍ، أَوْ عَمَلٍ إِلَى مَا هُوَ صَائِرٌ إِلَيْهِ مِنْ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ، ثُمَّ خَلَقَ الْعَقْلَ فَاسْتَطَقَّهُ فَاجَابَهُ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَّتِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، بَلْ أَخَذْتُ، وَبِكَ أُعْطِي، أَمَّا وَعِزَّتِي لَا كَمَلْتِكَ فِيمَنْ أَحَبَّبْتُ وَلَا نَقَصْتُكَ فِيمَنْ أَبْغَضْتُ فَاكْمَلُ النَّاسِ عَقْلًا آخَوْفُهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطَوْعُهُمْ لَهُ وَانْقَصُ النَّاسِ عَقْلًا آخَوْفُهُمْ لِلشَّيْطَانِ وَأَطَوْعُهُمْ لَهُ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر دوات

حدیث 792:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد في هذا المعنى مختصراً "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ"

اخرجه الإمام ابن الأثير في "جامع الأصول من أحاديث الرسول" كتاب خَلَقَ الْعَالَمُ رقم الحديث: 1991

اخرجه الإمام السيوطي في "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهزة رقم الحديث: 994

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة البهرة" كتاب القدر باب إثبات القدر والإيمان به والنهي عن الكلام فيه وغير ذلك رقم الحديث: 215

اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" في (82 كتاب الشهادات) (50 باب ما ترد به شهادة أهل الأهواء) رقم الحديث: 20664

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب التفسير، باب: تفسير سورة ن وَالْقَلَمِ رقم الحديث: 3840

اخرجه البزار في "مسنده" في: مسند عبادة بن الصامت رضي الله عنه رقم الحديث: 2687.

اخرجه ابن أبي شيبه الكوفي في "البصيف في الأحاديث والآثار" (كتاب الأوائل) (باب أول ما فعل ومن فعله) رقم الحديث: 35922

اخرجه الطيالسي في "مسند الطيالسي" (في باب X) 17 أحاديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه رقم الحديث: 577

اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في أول مسند ابن عباس رقم الحديث: 2329

اخرجه الترمذي في "سننه" في كتاب القدر باب 17 رقم الحديث: 2155

17- اخرجه ابوداؤد في "سننه" في كتاب السنة في باب في القَدَرِ. رقم الحديث: 4702

کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے ”ن اور قلم کی قسم اور جو وہ لکھتے ہیں۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کو لکھے جو قیامت کے دن تک ہوگی۔ مخلوق میں سے، مدت میں سے، اس کے رزق میں سے اور اس عمل میں سے جس کی طرف وہ جائے گا جس کا تعلق جنت یا جہنم سے ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور اس کو بولنے کی صلاحیت عطا کی تو پھر اس نے جواب دیا: پروردگار نے فرمایا: میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جو تم سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔ تمہاری وجہ سے میں گرفت کروں گا تمہاری وجہ سے میں عطا کروں گا۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہیں ان لوگوں میں کامل رکھوں گا جنہیں میں پسند کرتا ہوں اور ان لوگوں میں ناقص رکھوں گا جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔

تو لوگوں میں عقل کے اعتبار سے سب سے قابل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ خوفزدہ ہو اور اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرتا ہو اور لوگوں میں عقل کے اعتبار سے سب سے ناقص وہ شخص ہے جو شیطان سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو اور اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرتا ہو۔

793- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ وَالْمَارِقِينَ فَمَا كُنْتُ لَا تُرِكَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی میں ناکثین (عہد توڑنے والے) قاسطین (حق سے تجاوز کرنے والے) مارقین (دین سے نکلنے والے) کے ساتھ جنگ کروں۔ میرے حبیب رسول نے مجھے جس چیز کی ہدایت کی ہے میں ان میں سے کسی چیز کو چھوڑوں گا نہیں۔

794- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّاهَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ

حدیث 793:

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب معرفة الصحابة في باب: ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله تعالى عنه رقم الحديث: 4674

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرک" في: كتاب معرفة الصحابة في باب: ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله تعالى عنه رقم الحديث: 4675

اخرجه البزار في "مسنده" في: المجلد الأول في: مسند علي بن أبي طالب رقم الحديث: 604.

اخرجه الإمام البوصيري في "إتحاف الخيرة المهرة" 58 كتاب قتال أهل البغي والخوارج والناكثين والرافضة والبارقين وغير ذلك 10-باب

رقم الحديث: 3458

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 8 رقم الحديث: 8433

اخرجه الطبراني في "المعجم الأوسط" في جزء 9 (من اسمه الهيثم) رقم الحديث: 9434

اخرجه البوصلي في "مسند أبي يعلى" في مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه رقم الحديث: 519

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب العين عبد الله بن مسعود الهذلي رقم الحديث: 10053

اخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" في باب الغاء خالد بن زيد بن كليب رقم الحديث: 4049

الْمُؤْمِنِينَ أَكْفَرَ أَهْلُ الْجَمَلِ وَصَفَيْنِ، وَأَهْلُ النَّهْرِ وَأَنْ؟ قَالَ: لَا هُمْ إِخْوَانُنَا بَعُوا عَلَيْنَا، فَقَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى يَفِينُوا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں اہل جمل اور اہل صفین کو کافر قرار دیتا ہوں اور اہل نہروان کو بھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اور ہم ان کے ساتھ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف آجائیں۔

795- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونَ لَهُ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ التَّلَايَا تُصِيبُهُ حَتَّى يَنْزِلَ بِهِ الْمَوْتُ وَمَا بَلَغَ تِلْكَ الدَّرَجَةَ فَيُشَدُّ عَلَيْهَا حَتَّى يَبْلُغَهَا .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا جنت میں ایک مخصوص درجہ ہوتا ہے جس تک وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہو کر پہنچ سکتا ہے لیکن آدمی کو موت آجاتی ہے اور آدمی اس درجے تک نہیں پہنچا ہوتا تو وہ موت اس کے لئے سخت کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ آدمی اس درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

796- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: بَرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَاصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، زِيَادَةٌ فِي الرِّزْقِ وَعِمَارَةٌ فِي الدِّيَارِ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: والدین کی فرمانبرداری کرنا، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا، بھلائی کو سرانجام دینا، رزق میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور شہروں کو آباد کرتا ہے اور دنیا میں نیکی کرنے والے لوگ ہی آخرت میں نیکی کرنے والے شمار ہوں گے۔

797- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبْعَةٌ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ شَابَّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَاسْتَبَغَّ الطُّهُورَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى فَهَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ خَرَجَ ضَارِبًا فِي الْأَرْضِ يَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكْفُ بِهِ نَفْسَهُ، وَيَعُوذُ بِهِ عَلَى عِيَالٍ، وَرَجُلٌ قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا هَدَّاتِ الْعُيُونُ، فَاسْتَبَغَّ الطُّهُورَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلَكَ فِيمَا

بَيِّنَةٌ وَبَيِّنَ ذَلِكَ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے سات طرح کے لوگ عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوتا۔

ایک وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔
ایک وہ شخص جسے کسی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت نے اپنی ذات کی طرف دعوت دی ہو اور وہ یہ جواب دے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

ایک وہ شخص جو اپنے گھر سے نکلے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ اللہ کے کسی گھر کی طرف جائے تاکہ اللہ کے فرض کو ادا کرے اور اپنے گھر اور اللہ کے گھر کے درمیان فوت ہو جائے۔

ایک وہ شخص جو حج یا عمرہ کرنے کے لئے اللہ کے گھر کی طرف جائے۔

ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے۔

ایک وہ شخص جو زمین میں سفر کرنے کے لئے جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرے اور اس کے ذریعے وہ اپنی ذات کو (مانگنے سے) بچائے پھر وہ اس فضل کو لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ان پر خرچ کرے۔

ایک وہ شخص جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو جبکہ آنکھیں سوچکی ہوں اس وقت وہ اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں کھڑا ہو کر اسی دوران انتقال کر جائے۔

798-(حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَتْ جَارِيَّةً خَلَاسِيَّةً تُلْقِطُ الْأَذَى مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: تَوَقَّيْتُ، ثُمَّ قَالَ لِذَلِكَ رَأَيْتُ لَهَا الَّذِي رَأَيْتُ، رَأَيْتُ أَنَّهَا فِي الْجَنَّةِ تُلْقِطُ مِنْ ثَمَرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَخْرَجَ أَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَمَنْ أَذْخَلَ أَذَى فِي مَسْجِدٍ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک سیاہ قام خاتون تھی جو نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن نبی

حدیث 798:

اخرج اصحاب الجوامع و السنن و المسانيد هذا الحديث مختصراً

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الكبير" فی باب العین أحادیث عبد الله بن العباس رقم الحديث: 11607

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الأوسط" فی جزء 8 من بقية من أول اسمه ميم رقم الحديث: 8220

اخرجه الإمام البوصیری فی "إتحاف الخيرة البهرة" کتاب الجنائز باب فی الصلاة علی القبر رقم الحديث: 1921

اخرجه الإمام السيوطی فی "جمع الجوامع أو الجامع الكبير" حرف الهمزة رقم الحديث: 2807

اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: اس کا انتقال ہو چکا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اس کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ جنت میں ہے اور اس کے پھلوں کو اٹھا رہی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے کوئی تکلیف دہ چیز کو باہر کرے گا اسے نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے اور جو شخص مسجد میں کوئی تکلیف دہ چیز داخل کرے گا اسے گناہ ملے گا اور ایک گناہ ایک ہی ہوتا ہے۔

799/1- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَنَاوَلَ مِنْ وَجْهِ أَخٍ لَهُ أَدَّى فَأَرَاهُ إِيَّاهُ كَانَتْ لَهُ حَسَنَتَانِ، وَإِنْ لَمْ يَرَاهُ إِيَّاهُ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کے چہرے سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کر دے اور اسے دکھا دے تو اسے دو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ اس کو نہیں دکھاتا تو اس کو ایک نیکی ملے گی۔

799/2- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُدُ بَعِيرَهُ، فَقُلْتُ: أَلَا أَكْفِيكَ قَابِي عَلَيَّ، وَقَالَ: "يَا عَلِيُّ أَلَا أَخْبِرُكَ أَنَّ لَكَ بِكُلِّ قَرَادٍ تَنْزِعُهُ حَسَنَةً، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ کی چھڑی دور کر رہے تھے میں نے عرض کی: میں یہ کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے میری بات کا انکار کر دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا علی میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ ہر وہ چھڑی جسے تم کھینچو یہ ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گناہ ہوتی ہے۔

800- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ: "فَسَالَ أَكْبَرُهُمْ: مَا اسْمُكَ فَقَالَ: اِسْمِي وَإِلَّ أَوْ قَالَ أَفْلَ فَقَالَ: بَلْ اسْمُكَ مُقْبِلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ نُعَالِجٍ بِأَرْضِنَا هَذَا الطَّبَّ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِإِسْلَامٍ فَنَحْنُ نَكْرُهُ أَنْ نُعَالِجَ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً إِلَّا السَّامَ، وَالْهَرَمَ، فَلَا بَأْسَ أَنْ تَسْقُوا دَوَاءَ كُمْ مَا لَمْ تَسْقُوا مُعْتًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْمَعْنَى؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّيْءُ الَّذِي إِذَا اسْتَمَسَكَ فِي الْبُطْنِ قَتَلَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَشْرِبَهُ، وَلَا أَنْ يَسْقِيَهُ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تین آدمی حاضر ہوئے آپ نے ان میں سے سب سے بڑے سے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا نام وائل ہے یا شاید اس نے یہ کہا: آفل ہے۔ آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مقبل ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایسے گھر والے ہیں جو ان جڑی بوٹیوں کے ذریعے علاج کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام لے آیا تو اب ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم آپ کی اجازت کے بغیر اس کے ذریعے علاج کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا موت اور بڑھاپے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لئے دوا

بھی نازل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اپنی دوا پلاؤ جب تک ”معت“ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ”معت“ سے مراد کیا ہے آپ نے فرمایا: وہ چیز جو تمہارے پیٹ میں ٹھہرے تو تمہیں قتل کر دے۔ کسی بھی شخص کے لئے اسے پینا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو پلانا جائز ہے۔

801- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَقْتُلُوا مِنَ الْحَيَاتِ مَا ظَهَرَ، فَإِنَّهُ لَا يَظْهَرُ إِلَّا شَرُّهَا“ وَنَهَانَا عَنْ قَتْلِ الْحَيَاتِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو سانپ باہر نکل آئے اسے قتل کر دو کیونکہ ان میں سے شریر سانپ ہی ظاہر ہوتے ہیں تاہم نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں موجود چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

802- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ وَبِالْبِرِّ؟ قَالَ: ”أَمَّاكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: أَمَّاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَمَّاكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: أَبُوكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ: أَقَارِبُكَ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک اور بھلائی کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے دریافت کیا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا باپ، اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے قریبی رشتے دار درجہ بدرجہ ہیں۔

803- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ، وَلَوْ لَا أَنَّهَا غُسِلَتْ بِسَبْعِينَ مَاءً مَا أَطَاعَ أَدَمِي أَنْ يُسْعِرَهَا، وَأَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَصَرْخَةً لَا يَفْقَهُ مَلَكٌ مُّقْرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ إِلَّا جَنَى عَلَى رُكْبَتِهِ مِنْ صَرْخَتِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ النَّارِ عَلِقَ بِالْمَشْرِيقِ لَاحْتَرَقَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ مِنْ حَرِّهِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اور اگر اسے پانی کے ساتھ ستر مرتبہ نہ دھویا گیا ہوتا تو کوئی بھی آدمی اسے جلانے کی طاقت نہ رکھتا اور قیامت کے دن اس میں ایک ایسی چیخ ہوگی۔ جو ہر کسی مرسل فرشتے اور ہر نبی کو گھنٹوں کے بل جھکنے کے لئے مجبور کر دے گی اور اگر جہنمیوں میں سے کوئی شخص مشرق میں لٹکایا جائے تو وہ اپنی گرمی کی وجہ سے مغرب میں رہنے والوں کو بھی جلا دے گا۔

804- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْجَنَّةُ لَبَنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبَنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ حَصَبَاوُهَا الْيَاقُوتُ وَالزَّمْرَدُ مَلَاطُهَا الْيَمْسُكُ الْأَذْفَرُ“

تَرَاهَا الرَّعْفَرَانُ، أَنَهَا رَهَا جَارِيَةً، ثُمَّ رَهَا مُتَدَلِّيةً وَأَطْيَارَهَا مَرَّةً لَيْسَ فِيهَا شَمْسٌ، وَلَا زَمْهَرِيرٌ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِهَا أَلْفُ حُورَاءٍ يَمُكُّ مَعَ الْحُورَاءِ مِنْ حُورِهَا أَلْفُ عَامٍ لَا تَمِلُّهُ وَلَا يَمِلُّهَا، وَأَنَّ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يُغْدَا عَلَيْهِ، وَيُرَاحُ بِعَشْرَةِ أَلْفِ صَحْفَةٍ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ لَهُ رَائِحَةٌ، وَطَعْمٌ لَيْسَ لِلْآخِرِ وَأَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَسْمُرُ بِهِ الطَّائِرُ فَيَسْتَهْبِيهِ فَيَحِرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَمَّا طَبِيخًا، وَأَمَّا مَشُوبًا مَا خَطَرَ بِإِلَهِ مِنَ الشَّهْوَةِ، وَأَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَكُونَنَّ فِي جَنَّةٍ مِنْ جَنَّاتِهِ بَيْنَ أَنْوَاعِ الشَّجَرِ إِذْ يَسْتَهْبِي ثَمَرَةً مِنْ تِلْكَ الثَّمَرِ فَتَدَلِّي إِلَيْهِ فَيَأْكُلُ مِنْهَا مَا أَرَادَ، وَلَوْ أَنَّ حُورَى مِنْ حُورِهِمْ بَرَزَتْ لِأَهْلِ الْأَرْضِ لَا عَشْتُ ضَوْءَ الشَّمْسِ، وَلَا فَتَنَتْ بِهَا أَهْلُ الْأَرْضِ“.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کی اینٹیں سونے کی بھی ہیں اور چاندی کی بھی ہیں۔ اس کی کنکریاں یا قوت اور زمرد ہیں اس کا سینٹ مشک از فر ہے اس کی مٹی زعفران ہے۔ جنت کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کے پھل تیار ہیں اس کے پرندے نرم ہیں اس میں سورج (گرمی) یا سردی نہیں ہے۔ ہر شخص کی ایک ہزار حوری بیویاں ہوں گی وہ ان حوروں کے ساتھ رہے گا ایک ہزار سال تک لیکن نہ وہ حوریں اس سے اکتائیں گی اور نہ وہ حوروں سے اکتائے گا اور جنت میں سب سے کم تر مرتبہ اس شخص کا ہوگا جس کے سامنے روزانہ دس ہزار پیالے مختلف قسم کے کھانوں کے پیش کئے جائیں گے جن میں سے ہر ایک کی مخصوص خوشبو ہوگی اور مخصوص ذائقہ ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنت سے تعلق رکھنے والے شخص کے پاس سے پرندہ گزرے گا وہ اس کی آرزو کرے گا تو وہ پرندہ اس کے سامنے آکر گر جائے گا۔ پکا ہوا یا بھنا ہوا۔ آدمی جو بھی آرزو کرے گا اس کے مطابق ہوگا اور اہل جنت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنے باغ میں مختلف اقسام کے درختوں کے درمیان ہوگا۔ اسی دوران وہ ان میں سے کسی ایک پھل کی آرزو کرے گا تو وہ ٹہنی اس کی طرف جھک آئے گی اور وہ اس میں سے جتنا چاہے گا کھالے گا اور اگر جنت کی کوئی ایک حور اہل زمین کے سامنے ظاہر ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی کو تاریک کر دے اور اہل زمین اس کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا ہو جائیں۔

805- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ "أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" ثُمَّ مَاتَ غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَرَمَلِ عَالِجٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص یہ کلمہ پڑھے: ”میں عظیم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں وہ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں صرف وہ ہی معبود ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں“

پھر وہ بندہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں یا ”عالج“ (نامی جگہ) کی ریت جتنے ہوں۔

806- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَمُرُّ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا يَسَادِي يَا ابْنَ آدَمَ اَعْمَلْ فِي الْيَوْمِ أَشْهَدُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَصْحَبِ النَّاسِ بِأَيِّ خُلُقٍ شِئْتَ يَصْحَبُوكَ بِمِثْلِهِ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن آدم پر جو بھی دن گزرتا ہے اس میں ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے اے ابن آدم آج عمل کر لے میں کل قیامت کے دن تیرے حق میں گواہی دوں گا اور لوگوں کے ساتھ اسی طرح اخلاق سے پیش آجیسے تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس طرح کے اخلاق کے ساتھ تمہارے ساتھ پیش آئیں۔

807- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَوَّلُ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، بِأَيْدِيكُمْ، ثُمَّ بِالْإِسْتِغْنَاءِ، ثُمَّ بِقُلُوبِكُمْ، فَإِذَا لَمْ يُنْكِرِ الْقَلْبُ الْمُنْكَرَ، وَيَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ نَكَسَ فَجَعَلَ أَغْلَاهُ أَسْفَلَهُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سب سے پہلے تم لوگ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے معاملے میں مغلوب ہو جاؤ گے اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنی زبان کے ذریعے یا اپنے دلوں کے ذریعے اور پھر کوئی دل کسی برائی کا انکار نہیں کرے گا اور کسی نیکی کو بھلائی نہیں سمجھے گا تو اسے اوندھا کر دیا جائے گا اس کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا جائے گا۔

808- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيَسْلُطَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِشَارِكُمْ ثُمَّ يَذْعُوْا خِيَارَكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یا تو تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر تمہارے بدترین لوگوں کو مسلط کر دے گا پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

809- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا قَدَسَتْ أُمَّةٌ لَا تَأْمُرُ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَا تَأْخُذُ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَا تُعِينُ الْمُحْسِنِ، وَلَا تَرُدُّ الْمُسِيءَ عَنْ إِسَاءَةٍ" .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی امت پاک نہیں ہو سکتی جو نیکی کا حکم نہیں دیتی اور برائی سے منع نہیں کرتی۔ ظالم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتی اور نیکی کرنے والے کی مدد نہیں کرتی اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی سے روکتی نہیں ہے۔

810- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُصَافِيَ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِهِ، صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءُ صَبًّا، وَنَجَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ نَجًّا، فَإِذَا دَعَى قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: صَوْتُ مَعْرُوفٍ، وَقَالَ جَبْرِيلُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ فَلَانَ، يَدْعُوكَ فَاسْتَجِبْ لَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا قَالَ: يَا رَبِّ قُلْ: لَكَ عَبْدِي لَا تَدْعُونِي بِشَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَبْتُ لَكَ عَلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: إِمَّا أَنْ أَعْجَلَ لَكَ مَا تَسْأَلُنِي، وَإِمَّا أَنْ أَدْخِرَ لَكَ فِي الْآخِرَةِ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ أَدْفَعَ عَنْكَ مِنَ الْبَلَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوتَى بِالْمُجَاهِدِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْلِسُونَ لِلْحِسَابِ وَيُوتَى بِالْمُصَلِّي فَيَجْلِسُ لِلْحِسَابِ، وَيُوتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيَجْلِسُ لِلْحِسَابِ وَيُوتَى بِالْهَلِّ الْبَلَاءِ، فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيزَانٌ، وَلَا يُنْشَرُ لَهُمْ دِيْوَانٌ، ثُمَّ يُسَافَرُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ حَتَّى يَتَمَنَّى أَهْلُ الْعَافِيَةِ أَنْ أَجْسَدَهُمْ فَرَضَتْ بِالْمَقَارِئِضِ فِي الدُّنْيَا".

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو پاک و صاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر مصیبت انڈیل دیتا ہے اور اس پر آزمائش کو پھیلا دیتا ہے پھر جب وہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ جانی پہچانی آواز ہے پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اے میرے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے جو تجھ سے دعا کر رہا ہے تو اس کی دعا قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کی آواز سننا چاہتا ہوں پھر جب وہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے میں حاضر ہوں۔ تم مجھ سے جو بھی دعا مانگو گے میں تمہارے لئے اس کو قبول کروں گا۔

تین میں سے ایک صورت میں یا تو میں جو تم نے مجھ سے مانگا ہے وہ تمہیں جلدی دیدوں گا یا میں اسے تمہارے لئے آخرت میں سنبھال کر رکھوں گا اس سے زیادہ بہتر شکل میں یا پھر یہ ہے کہ میں اس کی مانند کوئی بلا تم سے دور کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجاہدین لائے جائیں گے انہیں حساب کے لئے بٹھایا جائے گا پھر نمازیوں کو لایا جائے گا وہ حساب کے لئے بیٹھ جائیں گے پھر صدقہ دینے والوں کو لایا جائے گا۔ وہ حساب کے لئے بیٹھ جائیں گے پھر آزمائش میں مبتلا لوگوں کو لایا جائے گا لیکن ان کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا ان کے لئے (نامہ اعمال کا) دیوان کھولا نہیں جائے گا پھر ان لوگوں کو کسی حساب کے بغیر جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ عافیت میں رہنے والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ دنیا میں ان کے جسموں کو قینچی کے ذریعے کاٹ دیا جاتا (یا آرے کے ذریعے کاٹ دیا جاتا)

811- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجَاجٌ فَطُبِخَ بَعْضُهُمْ وَشَوِيَ بَعْضُهُمْ ثُمَّ أُتِيَ بِهِنَّ فَكُلَ مِنْهُنَّ، فَكُلْتُ مَعَهُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ جَمَعَ بَيْنَ آدَمَيْنِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک مرغی تجھے کے طور پر پیش کی گئی اس کے کچھ حصے کو پکا لیا گیا اور کچھ کو بھون لیا گیا پھر وہ حصے لائے گئے۔ آپ نے انہیں کھالیا میں نے بھی اسے کھالیا۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی دو سالن ایک ساتھ کھاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

812- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ تَعَالَى لَعَلَى عُمُودٍ مِنْ يَاقُوتِهِ حَمَرَاءٍ عَلَى رَأْسِ الْعُمُودِ سَبْعُونَ غُرْفَةً يُضِيءُ حُسْنُهُنَّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تُضِيءُ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ انْطَلِقُوا بِنَا نَنْظُرَ إِلَى الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فَإِذَا اشْرَفُوا عَلَيْهِمْ أَضَاءَ حُسْنُهُمْ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تُضِيءُ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ مِنْ سُنْدُسٍ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ مَكْتُوبٌ عَلَى جَبَاهِهِمْ: هَؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ سرخ یا قوت کے ستونوں کے اوپر ہوں گے اس ستون کے سرے کے اوپر ستر کمرے ہوں گے اور وہ اہل جنت کے لئے اپنی خوبصورتی کے لئے چمک رہے ہوں گے یوں جیسے اہل دنیا کے لئے سورج چمکتا ہے۔ اہل جنت کہیں گے تم لوگ ہمارے ساتھ چلو ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے لوگوں کی زیارت کریں۔ جب وہ لوگ ان کی طرف جھانک کر دیکھیں گے تو ان کا حسن اہل جنت کے لئے یوں چمکدار ہوگا جیسے دنیا کے لئے سورج چمکدار ہوتا ہے۔ انہوں نے سندس سے بنے ہوئے سبز کپڑے پہن رکھے ہوں گے اور ان کی پیشانیوں کے اوپر آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔"

813- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ فَضَرَبَهُمْ بِدُرَّتِهِ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَرَأَى الْمَلَاعِبَةَ بِهَذِهِ قِمَارٍ كَأَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَالْمَلَاعِبَةُ بِهَا غَيْرُ قِمَارٍ كَالْمُتَلَطِّحِ بِشَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَيَذْهَبُ، ثُمَّ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذِهِ كَانَتْ مَيْسَرُ الْعَجَمِ، وَالْقِدَاحُ كَانَتْ مَيْسَرُ الْعَرَبِ وَالشَّطْرُنْجُ مِثْلُ النَّرْدِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو چوسر کھیل رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دُڑے کے ذریعے انہیں مارا اور انہیں بھگا دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا جوئے کے ساتھ اس کو کھیلنا خنزیر کھانے کی مانند ہے، جوئے کے بغیر اسے کھیلنا خنزیر کی چربی اور اس کے تیل میں لوٹ پوٹ ہو جانے کی طرح ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ عجیوں کا "میسر" ہے اور تیروں کے ساتھ پانسہ کھیلنا عربوں کا جو ہے اور شطرنج بھی پانے کی طرح ہے۔

814- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَغَنَّى أَوْ غَنَى لَهُ، أَوْ نَاحَ، أَوْ نَبَحَ لَهُ، أَوْ اُنْشَدَ شِعْرًا، أَوْ قَرَضَهُ، وَهُوَ فِيهِ كَاذِبٌ آتَاهُ شَيْطَانَانِ فَيَجْلِسَانِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ يَضْرِبَانِ صَدْرَهُ بِأَعْقَابِهِمَا حَتَّى يَكُونَ هُوَ السَّكَتَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گانا گائے یا جس کے لئے گانا گایا جائے جو شخص نوحہ کرے یا جس کے لئے نوحہ کیا جائے جو شخص جھوٹے شعر موزوں کرے یا سناے تو دوشیطان اس کے پاس آتے ہیں وہ اس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ جاتے ہیں اس کے سینے پر اپنی ایڑھیاں مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ شخص خاموش نہیں ہو جاتا۔

815- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: بِنَسِ الْبَيْتِ بَيْتٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِالْغِنَاءِ، وَبِنَسِ الْبَيْتِ بَيْتٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِالْفُسُوقِ وَالنِّيَاحَةِ.

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سب سے برا گھر وہ ہے جو صرف گانے کے حوالے سے مشہور ہو اور سب سے برا گھر وہ ہے جو صرف گناہ اور نوحہ کرنے کے حوالے سے مشہور ہو۔

816- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَنْ تَغْنَى إِبْلِيسُ لَعْنَهُ اللَّهُ، ثُمَّ زَمَرٌ، ثُمَّ حَدَا ثُمَّ نَاحَ".

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے ابلیس نے گانا شروع کیا تھا۔ اللہ اس پر لعنت کرے پھر اس نے بانسری بجائی تھی پھر اس نے حدی پڑھنی شروع کی پھر اس نے نوحہ شروع کیا۔

817- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِيَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الْفِتَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الشَّجَرَ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم گانے سے بچو کیونکہ یہ دل میں نفاق کو یوں پیدا کرتا ہے جیسے پانی درخت کو پیدا کرتا ہے۔

818- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَسْبُ الْبَغْيِ وَالْمُغْنِيَةِ حَرَامٌ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فاحشہ عورت اور گانا گانے والی عورت کی آمدن حرام ہے۔

819- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "عَشْرٌ مِنْ عَمَلٍ قَوْمٍ لَوْ طِ فَاحْذَرُوهُمْ إِسْبَالُ الشَّارِبِ وَتَصْفِيفُ الشَّعْرِ وَمَضْغُ

الْعَلَكِ وَتَحْلِيلِ الْإِزَارِ وَاسْبَالِ الْإِزَارِ وَاطَارَةِ الْحَمَامِ وَالرَّمْيِ بِالْجَلَّاحِ وَالصَّفِيرِ وَاجْتِمَاعُهُمْ عَلَى الشَّرِبِ وَلَعَبُ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے دس چیزیں قوم لوط کے عمل سے تعلق رکھتی ہیں ان سے بچو۔ مونچھیں بڑھانا، بالوں کی صف بندی کرنا گوند چبانا، بن کھول کر رکھنا، تہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنا، کبوتر اڑانا، پرندوں (کو باندھ کر ان پر) تیر اندازی (نشانہ بازی) کرنا، محفل جمال کر شراب پینا، اور ہم جنس پرستی۔

820- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ عَشْرٌ مِنَ السَّنَةِ الْمَضْمُتَةُ، وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَاحْفَاءُ الشَّارِبِ وَفَرْقُ الرَّأْسِ، وَالسَّوَاكُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنَفُّ الْإِبْطِ، وَحَلَقُ الْعَانَةِ، وَالْخَتَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ وَهُوَ الْإِسْتِنْجَاءُ .

آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دس چیزیں سنت سے تعلق رکھتی ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مونچھیں چھوٹی کروانا، بالوں میں مانگ نکالنا، مسواک کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ کروانا اور استنجاء کرنا۔

821- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: الْخَتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ، تَكْرِمَةٌ لِلنِّسَاءِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ختنہ کرنا مردوں کے لئے سنت ہے اور عورتوں کے لئے عزت کا باعث ہے۔

822- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَنْ أَكَلَ عَلَى الرَّيِّقِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ، وَمَنْ آدَمَ الْغُسْلَ بِالْمَاءِ لَسَخَنٍ لَمْ يَضُرَّهُ دَاءٌ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص نہار منہ گیارہ عجمہ کھجور کھالے گا اسے اس دن میں زہر نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص پانی سے غسل کرتا رہے گا اسے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچائے گی۔

823- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجِبُهُ مِنَ الْحُلْوِ التَّمْرُ وَالرَّطْبُ، وَمِنَ الْأَطْعِمَةِ الْفَرِيدُ، وَمِنَ الْقَوْلِ الْهِنْدِيَا وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَقِطُ الذَّبَابَ مِنَ الصَّحْفَةِ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرَّطْبَ بِالْخُرْبُزِ .

حدیث نبوی ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو خشک اور تر کھجوروں کا حلوہ پسند تھا اور کھانے میں آپ کو ”ثرید“ پسند تھا اور سبزیوں میں ”ہندبا“ پسند تھی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خربوزے کے ساتھ کھجور کھائی تھی۔

824- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ بَرَكَةٌ، وَبَعْدَهُ بَرَكَةٌ، وَلَا يَفْتَقِرُ أَهْلُ بَيْتٍ يَأْتِدُمُونَ الْخَلَّ وَالزَّيْتُ".

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے پہلے وضو کرنا برکت کا باعث ہے اور اس کے بعد بھی برکت کا باعث ہے اور اس گھر والے فقیر نہیں ہوتے جو سرکہ یا زیتون کے تیل کو سالن کے طور پر استعمال کرتے ہوں۔

825- (حَدَّثَنِي) زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهَرِ كُمٍ بِالْكُوفَةِ، وَهُوَ يُحَارِبُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ فِي صُحْنٍ مَسْجِدٍ كُمْ هَذَا مُحْتَبِيًا بِحِمَائِلِ سَيْفِهِ، وَحَوْلَهُ النَّاسُ مُحَدِّقُونَ بِهِ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعُونَ يَلُونَهُمْ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَإِنَّكَ أَحْفَظُ لِدَلِّكَ مِنَّا قَالَ: فَصَوَّبَ رَأْسَهُ وَرَقَّ لِذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْرُورَقَتْ عَيْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةِ أَدْعَجِ الْعَيْنَيْنِ سَبْطُ الشَّعْرِ دَقِيقُ الْعَرْنَيْنِ أَسهْلُ الْخَدَيْنِ دَقِيقُ الْمَسْرِبَةِ كَثُ اللَّحْيَةِ، كَانَ شَعْرُهُ مَعَ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ إِذَا طَالَ كَانَتْمَا عُقْنُهُ اِبْرَيقُ فِضَّةٍ لَهُ شَعْرٌ مِنْ لَحْيَتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ يَجْرِي كَالْقَضِيبِ لَمْ يَكُنْ فِي صَدْرِهِ وَلَا بَطْنِهِ شَعْرٌ غَيْرُهُ إِلَّا نَبَذَاتٌ فِي صَدْرِهِ شَتْنُ الْكَفِّ وَالْقَدَمِ، إِذَا مَشَى كَانَتْمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ، أَوْ يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ إِذَا التَفَتَ التَفَّتْ جَمِيعًا لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ، وَلَا بِالْعَاجِزِ اللَّيِّمِ كَانَتْمَا عِرْقُهُ اللَّوْلُورُ رِيحَ عَرْقِهِ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے موجود تھے ان دنوں آپ کی حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ چل رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی گردن میں تلوار لٹکا کر اس مسجد کے صحن میں آئے آپ کے گرد لوگ اکٹھے ہو گئے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب آپ کے سب سے زیادہ قریب تھے اور ان کے پیروکار ان کے پیچھے تھے اسی دوران ایک شخص نے ان سے کہا: امیر المومنین! آپ ہمارے سامنے نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک یوں بیان کریں کہ گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں کیونکہ آپ اس بارے میں ہم سب سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو جھکایا نبی اکرم ﷺ کی یاد کی وجہ سے آپ کا دل نرم ہو گیا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا ہاں نبی اکرم ﷺ چمکدار رنگت کے مالک تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ انتہائی سیاہ آنکھوں کے مالک تھے آپ کے بال ہنگریا لے نہیں تھے، اٹھی ہوئی ناک کے مالک تھے، نرم رخساروں کے مالک تھے، آپ کے سینہ مبارک پر بالوں کی پتلی سی لکیر تھی، آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی، آپ کے گیسو مبارک کانوں کی لوتک آتے تھے، اور جب وہ اور لمبے ہوتے تو آپ

کی گردن مبارک چاندی کی طرح چمکدار لگتی تھی۔ آپ کے سینے کے نیچے سے لے کر ناف مبارک تک، ایک چھڑی کی طرح بالوں کی لکیر تھی، آپ کے سینہ مبارک اور پیٹ مبارک پر اس کے علاوہ بال نہیں تھے، البتہ سینہ مبارک پر کچھ بال تھے، آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک پر گوشت تھے، جب آپ چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے چٹان سے نیچے اتر رہے ہیں، یا نشیب کی طرف جا رہے ہیں، جب آپ متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے، آپ انتہائی لمبے تڑنگے یا بالکل ہی کوتاہ قامت نہیں تھے، آپ کا پسینہ مبارک موتیوں (کی طرح چمکتا) تھا، اور مشک کی طرح (خوشبودار) تھا۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی فرد نہیں دیکھا۔

826- (حَدَّثَنِي) أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارِبِيُّ جَدِّي أَبُو أُمَيٍّ قَالَ: عَدَّهْنُ فِي يَدِي نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ وَقَالَ: نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ عَدَّهْنُ فِي يَدِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ قَالَ: عَدَّهْنُ فِي يَدِي أَبُو خَالِدٍ

وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ: عَدَّهْنُ فِي يَدِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَدَّهْنُ فِي يَدِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَدَّهْنُ فِي يَدِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَقَالَ: الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَدَّهْنُ فِي يَدِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: عَدَّهْنُ فِي يَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَدَّهْنُ فِي يَدِي جَبْرِئِلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ جَبْرِئِلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، هَكَذَا نَزَلَتْ بِهِنَّ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَتَرَحَّمْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَتَحَنَّنْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
قَالَ: أَبُو خَالِدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَدَّهْنُ بِأَصَابِعِ الْكَفِّ مَضْمُومَةً وَاحِدَةً وَاحِدَةً مَعَ الْإِبْهَامِ .
تَمَّ الْمَجْمُوعُ بِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى، وَحُسْنِ رِعَايَتِهِ، وَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيرًا وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَصَحْبِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ .

حدیث 826:

اخرجه البيهقي في "شعب الايمان" بسنده "عن امام زید بن علی عن ابائہ" الغامس عشر من شعب الايمان وهو باب في تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم واجلاله وتوقيره "فصل في معنى الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والباركة والرحمة رقم الحديث: 1588

ابوقاسم علی بن محمد نخعی بیان کرتے ہیں، سلیمان بن ابراہیم المحاربی نے جو میرے نانا نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے نصر بن مزاحم کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

نصر بن مزاحم کہتے ہیں انہوں نے ابراہیم بن زبرقان کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ نے امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے ان کو گنتی کیا ہے۔

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ کی زبانی ان کو گنتی کیا ہے۔

امام علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی زبانی گنتی کیا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی اس کو گنتی کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں گنتی کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی انہیں گنتی کیا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کی بارگاہ سے ان کلمات کو لے کر نازل ہوئے۔

”اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو

لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر مہربانی کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر مہربانی کی۔ بے شک تو لائق حمد

اور بزرگی کا مالک ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر سلام نازل کر جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر سلام نازل کیا ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

ابو خالد واسطی رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو اپنی انگلیوں کے ذریعے گنا اور ہر کلمے پر ایک انگلی کو بند کیا، انگوٹھے سمیت۔



اَنْزَلَتْ بِاَيِّحِ الصَّبَّاءِ نَوْمًا اِلَى الْاَرْضِ الْجَمْرِ
 بَلَّغَ سَبَّاحِي رَوْضٍ فِيهَا النَّبِيُّ الْخَيْرُ
 فَجَدَّ بَدْرُ الدُّحَى فَوْجَهُ شَمْسُ الصُّحَى
 مِنْ ذَاتِ نُوْرِ الْمَدَى مِنْ كَفَرٍ بِجَاهِلِيَّةِ الْمَدَى

شبیر برادرز
 نئیہ سنٹر ۴۴، رو بازار لاہور
 فون: 042 7246006